

سپیشل نمبر

عمران سیریز

کالی دُنیا

مکمل ناول

منظہ ہر چھم ایم اے

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان

R A F R E X O @ H O T M A I L . C O M

عمران نے کار گیراج سے نکالی اور پھر اسے روک کر اس نے واپس جا کر گیراج کو بند کر کے لاک کیا اور مڑ کر کار کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ ایک بوڑھی عورت آہستہ آہستہ قدم بڑھاتی ہوئی فلیٹ پر جانے والی سڑھیوں کی طرف جاتی دکھائی دی۔ بوڑھی عورت خاصی معمر اور کمزور نظر آ رہی تھی۔ اس کی آنکھوں پر موئے شیشوں کا چشمہ تھا اور وہ آہستہ آہستہ اس طرح قدم اٹھا رہی تھی جیسے اسے چلنے میں خاصی تکلیف ہو رہی ہو۔

”اماں جی۔ اماں جی۔ آپ نے کس سے ملنا ہے“..... عمران نے آگے بڑھ کر بوڑھی عورت سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”سلیمان بیٹے سے ملنے جا رہی ہوں“..... بوڑھی عورت نے مڑ کر عمران کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن سلیمان تو آج صبح اپنے گاؤں چلا گیا ہے۔ وہاں اس

کی کوئی عزیزہ اچانک بیمار ہو گئی ہے۔ آپ کام بتائیں۔ میں سلیمان کی جگہ آپ کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہوں،”..... عمران نے موبدانہ لجھے میں کہا تو اس بوڑھی عورت نے بے اختیار لمبا سانس لیا۔ اس کا انداز ایسا تھا جیسے اسے عمران کی بات سن کر بے حد مایوسی ہوئی ہو۔

”آپ تو بڑے صاحب جی ہیں۔ آپ ہم غریبوں کا کام کیسے کر سکتے ہیں۔ سلیمان بیٹا بہت نیک ہے۔ وہ ہمارے کام کرتا رہتا ہے۔”..... بوڑھی عورت نے آہستہ سے کہا۔

”اماں جی۔ میں بھی آپ کا بیٹا ہوں اور بیٹے ماں کے لئے چھوٹے یا بڑے صاحب نہیں ہوا کرتے۔ بس بیٹے ہی ہوتے ہیں۔”..... عمران نے اسی طرح موبدانہ لجھے میں جواب دیا۔

”جیتے رہو بیٹا۔ کسی نیک ماں باپ کی اولاد ہو ورنہ آج کل تو سگی اولاد بھی بوڑھے ماں باپ کو مژ کرنہیں دیکھتی۔”..... بوڑھی عورت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اماں جی۔ آپ کو کام کیا ہے۔ وہ بتائیں تاکہ میں سرخرو ہو سکوں۔”..... عمران نے کہا۔

”بیٹے۔ میری بہو پر کسی بدجنت نے کالا جادو کر دیا ہے اور وہ شدید بیمار ہے۔ ڈاکٹروں نے بھی جواب دے دیا ہے۔ بھلا ہمارے ڈاکٹروں کا لے جادو کے سامنے کر بھی کیا سکتے ہیں۔ سلیمان نے کہا تھا کہ وہ مجھے کسی بڑے پیر سید چراغ شاہ کے پاس

لے جائے گا۔ ان کی دعا سے میری بہو کو کالے جادو سے نجات مل جائے گی۔ بے چاری کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔”..... بوڑھی عورت نے کہا تو عمران اس کی بات سن کر حیران رہ گیا۔ ”کالا جادو۔ یہ کیا ہوتا ہے۔ جادو تو جادو ہوتا ہے۔ سفید اور کالا جادو کیسے ہو سکتا ہے۔”..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تم انگریزی پڑھے ہوئے ہو بیٹا اس لئے تم ان باتوں پر یقین نہیں کرتے لیکن حقیقت تو حقیقت ہوتی ہے۔ تمہارے ماننے یا نہ ماننے سے اس پر کوئی فرق نہیں پڑ جاتا۔ کالا جادو انتہائی خطرناک ہوتا ہے اور یہ جادو غیر مسلم کرتے ہیں۔”..... بوڑھی عورت نے اسے بچہ سمجھ کر باقاعدہ سمجھاتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بہو کو کیا بیماری ہے۔ آپ میرے ساتھ چلیں میں اسے سب سے بڑے ڈاکٹر کے پاس لے چلتا ہوں۔ خرچہ سارا میرا ہوگا۔”..... عمران نے کہا۔

”بیٹے۔ وہ بیٹھے بیٹھے جھولنے لگ جاتی ہے۔ اس کی آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ منہ سے کف نکلنے لگتا ہے۔ یادداشت غائب ہو جاتی ہے۔ عجیب عجیب الفاظ منہ سے نکالنے لگتی ہے۔ میرا بیٹا ایک سکول میں چوکیدار ہے۔ اس نے سارے ڈاکٹروں کو دکھایا ہے لیکن ان کی سمجھ میں بیماری ہی نہیں آتی۔ وہ علاج کیا کریں گے۔”..... بوڑھی عورت نے جواب دیا۔

”آپ نے عام سے ڈاکٹروں کو دکھایا ہو گا۔ آپ میرے ساتھ چلیں۔ میں اے سب سے بڑے ہسپتال کے سب سے بڑے ڈاکٹر کو دکھاؤں گا تو انشاء اللہ میری بہن صحت یا بہ جائے گی۔“..... عمران نے کہا۔

”بیٹھے۔ ہم نے بہت سی جگہوں پر دکھایا ہے۔ کئی مزاروں پر بھی سلامی کے لئے لے گئے ہیں لیکن آرام نہیں آیا۔ سلیمان بیٹا بھی ہمارے گھر آیا تھا۔ وہ ہمیں ہر مہینے خرچے کی رقم بھی دے جاتا ہے۔ اس نے بھی اس کی کیفیت دیکھی ہے تو اس نے یہی کہا تھا کہ یہ جادو ہے۔ یہاں نہیں ہے اس لئے وہ بڑے پیر صاحب چداغ شاہ صاحب سے دعا کرائے گا تب یہ کالا جادو ٹوٹے گا لیکن شاید ہم غریبوں کی قسمت ہی خراب ہے کہ ہم اب دعا بھی نہیں کر سکتے۔“..... بوڑھی عورت نے روتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنے میلے دوپٹے سے آنسو پونچھنا شروع کر دیئے۔ عمران سمجھ گیا کہ اس بوڑھی عورت کو مکمل یقین ہے کہ اس کی بہو کی یہاں کا علاج ڈاکٹروں کے پاس نہیں ہے بلکہ پیروں فقیروں کے پاس ہے اس لئے یہ اپنی بات پر اڑی رہے گی۔ عمران کے پاس بھی ان دنوں کوئی کام نہ تھا اس لئے اس نے سوچا کہ وہ بھی سید چداغ شاہ صاحب سے مل لے گا اور اس بوڑھی عورت کی دعا سے تسلی بھی ہو جائے گی۔

”ٹھیک ہے۔ آئیں کار میں بیٹھیں۔ ہم سید چداغ شاہ صاحب

کی خدمت میں چلتے ہیں،“..... عمران نے کہا۔

”کار میں۔ مگر میں تو کبھی کار میں نہیں بیٹھی۔ میں نے تو ویگن میں جانا تھا۔“..... بوڑھی عورت نے اس طرح بدک کر کہا جیسے کار میں بیٹھنا اس کے لئے ناممکن ہو۔

”آئیں اماں جی۔ یہ نئے زمانے کی ویگن ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کار کا عقبی دروازہ کھولا اور اس بوڑھی اماں کو اس نے بیٹھنے میں مدد کی اور پھر اس نے دروازہ بند کیا اور خود آ کر ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

”بیٹھے۔ یہ اس قدر آرام دہ کیوں ہے۔ ویگن کا گدا تو ہڈیاں توڑ دیتا ہے۔“..... بوڑھی عورت نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ظاہر ہے اب وہ کیا جواب دیتا۔ اس کے علاوہ کار بھی وہ نارمل رفتار سے چلا رہا تھا کیونکہ زیادہ تیز رفتاری سے بوڑھی عورت خوفزدہ بھی ہو سکتی تھی۔ پھر طویل ڈرائیونگ کے بعد وہ سید چداغ شاہ صاحب کی رہائش گاہ کے سامنے پہنچ گئے۔ عمران نے کار روکی اور پھر وہ اپنی سائیڈ کا دروازہ کھول کر نیچے اترا ہی تھا کہ مکان کا دروازہ کھلا اور شاہ صاحب کا صاجزاوہ باہر آ گیا۔ اس نے بڑے موڈبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

”شاہ صاحب سے ملنا ہے۔ ایک بوڑھی اماں نے بھی دعا کرانی ہے۔“..... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ ابھی آنے والے ہیں۔ آپ اندر تشریف رکھیں۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

صاحبزادے نے کہا اور ایک طرف مڑ گیا۔

”آئیے اماں جی۔ شاہ صاحب بھی آنے والے ہیں“۔ عمران نے کار کا دروازہ کھولتے ہوئے کہا تو بوڑھی عورت نیچے اتر آئی۔ ”آئیے۔ اندر بیٹھتے ہیں“۔ عمران نے کہا۔

”ارے۔ ایسا نہ ہو کہ بڑے پیر صاحب اس گستاخی پر ناراض ہو جائیں“۔ بوڑھی عورت نے قدرے خوفزدہ لمحے میں کہا۔

”وہ ناراض ہونے والے نہیں ہیں۔ آئیے“۔ عمران نے بوڑھی عورت کو تسلی دیتے ہوئے کہا اور پھر بوڑھی عورت عمران کی رہنمائی میں اندر داخل ہوئی۔ یہاں دو بڑی چارپائیاں موجود تھیں۔ ایک پر گاؤں تکیہ رکھا ہوا تھا۔ اس چارپائی پر شاہ صاحب بیٹھتے تھے۔ عمران نے بوڑھی عورت کو دوسری چارپائی پر بٹھایا اور پھر خود بھی اس کے ساتھ ہی چارپائی پر بیٹھ گیا۔

”میرا دل کہہ رہا ہے بیٹھ کہ بڑے پیر صاحب کی دعا سے میری بہو کو آرام آ جائے گا“۔ بوڑھی عورت نے چند لمحوں بعد عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”انشاء اللہ“۔ عمران نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا اندر دنی دروازہ کھلا اور سید چراغ شاہ صاحب مسکراتے ہوئے اندر داخل ہوئے اور انہوں نے عمران کو سلام کیا۔ عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے بڑے موڈبانہ انداز میں سلام کا جواب دیا۔ بوڑھی عورت نے بھی اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے وہ عمران کی طرح

تیزی سے نہ اٹھ سکتی تھی۔

”آپ بیٹھی رہیں بہن جی۔ آپ میری بڑی بہن ہیں۔ بیٹھی رہیں“۔ سید چراغ شاہ صاحب نے آگے بڑھ کر کہا۔

”میری بہو کے لئے دعا کریں بڑے پیر صاحب۔ اللہ آپ کو جزا دے گا۔ ہم غریب لوگ ہیں۔ ہم تو آپ کو کچھ دے بھی نہیں سکتے۔ وہ بے چاری بے حد پریشان ہے۔ چھوٹے چھوٹے بچے ہیں اور کسی نامراد نے اس غریب پر کالا جادو کر دیا ہے“۔ بوڑھی عورت کی زبان اس طرح روای ہو گئی جیسے وہ جلد از جلد سب کچھ بتا دینا چاہتی ہو۔

”مجھے معلوم ہے۔ آپ بیٹھی رہیں۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا“۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور پھر خود وہ دوسری چارپائی پر بیٹھ گئے۔ ان کے چہرے پر تکدر کے تاثرات ابھر آئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ بوڑھی عورت کے اس طرح بولنے پر سید چراغ شاہ صاحب کو شاید تکدر محسوس ہونے لگا ہے۔

”اماں جی۔ آپ“۔ عمران نے بوڑھی عورت کو سمجھانے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”نہیں بیٹھ۔ میری یہ بڑی بہن بہت دکھی ہے۔ اس کی بہو پر واقعی انتہائی خوفناک کالا جادو کیا گیا ہے۔ یہ تو اچھا ہوا کہ تم انہیں میرے پاس لے آئے ہو۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا“۔ سید چراغ شاہ صاحب نے کہا تو اس بارہی انہوں نے کی باری عمران کی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھی کیونکہ سید چراغ شاہ صاحب نے بھی کالے جادو کو تسلیم کر لیا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا سید چراغ شاہ صاحب نے دعا کے لئے دونوں ہاتھ اٹھا دیئے۔ چند لمحوں تک دعا کرنے کے بعد انہوں نے دونوں ہاتھ اپنے چہرے پر پھیر لئے۔

”بہن جی۔ آپ کے گھر میں جو پرانا کنوں ہے جسے لکڑی کا تنختر کر بند کیا گیا ہے اس میں آپ کی بہو کے سر کے بالوں کو ایک گڑیا کے گرد لپیٹ کر پھینکا گیا ہے۔ آپ اس گڑیا کو کنوں سے نکال کر کسی بہتی ہوئی نہر یا دریا میں ڈال دیں۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا اور آپ کی بہو کو کالے جادو سے نجات مل جائے گی اور اپنی بہو سے کہیں کہ وہ باقاعدگی سے نماز پڑھا کرے۔ وہ کبھی کبھار نماز میں مستی کر جاتی ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی ہے۔ انشاء اللہ آئندہ کبھی آپ کے گھر پر کالا جادو کامیاب نہیں ہو گا۔“ سید چراغ شاہ صاحب نے سنجیدہ لبجے میں کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”کس نامزاد نے کیا ہے یہ سب کچھ؟“..... بوڑھی عورت نے پوچھا۔

”اے چھوڑیں۔ وہ اپنی سزا خود بھگت لے گا۔ جیسے میں نے کہا ہے آپ ویسا کریں“..... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

”اللہ آپ کو جزادے گا۔ میرے پاس تو ہدیہ کے لئے بھی پیے نہیں ہیں۔ آپ ناراض تو نہیں ہوں گے“..... بوڑھی عورت نے

بڑے رندھے ہوئے لبجے میں کہا۔

”میں نے آپ کو بہن کہا ہے اور بھائی بہنوں سے کچھ لیا نہیں بلکہ دیا کرتے ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے بیٹے کی روزی میں برکت دے۔“..... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا اور چونکہ بوڑھی عورت اب اٹھ کر کھڑی ہو گئی تھی اس لئے شاہ صاحب بھی جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

”آپ نیک خاتون ہیں۔ میرے حق میں بھی دعا کیا کریں۔“..... سید چراغ شاہ صاحب نے کہا۔

”اللہ تمہیں جزادے۔ تم واقعی نیک بخت ہو۔“..... بوڑھی عورت نے رندھے ہوئے لبجے میں کہا اور پھر شاہ صاحب بوڑھی عورت کو باہر تک چھوڑنے آئے۔

”شاہ صاحب“..... عمران نے شاہ صاحب سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مجھے معلوم ہے بیٹے کہ تم کیا معلوم کرنا چاہتے ہو۔ پھر کسی وقت اکیلے آ جانا۔ میں کوشش کروں گا کہ تمہیں کچھ سمجھا سکوں اور ہاں۔ سلیمان کو کہہ دینا کہ وہ ماہانہ اس بوڑھی عورت کو جو کچھ دیتا ہے اسے دو گنا کر دے۔ اللہ تعالیٰ اسے جزادے گا۔“..... شاہ صاحب نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر شاہ صاحب کو سلام کر کے وہ دونوں واپس مڑ گئے۔ عمران نے بوڑھی عورت کو دوبارہ کار میں بٹھایا اور پھر خود ڈرائیورگ سیٹ پر بیٹھ کر

اس نے کار موز کر واپس دار الحکومت کی طرف بڑھا دی لیکن اس کا ذہن مسلسل اس بات پر انکا ہوا تھا کہ یہ کالا جادو کیا ہوتا ہے۔ جادو کے بارے میں تو وہ جانتا تھا کہ غیر فطری انداز میں واقعات کو ظہور میں لانے کو جادو کہا جاتا ہے اور قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کا باقاعدہ جاؤگروں سے مقابلہ ہونے کو بیان کیا گیا ہے جس میں فتح حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ملی تھی اس لئے جادو کو تو مذہبی طور پر تسلیم کیا جاتا ہے لیکن یہ کالا جادو اور سفید جادو۔ یہ سب کیا ہے لیکن ظاہر ہے اسے کسی بات کا جواب صرف سوچنے سے نہ مل سکتا تھا۔ بہرحال اس نے فیصلہ کر لیا تھا کہ وہ کل دوبارہ شاہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو گا اور ان سے اس بارے میں تفصیل سے بات کرے گا۔ شہر پنج کر عمران نے بوڑھی عورت سے اس کی رہائش گاہ کے بارے میں معلوم کیا تو اسے معلوم ہوا کہ یہ بوڑھی عورت اس اریا میں جہاں اس کا فلیٹ تھا ایک قدیم رہائشی علاقے جو ہڑ محلے میں رہتی ہے۔ عمران نے کار ایک کھلی جگہ پر روک دی اور پھر بوڑھی عورت کو کار سے اترنے میں مدد دی۔

”بیٹے۔ میں تمہارا کس منہ سے شکریہ ادا کروں۔ اللہ تعالیٰ تمہیں اس کی جزادے گا“..... بوڑھی عورت نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں اماں جی۔ بیٹے تو ہوتے ہی خدمت کے لئے ہیں۔ آپ چلیں۔ میں آپ کے گھر کے کنویں سے وہ چیزیں نکال دیتا ہوں۔ پھر میں اسے خود ہی نہر میں ڈال دوں گا“۔ عمران

نے کہا۔

”تمہیں تکلیف ہو گی بیٹا۔ میرا بیٹا نوکری سے واپس آچکا ہو گا۔ وہ کر لے گا یہ کام“..... بوڑھی عورت نے کہا لیکن عمران کے اصرار پر وہ اسے ساتھ لے کر ایک گلی میں داخل ہوئی اور پھر اس ٹنگ سی گلی کے آخری سے پہلے مکان کے سامنے رک گئی۔

”بیٹے۔ ہم انتہائی غریب لوگ ہیں۔ ہمارے پاس تو تمہیں بٹھانے کے لئے کوئی کری بھی نہیں“..... بوڑھی عورت نے بڑے ماہیوں سے لجھے میں کہا۔

”آپ فکر مت کریں اماں جی۔ آپ کا گھر میرا گھر ہے۔“

عمران نے جواب دیا۔

”اچھا۔ تم بیٹیں ٹھہر دو۔ میں پردہ کراتی ہوں“..... بوڑھی عورت نے کہا اور پھر دروازے پر پڑا ہوا پرانا سا پردہ اٹھا کر وہ اندر چلی گئی تو عمران ہونٹ بھینچنے ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ اسے اپنے آپ پر شرم آ رہی تھی کہ وہ سپورٹس کار میں گھومتا پھر رہا ہے اور لوگ اس طرح کے ماحول میں رہنے پر مجبور ہیں۔ اسی لمحے پردہ ہٹا اور ایک ادھر عمر آدمی باہر آ گیا۔ اس نے انتہائی مودبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

”جی آپ نے کیوں تکلیف کی۔ اماں کی تو عادت ہو گئی ہے۔“

اس آدمی نے کہا۔

”ایسی بات نہیں۔ وہ اپنی بہو کی وجہ سے پریشان تھیں اس لئے

میں انہیں سید چباغ شاہ صاحب کے پاس لے گیا تھا۔ شاہ صاحب نے دعا کی ہے۔ اللہ تعالیٰ فضل کرے گا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اللہ آپ کا بھلا کرے جناب۔ میرا نام اسماعیل ہے اور میں یہاں قریب ہی ایک پرائمری سکول میں چوکیدار ہوں۔ میری بیوی کی طبیعت بے حد خراب رہتی ہے جی۔ کہا جاتا ہے کہ اس پر کسی دشمن نے کالا جادو کر دیا ہے جی۔ اسماعیل نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔ "آ جاؤ بیٹے۔ اندر آ جاؤ۔ اسماعیل بڑے صاحب کو اندر لے آؤ۔" دروازے سے اس بوڑھی عورت کی آواز سنائی دی۔

"آئیے جناب۔" اسماعیل نے کہا اور تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر عمران اسماعیل کے پیچھے اندر داخل ہوا تو یہ ایک چھوٹا سا گھر تھا جس میں بے حد چھوٹا سا صحن تھا جس کے کونے میں شاید وہ پرانا کنوں تھا جس پر لکڑی کے تختے رکھے ہوئے تھے۔

"یہ کنوں ہے بیٹے۔ نجاتے بڑے پیر صاحب کو کیسے معلوم ہو گیا حالانکہ وہ ہمارے گھر کبھی نہیں آئے مگر ان کی روح ضرور یہاں کا چکر لگا گئی ہوگی۔" بوڑھی عورت نے اپنے طور پر خود ہی بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر خود ہی اس کا جواب دے دیا۔

"آؤ اسماعیل۔ ان تختوں کو ہٹائیں۔" عمران نے کہا اور پھر اسماعیل کی مدد سے اس نے تختے جو مضبوطی سے جتے ہوئے تھے بڑی مشکل سے ہٹا دیے۔ کنوں خاصاً گھرا تھا۔

"کوئی سیر ہمی اور مارچ مل جائے تو نیچے اترا جا سکتا ہے۔" عمران نے کہا۔

"مارچ تو میرے پاس ہے لیکن سیر ہمی قریب ہی ایک مکان سے میں لے آتا ہوں۔" اسماعیل نے کہا۔

"تم وہ مارچ مجھے لا دو اور پھر جا کر سیر ہمی لے آو۔" عمران نے کہا تو اسماعیل دوسرے کمرے کی طرف بڑھ گیا جبکہ بوڑھی عورت وہیں کھڑی رہی۔

"لکڑی کے تختوں کے اندر تو سوراخ ہی نہیں تھا۔ پھر اس نامداد نے گڑیا اندر کیسے چینکی ہو گی۔ ہاں۔ یہ کام کسی بدروج سے لیا گیا ہو گا۔ وہی ان تختوں کے باوجود اندر جا سکتی ہے۔" بوڑھی عورت نے ایک بار پھر خود ہی سوال کر کے خود ہی جواب دے دیا تھا۔ شاید یہ اس بوڑھی خاتون کا مخصوص انداز گفتگو تھا۔ عمران خاموش رہا۔ ظاہر ہے وہ کپا کہہ سکتا تھا۔ چند لمحوں بعد اسماعیل واپس آگیا۔ اس کے ہاتھ میں ایک لمبی مارچ تھی۔

"میں چوکیدار ہوں اس لئے یہ طاقتور مارچ مجھے سکول کی طرف سے ملی ہوئی ہے۔" اسماعیل نے مارچ عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے۔" عمران نے کہا۔ "میں سیر ہمی لے آؤں۔" اسماعیل نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا تو عمران نے آگے بڑھ کر اس گھرے اور پرانے بڑی مشکل سے ہٹا دیے۔ کنوں خاصاً گھرا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے کہ اللہ تعالیٰ تمہاری شُنگی دور کر دے گا۔ البتہ ایک بات انہوں نے کہی ہے کہ تم اپنی بیوی سے کہہ دو کہ وہ نماز میں سستی نہ کیا کرے۔ باقاعدگی سے نماز پڑھا کرے۔..... عمران نے کہا اور پھر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسماعیل اس کے پیچے باہر آیا اور پھر وہ اسے کار تک چھوڑنے آیا۔

”وہ تنختے دوبارہ کنویں پر لگا دینا۔ ایسا نہ ہو کوئی بچہ اندر گر جائے۔..... عمران کو اچانک تختون کا خیال آ گیا تھا۔

”جی بہتر۔..... اسماعیل نے جواب دیا اور عمران نے ہاتھ میں پکڑا ہوا رومال اندر موجود کالے جادو کے سامان سمیت کار کے ڈیش بورڈ پر رکھا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرائیونگ کے بعد وہ ایک بڑی نہر کے کنارے پہنچ گیا۔ اس نے کار ایک طرف کر کے روکی اور ڈیش بورڈ سے وہ سامان اٹھایا اور نہر کی طرف بڑھ گیا۔ نہر میں پانی کنارے تک بھرا ہوا تھا۔ عمران نے رومال سمیت وہ سامان نہر کے پانی میں ڈبو کر چھوڑ دیا اور خود اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس اپنے فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی لیکن وہ محسوس کر رہا تھا کہ اس پر خاصا دباؤ ہے۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے دونوں کندھوں پر کسی نے بھاری پھر کھدیجے ہوں۔ طبیعت میں بھی خاصا تکدر تھا مگر وہ کار چلاتا ہوا واپس اپنے فلیٹ پر پہنچ گیا۔ ملیمان کی ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔ عمران کو اب اپنے کندھوں پر موجود وزن زیادہ تمہاری روزی میں برکت کی بھی دعا کی ہے اس لئے مجھے یقین

دور کے کنویں کی منڈیر پر بیٹھ کر ثارچ جلائی اور اس کی روشنی کو کنویں کی تہہ کی طرف کیا تو وہ یہ دیکھ کر چونک پڑا کہ کنوں زیادہ گھرا نہ تھا۔ شاید امتداد زمانہ کی وجہ سے کنوں آدھے سے زیادہ بھر چکا تھا اور پھر ثارچ کی خاصی طاقتور روشنی میں اس نے وہ گڑیا چیک کر لی جس کے گرد انسانی بالوں کا گچھا لپٹا ہوا تھا۔

”شاہ صاحب نے درست فرمایا ہے۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد اسماعیل ایک بڑی سیرھی لے آیا تو عمران نے سیرھی نیچے اتار دی۔

”میں نیچے جاتا ہوں صاحب۔ آپ یہیں نہ ہوئے۔..... اسماعیل

”نہیں۔ تم اسے ہاتھ نہ لگاؤ۔ میں اسے کنویں سے بھی نکالوں گا اور اسے لے جا کر نہر میں بھی بہا دوں گا۔..... عمران نے کہا اور پھر وہ سیرھی سے اترتا ہوا نیچے چلا گیا۔ اس نے جیب سے رومال نکالا اور اس رومال میں اس گڑیا اور بالوں کے گچھے کو لپیٹ کر دے اسے اٹھائے کنویں سے باہر آ گیا۔

”یہ کس نے کیا ہو گا۔ کاش۔ پیر صاحب نام بتا دیتے۔ اماں نے بتایا ہے کہ انہوں نے پوچھا بھی لیکن بڑے پیر صاحب ٹال گئے ہیں۔..... اسماعیل نے کہا۔

”اس میں بھی آپ کا ہی کوئی فائدہ ہو گا۔ بہر حال انہوں نے تمہاری روزی میں برکت کی بھی دعا کی ہے اس لئے مجھے یقین

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

محسوس ہونے لگ گیا تھا۔

”یہ کیا ہو رہا ہے۔ یہ کیسا وزن ہے“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھا کر نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ میں عاجز چراغ شاہ بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی شاہ صاحب کی نرم اور شفقت بھری آواز سنائی دی۔

”علیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ شاہ صاحب۔ میں علی عمران بول رہا ہوں“..... عمران نے موڈبانہ لجھے میں جواب دیا۔

”کوئی خاص بات بیٹھے“..... شاہ صاحب نے اسی طرح نرم لجھے میں کہا تو عمران نے واپسی پر اس اعمال کے گھر جانے سے لے کر کنوں سے ملنے والی گڑیا کو نہر میں بہانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

”شاہ صاحب۔ میرے کندھوں پر بے حد وزن محسوس ہو رہا ہے اور یہ وزن بڑھتا جا رہا ہے۔ یہ کیا مسئلہ ہے“..... عمران نے کہا۔

”یہ وہی کالے جادو کا سلسلہ ہے۔ تم باوضو نہیں تھے اس لئے اس کے اثرات تم پر بھی پڑ گئے۔ بہر حال تم جا کر غسل کر لو۔ یہ اثرات ختم ہو جائیں گے اور بیٹھے ایک بات میں بتا دوں کہ اس کی بوڑھی عورت کا تم سے ملنا، تمہارے پاس آنا اور پھر یہ سب کچھ اتفاقیہ نہیں ہے۔ یہ سب قدرت کی طرف سے بنایا گیا سُنج ہے۔ شاید آئندہ تمہیں اس کالے جادو کے کسی بھی انک مرحلے سے گزرنا

پڑے اس لئے قدرت نے تمہیں اس کی ابتدائی معلومات اس انداز میں مہیا کی ہیں“..... شاہ صاحب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”مجھے اس کالے جادو کے مرحلے سے گزرنا ہو گا۔ وہ کیسے شاہ صاحب۔ میرا اس کالے جادو سے کیا تعلق“..... عمران نے چونک کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”جو کچھ بتانے کی اجازت تھی وہ میں نے بتا دیا ہے۔ بہر حال فکر کرنے اور گھبرا نے کی ضرورت نہیں ہے۔ تم غسل کر لو اور پھر کوشش کرو کہ ہر وقت باوضور ہو۔ اللہ تعالیٰ تمہاری حفاظت کرے گا۔ اللہ حافظ“..... شاہ صاحب نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔ جب وہ غسل کر کے باہر آیا تو وہ یہ محسوس کر کے جیران رہ گیا کہ واقعی غسل کرنے کی وجہ سے اس کے کانڈھوں پر موجود اور لمبے بہ لمبے بوجھا بوجھا بیکسر ہٹ گیا تھا۔ چونکہ وہ فلیٹ میں اکیلا تھا اس لئے اس نے سوچا کہ کسی ہوٹ میں جا کر کسی فنکشن میں فٹرکت کرے اور پھر رات گئے اس کی واپسی ہوتا کہ اسے جلدی اور آسانی تھے نینڈ آ سکے۔ چنانچہ تھوڑی دیر بعد اس کی کار ایک بار پھر ہوٹل شب روز کی طرف بڑھی پتی جا رہی تھی جہاں آن کافرستان کے صحراوی علاقے کے لوک رقص دکھانے جانے تھے۔

جسمانی طور پر وہ اتنا بوزھا نہ لگتا تھا بلکہ اس کے چلنے پھرنے میں جوانوں جیسی تیزی اور چستی تھی۔ کالے مندر کے عقب میں مہا پچاری کی شاندار رہائش گاہ تھی جس میں کئی سادھو اور کئی عورتیں اس کی خدمت کے لئے مامور تھیں۔ مہا دیو چونکہ کالے مندر کا مہا پچاری تھا اس لئے وہ عام لوگوں سے نہیں ملتا تھا بلکہ عام لوگوں کو وہ دن میں صرف ایک بار مخصوص وقت میں مندر کی ایک کھڑکی سے درشن دیا کرتا تھا لیکن اس وقت مہا دیو اپنے مخصوص کمرے میں بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسے بتایا گیا تھا کہ کافرستان کے پرائم نشر کسی خاصے معاملے میں اس سے مشورے کے لئے کالے مندر آ رہے ہیں اور جب سے اسے اطلاع ملی تھی وہ اسی طرح بے چینی کے عالم میں ٹہل رہا تھا کیونکہ مہا دیو کو اپنے مخصوص علم سے یہ معلوم ہو گیا تھا کہ پرائم نشر جسے کافرستان میں مہا منتری کہا جاتا تھا کسی ایسے کام کے لئے آ رہے ہیں جس میں اس کی جان جانے کا خطرہ بھی درپیش ہے اس لئے وہ مسلسل سورج رہا تھا کہ پرائم نشر کو کس طرح ٹالے لیکن کوئی بات اس کی سمجھی نہیں نہ آ رہی تھی اور پھر ایک کنیز اندر داخل ہوئی اور اس کے سامنے جھک گئی۔

”کیا بات ہے؟..... مہا پچاری نے رُک کر اس کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”مہا منتری تشریف لا چکے ہیں اور مندر کے درشن کر رہے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کافرستان کے مشہور شہر کانوج میں قدیم دور کے مندوں کی خاصی کثرت تھی لیکن ان میں سب سے نمایاں قدیم مندر کانوج کے شاہی علاقے میں واقع تھا۔ اس علاقے کا نام بارس تھا۔ اس مندر کو عرف عام میں کالا مندر کہا جاتا تھا اور اس مندر کی تعمیر میں تمام تر کالے رنگ کے پتھروں کو استعمال کیا گیا تھا اس لئے اس مندر کا رنگ بھی گہرا کالا تھا۔ عام طور پر مشہور تھا کہ یہ مندر کافرستانی مذہب کی مشہور اور خطرناک کالی دیوی کا مندر ہے۔

یہاں دور دور سے کافرستانی مذہب کو ماننے والے لوگ جو ق در جو ق آتے رہتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ تقریباً ہر ملک سے سیاح بھی یہاں آتے رہتے تھے اور اس مندر کی تصویریں کھینچ کر لے جاتے تھے۔ کالے مندر کے پچاری کا نام مہا دیو تھا اور اسے مہا پچاری بھی کہا جاتا تھا۔ مہا دیو خاصی بڑی عمر کا بوزھا آدمی تھا لیکن

ہیں۔ ابھی وہ یہاں پہنچ جائیں گے۔۔۔ کنیز نے اسی طرح جھکے جھکے انداز میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم ان کے استقبال کے لئے بے چین ہیں۔“ مہا پچاری نے کہا تو کنیز سلام کر کے مڑی اور پھر تیزی سے باہر چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد باہر سے قدموں کی آواز سنائی دی تو مہا پچاری تیزی سے آگے بڑھا اور ایک اوپنجی نشست کی کرسی پر اس طرح بیٹھ گیا جیسے بادشاہ اپنے دربار میں بیٹھتے ہیں۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک لبے قد اور بھاری جسم کا آدمی جس نے کافرستان کا مخصوص لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا اور مہا پچاری کے سامنے اس نے سر جھکا دیا۔

”آئیے مہا منتری۔ آئیے۔ ہم آپ کا سواگت کرتے ہیں۔“ مہا پچاری نے اٹھ کر جواب میں سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”میرے بھاگ جاگ اٹھے ہیں کہ مقدس کالے مندر کا مہا پچاری میرا سواگت کرے۔۔۔ مہا منتری نے کہا اور پھر وہ دونوں آمنے سامنے کریبوں پر بیٹھ گئے۔ ایک پچاری نے اندر داخل ہو کر شیشے کا ایک بڑا گلاس مہا منتری کے سامنے رکھ دیا جس میں سیاہی مائل مشروب تھا۔

”یہ دیوتاؤں کا سوم رس ہے جو مہا منتری کو پیش کیا جا رہا ہے۔۔۔ مہا پچاری نے کہا۔

”یہ میری خوش قسمتی ہے مہاراج۔۔۔ پرائم فشر نے جو اس

وقت اس طرح یہاں بیٹھا ہوا تھا جیسے مہا پچاری کے سامنے کوئی عام پچاری بیٹھا ہو۔ اس نے گلاس اٹھایا اور منہ سے لگا کر ایک گھونٹ بھرا اور پھر گلاس واپس رکھ کر اس نے جیب سے ایک رومال نکالا اور اس سے منہ صاف کر لیا۔

”مجھے ایک خاص کام کے لئے آپ کے پاس آتا ہے۔۔۔ کیونکہ مجھے بتایا گیا ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں آپ تے نیادو کالے جادو کا ماہر اور کوئی نہیں ہے۔۔۔ پرائم فشر نے کہا تو مہا پچاری بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کی بات درست ہے۔ دیوتاؤں نے ہمیں کالے جادو کے سنگھاں پر برا جہان کیا ہے لیکن آپ اس سے کیا چاہتے ہیں۔۔۔ مہا پچاری نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ شاید اس کے ذہن میں بھی نہ تھا کہ مہا منتری اس سے کالے جادو کے سلسلے میں بات کرے گا۔

”پہلے یہ بتائیں کہ کیا کالے جادو کی مدد سے یہاں سے پاکیشیا میں رہنے والے کسی آدمی کو ہلاک کیا جا سکتا ہے۔۔۔ مہا منتری نے پوچھا۔

”پاکیشیا۔ کیا وہ آدمی مسلمان ہے۔۔۔ مہا پچاری نے چونک کر کہا۔

”ہاں۔۔۔ پرائم فشر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اسے یہاں کیا جا سکتا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے۔ مفلوج کیا جاسکتا ہے۔ کسی ایسی بیماری میں بتلا کیا جاسکتا ہے کہ دنیا کا کوئی ڈاکٹر، کوئی حکیم اسے تندروست نہیں کر سکے گا۔

مہا پچاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا آپ یہاں سے اس پر کالا جادو کریں گے؟“ پرائم

فسٹر نے اشتقاق بھرے لبھے میں پوچھا۔

”نہیں جناب۔ راستے میں دریا آتے ہیں۔ نہریں آتی ہیں اور دریاؤں کی وجہ سے ہر قسم کا جادو ختم ہو جاتا ہے اس لئے یہ کام وہیں پاکیشیا میں ہی کیا جائے گا اور اس علاقے میں کیا جائے گا جہاں سے کرنے والے اور اس آدمی کے درمیان کوئی دریا نہ پڑتا ہو۔“ مہا پچاری نے جواب دیا۔

”تو پھر آپ جائیں گے وہاں“ پرائم فسٹر نے چونک کر کہا۔

”جی نہیں۔ مجھے وہاں جانے کی ضرورت نہیں۔ وہاں میرے آدمی پہلے سے موجود ہیں۔ میں صرف انہیں حکم دوں گا اور ساتھ ہی اپنی چند خاص طاقتیں بھیج دوں گا تو کام ہو جائے گا۔“ مہا دیو نے کہا تو پرائم فسٹر اس طرح چونک پڑے جیسے انہیں اچانک ایک خیال آگیا ہوا۔

”آپ نے ابھی کہا ہے کہ آپ اسے بیمار کر سکتے ہیں۔ مفلوج کر سکتے ہیں۔ کیا کالے جادو کی طاقتیں اس سے چند راز الگوا سکتی ہیں؟“ پرائم فسٹر نے کہا۔

”جی نہیں جناب۔ تمام طاقتیں کی چند حدود مقرر ہوتی ہیں۔ ان سے باہر وہ نہیں جاسکتیں۔ جیسے میں نے کہا کہ مسلمان کو چاہے وہ کتنا ہی پاپی کیوں نہ ہو ہلاک نہیں کیا جاسکتا جبکہ اس کی جگہ اور کسی مذہب کا ہوتا اسے ہلاک بھی کیا جاسکتا ہے۔ اسی طرح کسی کے ذہن کے اندر موجود ایسی باتیں جنہیں وہ خود خفیہ رکھنا چاہتا ہو آشکار نہیں کیا جاسکتا۔“ مہا دیو نے جواب دیا۔

”بہر حال اسے اس حد تک تو بیمار کیا جاسکتا ہے کہ وہ طویل عرصے تک کام کرنے سے ہی معذور ہو جائے؟“ پرائم فسٹر نے کہا۔

”آپ چاہتے کیا ہی جناب۔ آپ کھل کر مجھے بتائیں اور مجھ پر اعتماد کریں۔ میں کالے مندر کا مہا پچاری ہوں“ مہا دیو نے کہا تو پرائم فسٹر نے ایک طویل سانس لیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ کو تفصیل بتا دیتا ہوں۔ آپ کو علم ہو گا کہ میں چند ماہ پہلے ہونے والا ایکشن جیت کر پرائم فسٹر بنا ہوں۔ میرا تعلق جس پارٹی سے ہے وہ پارٹی اور اس کے ماننے والے مسلمانوں کو اپنا بدترین دشمن سمجھتے ہیں اور پاکیشیا مسلمانوں کا ہی ملک ہے اور کافرستان کا سب سے بڑا دشمن بھی ہے اس لئے میں چاہتا تھا کہ پاکیشیا کو اس انداز میں مفلوج کر دیا جائے کہ اس پر آسانی سے حملہ کر کے فتح حاصل کی جاسکے اور میں یہ کارنامہ اپنے دور میں سرانجام دینا چاہتا ہوں۔ اس پر میں نے دفاعی حکام سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

طويل میئنگز کیں۔ آخر کار ہم ایک نتیجے پر پہنچے کہ پاکیشیا کے تمام تر ڈینفس سسٹم کو ایک مرکز پر کنٹرول کیا جاتا ہے۔ اگر اس مرکز میں ہمارے آدمی پہنچ جائیں تو پاکیشیا کے پورے ڈینفس کو مفلوج کر کے ہم پاکیشیا پر حملہ کر کے اس پر آسانی سے قبضہ کر سکتے ہیں اور حکومت ایکریمیا کے آشیرباد کے بغیر اس پر کام آگے نہیں بڑھایا جا سکتا اور حکومت ایکریمیا میں ایک موثر گروہ ہمارے ساتھ ہے اور وہ گروہ پاکیشیا کا دشمن نہ رہا۔ آپ سمجھ گئے ہوں گے کہ وہ میری تجویز کو پسند کیا لیکن ساتھ ہی انہوں نے مجھے خبردار کیا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کا علم نہ ہو سکے۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کی فائلیں چیک کی ہیں۔ یہ واقعی انتہائی خطرناک لوگ ہیں لئے میرے ذہن میں کالے جادو کا خیال آیا اور چونکہ آپ کے بارے میں مشہور ہے کہ آپ کالے جادو کی راج گدی پر براجمان ہیں اس لئے میں مندر کی یاترا کے بہانے آپ کے سامنے موجود ہوں۔ پرائم منٹر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن کالا جادو مشینری کو تو مفلوج نہیں کر سکتا۔ انسانوں کو مفلوج کر سکتا ہے۔“..... مہادیو نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”آپ مجھے حق سمجھتے ہیں۔ کیوں؟“..... پرائم منٹر کا چہرہ یکخت غصے کی وجہ سے سیاہ پڑ گیا تھا۔

”یہ بات نہیں ہے جناب۔ میں دیا چاہتا ہوں۔ میرا مطلب وہ نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے۔ میں تو یہ معلوم کرنا چاہتا تھا کہ جب تک مشینری مفلوج نہ ہوں تب تک اس سنٹر کو مفلوج نہیں کیا جا سکتا۔“..... مہادیو نے انتہائی معدودت بھرے لجھے میں کہا۔

”مشینری کو چلانے والے انسان ہوتے ہیں۔ انسانوں کے بغیر کوئی مشین کوئی کام سرانجام نہیں دے سکتی۔ اس کنٹرول مرکز کا انجارج ایک آدمی ڈاکٹر احسن ہے۔ وہ پاکیشیا کے بڑے سائنس دانوں میں سے ایک ہے۔ اگر اس ڈاکٹر احسن کو اس طرح بیکار کر دیا جائے یا مفلوج کر دیا جائے کہ وہ ڈیولٹ نہ دے سکے تو اس کی جگہ خود بخود اس کے استینٹ کو مل جائے گی اور یہ استینٹ درپرداہ ہمارا آدمی ہو گا۔ اس سے بات چیت کی جا سکتی ہے اور وہ ہماری مرضی کے مطابق کام کر سکتا ہے۔ چونکہ ہم نہیں چاہتے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس معاملے میں مداخلت کرے اس لئے میرے ذہن میں کالے جادو کا عمل آیا ہے۔ اگر کالے جادو کی مدد سے ڈاکٹر احسن کو بیکار یا مفلوج کر دیا جائے تو کسی کو معمولی سا شبہ بھی نہ ہو گا اور ہمارا کام بھی درپرداہ ہو جائے گا۔“..... پرائم منٹر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کی بات بخوبی سمجھ گیا ہوں جناب۔ آپ اس آدمی کی تصویر مہیا کر دیں اور اس کا ایڈریس بھی۔ باقی کام ہمارا ہے۔“..... مہادیو نے کہا تو پرائم منٹر نے جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
C
O
M

میں سے ایک تصویر نکال کر مہا دیو کی طرف بڑھا دی۔

"یہ ہے ڈاکٹر احسن۔ اس کی یہ تصویر حال کی ہے۔ ایک سامنے کا نفر نہ میں کھینچی گئی ہے اور تفصیلی ایڈریس کا تو علم نہیں ہوا البتہ یہ کنٹرول سنٹر بہر حال پاکیشیا کے دارالحکومت کی حدود میں ہی کہیں واقع ہے"۔ پرائم فنڈرنے کہا۔

"جناب۔ اس کے استنسٹ میں معلومات مل سکتی ہیں کیونکہ یہ بے حد ضروری ہے دردشہ کوئی نہر درمیان میں پڑ گئی تو کالا جادو ہلکا پڑ جائے گا اور کام اس سطح پر نہ ہو سکے گا جس سطح پر ہم چاہتے ہیں"۔ مہا دیو نے مودبانہ لمحے میں کہا۔

"علاقے کے بارے میں تو معلوم ہے۔ یہ دارالحکومت کا علاقہ تاج پورہ کہلاتا ہے۔ اس سے زیادہ تفصیل ابھی معلوم نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ ٹاپ سیکرٹ ہے"۔ پرائم فنڈرنے کہا۔

"کافی ہے جناب"۔ مہا دیو نے اس بار اثبات میں سر ہلااتے ہوئے کہا۔

"کب تک یہ کام ہو سکے گا اور کیسے"۔ پرائم فنڈر شاید ہر طرح سے اطمینان کرنا چاہتے تھے۔

"جناب۔ دارالحکومت کے علاقہ تاج پورہ میں ایک قدیم رہائشی علاقہ بھی ہے اور وہاں کالی دیوی کا ایک مندر بھی ہے۔ اس مندر کا پروہنہ رام لال ہے جو بوڑھا آدمی ہے اور پاکیشیا میں کالے جادو کا تاج اس کے سر پر ہے۔ میں یہ تصویر اس تک بھجوادوں گا اور

ساتھ ہی حکم بھی۔ اس طرح آپ کا کام ہو جائے گا"۔ مہا دیو نے کہا۔

"آپ نے رام لال کو اپنی خاص طاقتیں بھیجتی ہیں تاکہ اس کا لے جادو کا فوری طور پر توڑ نہ کیا جاسکے"۔ پرائم فنڈر نے کہا۔

"ایسے ہی ہو گا جناب"۔ مہا دیو نے کہا تو وزیر اعظم انھ کھڑے ہوئے۔ ان کے انھتے ہی مہا دیو بھی انھا اور پھر وہ انہیں دروازے تک چھوڑنے گیا۔ پرائم فنڈر کے باہر چلے جانے کے بعد وہ اس کمرے کے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا تاکہ اپنے خاص کمرے میں جا کر رام لال سے رابطہ کر کے اسے اس کام پر مامور کر سکے۔ اسے معلوم تھا کہ رام لال کے لئے یہ انتہائی معمولی کام ہے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہا۔ میں نے اسے کہا تھا کہ اسے شاہ صاحب کی خدمت میں لے جاؤں گا لیکن پھر مجھے اچانک گاؤں جانا پڑا۔ بہر حال آپ ناشتہ کر لیں پھر تفصیل سے بات ہو گی۔“..... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ناشتہ شروع کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد جب اس نے ناشتہ ختم کیا تو سلیمان کو آواز دے کر بلایا اور سلیمان آ کر ناشتے کے خالی برتن ٹرالی میں رکھ کر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

”خیال رکھنا۔ تم نے مجھے کالے جادو پر لیکھر دینا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس میں تمہاری شاگردی کر لی جائے تو کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ تم نے مجھ پر طویل عرصے سے کالا کیا بلکہ ملٹی کلفر جادو کر رکھا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”صاحب۔ یہ مذاق نہیں ہے اور آپ کو اس کا تجربہ بھی ہو چکا ہے کہ آپ نے رومال میں ان چیزوں کو پکڑ کر اور پھر انہیں نہر میں بہا دیا مگر اس کے باوجود آپ پر وزن پڑ گیا اور اگر شاہ صاحب آپ کو غسل کرنے کا مشورہ نہ دیتے تو اب تک آپ بھی ہسپتال پہنچ چکے ہوتے۔“..... سلیمان نے سنجیدہ لمحے میں کہا اور ٹرالی دھکیلتا ہوا باہر چلا گیا۔

”یہ کالا جادو سب بکواس ہے۔ لوگوں کی ذہنی اختزان ہے۔“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد سلیمان واپس آ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران اپنے فلیٹ کے سمنگ روم میں بیٹھا اخبارات کے مطالعہ میں مصروف تھا کہ سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر داخل ہوا اور اس نے میز پر ناشتے کا سامان لگانا شروع کر دیا۔ سلیمان رات گئے گاؤں سے واپس آیا تھا۔

”سلیمان۔ یہ کالا جادو کیا ہوتا ہے۔“..... عمران نے اخبار بند کر کے ایک طرف رکھتے ہوئے کہا تو سلیمان بے اختیار چونک پڑا۔

”آپ کیوں پوچھ رہے ہیں صاحب۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے۔“..... سلیمان نے چونک کر کہا تو عمران نے اس کی عدم موجودگی میں بوڑھی عورت کے آنے اور پھر سید چراغ شاہ صاحب کے پاس جانے سے لے کر بال اور گڑیا کو نہر میں بہانے اور پھر اپنے کاندھوں پر پڑنے والے دباو اور شاہ صاحب کی ہدایات پر غسل کرنے تک کی تمام تفصیل بتا دی۔

”آپ نے ناشتہ کر لیا۔ اب میں نے مارکیٹ جانا ہے۔ میرا خیال ہے کہ اس بوڑھی عورت کے گھر کا چکر بھی لگا آؤں“۔ سلیمان نے کہا۔

”ارے ہاں۔ شاہ صاحب نے حکم دیا تھا کہ تم جو رقم اس کے خاندان کو دیتے ہو اسے ڈبل کر دینا“..... عمران نے کہا۔

”شاہ صاحب کے حکم کی تعییل ہو گی۔ میں رقم اس بوڑھی عورت کو دیتا ہوں کیونکہ اس کا بیٹا بے حد غیور آدمی ہے۔ میں نے ایک بار اسے رقم دینے کی کوشش کی تو اس نے صاف انکار کر دیا۔ وہ رزق حلال پر یقین رکھتا ہے اور خود کما سکتا ہے اس لئے وہ خیرات یا صدقہ وغیرہ قبول نہیں کرے گا“..... سلیمان نے کہا۔

”گذ۔ یہ اچھی بات ہے۔ لیکن تم نے یہ بھی معلوم کرنا ہے کہ یہ سب چکر ہے کیا۔ میرا مطلب ہے کہ کالا سفید جادو کیا ہوتا ہے اور یہاں کون کرتا ہے اور کیا اس میں کوئی حقیقت بھی ہے یا کوئی نہیں“..... عمران نے کہا۔

”آپ تجربہ بھی کر چکے ہیں پھر بھی آپ اسے حقیقت نہیں مان رہے“..... سلیمان نے کہا۔

”یہ سب نفیاتی کھیل ہے سلیمان۔ چونکہ حالات اس طرح پیش آئے ہیں کہ میں نفیاتی طور پر اس سے متاثر ہو گیا اس لئے مجھ پر نفیاتی رد عمل ہوا اور مجھے اپنے کامندھوں پر بوجھ سا محسوس ہونے لگا“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”پھر غسل کرنے سے آپ کی نفیات کیسے ٹھیک ہو گئی؟“۔ سلیمان نے باقاعدہ جرح کرتے ہوئے کہا۔

”ظاہر ہے آدمی کی توجہ ہست جاتی ہے اور وہ ذہنی اور جسمانی طور پر فریش ہو جاتا ہے“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر یہ حقیقت نہ ہوتی تو شاہ صاحب آپ کو کہہ دیتے لیکن انہوں نے نہ صرف ان بالوں اور گڑیا کے بارے میں بتایا بلکہ اس کا علاج بھی بتا دیا اور آپ نے دیکھا کہ ان کی بات سچ نکلی حالانکہ وہ آج تک اس بوڑھی عورت کے گھر نہیں گئے تھے۔ سلیمان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”مجھے تسلیم ہے کہ دنیا میں صرف وہی کچھ نہیں ہوتا ہے جو ہم دیکھتے ہیں۔ سینکڑوں سالوں سے سامن سبھی انکشافت کرتی چلی آ رہی ہے اور ہم ان انکشافت کو اب اپنی زندگی کا ایک عام حصہ سمجھتے ہیں۔ اسی طرح میں یہ بھی مانتا ہوں کہ جادو ہوتا ہو گا لیکن کالا جادو اور پھر یہ اس انداز کا معاملہ کہ جادو کے زور سے کسی کو بیمار کر دینا۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آ رہی“..... عمران نے کہا۔

”یہ آپ کی فیلڈ نہیں ہے۔ اس لئے آپ کو اس کی سمجھ نہیں آ سکتی۔ جن کی یہ فیلڈ ہے انہیں سمجھ بھی آ جاتی ہے۔ اب جیسے آپ کی فیلڈ جاسوی ہے لیکن آپ جو کچھ کرتے ہیں، دیکھتے ہیں یا آپ کے ساتھ جو کچھ ہوتا ہے اس کی سمجھ دوسروں کو نہیں آ سکتی کیونکہ ان کا تعلق آپ کی فیلڈ سے نہیں ہے“..... سلیمان نے باقاعدہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

فلسفوں کی طرح بحث کرتے ہوئے کہا۔
 ”یہ سب فضولیات ہیں۔ تم جاؤ شانگ کرو۔ نجانے اس دنیا
 میں اس طرح کے کتنے ڈرامے لوگ کرتے رہتے ہیں،“..... عمران
 نے منہ بناتے ہوئے کہا تو سلیمان بغیر کوئی جواب دیئے خاموشی
 سے مڑا اور کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کے قدموں
 کی آواز راہداری میں گونجی اور پھر دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی
 آواز سن کر عمران سمجھ گیا کہ سلیمان مارکیٹ چلا گیا ہے اور اب اس
 کی واپسی کئی گھنٹوں بعد ہو گی۔ عمران نے ایک اخبار اٹھا لیا۔ اس
 کی میز پر اخبارات کا ڈھیر تھا جس میں غیر ملکی اخبارات کی بھی
 خاصی تعداد موجود تھی۔ ظاہر ہے عمران یہ تمام اخبارات تفصیل سے
 تو نہ پڑھ سکتا تھا اس لئے وہ چیدہ چیدہ اپنے مطلب کی خبریں اور
 مضامین وغیرہ دیکھتا اور پڑھتا رہتا تھا۔ اس وقت بھی وہ ایک غیر
 ملکی اخبار پڑھ رہا تھا کہ اچانک ایک مضمون پر نظر پڑتے ہی وہ
 چونک پڑا۔ اس مضمون کا عنوان کالی دنیا تھا اور مضمون نگار نے یہ
 مضمون کافرستان، ناپال، پاکیشیا اور دیگر ملحقة علاقوں اور ملکوں کے
 طویل سردهے کے بعد لکھا تھا۔ عمران نے وہ مضمون پڑھنا شروع
 کر دیا۔ اس مضمون میں لکھا گیا تھا کہ کافرستان، پاکیشیا اور ناپال
 اس وقت کالی دنیا بن چکے ہیں۔ یہاں کالے جادو کا استعمال اس
 قدر زیادہ ہے کہ یوں لگتا ہے کہ جیسے دنیا کا ہر کام کالے جادو کے
 زور پر ہو رہا ہو۔ اس نے تو کافرستان کے نو منتخب پرائم مشر کے

بارے میں بھی لکھا تھا کہ پرائم مشر صاحب بھی کالے جادو کے بے
 حد قائل ہیں اور نہ صرف قائل ہیں بلکہ وہ اپنے سیاسی دشمنوں کے
 خلاف اس کالے جادو کا استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کرتے۔
 اس مضمون نگار نے بتایا کہ کافرستان اور پاکیشیا دونوں ملکوں میں
 لاکھوں کی تعداد میں ایسے لوگ ہیں جو کالا جادو کرنے یا کالے جادو
 کی کاش کرنے میں لوگوں سے کروڑوں اربوں روپے وصول کر
 رہے ہیں۔ مضمون نگار نے کافرستان کے شہر کانوج کے علاقے
 بارس میں واقع ایک قدیم ترین مندر جسے کالا مندر کہا جاتا ہے، کا
 خصوصی طور پر ذکر کیا ہے۔ اس نے لکھا کہ یہ مندر کافرستانیوں کی
 کالی دیوی کے نام سے بنایا گیا ہے اور کالے پھردوں سے ہی اسے
 تعمیر کیا گیا ہے اور پورے کافرستان میں یہ بات مشہور ہے کہ کالا
 مندر پورے کافرستان میں کالے جادو کا سب سے بڑا گڑھ ہے اور
 لاکھوں لوگ ہر سال یہاں یا تو بھاری رقمات دے کر اپنے دشمنوں
 کے خلاف کالا جادو کراتے ہیں یا پھر خود پر ہونے والے کالے جادو
 کی کاش کے لئے آتے ہیں۔ اس طرح یہ گڑھ دونوں طرف سے
 دولت سمیٹ رہا ہے۔

”یہ سب بکواس ہے۔ فضول توجہات“..... عمران نے بڑھاتے
 ہوئے کہا اور اخبار کو تہہ کر کے اس نے ایک طرف رکھ دیا اور دوسرا
 اخبار اٹھایا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر
 رسیور اٹھا لیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے۔ آپ انہیں کسی اچھے ڈاکٹر کو دکھائیں یا ملک سے باہر بھجوانے کا بندوبست کریں۔”..... سلمی نے روتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ بھا بھی۔ آپ پریشان نہ ہوں۔ انشاء اللہ فیاض جلد ہی صحت یا ب ہو جائے گا۔ کون سے ہسپتال میں ہیں آپ اور کس کمرے میں۔”..... عمران نے سلمی کو تسلی دیتے ہوئے کہا۔

”پیشل ہسپتال کے وارد نمبر آٹھ اور کمرہ نمبر آٹھ ہے۔“ سلمی نے جواب دیا۔

”آپ کے بچے کہاں ہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ بھی میرے پاس ہیں۔ کوئی نوکروں کے حوالے کی ہوئی ہے۔ دفتر کے لوگ پوچھنے کے لئے آ رہے ہیں لیکن ظاہر ہے وہ سر عبد الرحمن کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے اور دفتر کے آدمیوں نے بتایا ہے کہ ان کی واپسی میں ابھی چار پانچ دن رہتے ہیں۔ ویسے دفتر والوں نے انہیں اطلاع دے دی ہے اور انہوں نے غیر ملک سے ڈاکٹروں کو بہتر سے بہتر علاج کرنے کا حکم دے دیا ہے۔“..... سلمی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”ڈاکٹر کیا کہتے ہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ انہیں فانچ ہوا ہے لیکن وہ خود پریشان ہیں کہ فانچ عام طور پر ایک ہی سائیڈ پر ہوتا ہے لیکن یہاں بیکھر کر ہوا ہے۔“..... سلمی نے جواب دیا۔

”علی عمران ایم ایس ہی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے مخصوص شگفتہ لجھے میں کہا۔

”سلمی فیاض بول رہی ہوں بھائی جان۔“..... دوسری طرف سے سوپر فیاض کی بیگم کی متوجہ سی آواز سنائی دی۔

”اوہ۔ آپ بھا بھی۔ کیا ہوا ہے۔ کوئی خاص بات۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”فیاض کی حالت بے حد خراب ہے۔ آپ اسے دیکھنے ہی نہیں آئے۔ آج مجبوراً مجھے خود ہی فون کرنا پڑا ہے۔“..... سلمی نے شکایتی لجھے میں کہا۔

”اوہ۔ کیا ہوا ہے اسے۔ مجھے تو اطلاع ہی نہیں ہے۔ کیا ہوا ہے۔“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”عمران بھائی۔ کل وہ آفس سے آئے اور جیپ سے اتر کر اندر آ رہے تھے کہ برآمدے کی سیرھیاں چڑھتے ہوئے الٹ کر پیچھے جا گرے۔ نوکروں نے بھاگ کر انہیں اٹھایا لیکن ان کا دامیں سائیڈ کا بازو اور بائیں طرف کی ٹانگ کام نہیں کر رہی۔ اس کے ساتھ ساتھ ان کی زبان بھی مفلوج ہو چکی ہے۔ میں نے فوراً ایمبولینس کاں کی اور ہم ہسپتال پہنچ گئے۔ ایم جنسی میں انہیں ٹریٹ کیا گیا اور پھر وارد میں پہنچا دیا گیا۔ ابھی تک ان کی حالت ویسی کی وجی ہے۔ سر عبد الرحمن ملک سے باہر کسی سرکاری دورے پر گئے ہوئے ہیں۔ مجھے اور تو کوئی سمجھ نہیں آئی اس لئے آپ کو فون کیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آپ بے فکر رہیں۔ انشاء اللہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔ میں آرہا ہوں“..... عمران نے کہا اور پھر رسیور رکھ کر وہ اٹھا اور ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ لباس تبدیل کر کے وہ واپس آیا تو اس نے کاغذ پر سوپر فیاض کے بارے میں لکھ کر کاغذ میز پر رکھ دیا تاکہ سلیمان اسے پڑھ لے اور پھر عمران فلیٹ سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے پیشہ ہسپتال کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ یہ پیشہ ہسپتال ڈاکٹر صدیقی والا ہسپتال ہی تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ ڈاکٹر صدیقی یا ان کے شاف کے ڈاکٹر سوپر فیاض کا درست علاج کریں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ہسپتال پہنچ گیا تو اسے معلوم ہوا کہ ڈاکٹر صدیقی وارڈ کے راؤنڈ پر گئے ہوئے ہیں اس لئے وہ خود ہی سوپر فیاض سے ملنے اس کے کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے چونکہ اس پورے ہسپتال کے بارے میں معلوم تھا اس لئے اسے کسی سے پوچھنے کی ضرورت نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا تو سلمی جس کی آنکھیں سوچی ہوئی تھیں اٹھ کر کھڑی ہو گئی۔ سہمے ہوئے پچھے بھی کرسیوں سے نیچے اتر آئے۔ عمران سلام کر کے ان بچوں کے سروں پر پیار سے ہاتھ رکھ کر سوپر فیاض کی طرف بڑھ گیا۔ سوپر فیاض آنکھیں بند کئے لیٹا ہوا تھا۔ عمران نے سائیڈ تپائی پر پڑا ہوا ہسپتال کا کارڈ اٹھا لیا اور پھر اسے اندازہ ہو گیا کہ ڈاکٹروں نے سوپر فیاض پر فالج کی ہی تشخیص کی ہے اور اس کا علاج ہو رہا ہے۔ کارڈ سے ہی اسے معلوم

ہو گیا کہ سوپر فیاض کی تکلیف اور ذہنی وبا و دور کرنے کے لئے اسے سکون آور انجکشن لگا دیا گیا ہے اس لئے وہ سورہا ہے۔

”فالج کا اٹھیک ہوا ہے۔ بہر حال آپ پریشان نہ ہوں۔ میں ڈاکٹر صدیقی سے مل کر اس سے تفصیل سے بات کروں گا۔ اگر ضروری ہوا تو سوپر فیاض کو ملک سے باہر کسی بڑے ہسپتال میں بھجوایا جاسکتا ہے لیکن بھا بھی۔ آپ یہاں بیٹھ کر اور روکر سوپر فیاض کی کوئی مدد نہیں کر سکتیں۔ پچھے بھی سخت ہر اساح ہیں۔ آپ انہیں لے کر گھر جائیں اور سوپر فیاض کے حق میں دعا کریں“۔ عمران نے کہا تو سلمی نے وہیں رہنے پر بے حد اصرار کیا لیکن عمران نے اسے اس انداز میں سمجھایا کہ آخر کار سلمی واپس جانے پر رضامند ہو گئی۔ عمران نے اسے کہہ دیا تھا کہ وہ روزانہ گھنٹے دو گھنٹے کے لئے بچوں کے ساتھ آ سکتی ہیں۔ پھر عمران انہیں اپنی کار میں بٹھا کر واپس ان کی کوٹھی پر چھوڑ کر واپس ہسپتال آیا تو ڈاکٹر صدیقی اسے دفتر میں ہی مل گئے۔

”آئیے عمران صاحب۔ مجھے اطلاع ملی ہے کہ آپ آئے تھے۔ میں اس وقت وارڈ کے راؤنڈ پر تھا“..... ڈاکٹر صدیقی نے اٹھ کر عمران کا استقبال کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں نے سوپر فیاض کو دیکھ لیا ہے اور اس کی بیوی بچوں کو واپس کوٹھی چھوڑنے گیا تھا“..... عمران نے جواب دیا اور پھر دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ڈاکٹر صاحب۔ آپ نے سوپر فیاض کی بیماری کی تشخیص فائج کی ہے لیکن کیا جزوی فائج بھی ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”جزوی۔ کیا مطلب“..... ڈاکٹر صدیقی نے چونک کر کہا۔

”مطلب ہے کہ صرف بازو پر یا صرف ٹانگ پر یا صرف زبان پر“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ ہاتھ کی ایک انگلی پر بھی ہو سکتا ہے لیکن بیک وقت دونوں اطراف میں جزوی نہیں ہو سکتا اور یہی حیرت انگیز معاملہ ہے۔“..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں“..... عمران نے کہا۔

”عام طور پر ایک سائیڈ پر فائج ہوتا ہے اور اگر شدید حملہ ہو تو دونوں اطراف میں بھی ہو سکتا ہے اور باعین طرف فائج کا اٹیک ہو تو زبان پر بھی اثر پڑتا ہے لیکن دونوں اطراف کا اٹیک جزوی آج تک سامنے نہیں آیا۔ جزوی ایک سائیڈ پر ہوتا ہے دونوں سائیڈوں پر جزوی نہیں ہو سکتا لیکن سوپر فیاض کے ساتھ ایسا ہی ہوا ہے۔“..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا اور ساتھ ہی اس نے گھنٹی بجائی تو چپڑاں اندرا آیا تو ڈاکٹر صدیقی نے اسے چائے لانے کا آرڈر دے دیا۔

”کیا یہ فائج ذہنی مرض ہوتا ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ذہنی خلیات کے ناکارہ ہونے کی وجہ سے اعصاب پر اثر پڑتا ہے اور اعصاب مفلوج ہو جاتے ہیں۔“..... ڈاکٹر صدیقی

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ نے ضروری ٹیسٹ اور سکینگ تو کرانی ہو گی۔“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ اور حیرت انگیز بات سامنے آئی ہے۔ سکینگ کے ذریعے معلوم ہوا ہے کہ سوپر فیاض کے ذہن میں کوئی گڑبرد نہیں ہے۔ وہ بالکل کلیئر ہے۔ اس کلیئرنس کی وجہ سے تو ظاہر ہوتا ہے کہ وہ بالکل صحیت مند ہے لیکن اس کے باوجود اسے فائج کا شدید اٹیک ہو چکا ہے۔“..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ پھر اعصاب کیوں مفلوج ہوئے ہیں۔“.....

عمران نے پوچھا۔

”میں نے حرام مغرب کی بھی سکینگ کرانی ہے تاکہ اعصاب کے مفلوج ہونے کے بارے میں معلوم ہو سکے لیکن وہ بھی کلیئر ہے۔“..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران حیرت سے ڈاکٹر صدیقی کو دیکھنے لگا۔

”یہ سب کیسے ممکن ہے ڈاکٹر صاحب۔“..... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں آپ کو ماہر کی روپرٹیں دکھاتا ہوں۔“..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”اوہ۔ میرا یہ مطلب نہیں کہ آپ غلط بیانی کر رہے ہیں۔ میرا مطلب ہے کہ پھر سوپر فیاض کی یہ حالت کیوں ہے۔“..... عمران نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہا۔

”مجھے تو خود سمجھنہیں آ رہی۔ میری طویل میڈیکل پریکٹس کا یہ پہلا ایسا کیس ہے۔ میں نے گریٹ لینڈ میں فائٹ کے بین الاقوامی شہرت یافتہ ماہر ڈاکٹر میسن کو سوپر فیاض کے سکیزر فیکس کر دیئے ہیں اور ساتھ ہی ان سے فون پر تفصیلی بات ہو گئی ہے۔ وہ اسے خود چیک کر کے پھر کوئی رائے دیں گے اور اگر ضروری ہوا تو ہم سوپر فیاض کو گریٹ لینڈ بھی بھجو سکتے ہیں“..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”ڈاکٹر میسن کب تک رزلٹ دے سکیں گے“..... عمران نے پوچھا۔ ”میرا خیال ہے کہ دو روز میں رزلٹ مل جائے گا“..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں آپ سے رابطے میں رہوں گا اور اگر اس سے پہلے کوئی بات ہو تو آپ مجھے فون پر بتا دیں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اپنا فون نمبر بتا دیا۔

”آپ کے فلیٹ کا فون نمبر میری ڈائری میں درج ہے“..... ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”میں دیے تو روز آتا رہوں گا“..... عمران نے کہا اور انھوں کھڑا ہوا اور پھر ڈاکٹر صدیقی سے اجازت لے کر وہ ہسپتال سے باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار واپس فلیٹ کی طرف بڑھی چلی جا۔

رہی تھی۔ ڈاکٹر صدیقی نے جو کچھ بتایا تھا وہ اس کے حلق سے نیچے نہ اتر رہا تھا۔ سکینگ کے لحاظ سے سب کلیئر تھا لیکن سوپر فیاض کی حالت کچھ اور بتا رہی تھی۔ اسی بارے میں سوچتا ہوا وہ فلیٹ پر پہنچا تو سلیمان واپس آ چکا تھا۔

”کیا حال ہے سوپر فیاض صاحب کا“..... سلیمان نے پوچھا کیونکہ وہ واپس آ کر عمران کا لکھا ہوا رقعہ پڑھ چکا تھا۔

”عجب یہ کاری ہے اس کی۔ ڈاکٹر کو بھی سمجھنہیں آ رہی“..... عمران نے سنگ روم کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا ہے“..... سلیمان نے دروازہ بند کر کے عمران کے پیچھے آتے ہوئے کہا تو عمران نے سوپر فیاض کی حالت اور ڈاکٹر صدیقی سے ہونے والی بات چیت کی تفصیل بتا دی۔

”اللہ تعالیٰ اپنا رحم کرے گا۔ انشاء اللہ سوپر فیاض کو مکمل صحت ہو جائے گی“..... سلیمان نے کہا اور واپس مڑ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تاج پورہ کی وسیع و عریض آبادی کا ایک حصہ انتہائی گنجان آباد تھا جبکہ باقی حصہ کسی زمانے میں خالی میدان کی صورت میں تھا لیکن اب وہاں رہائشی عمارات کے ساتھ ساتھ دوسری عمارات جن میں اکثریت گوداموں کی تھی کہیں کہیں بننے ہوئے نظر آ رہے تھے۔ تاج پورہ کے گنجان آباد علاقے میں ایک چھوٹا سا علاقہ کرشن پورہ کہلاتا تھا۔ اس کرشن پورہ میں چھوٹے چھوٹے مکانات تھے جن میں زیادہ تر اقلیتوں سے تعلق رکھنے والے افراد رہتے تھے۔ اس کرشن پورہ کے شمال میں ایک خاصا بڑا مکان تھا جو اس علاقے کے باقی چھوٹے مکانات کے سامنے کوئی محل نظر آتا تھا۔ یہ مکان پچاری رام لال کا تھا جہاں وہ اپنے خاندان سمیت رہتا تھا۔ اس وقت رام لال مکان کے بیرونی دروازے کے قریب ایک بڑے ہال نما کمرے میں چٹائی پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جسم پر سیاہ رنگ کا لباس تھا۔ سر سے وہ ننگا تھا۔ البتہ اس کے سر کے سیاہ اور سفید کچھڑی پال اس کے کانڈوں تک لٹک رہے تھے۔ وہ ادھیڑ عمر آدمی تھا لیکن اس کی آنکھیں تیز سرخ رنگ کی تھیں۔ یوں لگتا تھا جیسے وہ نئے میں ہو۔ ویسے وہ ہوشیار اور چالاک آدمی نظر آ رہا تھا۔ اس کے سامنے عورتوں اور مردوں کی لمبی قطاریں تھیں اور وہ ایک عورت اور پھر ایک مرد سے حال پوچھتا اور انہیں کوئی ذکر کا عمل دیتا اور وہ جو رقم دیتے وہ لے کر ایک سائیڈ پر پڑے ہوئے صندوق میں رکھ دیتا۔ یہ اس کا روز کا معمول تھا اور وہ اس پورے علاقے میں مشہور تھا اور کہا جاتا تھا کہ وہ کامل کا ماہر ہے اور اس کے پاس ایسے ایسے کاملے علوم ہیں کہ وہ اپنے عمل سے سب کچھ کر سکتا تھا۔ شکل و صورت اور گفتگو سے وہ ان پڑھ دکھائی دیتا تھا لیکن باقیں وہ لمحے دار انداز میں کرتا تھا۔ وہ ایک عورت کے ساتھ بیٹھا باقیں کر رہا تھا کہ ایک آدمی اندر داخل ہوا اور اس نے آ کر رام لال کے کان میں کچھ مکھا تو رام لال چونک پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ انہیں بڑے کمرے میں بٹھاؤ۔ میں آ رہا ہوں اور انہیں سوم رس پلاو۔“..... رام لال نے کہا تو اس آدمی نے اشبات میں سر ہلایا اور واپس چلا گیا۔ رام لال نے اب جلدی جلدی سامنے بیٹھے ہوئے لوگوں کو بھگتا شروع کر دیا اور پھر کچھ دیر بعد جب وہ آدمی دوبارہ اندر داخل ہوا تو اس نے رام لال کے کان۔

کاشو نے کہا تو رام لال نے اٹھ کر دروازہ اندر سے بند کر دیا اور پھر وہ دوبارہ کری پ آ کر بیٹھ گیا۔

”تھارے پاس کالے جادو کے صرف دو شمشانی ہیں۔ میں تھیک کہہ رہا ہوں نا۔“..... کاشو نے کہا۔

”ہاں۔ آپ درست کہہ رہے ہیں۔“..... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر تمہیں مہا پچاری کی طرف سے مزید چار شمشانی اور دو کالے بوتر تھنے میں مل جائیں تو کیسا ہے۔“..... کاشو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پھر تو میں پاکیشیا کا مہا پچاری بن جاؤں گا۔“..... رام لال نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”مگر اس کے لئے تمہیں ایک کام کرنا ہو گا۔“..... کاشو نے کہا۔

”حکم کرو۔ میں مہا پچاری کے لئے اپنی جان بھی دینے کو تیار ہوں۔ وہ میرے آقا ہیں۔“..... رام لال نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہاں پاکیشیا میں ایک سائنس دان ہے اور وہ مسلمان ہے۔ اس کا نام ڈاکٹر احسن ہے۔ اس پر ایسا کالا جادو کرتا ہے کہ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر ہر طرح سے ختم ہو جائے۔ اگر ہلاک ہو جائے تو سب سے بہتر ہے۔“..... کاشو نے کہا۔

”وہ کہاں رہتا ہے۔“..... رام لال نے پوچھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں پھر سرگوشی کی تو رام لال نے باقی سب افراد کو کل آنے کا کہا اور خود اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ عقبی دروازے سے باہر صحن میں آیا اور ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ وہ آدمی جس نے آ کر اس کے کان میں سرگوشی کی تھی بڑے موبدانہ انداز میں اس کے پیچھے چل رہا تھا۔ بڑے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ رام لال اندر داخل ہوا تو اندر صوفی پر بیٹھا ہوا ایک آدمی جس نے سر پر باقاعدہ گزری باندھی ہوئی تھی، اٹھ کھڑا ہوا اور پھر اس نے اور رام لال پچاری نے دونوں ہاتھ جوڑ کر ایک دوسرے کو پر نام کیا اور رسی فقرے بولنے کے بعد وہ دونوں بیٹھ گئے۔ آپ مہا پچاری کالے مندر کے بالک ہیں۔“..... رام لال نے بڑے موبدانہ لمحے میں کہا۔

”ہاں پچاری رام لال۔ انہوں نے مجھے خصوصی طور پر آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میرا نام کا شو ہے۔“..... آنے والے نے جواب دیا۔

”میں کیا سیوا کر سکتا ہوں۔ حکم فرمائیں۔“..... رام لال نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”تم باہر جاؤ۔“..... کاشو نے رام لال کے پیچھے کھڑے ہوئے آدمی سے کہا۔

”جی اچھا۔“..... اس آدمی نے کہا اور مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”دروازہ بند کر دو رام لال۔ میں نے خصوصی بات کرنی ہے۔“

سکتا ہوں۔”..... رام لال نے بڑے اشتیاق بھرے لبجے میں کہا۔
”نہیں۔ پہلے نہیں مل سکتے۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ ایسی طاقتیں
کسی کو تخفہ کے طور پر تو دی جا سکتی ہیں ویسے نہیں اور تخفہ اس
وقت دیا جاتا ہے جب تخفہ لینے والا تخفہ دینے والے کو اپنے کام
سے خوش کر دے۔”..... کاشونے بڑے سفاگانہ لبجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ایک ہفتہ مجھے دے دیں۔ ایک ہفتے میں یہ کام
میں کر دوں گا۔”..... رام لال نے کہا۔

”ایک ہفتہ تو بہت ہے۔ کام تو چند گھنٹوں کا ہے لیکن تمہیں دو
دن دیئے جاتے ہیں اور یہ بھی سن لو کہ اگر تم ناکام رہے تو پھر
تمہارے یہ دو شمشانی بھی تم سے چھین لئے جائیں گے اور ہو سکتا
ہے کہ تمہیں موت کی سزادے دی جائے۔”..... کاشونے لبجہ بدلتے
ہوئے کہا۔

”ایسا نہیں ہو گا۔ کام ہو گا اور ضرور ہو گا۔”..... رام لال نے
کہا۔

”پھر مجھے اجازت۔ میں نے واپس بھی جانا ہے۔”..... کاشونے
اٹھتے ہوئے کہا۔

”رات یہاں بسر کریں۔ ہم آپ کی کوئی خدمت بھی نہیں کر
سکے۔”..... رام لال نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ وہاں بہت کام کرنے کے لئے پڑے ہیں۔”..... کاشو

”یہیں تاج پورہ کے علاقے میں کوئی لیبارٹری وغیرہ ہو گی۔ تم
اپنے شمشانی کو حکم دو گے تو وہ اسے تلاش کر لے گا۔”..... کاشونے

”اس کی کوئی تصویر ہونا ضروری ہے تاکہ میں وہ تصویر شمشانی
کو دکھا کر اسے تلاش پر لگا دوں۔”..... رام لال نے کہا تو کاشونے
جیکٹ کی جیب سے ایک لفافہ نکالا اور اس میں سے ایک تصویر
نکال کر رام لال کو دے دی۔ رام لال تصویر کو غور سے دیکھنے لگا۔

”اور یہ ہے اس کا پتہ۔”..... کاشونے لفافے میں سے ایک کاغذ
نکال کر رام لال کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میں پڑھا ہوا نہیں ہوں اور اس کی ضرورت بھی نہیں ہے۔
تصویر یہی کافی ہے۔ شمشانی اسے تلاش کر لے گا۔”..... رام لال نے
کہا۔

”کب تک یہ کام ہو جائے گا۔”..... کاشونے پوچھا۔
”مجھے پہلے اس کے بارے میں پوری تفصیل معلوم کرنا ہو گی۔
اس کے بعد جس طاقت کا یہ آدمی ہو گا اس طاقت کی ہائی بھیجنی
پڑے گی۔”..... رام لال نے کہا۔

”پھر بھی کتنا وقت لگے گا تاکہ میں مہا دیو کو بتا سکوں اور جیسے
ہی تم کامیابی سے یہ عمل کرو گے مہا دیو تمہیں چار شمشانی اور دو
کالے بوتر تخفہ میں بھجوادے گا۔”..... کاشونے کہا۔

”اگر یہ تخفہ مجھے پہلے مل جائیں تو میں یہ کام زیادہ جلدی کر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے کہا اور پھر رام لال اسے دروازے تک چھوڑنے آیا جہاں ایک رکشے والا کھڑا تھا۔ کاشور کشے میں بیٹھ کر چلا گیا تو رام لال واپس مڑا اور پھر ایک چھوٹے کمرے میں آ کر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے وہی لفافہ نکالا اور پھر اس میں سے تصویر نکال کر سامنے رکھ لی۔

لبی سی جہازی سائز کی کار تیزی سے مرتی ہوئی ایک مندر کی وسیع و عریض ایریئے میں داخل ہوئی اور ایک سائیڈ پر بنے ہوئے برآمدے کے سامنے رک گئی۔ برآمدے میں موجود دو پچاری تیزی سے برآمدے کی سڑھیاں اتر کر کار کی طرف بڑھے۔ اسی لمجھ کار میں سے ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی اترا جس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا۔

”آپ دیو راج ہیں مہاں“..... ایک پچاری نے آگے بڑھ کر بڑے موڈبانہ لبجے میں کہا۔

”ہاں۔ اور میں نے پنڈت کرشن سے ملنا ہے“..... اس آدمی نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔

”آپ کے استقبال کے لئے تو پنڈت جی نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے۔ آئیئے۔ پنڈت جی آپ کا سواگت کرنے کے لئے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سکتے ہیں اس لئے آپ کو تو معلوم ہو گا کہ میں کس لئے حاضر ہوا ہوں۔..... اس آدمی نے موڈبانہ لجھے میں کہا۔

”بالک۔ ہمیں سب کچھ معلوم ہے لیکن ہمارے بھی کچھ اصول ہیں اور ہمیں ان اصولوں کی پابندی کرنا پڑتی ہے اس لئے تم سے پوچھ رہے ہیں۔ بولو۔..... پنڈت نے مدھم، دھمکے اور نرم لجھے میں کہا۔

”مہاراج۔ مہا منتری نے بارس میں کالے مندر کا دورہ کیا ہے اور وہاں ان کی خفیہ ملاقات کالے مندر کے مہا پچاری مہا دیو سے ہوئی ہے اور جناب اس بات چیت میں ایک اہم بات مہا پچاری سے کی گئی ہے۔..... آنے والے نے موڈبانہ لجھے میں کہا۔

”کیا۔..... پنڈت نے پوچھا۔

”پنڈت جی۔ آپ کو معلوم ہے کہ مہا منتری کالے مندر کو کافرستان کے سب مندروں سے زیادہ اہمیت دیتے ہیں اور انہوں نے کالے مندر کی گرانٹ بھی پہلے سے چار گنا کر دی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ مہا دیو کو حکومت میں بھی کوئی بڑا عہدہ دیا جا رہا ہے جس کے تحت وہ کافرستان کے تمام مندروں کے انچارج بن جائیں گے اور آپ جانتے ہیں کہ آپ کے خلاف ان کے دل میں کتنا زہر بھرا ہوا ہے۔..... دیوراج نے موڈبانہ لجھے میں کہا۔

”ہمیں معلوم ہے لیکن بات کیا ہوئی ہے۔ وہ بتاؤ۔..... پنڈت نے پوچھا۔

”بے چین ہیں۔..... اس پچاری نے کہا اور پھر ایک پچاری دیوراج کے آگے اور ایک پچاری اس کے پیچھے موڈبانہ انداز میں چلنے لگا۔ مختلف شنگ اور تاریک راہداریوں سے گزرنے کے بعد وہ ایک کمرے کے بند دروازے پر رک گئے۔

”پڑھاریے مہاراج۔..... آگے چلنے والے پچاری نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو دیوراج نے اثاثت میں سر ہلاکیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازے پر زور ڈالا تو دروازہ بے آواز کھلتا چلا گیا۔ دیوراج اندر داخل ہوا تو سامنے دیوار پر نصب ایک بہت بڑے بت کے قدموں میں آلتی پالتی مارے سیاہ رنگ کی دری پر ایک بوڑھا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس آدمی کی بھنویں تک سفید تھیں۔ اس نے سر پر مخصوص انداز کی پکڑی باندھی ہوئی تھی۔ دیوراج نے آگے بڑھ کر پرnam کیا اور پھر اس آدمی کے اشارے پر اس کے سامنے ہی دری پر موڈبانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا تو پہلے سے بیٹھے ہوئے آدمی نے سایہ پر پڑے ہوئے ایک سیاہ رنگ کے پیالے سے مٹھی بھر دانے ساتھ پڑی انگیٹھی میں ٹھالی دیے۔ چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی انگیٹھی سے دھواں نکل کر ہر طرف پھیلنے لگا جس میں ناماؤس سی بو تھی۔

”اب تم محفوظ ہو دیوراج۔ کھل کر بات کر سکتے ہو۔..... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”پنڈت جی۔ آپ نے تو سب کچھ اپنے بیرون سے معلوم کر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”مہا منتری نے مہا دیو کو کہا ہے کہ وہ پاکیشیا میں ایک بڑے سائنس دان ڈاکٹر احسن پر کالا جادو کرائے۔ ڈاکٹر احسن چونکہ مسلمان ہے اس لئے اسے کالے جادو کی مدد سے ہلاک تو نہیں کیا جاسکتا لیکن اسے بہر حال ذہنی اور جسمانی طور پر اس حد تک پیمار کیا جاسکتا ہے کہ وہ کام کرنے کا اہل ہی نہ رہے اور مہاراج اگر ایسا ہو گیا تو ڈاکٹر احسن کی جگہ جو آدمی لے گا وہ موجودہ کافرستانی حکومت کا آدمی ہے اور اس طرح پاکیشیا کا دفاع مکمل طور پر کافرستان کے ہاتھ میں آجائے گا اور کافرستان بڑی آسانی سے حملہ کر کے پاکیشیا کو شکست دے کر فتح حاصل کر سکتا ہے۔“..... دیو راج نے کہا۔

”اس میں غلط کام کیا ہے۔ پاکیشیا کی تباہی تو ہمارا پہلا فرض ہے۔ وہ ہمارا دشمن نمبر ایک ہے۔“..... پنڈت نے کہا۔

”مہاراج۔ آپ سیاسی کھیل کو نہیں سمجھ رہے۔ آپ کو معلوم ہے مہاراج کہ میرا تعلق حزب اختلاف کی پارٹی سے ہے۔ اگر مہا منتری اس سلسلے میں کامیاب ہو گیا تو اس کی پارٹی نہ صرف زندہ جاوید ہو جائے گی بلکہ ہمیشہ کے لئے کافرستانیوں کے لئے پسندیدہ پارٹی بن جائے گی اور ہمارا تو سیاست سے نام و نشان تک مت جائے گا اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ مہا منتری اس کام میں کامیاب نہ ہو سکے۔ البتہ جب ہم برساقدار آ جائیں تو یہ کام ہم کرائیں۔“..... دیو راج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم ٹھیک کہتے ہو دیو راج۔ لیکن تم نے آنے میں دیر کر دی۔“

پنڈت نے ایک طویل سائنس لیتے ہوئے کہا۔
”مجھے آج ہی پتہ چلا ہے تو میں حاضر ہوا ہوں۔“..... دیو راج نے کہا۔

”مہا دیو بے حد تیز اور کایاں آدمی ہے۔ اس نے فوری طور پر پاکیشیا کے علاقے تاج پورہ میں جہاں وہ مسلمان ڈاکٹر احسن رہتا ہے، اپنا نمائندہ بھیجا ہے اور اس نے وہاں کے ایک پیجاري اور کالے جادو کے عامل کو لائچ دے کر اس بات پر آمادہ کر لیا ہے کہ وہ اس ڈاکٹر احسن کو پیمار کر دے اور یہ بھی بتا دوں کہ تم جب یہاں پہنچ ہو تو اس وقت ڈاکٹر احسن پر کالے جادو کا عمل ہو چکا تھا اور ڈاکٹر احسن ایسی بیماری میں مبتلا ہو چکا ہے جس کو دنیا کا کوئی وید، کوئی ڈاکٹر ٹھیک نہیں کر سکتا۔ وہ اسی طرح سک سک کر مر جائے گا۔“..... پنڈت نے کہا۔

”مہاراج۔ کیا آپ اس کا اپائے نہیں کر سکتے۔ آپ کافرستان کے بڑے پیجاري ہیں۔“..... دیو راج نے منت بھرے لمحے میں کہا۔

”کرتے سکتا ہوں لیکن اس کا علم مہا دیو کو ہو جائے گا اور وہ مہا منتری کو بتا دے گا اور مہا منتری ہمارے خلاف ہو گیا تو ہم کہیں نہ رہیں گے۔“..... پنڈت نے کہا۔

”کوئی ایسا اپائے کریں پنڈت جی کہ سانپ بھی مر جائے اور کرائیں۔“..... دیو راج نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔”..... دیوراج نے بڑے منت بھرے لبجے میں کہا۔

”اگر ایسا ہو بھی جائے تو اس سے آپ کو کیا فائدہ ہو گا کیونکہ یہ کوئی ایسا کام نہیں ہے کہ کافرستانی عوام مہا منtri کے خلاف کھڑے ہو جائیں گے۔ یہ تو انتہائی خفیہ کام ہے اور بظاہر اس کا کوئی تعلق حکومت سے نہیں ہے۔“..... پنڈت نے کہا۔

”ایک کام تو آپ کر سکتے ہیں کہ ڈاکٹر احسن کا نائب جس کا نام ڈاکٹر کریم ہے جو کافرستانیوں کا خاص آدمی ہے اس لئے کہ وہ مستقل طور پر ایکریمیا میں سیٹل ہونا چاہتا ہے اور کافرستانیوں نے اس سے وعدہ کیا ہے کہ وہ اسے نہ صرف ایکریمیا میں رہائش پذیر کر دیں گے بلکہ اتنی دولت بھی دیں گے کہ وہ باقی ساری عمر لارڈز کی طرح گزار سکے گا اور ڈاکٹر کریم کو آپ فوری طور پر اس طرح بیمار کر دیں کہ وہ بھی ڈاکٹر احسن کی طرح ہو جائے اور مہا منtri کے کسی کام نہ آ سکے۔“..... دیوراج نے کہا۔

”اس کے بعد تیرا آدمی آ جائے گا۔ دولت کے پسند نہیں ہوتی۔“..... پنڈت نے کہا۔

”نہیں۔ اس ڈاکٹر کریم کے علاوہ اور کوئی آدمی ایسا نہیں ہے۔ اس طرح حکومتی پارٹی وہ فائدہ حاصل نہ کر سکے گی جو وہ حاصل کرنا چاہتی ہے اور آپ پر بھی کوئی حرف نہیں آئے گا۔“..... دیوراج نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اچھی تجویز ہے لیکن مجھے کیا ملے گا۔“..... پنڈت نے کہا۔

”جو آپ طلب کریں۔ ہاں جب ہماری پارٹی برسر اقتدار آجائے گی تو آپ کو بڑے سے بڑا عہدہ بھی دیا جا سکتا ہے۔“..... دیوراج نے صرت بھرے لبجے میں کہا۔

”دس لاکھ روپے لوں گا نقد۔ بولو۔ دو گے۔“..... پنڈت نے کہا۔

”ابھی لیں پنڈت جی۔ میں تو تیار ہو کر آیا ہوں۔“..... دیوراج نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”کہاں جا رہے ہو۔“..... پنڈت نے گرجدار لبجے میں کہا۔

”باہر میری کار میں بیگ موجود ہے۔ وہ لینے جا رہا ہوں۔“..... دیوراج نے کہا۔

”بیٹھو۔ ہم منگوا لیتے ہیں۔“..... پنڈت نے کہا تو دیوراج بیٹھ گیا۔ پنڈت نے تالی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک پچاری اندر داخل ہو کر جھک گیا۔

”دیوراج جی سے چاپی لو اور ان کی کار میں موجود بیگ لے آؤ۔“..... پنڈت نے تحکمانہ لبجے میں کہا تو وہ پچاری دیوراج کی طرف مڑا تو دیوراج نے اسے چاپی دے دی۔

”ڈگی کھول کر اس میں سیاہ رنگ کا بیگ ہے وہ لے آؤ۔“..... دیوراج نے کہا تو پچاری سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ایک بات کا خیال رکھیں پنڈت جی“..... چند لمحوں کی خاموشی
کے بعد دیوراج نے کہا تو پنڈت چونک پڑا۔
”وہ کیا“..... پنڈت نے چونک کر کہا۔

”ڈاکٹر کریم پر ایسا ہاتھ ڈالیں کہ مہا دیو کے ساتھ ساتھ کوئی
اور بھی اسے صحیح نہ کر سکے کیونکہ مہا دیو کو بہر حال یہ تو معلوم ہو
جائے گا کہ یہ کام آپ نے کیا ہے اس لئے اگر وہ خود کچھ نہ کر سکا
تو وہ مہا منتری کو بتا دے گا اور مہا منتری آپ جیسے کسی اور پنڈت
کو اپائے کا کہہ سکتا ہے اور آپ پر بھی دباؤ ڈال سکتا ہے“..... دیو
راج نے موبدانہ لمحے میں کہا۔

”تمہیں شاید کالے جادو کے بارے میں بنیادی باتوں کا علم
نہیں ہے“..... پنڈت نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ درست کہہ رہے ہیں پنڈت جی۔ ہمارا کام تو سیاست
ہے“..... دیوراج نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”تو سنو: اس ڈاکٹر احسن پر بھی مہا دیو نے خود کوئی کام نہیں
کیا کیونکہ کالے جادو کا بنیادی اصول ہے کہ اگر راستے میں دریا یا
نہر آجائے تو اس کے اثرات زائل ہو جاتے ہیں اس لئے مہا دیو
نے پاکیشیا میں اس علاقے میں رہنے والے ایک عامل سے کہا ہے
وہ یہ کام کرے تو اسے تھنے میں کالے جادو کی طاقتیں بخش دی
جائیں گی اور یہ کام اس عامل نے کیا ہے۔ اس کا نام رام لال
ہے اور وہ پاکیشیا دار الحکومت کے تاج پورہ علاقے میں رہتا ہے اور

وہ ایک بہت ہی چھوٹا اور معمولی سا آدمی ہے“..... پنڈت نے کہا۔
”کیا آپ بھی اسے ہی کہیں گے“..... دیوراج نے چونک کر
کہا۔

”نہیں۔ وہ مہا دیو کا آدمی ہے۔ البتہ میرا ایک آدمی پاکیشیا
میں رہتا ہے۔ وہ اس رام لال سے بھی بڑا عامل ہے۔ اس کا نام
گوپی چند ہے۔ میں اسے حکم دوں گا اور وہ یہ کام آسانی سے کر
دے گا۔ لیکن اس ڈاکٹر کریم کی کوئی تصویر چاہئے“..... پنڈت نے
کہا تو اسی لمحے دروازہ کھلا اور پچاری اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ
میں ایک سیاہ رنگ کا بڑا سا بیگ موجود تھا۔ اس نے اندر آ کر
بیگ دیوراج کے سامنے رکھ دیا اور ساتھ ہی کار کی چابی بھی واپس
کر دی۔

”تم جا سکتے ہو“..... پنڈت نے کہا تو وہ پچاری مڑا اور واپس
چلا گیا۔ دیوراج نے بیگ کھولا اور اس میں سے نوٹوں کی گلڈیاں
نکال کر اس نے پنڈت جی کے سامنے رکھ دیں۔

”یہ دس لاکھ روپے ہیں۔ گن لیں“..... دیوراج نے کہا۔
”صحیح ہے۔ میں نے دیکھ لئے ہیں“..... پنڈت نے قدرے
سرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اور یہ اس ڈاکٹر کریم کی تصویر۔ میں پہلے ہی ساتھ لے آیا
ہوں“..... دیوراج نے بیگ میں سے ایک تصویر نکال کر پنڈت کی
طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اس کا پتہ بھی اس کے پیچھے لکھا ہوا ہے“..... دیوراج نے کہا۔

”تمہیں نہیں معلوم۔ کالے جادو کا مین مرکز چوراس محل ہے اور کالے جادو کی تمام طاقتیں وہیں سے دوسروں کو دی جاتی ہیں اور چوراس محل کا مہا پنڈت امر دیو ہے جو سب کی نظر وہ سے خفیہ رہتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کالے جادو کے کسی عامل کو ہلاک نہیں کیا جاسکتا“..... پنڈت نے کہا۔

”تو پھر جو عامل ہلاک ہو جاتا ہے اس کی طاقت تو بقول آپ کے آزاد ہو جاتی ہے۔ کیا امر دیو مہاراج پھر اس پر قبضہ کر لیتے ہیں“..... دیوراج نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نہیں۔ آزاد ہونے کے بعد وہ واپس چوراس محل پہنچ جاتا ہے۔ جاتی بھی وہیں سے ہے اور آتی بھی وہیں پر سے ہے۔ کالے جادو کی دنیا میں ہزاروں چھوٹے بڑے عامل ہیں۔ ان سب کے پاس طاقتیں ہیں۔ مختلف قسم کی طاقتیں۔ یہ سب طاقتیں چوراس محل سے تعلق رکھتی ہیں اور وہیں سے عامل کو بخشی جاتی ہیں۔ البتہ کوئی عامل چاہے تو خود کسی کو تھنے کے طور پر اپنی کوئی طاقت بخش دے۔“..... پنڈت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اسے کسی صورت ٹھیک نہیں ہونا چاہئے ورنہ سارا کھلیل بگڑ جائے گا“..... دیوراج نے کہا۔

”بے فکر رہو۔ جیسا میں نے کہا ہے دیے ہی ہو گا۔ البتہ مجھے اپنے عامل کو ہلاک کرنے کے لئے چوراس محل کے مہا پنڈت امر دیو سے اجازت لینی پڑے گی۔ وہ میں لے لوں گا“..... پنڈت نے کہا تو دیوراج بے اختیار چونک پڑا۔

”امر دیو۔ چوراس محل کا مہا پنڈت۔ لیکن پنڈت جی۔ چوراس محل تو ویران پڑا ہے۔ وہاں تو طاقتؤں کا راج ہے“..... دیوراج

نے کہا۔

”تمہیں نہیں معلوم۔ کالے جادو کا مین مرکز چوراس محل ہے اور کالے جادو کی تمام طاقتیں وہیں سے دوسروں کو دی جاتی ہیں اور چوراس محل کا مہا پنڈت امر دیو ہے جو سب کی نظر وہ سے خفیہ رہتا ہے۔ اس کی اجازت کے بغیر کالے جادو کے کسی عامل کو ہلاک نہیں کیا جاسکتا“..... پنڈت نے کہا۔

”تو پھر جو عامل ہلاک ہو جاتا ہے اس کی طاقت تو بقول آپ کے آزاد ہو جاتی ہے۔ کیا امر دیو مہاراج پھر اس پر قبضہ کر لیتے ہیں“..... دیوراج نے کہا۔

”نہیں۔ آزاد ہونے کے بعد وہ واپس چوراس محل پہنچ جاتا ہے۔ جاتی بھی وہیں سے ہے اور آتی بھی وہیں پر سے ہے۔ کالے جادو کی دنیا میں ہزاروں چھوٹے بڑے عامل ہیں۔ ان سب کے پاس طاقتیں ہیں۔ مختلف قسم کی طاقتیں۔ یہ سب طاقتیں چوراس محل سے تعلق رکھتی ہیں اور وہیں سے عامل کو بخشی جاتی ہیں۔ البتہ کوئی عامل چاہے تو خود کسی کو تھنے کے طور پر اپنی کوئی طاقت بخش دے۔“..... پنڈت نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا امر دیو سے ملاقات ہو سکتی ہے“..... دیوراج نے پوچھا۔

”وہ چوراس محل کے نیچے بنے ہوئے تھے خانوں میں اپنی باندیوں اور پیجاریوں کے ساتھ رہتے ہیں۔ ان کی زبان سے نکلا ہوا ایک حرف حکومتوں کو بدل سکتا ہے مگر وہ صرف کالے جادو کے

معاملات پر نظر رکھتے ہیں اور کسی سے نہیں ملتے اور ان کی مرضی کے بغیر آدمی انہیں مل بھی نہیں سکتا اور یہ تمہیں معلوم ہو گا کہ چوراس محل میں بغیر اجازت داخل ہونے والا فوری طور پر اس کی طاقتون کی بھینٹ چڑھ جاتا ہے۔۔۔ پنڈت نے کہا۔

”میں اس لئے پوچھ رہا تھا کہ کہیں مہا منتری امر دیو سے رجوع نہ کر لیں،۔۔۔ دیوراج نے کہا۔

”نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں ہے۔ وہاں طاقتون کے حصاء ہیں۔ وہاں چار حصاء ہیں۔ پہلا حصاء شمشانیوں کا ہے جو سب سے زیادہ طاقت رکھتے ہیں۔ دوسرا حصاء بیرون کا ہے جو اس سے زیادہ طاقتیں رکھتے ہیں۔ تیسرا حصاء ان بدر وحوں کا ہے جو امر دیو کے قبضے میں آ جاتی ہیں اور یہ سب سے طاقتور ہوتی ہیں اور چوتھا اور آخری حصاء کالگیوں کا ہے۔ کالگی وہ بدرجہ ہوتی ہے جو پہلے اپنی زندگی میں کالے جادو کا شکار ہوتی ہے جیسے تمہارا ڈاکٹر کریم۔ اگر یہ مسلمان نہ ہوتا تو جیسے ہی کالا جادو کا شکار ہوتا اور مر جاتا تو اس کی روح ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چوراس محل پہنچ جاتی۔ یہ کالگی رو جیں سب سے زیادہ طاقتور ہوتی ہیں۔ اب تم خود سوچو کہ کون امر دیو تک پہنچ سکتا ہے۔ سوائے اس کے کہ جس کو وہ خود اجازت دے۔۔۔ پنڈت نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب میں مطمئن ہوں کہ مہا منتری وہاں پہنچ ہی نہیں سکیں گے،۔۔۔ دیوراج نے کہا۔

”یہ کام کب تک ہو جائے گا پنڈت جی کیونکہ ڈاکٹر احسن کے کالے جادو کے شکار ہوتے ہی ڈاکٹر کریم پر دباؤ بڑھ جائے گا اور وہ تمام راز مہیا کر دے جو کافرستان کو چاہتے ہیں،۔۔۔ دیوراج نے کہا۔

”اگر راز ہی لینے ہیں تو یہ کام تو ڈاکٹر احسن کی صحت کے دوران بھی ہو سکتا تھا۔۔۔ پنڈت نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ایسا نہیں ہو سکتا۔ راز ڈاکٹر احسن کے قبضے میں ہیں اور جب حکومت اس کی طرف سے مایوس ہو جائے گی تو پھر وہ ڈاکٹر کریم کو اس کی جگہ دیں گے اور پھر ان راز کو کنٹرول میں لینے کے لئے خصوصی کارروائی، پاکیشیا کے کوئی بڑے سائز دان ہیں وہ کریں گے۔ اس کے بعد ہی وہ راز کافرستان کو مہیا کئے جا سکیں گے لیکن اس کے لئے بھی کوئی خصوصی طریقہ استعمال کرنا پڑے گا کیونکہ تمام رازوں کی نہ صرف سخت حفاظت کی جاتی ہے بلکہ وہاں ایسے سخت انتظامات بھی ہیں کہ یہ راز باہر نہ جا سکیں لیکن ڈاکٹر کریم جب خود انچارج ہو گا تو پھر اس کے لئے مسئلہ نہ ہو گا اور ایسا ہونے سے پہلے اسے بیمار ہو جانا چاہئے،۔۔۔ دیوراج نے کہا۔

”تم فکر مت کرو۔ آج رات ہی میرا نمائندہ پاکیشیا میں میرے ماتحت عامل تک پہنچ جائے گا اور پھر جیسے ہی ڈاکٹر کریم کو کالے جادو کا شکار کرے گا وہ نمائندہ اسے ہلاک کر کے واپس آ جائے گا۔ زیادہ سے زیادہ دو روز میں کام ہو جائے گا،۔۔۔ پنڈت نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہا تو دیوراج اٹھا اور اس نے جھک کر پنڈت کو پر نام کیا اور واپس مڑ کر دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ سیاہ بیگ جواب خاصہ ہلکا ہو چکا تھا اس کے ہاتھ میں تھا اور اس کے چہرے پر اطمینان کی جھلکیاں نمایاں تھیں کیونکہ ایک لحاظ سے اس نے پرائم فشر کی پارٹی کی سازش کو ناکام بنادیا تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران فلیٹ کے سٹنگ روم میں بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی کے تاثرات نمایاں تھے۔ وہ ابھی پیشل ہسپتال سے واپس آیا تھا جبکہ سلیمان شاپنگ کرنے گیا ہوا تھا۔ عمران کے چہرے کے تاثرات بتا رہے تھے کہ وہ کسی گہری سوچ میں غرق ہے کہ وہ بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اسے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز سنائی دی تو وہ سمجھ گیا کہ آنے والا سلیمان ہے جو شاپنگ کر کے واپس آیا ہو گا۔

”سلام صاحب۔ آپ کب آئے؟“..... سلیمان نے سٹنگ روم کے دروازے پر رکتے ہوئے کہا جس کے ہاتھ میں شاپرز تھے۔
”ابھی چند لمحے پہلے آیا ہوں،“..... عمران نے سنجیدہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا حال ہے سوپر فیاض کا؟“..... سلیمان نے پوچھا۔

”اس کا حال اچھا نہیں ہے“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا تو سلیمان کے چہرے پر بھی گہری سنجیدگی طاری ہو گئی۔

”میں آپ کے لئے چائے لاتا ہوں“..... سلیمان نے کہا اور آگے بڑھ گیا جبکہ عمران ہونٹ سمجھنے خاموش بیٹھا ہوا تھا کہ فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔
”لیں۔ علی عمران بول رہا ہوں“..... عمران نے سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”عمران بیٹھے۔ فیاض بیٹھے کا کیا حال ہے۔ میں جوڑوں کے درد کی وجہ سے اسے پوچھنے نہیں جا سکی جبکہ سلمی نے مجھے بتایا ہے کہ تم ہسپتال پا قاعدگی سے جاتے ہو“..... دوسری طرف سے عمران کی اماں بی کی آواز سنائی دی۔

”اماں بی۔ اس کی حالت ٹھیک نہیں ہے اور سب سے بڑا مسئلہ یہ ہے کہ اس کا مرض کسی ڈاکٹر کی سمجھے میں نہیں آ رہا۔ آپ اس کے لئے دعا کریں“..... عمران نے سلام کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اللہ تعالیٰ اپنا فضل کرے گا۔ وہ رحیم و کریم ہے۔ وہ اس کی صحت کے لئے کوئی نہ کوئی راستہ نکالے گا۔ میں نے رات خواب دیکھا کہ سلمی مجھے مٹھائی کھلا رہی ہے اور بے حد خوش ہے۔ میں دعا تو کرتی رہتی ہوں۔ تم مجھے روزانہ بتا دیا کرو کیونکہ سلمی تو بات کم کرتی ہے اور رو نے زیادہ لگ جاتی ہے اور میرا دل کشنا ہے۔ بے

چاری کے چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کا سہاگ قائم رکھئے۔ اماں بی نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔
”انشاء اللہ اماں بی۔ آپ کی دعا ضرور اللہ تعالیٰ کے ہاں قبول ہو گی“..... عمران نے کہا۔

”اللہ حافظ“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان چائے کا کپ اٹھائے اندر داخل ہوا اور اس نے چائے عمران کے سامنے رکھ دی۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں سید چراغ شاہ صاحب کے پاس ہو آؤں۔ وہ اگر دعا کریں گے تو مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے نیک بندوں کی دعائیں فوری قبول کرتا ہے“..... سلیمان نے کہا۔

”اگر دعاؤں سے صحت ہو جاتی تو سارے ہسپتال بند ہو چکے ہوتے۔ تمام ڈاکٹرز بھوکے مر جاتے۔ جب تک فیاض کی بیماری سمجھنے نہیں آئے گی تب تک اس کا علاج درست طریقہ سے نہیں ہو سکے گا اور جب تک صحیح علاج نہیں ہو گا بیماری بھی ختم نہیں ہو سکتی“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”اسما عیل کی بیوی بھی تو بظاہر بیمار تھی۔ بڑے سے بڑے ڈاکٹر کا علاج کرا لیا انہوں نے لیکن آرام نہ آیا۔ شاہ صاحب نے دعا بھی کی اور علاج بھی بتا دیا۔ اب وہ ہر لحاظ سے صحت مند ہے اور اسما عیل کو ایک بڑی فرم میں زیادہ تباخا پر نوکری بھی مل گئی ہے۔

R A F R E X O @ H O T M A I L . C O M

”وَعَلَيْکُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللَّهِ وَبَرَکَاتُهُ۔ میں علی عمران بول رہا ہوں۔ شاہ صاحب سے بات کرنی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”قبلہ والد صاحب تو دو روز ہوئے زیارات کے لئے گئے ہیں۔ ان کی واپسی شاید ڈیڑھ ماہ بعد ہو گی۔“..... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے کہا۔

”جہاں وہ گئے ہیں وہاں کا کوئی رابطہ نہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ نمبر تو نہیں ہے۔ البتہ آپ کے لئے ان کا پیغام ہے انہوں نے فرمایا تھا کہ اگر آپ کا فون آئے یا آپ خود یہاں ملاقات کے لئے تشریف لا کیں تو آپ کو پیغام دے دیا جائے ورنہ نہیں۔“..... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے کہا تو عمران کے ساتھ سلیمان بھی چونک پڑا۔

”کیا پیغام ہے شاہ صاحب کا۔“..... عمران نے اشتیاق بھرے لبھے میں پوچھا۔

”انہوں نے فرمایا ہے کہ آپ کو پیغام دے دیا جائے کہ کالی دنیا بڑی وسیع اور شیطانی طاقتیں رکھتی ہے۔ اس کے مقابل کو بے حد صبر آزماء جدوجہد کرتا پڑے گی اور انہوں نے فرمایا ہے کہ کسی اہم ترین ضرورت کے سلسلہ میں آپ محلہ قالین بافاف میں رہنے والے خواجہ امیر نانبائی سے رجوع کر سکتے ہیں۔“..... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے کہا۔

”اس کا کیا مطلب ہوا۔ میں تو نہیں سمجھا۔“..... عمران نے

اب وہ لوگ خوش و خرم زندگی گزار رہے ہیں۔“..... سلیمان نے کہا۔ ”تم کہنا کیا چاہتے ہو۔ تمہارا مطلب ہے کہ فیاض پر بھی کالا جادو کیا گیا ہے۔“..... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔ ”ہو سکتا ہے۔ میں نے سنا ہے کہ جو آدمی جادو کی وجہ سے بیمار ہواں کی بیماری ڈاکٹروں اور حکیموں کی سمجھ میں نہیں آتی۔“..... سلیمان نے کہا تو عمران بے اختیار نفس پڑا۔

”یہ جو پورے ملک میں ہزاروں ہسپتال مریضوں سے بھرے پڑے ہیں کیا یہ سب کا لے جادو کی وجہ سے ہیں۔ کیا احمدوں جیسی باتیں کر رہے ہو۔“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”میں آپ کے سامنے شاہ صاحب کو فون کرتا ہوں۔ چلو تسلی تو ہو جائے گی کہ یہ بیماری ہے یا کچھ اور ہے۔“..... سلیمان اپنی بات پر مصروف ہا۔

”اوکے۔ میں خود بات کرتا ہوں۔ تمہاری بات درست ہے کہ تسلی ہو جائے گی۔ میری نہیں تمہاری۔“..... عمران نے کہا اور پھر رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔ دوسری طرف گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک جوان آواز سنائی دی اور عمران نے فوراً پہچان گیا کہ یہ شاہ صاحب کے صاحبزادے کی آواز ہے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

حیرت بھرے لبجے میں کہا۔
”میں تو جو پیغام تھا وہ پہنچا سکتا ہوں۔ باقی باتیں تو میرے علم
میں نہیں ہیں“..... شاہ صاحب کے صاحبزادے نے معدودت
بھرے لبجے میں کہا۔

”اچھا۔ اللہ حافظ“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ
دیا۔

”میری بات صحیح ثابت ہوئی۔ شاہ صاحب نے درپرده پیغام دیا
ہے کہ معاملات واقعی کا لے جادو کے ہیں جنہیں انہوں نے کالی
دنیا کا نام دیا ہے“..... سلیمان نے کہا۔

”نہیں۔ اب شاہ صاحب غیب کا علم تو نہیں جانتے کہ انہیں
سوپر فیاض کی بیماری کا پہلے سے علم ہو گیا ہو“..... عمران نے منہ
بناتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ یہ معاملات صرف سوپر فیاض تک ہی محدود
نہیں رہیں گے اور آگے بڑھیں گے۔ بہر حال میں ابھی جا کر محلہ
قالین بافاف کے خواجہ امیر نانبائی سے ملتا ہوں“..... سلیمان نے
کہا۔

”انہوں نے مجھے پیغام دیا ہے۔ تمہیں نہیں اور چونکہ میں نے
بھی یہ محلہ نہیں دیکھا ہوا اس لئے تم میرے ساتھ چل سکتے ہو۔ چلو
اس نانبائی کو بھی دیکھ لیں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی
وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے دارالحکومت

کے ایک نواحی علاقے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں قدیم
 محلہ جات واقع تھے اور بقول سلیمان محلہ قالین بافاف بھی وہیں تھا۔
 تقریباً ایک گھنٹے کی ڈرامیونگ کے بعد وہ ایک گنجان آباد علاقے
 میں داخل ہو گئے۔

”بھیں کار روک دیں۔ میں خواجہ صاحب کا پتہ معلوم کر
لوں“..... سلیمان نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے
کاڑ ایک سائیڈ پر کر کے روک دی۔ سلیمان نیچے اتر اور پچھے فاصلے
پر موجود ایک کریانے کی دکان کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ
واپس آیا اور کار کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھ گیا۔

”آگے چلتے جائیں۔ سڑک جیسے ہی باسیں ہاتھ مڑے گی ہم
محلہ قالین بافاف کے میں بازار میں پہنچ جائیں گے۔ وہاں خواجہ
امیر نانبائی کی مشہور دکان ہے“..... سلیمان نے کہا تو عمران نے
اثبات میں سر ہلا کیا اور پھر کار آگے بڑھا دی۔ تھوڑی دیر بعد وہ
نانبائی کی دکان کے قریب پہنچ گئے۔ عمران نے سائیڈ پر موجود ایک
کھلے پلاٹ میں کار روکی اور پھر وہ دونوں نیچے اتر آئے۔ عمران
نے کار لاک کی اور وہ دونوں نانبائی کی دکان کی طرف بڑھ گئے۔

نانبائی کی دکان کے فرنٹ پر چار بڑے بڑے دیگر نمادیکچے چولہوں
پر چڑھے ہوئے تھے۔ ان کے پیچھے ایک اوپر نیچے سٹول پر ایک آدمی
بیٹھا لوگوں کو ان دیکھوں سے مختلف سالن نکال کر دے رہا تھا جبکہ
اندر کرسیوں اور بیچوں پر لوگ بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جبکہ دکان کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

آخر میں ایک پرانا سا کاؤنٹر پڑا تھا جس کے پیچھے ایک سفید بالوں اور سفید داڑھی والا آدمی حقے کی نال منہ میں لگائے اسے مسلسل گڑگڑائے جا رہا تھا۔

”خواجہ صاحب کون ہیں؟“..... عمران نے اس آدمی سے پوچھا جو سالن دے رہا تھا۔

”میرے والد صاحب ہیں۔ اندر کاؤنٹر پر بیٹھے ہیں۔“..... اس آدمی نے جواب دیا تو عمران سائیڈ میں بنی ہوئی سیرھیاں چڑھ کر دکان کے اندر چلا گیا۔ اس کے پیچھے سلیمان بھی تھا۔ خواجہ نانبائی دیے ہی مسلسل حقہ گڑگڑانے میں لگے ہوئے تھے۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“..... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر کہا تو خواجہ نانبائی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا۔ باقی کھانے والوں نے بھی چونک کر عمران اور سلیمان کی طرف دیکھا۔

”مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے بھیجا ہے۔ میرا نام علی عمران ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”پھر میں کیا کر سکتا ہوں؟“..... خواجہ صاحب نے حقے کا طویل کش لیتے ہوئے بڑے بے نیازانہ لجھ میں کہا تو عمران اس طرح چونک پڑا جیسے خواجہ صاحب کا جواب اس کی توقع کے بالکل برعکس ہو کیونکہ اس نے دیکھا کہ بڑے بڑے روحانی لوگ بھی سید چراغ شاہ صاحب کا بے حد احترام کرتے تھے جبکہ خواجہ نانبائی پران کے نام کا معمولی سا اثر بھی نہیں پڑا تھا۔

”جناب۔ وہ خود زیارات پر گئے ہیں اور انہوں نے پیغام دیا ہے کہ ضرورت پڑنے پر آپ سے رجوع کیا جا سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”تو پھر کیا ضرورت آن پڑی ہے جو منہ اٹھائے آ گئے ہو۔ بیٹھو کھانا کھاؤ اور میں کیا کر سکتا ہوں؟“..... خواجہ صاحب نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”خواجہ صاحب۔ شاہ صاحب نے سکالی دنیا کا حوالہ دیا ہے اور ہمارا ایک دوست اچانک ایسی بیماری میں بیتلہ ہو گیا ہے کہ ڈاکٹروں کو اس کی بیماری کا علم ہی نہیں ہو رہا اور اس کی حالت بے حد خراب ہے اس لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں کہ آپ کم از کم ہمیں یہ تو بتا دیں کہ ہمارے دوست کو بیماری ہے یا نہیں۔ اگر نہیں ہے تو کیا ہے؟“..... سلیمان نے آگے بڑھ کر انتہائی مودبانہ لجھ میں کہا تو خواجہ صاحب نے اس کی بات کا جواب دینے کی بجائے حقہ گڑگڑانا شروع کر دیا۔

”غلام حسین بیٹا۔“..... اچانک انہوں نے حقے کی نال منہ سے علیحدہ کرتے ہوئے کہا۔

”جی ابا جی۔“..... اوپنچے سٹول پر بیٹھے اس آدمی نے جس نے بتایا تھا کہ خواجہ نانبائی اس کے والد ہیں، جواب دیا۔

”بیٹا۔ انہیں سری کا شوربہ کسی ڈھکن والے برتن میں ڈال دو۔ ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اس کو فانج ہوا ہے جو دماغ کی بیماری ہے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اور ایکسرے میں انہیں بیماری نظر نہیں آ رہی۔ یہ بھی بکرے کی سری کا شوربہ ہے۔ اس کے دو چھپے تمہارے آدمی کی سری کو ٹھیک کر دیں گے اور اس کی بیماری بھی دور ہو جائے گی۔ جاؤ۔ خواجہ امیر نابائی نے کہا اور ایک بار پھر حقے کی نال کو منہ سے لگا کر اس نے حقہ گڑ گڑانا شروع کر دیا۔

”اس کا معاوضہ کتنا ہے۔“ عمران نے کہا۔

”شاہ صاحب کے صدقے مفت میں ورنہ شاید تمہارے آدمی کے سارے اکاؤنٹ خالی ہو جاتے تب بھی یہ نہ ملتا۔ جاؤ۔“ خواجہ صاحب نے کہا۔

”تو آپ کا مطلب ہے کہ سورپ فیاض پر کالا جادو ہے۔“ عمران نے کہا۔

”میں نے کب کہا ہے۔ خواہ مخواہ اپنے الفاظ دوسروں کے منہ میں نہ ٹھونسا کرو۔“ خواجہ امیر نابائی نے قدرے غصیلے لبجے میں کہا۔

”آئیے صاحب۔ آئیے۔“ سلیمان نے عمران کا بازو پکڑ کر اسے باہر کی طرف کھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس دکان سے باہر آ گئے۔

”عجیب لوگ ہیں۔ شاہ صاحب بھی نجانے کیا سوچ کر ایسے لوگوں کے پاس بھیج دیتے ہیں۔“ عمران نے قدرے غصیلے لبجے میں کہا۔

”صاحب پلیز۔ آپ منہ سے کوئی الفاظ نہ نکالیں۔ آئیے جلدی کریں۔ ہمیں یہاں سے سیدھے ہسپتال جانا ہو گا۔“ سلیمان نے کہا۔

”میں تمہیں ہسپتال چھوڑ کر واپس فلیٹ پر چلا جاؤں گا۔ یہ احتمانہ کام مجھ سے نہ ہو گا۔ ڈاکٹر میرا سر کھائیں گے۔“..... عمران کا غصہ ابھی تک کم نہ ہوا تھا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ مجھے ہسپتال چھوڑ دیں میں واپس پر ٹیکسی میں آ جاؤں گا۔“..... سلیمان نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور پھر ایسا ہی ہوا۔ عمران نے ہسپتال کے باہر سلیمان کو ڈریپ کیا اور خود واپس فلیٹ پر آ گیا۔ وہ خود کو تماشہ نہ بنانا چاہتا تھا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے رسیور انٹھا لیا۔

”لیں۔ علی عمران ایم ایسی۔ ڈی ایسی (آکسن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے مخصوص لبجے میں کہا۔

”ڈاکٹر صدیقی بول رہا ہوں عمران صاحب۔“..... دوسری طرف سے ڈاکٹر صدیقی کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”آپ۔ خیریت تو ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ نے سلیمان کے ہاتھ کون سی دوائی بھیجی۔ فیاض صاحب تو اس دوا کے پیتے ہی صحت یا ب ہو گئے ہیں۔ یوں لگتا ہے جیسے کبھی بیمار نہ ہوئے ہوں۔ ہم نے ان کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ٹھیک بھی کرائے ہیں۔ وہ بالکل صحت یا ب ہو گئے ہیں۔ سلیمان صاحب نے تو صرف اتنا بتایا ہے کہ آپ نے کوئی دوائی شوربے میں ڈال کر بھجوائی ہے۔ ڈاکٹر صدیقی نے انتہائی حیرت بھرتے لجھے میں کہا۔

”اچھا۔ سو پر فیاض ٹھیک ہو گیا ہے۔ واقعی حیرت ہے۔“ - عمران نے انتہائی حیرت بھرتے لجھے میں کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ کو اس دوائی پر یقین نہیں تھا؟“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”ایک آدمی نے یہ شوربہ دیا تھا اور کہا تھا کہ اس کے دو چمچے سو پر فیاض کے منہ میں ڈال دیں تو وہ صحت یا ب ہو جائے گا۔ مجھے تو اس پر یقین نہ آیا اس لئے میں سلیمان کو ہسپتال کے گیٹ پر ڈرائپ کر کے واپس آ گیا۔ اب آپ کہہ رہے ہیں کہ سو پر فیاض واقعی صحت یا ب ہو گیا ہے۔ حیرت ہے۔“ عمران نے کہا۔

”شوربے میں لازماً کوئی دوا ہو گی۔ اب خالی شوربے سے تو فیاض ٹھیک نہیں ہو سکتا“ ڈاکٹر صدیقی نے کہا۔

”نظاہر تو نہیں ہو سکتا لیکن چلو شکر ہے کہ سو پر فیاض تو تندروت ہو گیا۔ آپ سلیمان کو واپس بھجو دیں،“ عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اب ایسے تاثرات تھے جیسے اسے ڈاکٹر صدیقی کی بات پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”حیرت ہے۔ یہ کیسی دنیا ہے۔ شوربے کے دو چمچے پینے سے

سو پر فیاض ٹھیک ہو گیا ہے جسے گرینٹ لینڈ کے ڈاکٹر ٹھیک نہ کر سکے اور یہ کوئی خاص شوربہ بھی نہ تھا۔ دکان پر بک رہا تھا اور لوگ کھار ہے تھے۔ حیرت ہے۔“ عمران نے بڑبراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیے۔

”جی صاحب۔“ ایک بوڑھی سی آواز سنائی دی۔

”بابا کرم دین۔ میں علی عمران بول رہا ہوں“ عمران نے کہا۔

”اوہ چھوٹے صاحب۔ بیگم صاحبہ سے بات کرتا ہوں میں آپ کی؟“ بوڑھے نوکر بابا کرم دین نے کہا تو عمران مسکرا دیا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ بابا کرم دین بے حد سمجھہ دار ہیں۔ انہیں معلوم تھا کہ عمران فون کر کے کس سے بات کرتا چاہتا ہو گا۔ وہ اماں بی کو سو پر فیاض کے تندروت ہونے کی خوشخبری سنا کر ان سے درخواست کرنا چاہتا تھا کہ وہ خود ہی سو پر فیاض کی بیوی سلمی کو یہ خوشخبری سنا دیں ورنہ اسے رسی فقرے بولنے پڑیں گے اور اسے ایسے فقروں سے بے حد کوفت ہوتی تھی۔ اس نے سوچا کہ وہ بعد میں جا کر سو پر فیاض کو مبارک باد دے آئے گا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کافرستان کے پرائیم فنڈر اپنے آفس میں موجود تھے کہ پاس پڑے ہوئے فون کی تھنٹی نج اٹھی تو انہوں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

”لیں“..... پرائیم فنڈر نے سپاٹ لجھے میں کہا۔

”جناب۔ پاکیشیا سے تلسی رام کی کال ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”کراو بات“..... پرائیم فنڈر نے چونک کر کہا۔

”سر۔ میں تلسی رام بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔ لجھے بے حد مواد بانہ تھا۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے“..... پرائیم فنڈر نے تیز لجھے میں کہا۔

”جناب۔ رپورٹ ثابت ہے۔ ڈاکٹر احسن شدید بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ چکے ہیں اور ڈاکٹروں کو ان کی بیماری ہی سمجھ نہیں آ

رہی“..... تلسی رام نے کہا۔

”کیا علامات ہیں بیماری کی“..... پرائیم فنڈر نے پوچھا۔

”جناب۔ اس کے پیٹ میں انتہائی درد ہے۔ اس کی سکینگ اور ایکسرے بھی کرایا گیا لیکن درد کی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔ درد اتنا شدید ہے کہ اسے سلسل پین گلر اور سکون آور ادویات دی جا رہی ہیں جس کی وجہ سے وہ ہر وقت نیند میں رہتا ہے“..... تلسی رام نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس کا ذہن تو ٹھیک کام کر رہا ہو گا۔“ پرائیم فنڈر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ ذہنی طور پر وہ ٹھیک ہے سر“..... دوسری طرف سے تلسی رام نے جواب دیا۔

”اسے کب ہسپتال لایا گیا ہے“..... پرائیم فنڈر نے پوچھا۔

”دو روز پہلے اسے ہسپتال لایا گیا تھا جناب“..... تلسی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم خود وہاں ہو“..... پرائیم فنڈر نے پوچھا۔

”لیں سر۔ میں وہاں میل نہ کے طور پر کام کر رہا ہوں“..... تلسی رام نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم مجھے وقت فرما اس کی رپورٹ دیتے رہو۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے“..... پرائیم فنڈر نے کہا۔

”لیں سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائیم فنڈر نے ہاتھ ہسپتال پہنچ چکے ہیں اور ڈاکٹروں کو ان کی بیماری ہی سمجھ نہیں آ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بلاہا کر رسیور کریڈل پر رکھ دیا اور پھر چند لمحے وہ بیٹھے سوچتے رہے۔ پھر انہوں نے رسیور اٹھایا اور فون کے نیچے موجود ایک بٹن پر لیس کر کے انہوں نے فون کو ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیس کرنے شروع کر دیئے۔

”کالا مندر“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

”مہا پچاری سے بات کرو۔ میں مرد اول بول رہا ہوں“۔

کالے مندر میں ان کے خصوصی حکم پر فوراً ہی فون لگایا گیا تھا اور پرائیم مفسٹر نے مہا پچاری کو فون کر کے کہہ دیا تھا کہ وہ آئندہ مرد اول کے کوڈ نام سے بات کیا کریں گے اس لئے انہوں نے مرد اول کا کوڈ بولا تھا۔

”جی سر“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”مہا دیو عرض کر رہا ہوں جناب“..... چند لمحوں بعد مہا پچاری کی نرم سی آواز سنائی دی۔

”مہا دیو۔ جس کا شکار کھیلنے کا کہا گیا تھا اس کے پیٹ میں تو درد اٹھ رہا ہے لیکن اس کی ذہنی حالت درست ہے جبکہ میں نے کہا تھا کہ شکار کی ذہنی اور جسمانی حالت دونوں کو مستقل خراب ہوتا چاہئے“..... پرائیم مفسٹر نے کہا۔

”آپ مجھے آدھے گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں جناب۔ میں معاملے کو دیکھ لوں“..... مہا دیو نے موعد بانہ لجھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے“..... پرائیم مفسٹر نے کہا اور رسیور دیا۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد انہوں نے دوبارہ رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیس کر دیئے۔

”مہا دیو بول رہا ہوں جناب“..... دوسری طرف سے مہا دیو سے رابطہ کرا دیا گیا۔

”کیا رپورٹ ہے“..... پرائیم مفسٹر نے پوچھا۔

”جناب۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ بہتر گھنٹوں بعد اس کے ذہن پر بھی اثر ہو جائے گا جناب۔ ابھی تو اسے اڑتا لیں گھنٹے گزرے ہیں جناب“..... مہا دیو نے کہا۔

”کیا مطلب۔ یہ علیحدہ علیحدہ اثرات کیوں ہو رہے ہیں؟“۔

پرائیم مفسٹر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جناب۔ ہمارا شکار بڑا مشہور سائنس دان ہے۔ ایسے آدمی کا ذہن عام انسانوں جیسا نہیں ہوتا بلکہ بے حد طاقتور ہوتا ہے اس لئے بہتر گھنٹوں کا وقفہ ہر صورت میں چاہئے“..... مہا دیو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اچھا دیکھتے ہیں“..... پرائیم مفسٹر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ پھر دوسرے روز جب وہ آفس آئے تو انہیں یقین تھا کہ اب تلسی رام کی کال آئے گی اس لئے وہ اس کی کال کا انتظار کرتے رہے کیونکہ وہ خود پاکیشیا میں کال تو نہ کر سکتے تھے اور پھر تقریباً آفس وقت کے اختتام سے ایک گھنٹہ پہلے تلسی رام کی کال آگئی اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پرائیم فنڈر نے اپنے سیکرٹری کو کال ملانے کا کہہ دیا۔
”تلسی رام بول رہا ہوں جناب“..... دوسری طرف سے تلسی
رام کی موادبانہ آواز سنائی دی۔

”لیں۔ کیا رپورٹ ہے“..... پرائیم فنڈر نے کہا۔

”جناب۔ ڈاکٹر احسن کا ذہن بھی اچانک مفلوج ہو گیا ہے۔
ڈاکٹر جیران ہیں کہ اچانک ایسا کیوں ہو گیا ہے۔ وہ یہ سوچ رہے
ہیں کہ شاید کسی انجکشن کا سائیڈ ایفیکٹ ہوا ہے لیکن انہیں سمجھنہ نہیں آ
رہی“..... تلسی رام نے کہا تو پرائیم فنڈر کی آنکھوں میں تیز چمک سی
ابھر آئی۔

”کیا علامات ہیں“..... پرائیم فنڈر نے پوچھا۔

”لگتا ہے کہ ان کی یادداشت مکمل طور پر ختم ہو گئی ہے اور وہ
پاکل چھوٹے بچوں کی طرح حرکات کر رہے ہیں اور بچوں جیسی
زبان بول رہے ہیں۔ وہ کسی کو پہچان تک نہیں رہے“..... تلسی رام
نے جواب دیا۔

”گڈ نیوز“..... پرائیم فنڈر نے مسرت بھرے لبجے میں کہا۔

”جناب۔ ایک اور اہم اطلاع بھی ملی ہے“..... تلسی رام نے
کہا تو پرائیم فنڈر بے اختیار چونک پڑے۔

”پرائیم فنڈر سے بات کرتے ہوئے قاعدہ یہ ہے کہ سپنس
پیدا نہ کیا جائے“..... پرائیم فنڈر نے قدرے سخت لبجے میں کہا۔

”سوری سر۔ میں یہ بتانا چاہتا تھا کہ ڈاکٹر احسن کے نائب

ڈاکٹر کریم بھی اچانک بیمار ہو کر ہسپتال پریخ گئے ہیں اور سب اس
بات پر حیران ہو رہے ہیں کہ ایک ہی لیبارٹری کے دونوں بڑے
سائنس دان اکٹھے ہی بیمار ہو گئے ہیں“..... تلسی رام نے اس بار
کھل کر بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا نام لیا ہے تم نے۔ ڈاکٹر کریم۔ اسی لیبارٹری کے
سائنس دان۔ ویری بیڈ۔ کیا بیماری ہے اسے“..... پرائیم فنڈر نے
تمام قaudے ایک طرف رکھتے ہوئے پیچ کر کہا۔

”جناب۔ ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ ڈاکٹر کریم کو دماغی فالج
ہوا ہے۔ میرا مطلب ہے کہ فالج کے اثرات ان کے ذہن پر ہیں
جسم پر نہیں۔ وہ ہوش میں نہیں ہیں۔ میرا خیال ہے کہ انہیں
ایکریمیا کے کسی ہسپتال میں منتقل کرنے کا سوچا جا رہا ہے“..... تلسی
رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ویری بیڈ نیوز۔ یہ تو۔ یہ ساری کارروائی ہی غلط ہو گئی ہے۔
ویری بیڈ“..... پرائیم فنڈر نے بڑبراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ
ہی انہوں نے رسیور کریڈل پر پیخ دیا۔

”یہ کیسے ہو گیا۔ اوه۔ کہیں کوئی گیم تو نہیں ہو رہی“..... پرائیم
فنڈر نے ایک خیال کے آتے ہی چونک کر کہا اور ایک بار پھر رسیور
اٹھا کر انہوں نے فون پیس کے نیچے لگے ہوئے ایک سفید رنگ
کے بٹن کو پر لیں کر دیا۔ اس طرح فون ڈائریکٹ ہو گیا تو انہوں
نے تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”گیانی ہری چند بول رہا ہوں،“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”گیانی جی۔ میں مہا منتری بول رہا ہوں،“..... پرائم فشنر نے کہا۔

”دھن باد۔ مہا منتری کی جے۔ حکم سرکار،“..... گیانی ہری چند کا لہجہ یکخت انتہائی مودبانہ ہو گیا تھا۔

”میں اپنی رہائش گاہ پر جا رہا ہوں۔ آپ وہیں آ جائیں۔ آپ نے وہیں کنڈلی تیار کرنی ہے،“..... پرائم فشنر نے کہا۔

”حکم کی تعییل ہو گی سرکار،“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو پرائم فشنر ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ پرائم فشنر ہاؤس پہنچتے ہی انہیں گیانی ہری چند کی آمد کی اطلاع مل گئی تو انہوں نے اسے مخصوص کمرے میں بٹھانے کا کہہ دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب وہ اس مخصوص کمرے میں داخل ہوئے تو گیانی ہری چند جو بوڑھا آدمی تھا اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس نے آدھے سے زیادہ جھک کر سلام کیا۔

”بینیھیں گیانی جی۔ آج آپ کی ضرورت پڑ گئی ہے،“..... پرائم فشنر نے دونوں ہاتھوں کو ملا کر پرnam کرتے ہوئے کہا اور پھر خود بھی نامنے پڑی ہوئی اپنی مخصوص کری پیٹھے گئے۔

”گیانی ہری چند آپ کا خادم ہے۔ آپ حکم فرمائیں سرکار،“۔

گیانی ہری چند نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”گیانی جی۔ آپ کے کہنے پر میں خود کا لے مندر گیا تھا اور وہاں کے مہا پچاری سے میری بات چیت ہوئی۔ میں نے اس سے کہا کہ وہ پاکیشیا کے ایک مسلمان سائنس دان ڈاکٹر احسن کو کا لے جادو کی مدد سے اس حد تک ناکارہ کر دیں کہ وہ آئندہ کام کرنے کے قابل نہ رہیں۔ چنانچہ مہا پچاری نے میری بات مان لی اور پاکیشیا میں اپنے کسی بالک کو حکم دے کر انہوں نے یہ کام کرا دیا اور ڈاکٹر احسن ہسپتال پہنچ چکا ہے اور جسمانی اور ذہنی طور پر وہ مغلوب ہو چکا ہے لیکن پھر مجھے ایک اور حیرت انگیز اطلاع ملی کہ ڈاکٹر احسن کے بعد ہم نے جس آدمی کو اپنے ساتھ ملایا تھا اور جس کی وجہ سے ڈاکٹر احسن پر کالا جادو کرایا گیا تھا وہ آدمی جس کا نام ڈاکٹر کریم ہے وہ بھی شدید بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ گیا ہے۔ اس طرح ہمارا سارا پلان یکسر ناکام ہو گیا ہے،“..... پرائم فشنر نے تیز لہجے میں بولتے ہوئے کہا۔

”یہ تو واقعی بہت برا ہوا ہے سرکار،“..... گیانی ہری چند نے افسوس بھرے لہجے میں کہا۔

”آپ کنڈلی بنائیں کہ کیا ڈاکٹر کریم قدرتی طور پر بیمار ہوا ہے یا نہیں،“..... پرائم فشنر نے کہا۔

”تو آپ کا خیال ہے کہ اس پر بھی کالا جادو کیا گیا ہے۔“..... گیانی ہری چند نے چونک کر کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ایسا کوئی آدمی نظر نہیں آتا جو ہمارے خلاف کام کر کے اس پر کالا جادو کر کے اسے ناکارہ بنادے لیکن دونوں کا اکٹھے اس طرح بیکار ہونا ہمارے لئے باعث تشویش ہے۔“ پرائم مشرنے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میں ابھی معلوم کر لیتا ہوں سرکار۔“..... گیانی ہری چند نے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک کاپی نکالی اور بال پوائنٹ نکال کر اس نے کاپی پر کچھ لکھنا شروع کر دیا۔ پھر وہ کسی طویل حساب کتاب میں مصروف ہو گیا۔ کاپی کے تین چار صفحات بھر کر اس نے بے اختیار طویل سانس لیا اور پھر کاپی کو بند کر کے اپنے سامنے میز پر رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر شدید تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا ہوا گیانی جی؟“..... پرائم مشرنے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”سرکار۔ میں بہت چھوٹا آدمی ہوں۔ اس لئے اگر بات باہر نکل گئی تو مجھے چیزوں کی طرح مسل دیا جائے گا۔“..... گیانی ہری چند نے دونوں یا تھوڑتے ہوئے بڑے منت بھرے لبجے میں کہا۔

”آپ قطعی بے فکر رہیں۔ نہ بات باہر جائے گی اور نہ ہی آپ کو کچھ ہو گا بلکہ حکومت آپ کو اتنا انعام و اکرام دے گی کہ آپ کی آئندہ سات نسلیں بھی اطمینان سے رہ سکیں گی لیکن جو کہنا ہے سچ کہنا ہے۔“..... پرائم مشرنے سرد لبجے میں کہا۔

جناب۔ میں تفصیل بتا دیتا ہوں جو میرے حساب سے سامنے آئی ہے۔ پاکیشیائی ڈاکٹر کریم کو باقاعدہ ایک سازش کے تحت کالا جادو کر کے بیمار کیا گیا ہے تاکہ حکومت کا منصوبہ ناکام ہو جائے۔“..... گیانی ہری چند نے کہا تو پرائم مشرنے کے چہرے پر انتہائی حرمت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ یہ سازش کس نے کی ہے۔ کھل کر بتاؤ ہری چند۔“ پرائم مشرنے غصیلے لبجے میں کہا۔

”آپ کی مخالف سیاسی پارٹی کا ایک آدمی اس سازش کا سراغنہ ہے اور اس کا نام حساب کتاب میں دیوراج آتا ہے۔“..... گیانی ہری چند نے کہا تو پرائم مشرنے بے اختیار اثبات میں سر ہلا دیا۔

”دیوراج کو آپ کے اس منصوبے کی خبر ہو گئی۔ اندر کے کسی آدمی نے اسے بتایا ہو گا۔ وہ سوراج مندر میں پنڈت کرشن سے ملا اور پنڈت کرشن نے اس سے بھاری رقم لے کر پہلے چوراں محل کے پنڈت امر دیو سے اجازت لی اور پھر اس نے پاکیشیا میں اپنے ایک بالک عامل کرشن سے رابطہ کیا اور اس عامل کرشن نے ڈاکٹر کریم پر بڑا سخت کالا جادو کر دیا۔“..... گیانی ہری چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ ڈاکٹر احسن پر کالے جادو کی کاٹ نہیں کر سکتے تھے جو انہوں نے ڈاکٹر کریم پر دار کیا۔“..... پرائم مشرنے کہا۔

”سرکار۔ کالے جادو کا مرکز کافرستان میں چوراں محل ہے جو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بظاہر دیان ہے اور وہاں طاقتوں کا راج ہے لیکن وہاں کا مہا پچاری پنڈت امر دیو ہے جو اپنے پچاریوں کے ہمراہ وہیں خفیہ طور پر رہتا ہے۔ کالے جادو کے دو طبقے ہیں۔ ایک کو کہا تو کالا جادو جاتا ہے لیکن وہ عام سطح کا ہوتا ہے اور جس کی آسانی سے کاث کر لی جاتی ہے۔ یہ کالا جادو چھوٹے چھوٹے عامل کرتے ہیں اور اس کی کاث بھی کر لیتے ہیں لیکن دوسرا کالا جادو اعلیٰ سطح کا جادو ہوتا ہے جسے چوراں کالا جادو کہا جاتا ہے۔ اس کی کاث عام عامل یا پنڈت نہیں کر سکتا۔ اس کی کاث کی اجازت پنڈت امر دیو سے لینا پڑتی ہے اور کوئی مہا پچاری یا مہا عامل اس کی کاث کر سکتا ہے یا پھر مسلمانوں کا وہ آدمی جس کے اندر تیز روشنی موجود ہو،..... گیانی ہری چند نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تو ان دونوں پر کون سا عمل کیا گیا ہے“..... پرائم فشر نے پوچھا۔

”دونوں پر چوراں کالا جادو کیا گیا ہے کیونکہ دونوں عاملوں کے پیچے پنڈت اور مہا پچاری تھے اور پھر ڈاکٹر کریم پر کالا جادو تو پنڈت امر دیو کی اجازت سے کیا گیا ہے اس لئے دونوں کی کاث ناممکن ہے۔ یہ اس وقت تک اسی حالت میں رہیں گے جب تک ان کی قدرتی موت کا وقت نہیں آ جاتا“..... گیانی ہری چند نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ ہم اس پلان پر اب عمل نہیں کر سکتے۔

اے ختم سمجھا جائے“..... پرائم فشر نے کہا۔

”سرکار۔ میرا جواب ہاں میں ہے۔ البتہ اگر آپ پنڈت امر دیو کی آشیرباد حاصل کر سکیں تو وہ اس کی کاث کر سکتے ہیں ورنہ جو تیر چل گیا سو چل گیا“..... گیانی ہری چند نے کہا۔

”لیکن پنڈت کرشن نے پہلے ہی پنڈت امر دیو سے اجازت لے لی ہے۔ پھر وہ خفیہ رہتا ہے۔ اگر ہم اس کے پیچھے دوڑے تو یہ بات کھل جائے گی۔ ٹھیک ہے۔ ہم کچھ اور سوچتے ہیں۔ اب آپ جاسکتے ہیں۔ آپ کا انعام آپ کے پاس پہنچ جائے گا۔“۔ پرائم فشر نے اٹھتے ہوئے کہا تو گیانی ہری چند بھی اٹھ کھڑا ہوا اور دونوں ہاتھ جوڑ کر اس نے پرائم فشر کو پرnam کیا۔ پرائم فشر نے اثبات میں سر ہلایا اور کمرے سے باہر نکل کر اپنے مخصوص کمرے کی طرف بڑھتے چلے گئے۔ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ کر انہوں نے فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”بھگوان داس بول رہا ہوں“..... رابطہ ہوتے ہی دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

”میرے پاس آ جاؤ۔ تم سے اہم بات کرنی ہے“..... پرائم فشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بھگوان داس پرائم فشر کا خصوصی مشیر تھا اور یہ سازش بھی بھگوان داس سے مل کر انہوں نے تیار کی تھی کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ بھگوان داس کا ذہن ایسے معاملات میں بہت چلتا ہے۔ تھوڑی دیر بعد دروازے پر دستک ہوئی اور پھر دروازہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گیا اور اب صرف ان کی خیالی شخصیت ہے۔ اصل میں وہاں کا لے جادو کے بیرون کا قبضہ ہے۔ باقی سب باتیں ہیں۔..... بھگوان داس نے کہا۔

”تو کیا چوراں محل اب کا لے جادو کا مرکز نہیں ہے۔..... پرائم فشر نے کا۔

”ہے لیکن پنڈت امر دیو کا وجود نہیں ہے۔..... بھگوان داس نے کہا۔

”تو پھر پنڈت کرش نے کیسے اس سے اجازت لے لی۔۔۔۔۔ پرائم فشر نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”پنڈت کرش خود کا لے جادو کا بڑا عامل ہے۔ اس کا رابطہ یقیناً چوراں محل کے کا لے جادو کے بیرون سے ہو گا اور اس سے ہی اس نے اجازت لی ہو گی لیکن نام پنڈت امر دیو کا ہی چلتا ہے۔..... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا واقعی اس منصوبے کو ختم سمجھا جائے۔..... پرائم فشر نے کہا۔

”اگر آپ اجازت دیں تو میں گمارس کے پنڈت امر ناٹھ سے بات کروں۔ وہ اگر چاہیں تو ہمارا کام ہو سکتا ہے۔..... بھگوان داس نے کہا۔

”کیسے کرو گے رابطہ۔ کیا خود وہاں جاؤ گے۔..... پرائم فشر نے پوچھا۔

کھلا اور ایک اوہیزہ عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرnam کیا۔

”آؤ بیٹھو بھگوان داس۔ ہمارا تمام منصوبہ مکمل طور پر تباہ ہو گیا ہے۔..... پرائم فشر نے کہا تو بھگوان داس بے اختیار چوک پڑا۔

”کیا ہوا سرکار۔..... بھگوان داس نے حیرت بھرے لجھے میں کہا تو پرائم فشر نے گیانی ہری چند کو بلوا کر اس سے حساب کروانے سے لے کر اس کی بتائی ہوئی تمام باتیں دوہرا دیں۔

”میں نے گیانی ہری چند کو تو یہ کہہ کر ٹال دیا ہے کہ یہ منصوبہ ختم سمجھے لیکن میں تم سے پوچھتا ہوں کہ ہمارے پاس اس کا کوئی حل بھی ہے یا نہیں۔..... پرائم فشر نے کہا۔

”ہمارے تو تصور میں بھی نہ تھا سرکار کہ اس طرح کی کارروائی بھی ہو جائے گی۔ ہمیں اب ڈاکٹر احسن سے تو کوئی مطلب نہیں ہے۔ اسے تو بیمار رہنا چاہئے لیکن ہمیں ڈاکٹر کریم کو صحت مند کرنا ہے تاکہ ہمارا منصوبہ کامیاب ہو سکے۔..... بھگوان داس نے کہا۔

”ہاں۔ کیا تم چوراں محل کے پنڈت امر دیو سے رابطہ کر کے اسے اس بات پر تیار کر سکتے ہو کہ وہ ڈاکٹر کریم پر کیا گیا کالا جادو ختم کر دے۔..... پرائم فشر نے امید بھرے لجھے میں کہا۔

”سرکار۔ پنڈت امر دیو ایک خیالی ہستی ہے۔ قدیم ترین دور میں پنڈت امر دیو واقعی ہوتا تھا اور اسے کا لے جادو کا دیوتا مانا جاتا تھا اور چوراں محل اس کا گڑھ تھا لیکن پھر پنڈت جی کا دیہانت ہو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نهیں۔ فون پر بات ہو جائے گی“..... بھگوان داس نے کہا۔
”تو پھر فون لو اور کرو بات میرے سامنے“..... پرائم مشرنے
کہا تو بھگوان داس نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور
نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن
بھی پر لیں کر دیا۔ دوسری طرف سے گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دیتی
رہی اور پھر رسیور اٹھالیا گیا۔

”پرnam۔ بھاگو بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے ایک
مرداشہ آواز سنائی دی۔

”بھگوان داس بول رہا ہوں۔ مہا منتری ہاؤس سے“..... بھگوان
Das نے رعب دار لمحے میں کہا۔

”و حکم دیجئے مہاراج“..... دوسری طرف سے انتہائی مودبانہ
لمحے میں کہا گیا۔

”پنڈت امرناٹھ جی سے بات کرو“..... بھگوان داس نے کہا۔
”بہتر سرکار“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پرnam۔ میں امرناٹھ بول رہا ہوں“..... چند لمحوں بعد ایک بلغم
زدہ کا نتیجہ ہوئی سی آواز سنائی دی۔ آواز سے ہی لگ رہا تھا کہ
امرناٹھ بے حد بوڑھا آدمی ہے۔

”پرnam پنڈت جی۔ بھگوان داس بول رہا ہوں مہا منتری کے
ڈیرے سے۔ مہا منتری بھی موجود ہیں“..... بھگوان داس نے کہا۔

”پرnam بالک۔ کیا سیوا کر سکتا ہوں“..... دوسری طرف سے

اسی طرح کا نتیجہ ہوئی آواز میں کہا گیا تو بھگوان داس نے پوری
بات تفصیل سے بیان کر دی۔

”تو اب تم اور مہا منتری کیا چاہتے ہیں“..... پنڈت امرناٹھ
نے پوچھا۔

”ہم چاہتے ہیں کہ پاکیشیا کے ڈاکٹر کریم پر کیا جانے والا کالا
جادو ختم کر دیا جائے۔ اس طرح ہمارے دلیش کو فتح ہوگی“..... بھگوان
Das نے کہا۔

”تم دو گھنٹی بعد ہم سے بات کرنا۔ ہم اس دوران سب کچھ
معلوم کر لیں گے“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”ٹھیک ہے مہاراج“..... بھگوان داس نے کہا اور رسیور رکھ
دیا۔

”پنڈت امرناٹھ اس کا کوئی نہ کوئی حل نکال لے گا“..... بھگوان
Das نے کہا تو پرائم مشرنے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر دو گھنٹے بعد
بھگوان داس نے ایک بار پھر پنڈت امرناٹھ سے رابطہ کیا۔

”کیا آگیا ہے پنڈت جی“..... بھگوان داس نے کہا۔

”میں نے سب کچھ دیکھ لیا ہے بالک۔ تمہارا کام ہو سکتا ہے
لیکن بعد میں اس میں بڑی اڑچنیں پڑ جائیں گی“..... پنڈت
امرناٹھ نے کہا تو بھگوان داس اور پرائم مشرنے دونوں بے اختیار
چونک پڑے۔

”کیسی اڑچنیں پنڈت جی“..... بھگوان داس نے قدرے حرمت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بھرے لجھے میں پوچھا۔

”پنڈت کرشن نے جس عامل سے یہ کام کرایا ہے اس کا نام گوپی چند ہے۔ گوپی چند پاکیشیا میں کالے جادو کا بڑا عامل ہے۔ پھر اس محل سے بھی اجازت مل گئی تھی اس لئے اس کی طاقت بہت بڑھ گئی ہے۔ اس نے ڈاکٹر کریم پر کالا جادو کیا تو اس کی طاقت نے نہ صرف ڈاکٹر کریم بلکہ اس کی ساتھ والی کوٹھی میں رہنے والے ایک سرکاری ملازم کو بھی اپنی لپیٹ میں لے لیا اور وہ بھی ہسپتال پہنچ گیا لیکن اس کا دوست عمران جو کہ روشنی کا آدمی ہے اسے معلوم ہو گیا کہ یہ کالا جادو ہوا ہے۔ وہ ایک روشنی والے کے پاس گیا اور اس روشنی والے نے روشنی اس سرکاری ملازم پر ڈال دی اور اس پر ہونے والا کالا جادو ختم ہو گیا۔“..... پنڈت امرناٹھ نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”چوراں محل کیسے تباہ ہو سکتا ہے اور پھر یہ ضروری تو نہیں کہ جیسا آپ کہہ رہے ہیں ایسا ہی ہو۔ آپ اس ڈاکٹر کریم کو ٹھیک کر دیں۔“..... بھگوان داس نے کہا۔

”میں نے تمہیں سب کچھ بتا دیا ہے۔ اب اگر پھر بھی تم چاہتے ہو کہ ایسا ہو تو میں کر دیتا ہوں۔ چوراں محل کے مہا بیر سے میری بات ہو گئی ہے۔ وہ بھی میرے بالکوں میں سے ہے لیکن بھینٹ بڑی دینا پڑے گی۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”ہم تیار ہیں پنڈت جی۔ لیکن اس کا علم ہمارے مخالفوں کو نہیں ہونا چاہئے۔“..... بھگوان داس نے کہا۔

”علم تو انہیں ہو جائے گا لیکن میں ایسا کر سکتا ہوں کہ میرے اور چوراں محل کے مہا بیر کے علاوہ اور کوئی اس ڈاکٹر کریم پر کالا جادو نہ کر سکے گا۔“..... پنڈت امرناٹھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”لیکن اس سے ہمارا تو کوئی تعلق نہیں بنتا پنڈت جی۔ ہمارا تعلق تو ڈاکٹر کریم سے ہے۔“..... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ آدمی عمران بے حد خطرناک ہے اور کافرستان کا بھی دشمن ہے اور روشنی کا آدمی بھی ہے۔ اس کے روشنی کے بڑے بڑے لوگوں سے بھی تعلقات ہیں۔ ڈاکٹر کریم کے ٹھیک ہونے اور ڈاکٹر احسن کے ٹھیک نہ ہونے پر اگر اسے شک پڑ گیا اور اسے

”ٹھیک ہے۔ ہمارے لئے یہ بہت کافی ہے۔ ہم اس ڈاکٹر کریم سے تمام راز حاصل کر لیں گے۔ اس کے بعد فتح کا فرستان کی ہو گی“..... بھگوان داس نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”تو پھر بھینٹ دینے کے لئے پچاس لاکھ روپے بھجوادو۔ کام ہو جائے گا“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”میں آج ہی بھجوادو گاپنڈت جی“..... بھگوان داس نے فوراً ہی کہا اور پھر دوسری طرف سے رسیور رکھے جانے کی آواز سن کر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

”فتح مبارک ہو سرکار“..... بھگوان داس نے پرائم منیر سے مخاطب ہو کر کہا۔

”پرماٹما کی کرپا ہو گئی ہے بھگوان داس۔ تمہیں اس کا انعام ملے گا۔ جا کر رقم بھجوادو اور پاکیشیا میں موجود تیکی رام سے کہہ دو کہ جیسے ہی ڈاکٹر کریم پر سے کالا جادو ختم ہو وہ ہمیں فوراً اطلاع دےتا کہ ہم اس سے براہ راست رابطہ کر سکیں“..... پرائم منیر نے صرت بھرے لبجے میں کہا۔

”حکم کی تقلیل ہو گی سرکار“..... بھگوان داس نے اٹھ کر پرnam کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر چلا گیا۔

عمران داش منزل کے آپریشن روم میں داخل ہوا تو بلیک زیرو اپنی عادت کے مطابق اٹھ کھڑا ہوا۔

”بیٹھو“..... عمران نے رسی السلام دعا کے بعد کہا اور خود بھی اپنے لئے مخصوص کری پر بیٹھ گیا۔

”عمران صاحب۔ نا ہے کہ سوپر فیاض کسی پراسرار دوا سے تندروست ہو گیا ہے“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”تمہیں کس نے بتایا ہے“..... عمران نے جیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”میں نے فلیٹ پر فون کیا تھا۔ آپ سے تو ملاقات نہ ہو سکی البتہ سلیمان سے بات ہو گئی۔ اس نے بتایا کہ سوپر فیاض اچانک شدید بیمار ہو گیا اور ہسپتال میں داخل ہے اور آپ وہاں گئے ہیں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران نے فلیٹ سے نکلنے پر بوزھی عورت کے ملنے، پھر سید چہارغ شاہ صاحب کے پاس جانے اور پھر بڑھیا کے گھر سے بال اور گڑیا نکال کر اسے نہر میں بہانے کی ساری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ حیرت انگیز۔ پھر کیا ہوا۔ کیا وہ عورت صحت یا ب ہو گئی؟..... بلیک زیرو نے حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

”سلیمان ان کے گھر جاتا رہتا ہے۔ اس نے بتایا ہے کہ وہ عورت بالکل صحت یا ب ہو گئی ہے۔..... عمران نے جواب دیا۔

”دیری سڑخ۔ تو کیا سورپ فیاض پر بھی کالا جادو کیا گیا تھا۔“
بلیک زیرو نے پوچھا۔

”سلیمان نے یہ شبہ ظاہر کیا تھا۔ پھر اس کے کہنے پر میں نے شاہ صاحب کو فون کیا تو معلوم ہوا کہ وہ زیارات پر گئے ہوئے ہیں۔ ان کے صاحبزادے نے بتایا کہ وہ کہہ کر گئے ہیں کہ اگر ان کی عدم موجودگی میں ہم آ جائیں تو ہمیں پیغام دے دیا جائے کہ ضرورت کے وقت ہم محلہ قالین بافاف میں خواجہ امیر نانبائی کے پاس جا سکتے ہیں۔ سلیمان ضد کر کے مجھے وہاں لے گیا۔ عام سی نانبائی کی دکان تھی۔ اندر کونے میں کاؤنٹر کے پیچھے ایک عام بوزھا آدمی بیٹھا حقہ گڑھانے میں مصروف تھا۔ وہ خواجہ امیر نانبائی تھا۔ میں نے اس سے بات کی تو اس نے بڑے لاپرواہ سے انداز میں جواب دیا جس پر سلیمان نے تفصیل سے بات کی تو اس نے اپنے بیٹھے غلام حسین کو جو دیکھوں سے سالن نکال کر فروخت کر رہا تھا، کہا

میں نے ڈاکٹر صدیقی سے پوچھا تو اس نے بھی سلیمان کی بات کی تائید کر دی۔ میں نے بطور چیف اے سے کہا کہ وہ سورپ فیاض کے علاج پر خصوصی توجہ دے۔ آج میں نے پھر فون کر کے سورپ فیاض کے بارے میں پوچھا تو ڈاکٹر صدیقی نے مجھے بتایا کہ سلیمان کوئی دوالے آیا تھا۔ اس دوا کے دو پچھے جیسے ہی پلانے گئے سورپ فیاض کی تمام بیماری یکخت ختم ہو گئی اور وہ سورپ فیاض تند رست ہو گیا اور واپس اپنے گھر چلا گیا ہے۔ میں نے آپ کے فلیٹ پر فون کیا تو کسی نے رسیور نہ اٹھایا۔..... بلیک زیرو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اس دنیا میں اتنے اسرار ہیں کہ انسان ساری عمر بھی کوشش کرتا رہے پھر بھی سمجھ نہ سکے۔ ہر بار جب بھی ایسے پراسرار واقعات سے میرا واسطہ پڑتا ہے تو میں یہی سمجھتا ہوں کہ بس یہ آخری اسرار تھا جو سامنے آ گیا لیکن ہر بار ایک نیا اسرار سامنے آ جاتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”کون سا اسرار سامنے آیا ہے اب؟“..... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

”کالا جادو۔ میں نے یہ لفظ تو سننا ہوا تھا لیکن میں اس کا مذاق اڑاتا تھا مگر اب جب یہ سامنے آیا ہے تو میں حیران رہ گیا ہوں۔“
عمران نے کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ کچھ مجھے بھی تو بتائیں؟“..... بلیک زیرو نے کہا تو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہ سری کا شوربہ ہمیں دے دیا جائے اور خواجہ نانبائی نے کہا اس شوربے کے دو چھپے سوپر فیاض کو پلا دیئے جائیں۔ میری تو سمجھ میں بات نہ آئی اور پھر مجھے شرم آتی تھی کہ ڈاکٹر صدیقی اور اس کے عملے کے سامنے میں خواہ مخواہ شرمندہ ہوں گا لیکن سلیمان کو ایسی باتوں اور ایسے لوگوں پر بڑا یقین ہے اس لئے وہ ہسپتال جانے پر بند رہا تو میں نے اسے ہسپتال کے گیٹ پر ڈرائپ کر دیا اور خود فلیٹ پر آگیا۔ پھر ڈاکٹر صدیقی کا فون آیا۔ وہ پوچھ رہے تھے کہ میں نے سلیمان کے ہاتھ کون سی دوا بھجوائی ہے کہ اس کے پیسوں میں سوپر فیاض سو فیصد تند رست ہو گیا ہے۔ اب میں انہیں کیا بتاتا اس لئے میں نے آئیں باسیں شائیں کر کے انہیں ٹال دیا۔ پھر سلیمان آگیا اور اس نے بتایا کہ جیسے ہی سری کے شوربے کے دو چھپے سوپر فیاض کے حلق سے شے اترے سوپر فیاض اس طرح اٹھ کر بیٹھ گیا جیسے نیند سے اٹھا ہو۔ عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”جیرت ہے۔ یہ آخر کس طرح ہو سکتا ہے۔ کالے جادو سے اس طرح اچانک یماری اور پھر سری کے سالن کے شوربے سے جو بازار میں فروخت ہو رہا تھا، کے دو چھپے پلانے سے یماری کا ختم ہو جانا۔ یہ سب آخر کیا ہے۔“ بلیک زیرو نے بھی جیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”میری تو خود سمجھ میں نہیں آ رہا۔ میں سوپر فیاض کو اس کے گھر

پرمل آیا ہوں۔ میں نے اسے کریدنے کی کوشش کی کہ اس پر یہ یماری کس نے طاری کی ہے لیکن وہ خود ایسی باتوں کا قائل نہیں ہے اس لئے میں واپس آ گیا۔“..... عمران نے کہا۔

”اس کا پتہ تو چلانا چاہئے عمران صاحب۔ کل کو آپ پر بھی کالا جادو کیا جا سکتا ہے۔“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار نہیں پڑا۔

”مجھ پر تو پہلے ہی دونوں گلر کا جادو سوار ہے۔“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”دہ کیسے عمران صاحب۔“..... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

”تم بلیک زیرو اور چیف ہو اور سوتھر لینڈ کا سفید جادو۔ اب میں کیا تفصیل بتاؤں۔“..... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار نہیں پڑا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ مس جولیا وائٹ جادو ہے اور میں کالا جادو ہو گیا لیکن اصل چیف تو آپ ہیں۔ پھر آپ سپر کالا جادو ہو گئے۔“..... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی فون کی گھنٹی نجٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا کیونکہ جب وہ داش منزل میں موجود ہو تو وہ خود کال اٹھڈ کرتا تھا۔

”ایکسٹو۔“..... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لبجے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”سلیمان بول رہا ہوں۔ صاحب ہیں یہاں“..... دوسری طرف سے سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”کیا بات ہے سلیمان۔ کیون فون کیا ہے“..... عمران نے اس پار اپنے اصل لجھے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

”صاحب جی۔ میں سورپریاض پر کئے جانے والے کالے جادو کے سلسلے میں معلومات حاصل کرنے دوبارہ محلہ قالمین بافاف میں خواجہ امیر ناجانی کے پاس گیا تھا لیکن اس نے مجھ سے بات کرنے سے ہی انکار کر دیا۔ میں نامید ہو کر واپس آ رہا تھا کہ راستے میں مجھے ایک مجدوب مل گیا جسے لوگ بادشاہ کہتے ہیں۔ وہ مجھے دیکھ کر رک گیا اور پھر اس نے قہقہہ مارتے ہوئے کہا کہ سورپریاض تو ہمسائیگی کی وجہ سے خواہ مخواہ پھنس گیا۔ اصل نشانہ تو اس کا ہمسایہ تھا۔ یہ کہہ کر وہ چلا گیا۔ میں نے اس سے مزید پوچھنے کی بے حد کوشش کی لیکن اس نے کوئی بات نہ کی تو میں دوبارہ سورپریاض کی رہائش گاہ پر گیا۔ وہاں سے معلوم ہوا کہ سورپریاض کے ساتھ اس کا ہمسایہ جو کسی لیبارٹری میں سائنس دان ہے اور اس کا نام ڈاکٹر کریم ہے، وہ بھی شدید بیمار ہو کر ہسپتال پہنچایا گیا تھا لیکن وہ پیشہ ہسپتال میں نہیں بلکہ سنترل ہسپتال میں پہنچایا گا ہے کیونکہ تمام سائنس دانوں کا علاج اس ہسپتال میں ہی ہوتا ہے۔ میں نے اس کی کوئی کیمپنی کے طازم سے بات کی تو اس نے بتایا کہ وہ اپنے کمرے میں موجود تھے کہ اچانک نیچے گرنے سے ان کا ذہن مفلوج ہو گیا۔“

سلیمان نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ اصل کالا جادو اس ڈاکٹر کریم پر کیا گیا ہے لیکن سورپریاض اس کا ہمسایہ ہونے کی وجہ سے خواہ مخواہ اس کے چنگل میں پھنس گیا“..... عمران نے کہا۔

”جی ہاں۔ میرا خیال یہی ہے“..... سلیمان نے جواب دیا۔

”یہ تو لگتا ہے کہ پورے پاکیشیا پر کالا جادو کیا جا رہا ہے اور اس صورت میں ہم کیا کر سکتے ہیں۔ تم بھی اپنا کام کرو“..... عمران نے کہا اور منہ بناتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”اس سلیمان کو تو کالا جادو فوبیا ہو گیا ہے۔ اسے اب ہر بیمار آدمی کالے جادو کا شکار نظر آتا ہے“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ سلیمان ان معاملات میں ہم سے کافی زیادہ معلومات رکھتا ہے کیونکہ وہ بازار میں گھومتا رہتا ہے اور ہر ٹاپ کے افراد سے اس کی ملاقات اور بات چیت ہوتی رہتی ہے اور اس کے تعلقات بھی ہیں اس لئے آپ اس کی بات کو اس طرح نظر انداز نہ کریں“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”لیکن میں کیا کر سکتا ہوں۔ تم بتاؤ“..... عمران نے کہا۔

”آپ اس ڈاکٹر کریم کے بارے میں سرداور سے معلوم کریں۔ ہو سکتا ہے کہ اس کی کوئی ایسی اہمیت ہو کہ اس پر کالے جادو کا وار کیا گیا ہو“..... بلیک زیر و نے کہا۔

”کیسی باتیں کر رہے ہو۔ وہ بوڑھی عورت کی بہو کی کیا اہمیت میں موجود تھے کہ اچانک نیچے گرنے سے ان کا ذہن مفلوج ہو گیا۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھی کہ اس پر کالا جادو کیا گیا۔ چھوڑو ان چکروں کو۔ اب کام نہ ہونے کا یہ مطلب نہیں کہ ہم اس طرح احمدوں کی طرح کالے جادو کے پیچھے بھاگتے رہیں۔ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”آپ بات تو کریں۔ آخر بات کرنے میں کیا حرج ہے۔“
بلیک زیرو نے اپنی بات پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

”کیا کہوں کہ آپ کے سائنس دان پر کالا جادو کیا گیا ہے۔“
عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو بلیک زیرو خاموش ہو گیا۔ ظاہر ہے وہ اب مزید اصرار نہ کر سکتا تھا۔

”میں آپ کے لئے چائے لاتا ہوں۔“..... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد بلیک زیرو نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”تو تم رشوت میں چائے پلار ہے ہو۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اب میں اور کر بھی کیا سکتا ہوں۔ آپ تو مانتے ہی نہیں۔“
بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اچھا۔ چلو تم چائے لے آؤ۔ میں بات کرتا ہوں سرداور سے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ بلیک زیرو کچن سے واپس آتا فون کی گھنٹی ایک بار پھر نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو۔“..... عمران نے ایکسٹو کے مخصوص لمحے میں کہا۔

”ناٹران بول رہا ہوں چیف۔“..... دوسری طرف سے کافرستان میں فارن ایجنت ناٹران کی آواز سنائی دی تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”لیں۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا۔

”چیف۔ آپ کو معلوم ہے کہ کافرستان میں حال ہی میں جزل ایکشن ہوئے ہیں جن کے نتائج کی صورت میں نئی حکومت قائم ہوئی ہے۔ پرائم فسٹر بھی نئے ہیں۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔
”اصل بات کرو۔ تمہید مت باندھا کرو۔“..... عمران کا لمحہ یکخت سرد ہو گیا تھا۔

”چیف۔ پرائم فسٹر ہاؤس سے ایک عجیب اطلاع ملی ہے کہ پرائم فسٹر اپنے مشیر خاص سے مل کر پاکیشیا میں سائنس دانوں کے خلاف کوئی ایسی سازش تیار کر رہے ہیں جس سے پاکیشیا کا دفاع ختم ہو جائے گا۔ اس اطلاع پر جب مزید معلومات حاصل کی گئیں تو صرف اتنا معلوم ہو سکا کہ نئے پرائم فسٹر صاحب کافرستان کے بڑے بڑے پنڈتوں اور گیانوں سے ملاقاتیں کر رہے ہیں۔ کسی پنڈت کے پاس پرائم فسٹر خود جا رہے ہیں اور کسی پنڈت کو پرائم فسٹر ہاؤس میں بلا رہے ہیں۔“..... ناٹران نے کہا۔

”ان کا تعلق جس مدھب سے ہے اگر وہ پنڈتوں اور گیانوں سے مل رہے ہیں تو اس میں کیا خاص بات ہے۔“..... عمران نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”چیف۔ میں نے بڑی دیر تک سوچنے کے بعد آپ کو کال کی ہے کیونکہ میری سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ آپ کو اس بارے میں آگاہ کیا جائے یا نہیں۔ لیکن پھر میں نے یہی فیصلہ کیا کہ چاہے آپ ناراض ہی کیوں نہ ہوں لیکن آپ تک یہ بات پہنچنی چاہئے کہ جو بات معلوم ہوئی ہے اس کے مطابق پرائم منش صاحب پاکیشیا کے اہم سائنس دانوں کو کالے جادو سے بیمار کر کے کوئی خاص مقصد حاصل کرنا چاہتے ہیں۔“..... نائز نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کسی ملک کا پرائم منش اس قسم کی باتوں میں کیسے آ سکتا ہے۔ کیا اب تمہارے پاس یہی روپورٹنگ رہ گئی ہے۔ آئندہ اس قسم کی خرافات کے پیچھے تم گئے تو تمہارا انعام بھی عبرتناک ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے غراتے ہوئے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور رسیور رکھ دیا۔

”کس کی کال تھی عمران صاحب۔“..... بلیک زیرو نے چائے لا کر عمران کے سامنے رکھتے ہوئے پوچھا۔

”نائز کی کال تھی۔ وہ بھی کہہ رہا تھا کہ کافرستان کا پرائم منش کالے جادو کے پیچھے بھاگ رہا ہے۔ نائنس۔“..... عمران نے غصیلے لجھے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ چاہے لاکھ ناراض ہوں لیکن حقیقت بہر حال حقیقت ہے اور اسے آپ تو ایسے رنجیکٹ کر رہے ہیں جیسے

آپ اس سے پہلے ایسے معاملات سے نہ گزرے ہوں،“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”کیا تم سوچ سکتے ہو کہ پرائم منش ایسے معاملات میں ملوث ہو سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”کافرستان میں ایسا ہو سکتا ہے عمران صاحب۔ وہ لوگ ان معاملات میں زیادہ ملوث رہتے ہیں۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”میں اسے تسلیم نہیں کر سکتا۔ عام لوگ تو ایسی خرافات میں ملوث ہو سکتے ہیں لیکن اتنے بڑے لیول کے لوگ ان معاملات میں ملوث نہیں ہو سکتے۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”آپ نے وعدہ کیا تھا کہ آپ سردار سے بات کریں گے۔“..... بلیک زیرو نے موضوع بدلتے ہوئے کہا۔

”تمہارے اور سلیمان دونوں کے ذہنوں میں شاید کالے جادو کا بھوت سوار ہو گیا ہے۔ اچھا چلو میں جوزف سے پوچھتا ہوں۔“..... عمران نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”جوزف کا کالے جادو سے کیا تعلق۔“..... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

”جسے یہاں کالا جادو یا سفید جادو کہا جاتا ہے اسے افریقہ میں واو واو میجک کہا جاتا ہے اور ایک بار مجھے یاد ہے کہ جوزف نے کہا تھا کہ اسے قدرتی طور پر واو واو جادو کے اثرات کا علم ہو جاتا ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔
”رانا ہاؤس“..... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے
جوزف کی آواز سنائی دی۔
”علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں“۔
عمران نے اپنے مخصوص لجھے میں کہا۔

”لیں باس“..... جوزف نے موڈبانہ لجھے میں جواب دیتے
ہوئے کہا۔

”جوزف۔ آج کل پاکیشیا میں کالے جادو کی بڑی شہرت ہو
رہی ہے حتیٰ کہ یہاں تک روپوش ملی ہیں کہ کافرستان کے بڑے
بڑے لوگ یہاں پاکیشیا کے سائنس دانوں پر کالا جادو کرا رہے
ہیں۔ کیا تم اس سلسلے میں کچھ معلوم کر سکتے ہو“..... عمران نے کہا۔
”کالا جادو کیا ہوتا ہے باس“..... جوزف نے کہا۔

”جیسے افریقہ میں واو واو میجک ہوتا ہے“..... عمران نے جواب
دیا۔

”اوہ لیں باس۔ کالنگا قبیلے کا وچ ڈاکٹر واو واو میجک کا پورے
افریقہ کا ماہر تھا اور اس نے میرے کاندھے پر تھکنی دیتے ہوئے کہا
کہ مجھ پر کبھی واو واو میجک کا اثر نہیں ہو گا۔ آپ کہیں تو میں
وچ ڈاکٹر سے معلوم کروں“..... جوزف نے کہا۔

”کیسے معلوم کرو گے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
”باس۔ کسی بھی تکونے پتے کو ہاتھ میں لے کر وچ ڈاکٹر کو یاد

کیا جائے تو وچ ڈاکٹر کی روح رابطہ کر لیتی ہے“..... جوزف نے
جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ معلوم کر کے مجھے بتاؤ۔ میں دانش منزل میں
ہوں“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ
دیا۔

”جوزف کی باتوں کو آپ تسلیم کر لیتے ہیں۔ باقی جو کوئی ایسی
باتیں کرے تو آپ ناراض ہو جاتے ہیں“..... بلیک زیرو نے کہا تو
عمران بے اختیار نہ پڑا۔

”افریقہ بے حد پراسرار برعظم ہے اور جوزف افریقہ کا شہزادہ
ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں کافرستان ان معاملات میں افریقہ سے کم
نہیں ہے“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ کافرستان ایک تعلیم یافتہ اور ترقی پذیر ملک ہے۔
ٹھیک ہے ان کے مذہب میں ایسی باتیں ہو سکتی ہیں لیکن افریقہ پر
ابھی تک اسرار کا غلاف چڑھا ہوا ہے“..... عمران نے کہا تو بلیک
زیرو نے اس بار کوئی جواب نہ دیا۔ تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی نجع
اثھی تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسو“..... عمران نے ایکسو کے مخصوص لجھے میں کہا۔

”جوزف بول رہا ہوں جناب۔ باس سے بات کرنی ہے“۔ دوسری
طرف سے جوزف نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”لیں۔ کیا معلوم ہوا ہے جوزف؟“..... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد اپنے اصل لبجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔ ”باس۔ آپ کی بات چجھے ہے۔ پاکیشیا کے دو سائنس دانوں پر بڑا واو واو جادو کیا گیا ہے۔ چھوٹا واو واو تو بے شمار لوگوں پر تقریباً روزانہ ہوتا رہتا ہے اور یہ بڑا واو واو جادو کافرستان کی طرف سے ہوا ہے۔“..... جوزف نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا جبکہ سامنے بیٹھے ہوئے بلیک زیرو کے چہرے پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگنے لگ گئی۔

”اتنی تفصیل سے کیسے معلوم ہوا ہے؟“..... عمران نے حیرت بھرے لبجے میں پوچھا۔

”باس۔ کانگا قبیلے کے وچ ڈاکٹر کی روح نے میرے سر پر ہاتھ رکھا اور پھر مجھے سب کچھ معلوم ہو گیا۔“..... جوزف نے جواب دیا۔

”لیکن کن سائنس دانوں پر بڑا واو واو جادو کیا گیا ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”یہ وچ ڈاکٹر کی روح نے نہیں بتایا بس۔“..... جوزف نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔ ”لو اور ترقی ہو گئی۔ اب بڑا کالا جادو وجود میں آ گیا ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ہو سکتا ہے اس جادو کی مختلف سطحیں ہوں،“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”اچھا۔ اگر تم بضد ہو تو میں بات کر لیتا ہوں سرداور سے۔ چاہے وہ میرا مذاق ہی کیوں نے اڑائیں لیکن سلیمان کے مطابق تو سورپ فیاض کے ہمایے ڈاکٹر کریم پر کالا جادو ہوا ہے مگر جوزف دو سائنس دانوں کی بات کر رہا تھا۔“..... عمران نے چونک کر کہا۔

”ہو سکتا ہے کوئی اور بھی ہوجس کا علم ہمیں نہ ہوا ہو۔“..... بلیک زیرو نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔

”داور بول رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد دوسری طرف سے سرداور کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے مخصوص لبجے میں کہا۔

”جی فرمائیے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) صاحب۔“..... دوسری طرف سے سرداور کی شلگفتہ سی آواز سنائی دی۔

”آپ کون کون سی فرماش پوری کر سکتے ہیں۔ آس کریم کھلا سکتے ہیں۔ چھرے والی بندوق سے غبارہ پھڑوا سکتے ہیں۔ کوکلا چھپا کی اور گلی ڈنڈا میں حصہ دلوا سکتے ہیں۔“..... عمران کی زبان روایت ہو گئی۔

”تمہاری باقی بچگانہ فرمائیں تو سمجھ میں آ گئی ہیں لیکن یہ کوکلا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چھپا کی کیا ہوتا ہے۔ کیا یہ کسی نئی قسم کی چھپکی کا نام ہے۔..... سرداور نے کہا تو عمران اپنی عادت کے خلاف بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

”اس کا مطلب ہے کہ آپ نے بچپن میں کوکلا چھپا کی کا دلچسپ کھیل نہیں کھیلا۔..... عمران نے ہستے ہوئے کہا۔

”اچھا۔ تو یہ کوئی کھیل ہے۔ حیرت ہے۔..... سرداور نے کہا۔

”بڑا ہی دلچسپ اور پراسرار کھیل ہے۔ دس بارہ بچے اکٹھے ہو جاتے ہیں اور ایک بچے کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی جاتی ہے اور پٹی باندھنے سے پہلے ایک بچہ جسے اس نے پکڑنا ہوتا ہے کی نشاندہی کر دی جاتی ہے کہ وہ دائرے میں کہاں بیٹھا ہے اور پھر پٹی بندھنے کے بعد اس دائرے میں بچے تیزی سے اپنی جگہ بدلتے ہیں اور ساتھ ہی آوازیں بھی دیتے ہیں۔ اب اس بچے کو جس نے آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہوتی ہے آوازوں سے اس بچے کی جگہ کو ٹریس کر کے اسے پکڑنا ہوتا ہے جس کی نشاندہی پٹی بندھنے سے پہلے کی گئی ہوتی ہے۔ جو بچہ پکڑ لیتا ہے اسے انعام ملتا ہے اور اس کھیل کو کوکلا چھپا کی کہا جاتا ہے۔..... عمران نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

”واقعی دلچسپ اور پراسرار کھیل ہے لیکن تم نے کس بچے کو پکڑنا ہے۔..... سرداور نے مسکراتے ہوئے بچے میں کہا۔

”اس بچے کو جو ایک بڑے سائنس دان کے اندر چھپا ہوا ہے

حالانکہ اس سائنس دان کو سرداور کا خطاب بھی مل چکا ہے۔..... عمران نے کہا تو سرداور بے اختیار ہنس پڑے۔

”تمہاری بات درست ہے۔ اندر چھپا ہوا بچہ بعض اوقات واقعی تمہاری طرح ضد اور فرمائشیں کرتا شروع کر دیتا ہے۔..... سرداور نے جواب دیا تو اس بار عمران مسکرا دیا کیونکہ وہ سرداور کے خوبصورت طنز کو سمجھ گیا تھا کہ سرداور نے عمران کو بھی بچہ بنانا دیا ہے جو چھپا ہوا ہے۔

”کوکلا چھپا کی کی طرح آج کل ایک اور کھیل بہت مقبول ہو رہا ہے اور سنا ہے کہ سائنس دانوں میں کافی مقبول ہو رہا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ وہ کون سا کھیل ہے۔..... سرداور نے چونک کر پوچھا۔

”کالا جادو۔..... عمران نے جواب دیا۔

”کالا جادو۔ کیا مطلب۔ یہ کیسا کھیل ہے۔..... سرداور کے بچے میں حیرت تھی۔

”میں نے سنا ہے کہ کوئی سائنس دان ڈاکٹر کریم ہیں وہ کالے جادو کا شکار ہو گئے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ڈاکٹر کریم کسی میجک کا شکار ہیں۔ اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ میں بھی حیران تھا کہ یہ سب اس انداز میں کیسے ہو سکتا ہے۔..... سرداور نے سنجیدہ بچے میں کہا تو عمران کے ساتھ سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیر و بھی بے اختیار چونک پڑا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کیا مطلب۔ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں؟“..... عمران نے اس بار سنجیدہ لمحے میں کہا۔

”عمران بیٹے۔ تم نے یہ بات کر کے مجھے چونکا دیا ہے۔ ہوا یہ کہ ہمارے امیمک سنٹرل کنٹرول سنٹر کے سربراہ ڈاکٹر احسن اچانک شدید بیمار ہو گئے۔ انہیں ہسپتال داخل کیا گیا اور وہ ابھی تک ہسپتال میں ہی ہیں کہ اس کے نائب ڈاکٹر کریم اپنی رہائش گاہ میں بیٹھے شدید بیمار ہو گئے۔ انہیں بھی ہسپتال پہنچایا گیا۔ ڈاکٹروں نے چیک اپ کئے لیکن میڈیکل چیک اپ سے ان کی بیماری کی اصل تشخیص ابھی تک نہیں ہو سکی۔ ان کے ٹیسٹ ایکریمیا بھجوائے گئے۔ وہاں سے بھی کوئی حصی رپورٹ نہیں ملی۔ اس دوران ڈاکٹر کریم اچانک اس طرح تندروست ہو گئے جیسے کبھی بیمار ہی نہ ہوئے ہوں۔ سب ڈاکٹر خوش ہونے کے ساتھ ساتھ حیران بھی ہوئے۔ میری بھی ہسپتال کے انچارج ڈاکٹر سے بات ہوئی۔ انہوں نے انتہائی حیرت کا اظہار کیا کہ اس انداز میں بیماری اور پھر اس طرح اچانک مکمل صحت یابی میڈیکل سائنس کے لحاظ سے ممکن ہی نہیں ہے۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ یہ کسی بلیک میجک کا مسئلہ ہے جس کی وجہ سے دونوں سائنس دان بیمار بھی ہوئے اور پھر ان میں سے ایک کو آرام بھی آ گیا۔“..... سرداور نے کہا۔

”سرداور۔ کیا اس امیمک کنٹرول سنٹر کے ان دونوں سائنس دانوں کی کوئی خاص اہمیت ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”کیسی اہمیت۔ دونوں اس کے نائب سائنس دان ہیں۔ انچارج ڈاکٹر احسن تھے لیکن وہ شدید بیمار ہیں۔ اب ان کی جگہ ان کے نائب ڈاکٹر کریم لیں گے۔ وہ ابھی ڈاکٹروں کے کہنے کے مطابق ایک ہفتہ کے بیڈ ریسٹ پر ہیں۔ ایک ہفتے بعد وہ سنٹر کا چارج سنچال لیں گے۔“..... سرداور نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ شکریہ۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن تم یہ کالے جادو کے بارے میں کیا کہہ رہے تھے؟“..... سرداور نے کہا تو عمران نے انہیں سورپر فیاض کی بیماری اور پھر نانبائی کے شوربے سے اس کی صحت یابی کی بات بتا دی۔

”اوہ۔ ویری شریخ۔ یہ سب کیسے ممکن ہے۔ سائنس اس نائب کے معاملات کو اس نگاہ سے نہیں دیکھ سکتی۔“..... سرداور نے کہا۔

”سائنس ابھی راستے میں ہے سرداور۔ منزل پر نہیں پہنچی۔ اس کائنات میں اتنے اسرار ہیں کہ شاید قیامت تک سائنس سب کا احاطہ نہ کر سکے۔ اللہ حافظ۔“..... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”اس سے تو سلیمان کی بات درست معلوم ہوتی ہے۔“..... بلیک زیر دنے کہا۔

”ہا۔ سلیمان کی رپورٹ کے مطابق اصل میں کالا جادو ڈاکٹر کریم پر کیا گیا اور چونکہ یہ جادو بے حد طاقتور ہوتا ہے اس لئے سورپر فیاض بھی بطور ہماری ساتھی ہی پیٹ میں آ گیا اور حیرت انگیز

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مماٹلت ایک اور بھی ہے۔..... عمران نے کہا۔
”وہ کیا۔..... بلیک زیو نے پوچھا۔

”سوپر فیاض تو نانبائی کے شوربے کے دو چمچے پی کر ٹھیک ہو گیا
لیکن ڈاکٹر کریم بھی خود بخود ٹھیک ہو گیا۔ اس کا مطلب ہے کہ جس
طرح سوپر فیاض پر کیا جانے والا کالا جادو نانبائی نے ختم کر دیا اس
طرح ڈاکٹر کریم پر ہونے والا جادو کسی اور نے ختم کر دیا اور اب تو
مجھے ناٹران کی بات درست محسوس ہونے لگ گئی ہے۔ دونوں
سائنس دان ایسے سفر کے انچارج ہیں جو پاکیشیا کے دفاع میں
مرکزی حیثیت رکھتا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ یہ سب کچھ کافرستان کے حکام کے
ایماء پر ہو رہا ہے۔..... بلیک زیو نے کہا۔

”ہاں۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو پھر یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ڈاکٹر کریم
پر جادو کا ہونا اور پھر ختم ہونے میں ان کا کوئی مفاد ہو۔..... عمران
نے کہا۔

”بہر حال میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کوئی نہ کوئی چکر ضرور
چل رہا ہے۔..... بلیک زیو نے کہا۔

”مجھے اس ڈاکٹر کریم سے ملنا ہو گا۔ پھر معاملات واضح ہوں
گے۔..... عمران نے کہا۔

”کیسے معاملات۔..... بلیک زیو نے حیرت بھرے لمحے میں
کہا۔

”دیکھو۔ پہلے ملاقات تو ہو جائے۔ میں ابھی جا رہا ہوں۔
واپسی پر بات ہو گی۔..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی
دیر بعد اس کی کار آفیسرز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی
جہاں سوپر فیاض کی رہائش گاہ تھی اور اس کے ساتھ ہی ڈاکٹر کریم
کی رہائش گاہ ہو گی اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے سوپر فیاض سے ایک
کوٹھی پہلے ڈاکٹر کریم کی نیم پلیٹ نظر آ گئی۔ اس نے کار گیٹ پر
روکی تو شاید کار کی آوازن کر ایک ملازم آدمی باہر آ گیا۔

”میرا نام علی عمران ہے اور مجھے سردار نے بھیجا ہے۔ ڈاکٹر
صاحب سے ضروری ملاقات کرنی ہے۔..... عمران نے کہا۔

”جی میں معلوم کرتا ہوں۔..... ملازم نے جواب دیا اور واپس
مڑ کر چھائک کی چھوٹی کھڑکی سے اندر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس
کی واپسی ہوئی۔

”آئیے جناب۔ کار اندر لے آئیے۔ میں چھائک کھولتا
ہوں۔..... ملازم نے کہا اور پھر مڑ کر دوبارہ اندر چلا گیا اور اس کے
ساتھ ہی چھائک کھل گیا اور عمران کار اندر پورچ میں لے آیا جہاں
پہلے ہی ایک کار موجود تھی۔ عمران نے کار روکی اور پھر نیچے اترتا تو
ملازم بھی چھائک بند کر کے واپس آ گیا۔

”آئیے جناب۔..... ملازم نے کہا اور چند لمحوں بعد عمران ایک
کمرے میں داخل ہوا جہاں آرام کری پر ایک اوھیز عمر آدمی بیٹھا
ہوا تھا۔ وہ عمران کو دیکھ کر اٹھ کھڑا ہوا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آپ نے سرداور کا حوالہ دیا ہے۔ کیا آپ سائنس دان ہیں؟“
ڈاکٹر کریم نے کہا۔

”جی۔ میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (اسکن) ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو ڈاکٹر کریم نے اختیار اچھل پڑا۔

”تو آپ بھی سائنس کے ڈاکٹر ہیں لیکن آپ سے پہلے کبھی ملاقات نہیں ہوئی۔“..... ڈاکٹر کریم نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”میں تو سائنس کا طالب علم ہوں۔ سائنس دان تو آپ جیسے صاحبان ہوتے ہیں جو ملک و قوم کے لئے اپنے آپ کو وقف کر دیتے ہیں۔“..... عمران نے مصافحہ کرنے کے بعد کریم پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”آپ شاید ملک سے باہر رہتے ہیں۔ شاید ایکریمیا میں۔“
ڈاکٹر کریم نے کہا لیکن اس نے جس لمحے میں یہ بات کی تھی اس نے عمران کو چونکا دیا تھا۔ ایکریمیا کا نام لیتے ہوئے اس کے لمحے میں اندر ورنی حسرت نمایاں ہو گئی تھی۔

”نہیں۔ میں تو اسی ملک کا رہنے والا ہوں اور مجھے اپنا ملک دنیا کے باقی ممالک سے زیادہ پیارا لگتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ کو لگتا ہو گا۔ بہرحال فرمائیں۔ کیسے آنا ہوا۔ سرداور نے کیا پیغام دیا ہے۔“..... ڈاکٹر کریم نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے ملازم اندر داخل ہوا تو اس نے ٹرے میں جوس کا ڈبہ اور سٹرائکر کھا ہوا تھا۔ اس نے عمران کے سامنے رکھی ہوئی تپائی پر جوس کا

ڈبہ رکھا اور پھر سٹرائی اس میں ڈال دیا۔

”آپ نہیں لیں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”مجھے ڈاکٹروں نے اس سے پہلے ڈبہ کرنے کا کہا ہے۔ میں ابھی صرف سادہ پانی پیتا ہوں۔“..... ڈاکٹر کریم نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے جوس کا ڈبہ اٹھایا اور سٹرائی کو منہ میں لے کر اس نے ہلکا سا سپ لیا اور ڈبہ واپس تپائی پر رکھ دیا۔

”ڈاکٹر صاحب۔ آپ کبھی کافرستان گئے ہیں۔“..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر کریم نے اختیار اچھل پڑا۔

”جی دو تین بار سائنس کانفرنس میں شرکت کے لئے جانا ہوا ہے۔ مگر آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔“..... ڈاکٹر کریم نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اس لئے کہ سرداور کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے رپورٹ ملی ہے کہ آپ کی اچانک بیماری اور پھر اچانک صحت یابی میں کافرستان کے چند پنڈتوں اور پچاریوں کا ہاتھ ہے۔“..... عمران نے کہا تو ڈاکٹر کریم کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”یہ کیا نہیں ہے۔ پچاریوں اور پنڈتوں کا میری بیماری اور صحت یابی سے کیا تعلق ہے۔“..... ڈاکٹر کریم نے کہا۔

”یہ بتایا گیا ہے کہ کافرستان ڈاکٹر احسن کی بجائے آپ کو سنتر کا انچارج رکھوانا چاہتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ آپ ہیں کون۔ آپ اپنے بارے میں بتائیں۔“..... ڈاکٹر کریم کا لہجہ یکخت بدلتا گیا تھا۔

”میرا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہے۔“..... عمران نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

”سیکرٹ سروس۔ لیکن آپ تو سائنس دان ہیں۔“..... ڈاکٹر کریم نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”میں نے کہا تھا کہ میں سائنس کا طالب علم ہوں۔ سائنس دان نہیں ہوں۔ آپ نے میری بات کا جواب نہیں دیا۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میری بیماری بھی اچانک نمودار ہوئی تھی اور اسی طرح اچانک غائب بھی ہو گئی ہے۔ یہ کیسی بیماری تھی۔ کیوں آئی اور کیسے چلی گئی۔ یہ آپ ڈاکٹروں سے پوچھیں۔ دوسری بات یہ کہ اس کا تعلق کافرستان کے پنڈتوں اور پچاریوں سے ہے تو یہ بات بھی آپ ان سے معلوم کریں۔ میں تو سوائے چند سائنسی کانفرنسوں کے دیے کبھی گھومنے پھرنے بھی کافرستان نہیں گیا اور نہ میرا ان سے کوئی تعلق ہے۔“..... ڈاکٹر کریم نے اس بار بڑے باعتماد لہجے میں کہا۔

”اوکے۔ ٹھیک ہے۔ میں سرداور کو رپورٹ دے دوں گا۔ آپ بے فکر ہیں اور اب مجھے اجازت دیں۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا تو ڈاکٹر کریم بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ عمران کو اس کی کارتک

چھوڑنے آیا۔ چند لمحوں بعد عمران کا رلے کر آگے بڑھ گیا لیکن کچھ فاصلے پر جا کر اس نے کار روک دی اور جیب سے ایک ریموت کنٹرول نما آله نکال کر اس نے اس کا بٹن پر لیں کر دیا اور پھر وہ آله جیب میں ڈال کر اس نے کار آگے بڑھا دی۔ ایک بار پھر وہ داش منزل کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔

”کیا ہوا عمران صاحب۔ ملاقات ہو گئی؟“..... بلیک زیرو نے عمران کے کرسی پر بیٹھتے ہی کہا۔

”ہاں۔“..... عمران نے کرسی پر بیٹھ کر کہا۔

”کیسی رہی ملاقات؟“..... بلیک زیرو نے پوچھا۔

”میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ کچھ نہ کچھ دال میں کالا بہر حال ہے لیکن کیا ہے یہ سمجھ میں نہیں آ رہا اس لئے میں وہاں خصوصی ڈکٹھا فون لصب کر آیا ہوں۔ ویکھو شاید کوئی رزلٹ سامنے آ جائے۔“..... عمران نے کہا اور پھر جیب سے اس نے وہی ریموت کنٹرول نما آله نکالا اور اس کا ایک بٹن پر لیں کر دیا۔ اسی لمحے کمرے میں ہلکی سی سیٹھی کی آواز سنائی دی۔

”جلدی مت کرو۔ ابھی ایک ہفتہ تو میں سفر میں نہیں جا سکتا۔ جب جاؤں گا تو پھر موقع دیکھ کر کام ہو گا۔“..... کوئی آدمی بات کر رہا تھا۔

”لیکن ڈاکٹر صاحب۔ ایسا نہ ہو کہ آپ کی چھٹی بڑھا دی جائے۔“..... ایک اور آواز سنائی دی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نہیں۔ اب میں بالکل ٹھیک ہوں۔ یہ بات سن لو کہ آج ایک آدمی آیا تھا۔ وہ اپنے آپ کو سیکرٹ سروس کا آدمی بتا رہا تھا اور ساتھ ہی وہ غیر ملکی ڈگریاں بھی بتا رہا تھا۔ میرا تو خیال ہے کہ وہ کوئی خطرناک آدمی ہو سکتا ہے۔“..... پہلی آواز سنائی دی۔

”غیر ملکی ڈگریاں۔ سیکرٹ سروس۔ آپ کا مطلب علی عمران سے تو نہیں ہے۔“..... دوسرے آدمی نے پوچھا۔

”ہاں۔ یہی نام بتا رہا تھا۔ اس نے سرداور کا حوالہ دیا تو میں نے اسے ملاقات کی اجازت دے دی لیکن وہ تو عجیب سی باتیں کرتا رہا اور پھر اچانک چلا گیا۔“..... پہلی آواز نے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو معاملات انتہائی خطرناک صورت اختیار کر گئے ہیں۔ مجھے رپورٹ دینی ہو گی۔ دیری بیڈ۔ اچھا اجازت۔“..... دوسری آواز نے کہا۔

”سنو۔ سنو۔ سنو۔“..... پہلی آواز میں کہا گیا۔

”آپ بھی محتاط رہیں ڈاکٹر صاحب۔ عمران دنیا کا خطرناک ترین سیکرٹ ایجنسٹ ہے۔ مجھے کافرستان اس بارے میں اطلاع دینا ہو گی۔ آپ بھی چونکا رہیں۔ نجانے اس خطرناک آدمی کو آپ کے بارے میں کیا شک ہو گیا ہے۔“..... دوسری آواز جسے ٹلسی رام کہا گیا تھا، نے جواب دیا اور پھر وہ آواز آہستہ آہستہ دور جا کر ختم ہو گئی۔

”نجانے کیا چکر شروع ہو گیا ہے۔“..... پہلی آواز کی بڑبڑاہٹ سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی تو عمران نے آلے کا بٹن آف کیا اور آلہ جیب میں رکھ لیا۔

”یہ پہلی آواز ڈاکٹر کریم کی ہے۔ دوسرے کا نام ٹلسی رام لیا

گیا ہے اور پھر کافرستان کو روپورٹ کے لئے بھی کہا گیا ہے اور ڈاکٹر کریم اسے کہہ رہا تھا کہ وہ جلدی نہ کرے۔ چھٹی کے بعد جب وہ سفر جائے گا تو معاملات دیکھے گے۔ اس کا مطلب ہے کہ ڈاکٹر کریم بہرحال مشکوک ہے۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور اٹھایا اور نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”رانا ہاؤس۔“..... دوسری طرف سے جوزف کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”لیں باس۔ حکم باس۔“..... دوسری طرف سے موبدانہ لمحے میں کہا گیا۔

”ایک ایڈریஸ نوٹ کرو۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جوزف کو ڈاکٹر کریم کی رہائش گاہ کا ایڈریஸ بتا دیا۔

”لیں باس۔ نوٹ کر لیا ہے۔“..... جوزف نے جواب دیا۔

”یہ سوپر فیاض کی رہائش گاہ سے ملحوظہ کوئی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”لیں باس۔“..... جوزف نے جواب دیا۔

”جوانا کو ساتھ لے جاؤ اور پہلے اس کوئی میں بے ہوش کر گئی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

دینے والی گیس فائر کرو اور پھر گھر کے سربراہ جس کا حلیہ تمہیں بتا دیتا ہوں، کو اس طرح اٹھا کر رانا ہاؤس لے آؤ کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کون لے گیا ہے۔..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ڈاکٹر کریم کا حلیہ تفصیل سے بتا دیا۔

”لیں بارے میں سمجھے گیا ہوں“..... جوزف نے کہا۔

”جس کمرے میں ڈاکٹر کریم موجود ہے اس کی درمیانی میز کے نیچے والی سطح پر ایک خصوصی ڈکٹا فون چپکا ہوا ہے۔ وہ بھی تم نے اتار کر ساتھ لے آنا ہے۔..... عمران نے کہا۔

”لیں بارے“..... جوزف نے جواب دیا۔

”اور سنو۔ ڈاکٹر کریم پاکیشیا کے معزز سائنس دان ہیں اس لئے ان کے یا ان کے اہل خانہ کے ساتھ کسی قسم کی بدسلوکی نہیں ہونی چاہئے۔..... عمران نے کہا۔

”لیں بارے“..... جوزف نے جواب دیا۔

”اسے لا کر بلیک روم میں راڑز میں جکڑ دینا اور پھر مجھے چیف کی معرفت اطلاع بھجوادینا۔ میں خود آ کر اس سے پوچھ گچھ کروں گا۔..... عمران نے کہا۔

”لیں بارے“..... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر ایک طرف موجود لالاگ رنچ ٹرانسمیٹر اٹھا کر اس نے اپنے سامنے رکھا اور اس پر ٹائیگر کی فریکنی ایڈ جسٹ کر کے اس نے اس کا بٹن پر لیں کر کے اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ عمران کا لانگ۔ اوور۔..... عمران نے بار بار کال دیتے ہوئے کہا۔

”لیں بارے ٹائیگر ایڈنڈنگ یو۔ اوور۔..... تھوڑی دیر بعد ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔ اس نے کال ایڈنڈ کر لی تھی۔

”ٹائیگر۔ کافرستان کے یہاں ایجنٹس کا گروپ بار کلے بار سے متعلق ہے یا کسی اور سے بھی ہے۔ اوور۔..... عمران نے کہا۔

”بار کلے بار سے بارے بارے ہے یا کسی اور سے بھی ہے۔ اس کا اسٹنٹ ہے گوتم۔ اس گوتم کا سارا سلسلہ ہے لیکن یہ لوگ صرف نگرانی وغیرہ کرتے ہیں۔ اہم معاملات میں شامل نہیں ہوتے۔ اوور۔..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایک آدمی تلسی رام نامی سامنے آیا ہے۔ اس کا تعلق کافرستان حکومت سے ہے لیکن وہ یہاں دارالحکومت میں موجود ہے۔ اس کے بارے میں تم معلومات حاصل کرو۔ مجھے اس کی نشاندہی چاہئے۔ اوور۔..... عمران نے کہا۔

”لیں بارے میں ابھی جا کر معلومات حاصل کرتا ہوں اور پھر آپ کو ٹرانسمیٹر پر رپورٹ دوں گا۔ اوور۔..... ٹائیگر نے کہا۔

”اوکے۔ اوور ایڈنڈ آل۔..... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے اس پر اپنی فریکنی ایڈ جسٹ کی اور اسے ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

”کیا ڈاکٹر کریم کافرستان کو کوئی راز سپلائی کرنا چاہتا ہے۔ ایسا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہوتا تو وہ یہ کام آسانی سے کر سکتا تھا۔ وہ بھی اسی سنٹر میں کام کرتا ہے جہاں پہلے کرتا تھا اور اب بیڈریسٹ کے بعد وہیں کام کرے گا۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

"اب کچھ کچھ منظر نظر آنے لگ گیا ہے۔ ناٹران نے جو رپورٹ دی تھی اس کے مطابق کافرستان کا نیا پرائمری مفسر پنڈتوں اور پچاریوں سے مل رہا ہے۔ کالے جادو کا سارا سیٹ اپ اب بھی کافرستانی ہے۔ یہاں بھی اس کے پیروکار اور عامل موجود ہیں۔ جہاں تک میرا اندازہ ہے سیٹ اپ یہ بنایا گیا ہے کہ ڈاکٹر احسن پر کالا جادو کر کے اسے بیمار کر کے ہسپتال پہنچا دیا جائے۔ اس کے بعد ڈاکٹر کریم سنٹر کا انچارج بن جائے گا اور اس کے ہاتھ وہاں تک پہنچ جائیں گے جہاں تک ڈاکٹر احسن کی موجودگی میں نہیں پہنچ سکتے تھے لیکن پھر ایک مسئلہ کھڑا ہو گیا۔ کیا ہوا۔ کیسے ہوا۔ اس کا علم نہیں لیکن میرے خیال میں ہوا یہ کہ ڈاکٹر کریم پر بھی انتہائی طاقتور کالا جادو کیا گیا۔ اس قدر طاقتور جادو کہ اس کا ہمسایہ سوپر فیاض بھی اس کی زد میں آ گیا۔ ہو سکتا ہے کہ یہ کام حکومت کافرستان کی کسی مخالف پارٹی کا ہو یا یہ بھی ہو سکتا ہے کہ پرائمری مفسر نے جن پنڈتوں اور پچاریوں سے کالے جادو میں مدد لی ہو ان کی کوئی مخالف پارٹی ہو۔ بہرحال ڈاکٹر کریم پر کالا جادو ہوا اور وہ ہسپتال پہنچ گیا۔ پھر اچانک ڈاکٹر کریم ٹھیک ہو گیا اور واپس گھر آ گیا۔ کس نے اسے ٹھیک کیا۔ کیسے کیا۔ اس کا علم نہیں ہے۔ اب ڈاکٹر

کریم سے کوئی تلسی رام ملنے آیا ہے اور ڈاکٹر کریم بیڈریسٹ کے بعد سنٹر جا کر اس کا کام کرنے کی بات کر رہا تھا۔ پھر ڈاکٹر کریم سے مل کر میرا ذاتی خیال ہے کہ وہ ملک و قوم کے ساتھ اس قدر مخلص نہیں ہے جتنا اس کو ہونا چاہئے اور پھر تلسی رام کافرستان میں ہمارے بارے میں اطلاع دینے کی بات کر رہا ہے۔ اس کا واضح مطلب ہے کہ جو کام کافرستانی حکام سیکرٹ ایجنٹوں سے نہیں کر سکے وہ اب کالے جادو سے کرانا چاہتے ہیں۔..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ اگر تلسی رام جیسے ایجنت یہاں موجود ہیں تو وہ ڈاکٹر احسن کو ہلاک بھی کر سکتے تھے۔ روڈ ایکسٹرنس بھی سامنے لایا جا سکتا تھا اور پھر کوئی ایسا اور اقدام کیا جا سکتا تھا۔ انہیں کالا جادو کرنے اور پھر اسے ختم کرنے سے کیا مل جائے گا۔..... بلیک زیرو نے کہا۔

اگر ڈاکٹر احسن ہلاک ہوتے، چاہے وہ کسی بھی انداز میں ہوتے تو لامحالہ پولیس کے ساتھ ساتھ ملٹری اشیلی جنس بھی حرکت میں آ جاتی اور پھر معاملات کو شاید نہ چھپایا جا سکتا جبکہ کالے جادو کا تو کسی کو علم ہی نہیں ہو سکتا۔ پھر بیماری تو کوئی بھی کسی بھی وقت ہو سکتی ہے۔ مسئلہ یہ بن گیا کہ سوپر فیاض بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ گیا اور پھر اس نائبی کے شوربے سے ٹھیک ہو گیا۔ پھر اس سے پہلے وہ بوڑھی عورت اور اس کی بہو کے سلسلے میں نہ صرف کالا جادو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سامنے آ گیا بلکہ یہ بات ہم تک بھی پہنچ گئی۔ اب مجھے خیال آ رہا ہے کہ جسے میں اتفاق سمجھتا تھا کہ سلیمان کو اچانک گاؤں جانا پڑا جس کی وجہ سے اس بوڑھی عورت کی مجھ سے ملاقات ہو گئی اور میں اسے سید چراغ شاہ صاحب کے پاس لے گیا اور کالا جادو سامنے آ گیا۔ یہ اتفاق نہ تھا۔ یہ سب قدرت کی طرف سے ہمیں آ گاہ کے جانے کا باقاعدہ ایک منظر نامہ تھا اور شاید یہی بات شاہ صاحب نے بھی کہی تھی،..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد فون کی گھنٹی نج اٹھی تو عمران نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ایکسٹو“..... عمران نے مخصوص لجھے میں کہا۔

”رانا ہاؤس سے جوزف بول رہا ہوں۔ صاحب سے بات کرنی ہے“..... جوزف نے موڈ بانہ لجھے میں کہا۔

”کیا رپورٹ ہے جوزف“..... عمران نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

”کام مکمل ہو گیا ہے۔ ڈاکٹر کریم بے ہوشی کے عالم میں بلیک روم میں راڑز میں جکڑا ہوا موجود ہے۔ جوانا کو میں نے بلیک روم میں رہنے کا کہا ہے“..... جوزف نے جواب دیا۔

”کوئی پر ابلم تو نہیں ہوئی“..... عمران نے پوچھا۔

”تو بس۔ ہم نے ڈاکٹر کریم کی رہائش گاہ کی عقبی طرف سے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس کے دو کپسول فائر کئے اور پھر میں

عقبی طرف سے اندر کو دیکھ جبکہ جوانا کار لے کر فرنٹ گیٹ پر پہنچ گیا۔ میں نے جا کر گیٹ کھول دیا۔ جوانا کار اندر لے آیا۔ کوئی میں تین ملازم موجود تھے جن میں سے دو کچن میں تھے اور ایک کمرے میں تھا۔ ان کے علاوہ اور کوئی آدمی نہ تھا۔ ڈاکٹر کریم اپنے کمرے میں بیٹھ پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ ان کا حلیہ وہی تھا جو آپ نے بتایا تھا۔ میں نے میز کے نیچے سے ڈکٹافون علیحدہ کیا اور پھر بے ہوش ڈاکٹر کریم کو کانڈھے پر لاد کر گیٹ کے قریب موجود کار کی عقبی گیٹ کے درمیان ڈال دیا۔ پھر جوانا کار لے کر باہر چلا گیا۔ میں گیٹ بند کر کے دوبارہ عقبی دیوار پھانڈ کر باہر آ گیا جبکہ اس دورانہ جوانا کار وہاں لے آیا تھا جس پر بیٹھ کر ہم واپس رانا ہاؤس پہنچ گئے۔ میں نے نگرانی کو بھی چیک کیا لیکن کوئی نگرانی نہ ہو رہی تھی۔..... جوزف نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ میں آ رہا ہوں“..... عمران نے کہا اور اٹھنے ہی لگا تھا کہ ٹرانسیمیٹر سے کال آنا شروع ہو گئی۔ عمران سمجھ گیا کہ کال ٹائیگر کی طرف سے ہے۔ اس نے ٹرانسیمیٹر اٹھا کر اپنے سامنے رکھا اور پھر اس کا بیٹھ پر لیں کر کے اسے آن کر دیا۔

”ہیلو۔ ہیلو۔ ٹائیگر کانگ۔ اور“..... ٹائیگر کی آواز سنائی دی۔

”لیں۔ علی عمران اٹنڈنگ یو۔ کیا رپورٹ ہے۔ اور“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”باس۔ میں نے معلوم کر لیا ہے۔ تلسی رام کافرستان کے مجری نیٹ ورک کا ایک آدمی ہے اور وہ ان دنوں سنترل ہسپتال میں بطور میل نس کام کر رہا ہے۔ اور“..... ٹائیگر نے کہا تو عمران اور سامنے بیٹھا ہوا بلیک زیر و بے اختیار چونک پڑے۔

”میل نس۔ لیکن کب سے ہے وہ وہاں۔ اور“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ تو معلوم نہیں ہے بآس۔ اس کے لئے تو اس میل نس سے یا ہسپتال کی انتظامیہ سے معلوم کرنا ہو گا۔ اور“..... ٹائیگر نے جواب دیا۔

”تم سنترل ہسپتال جاؤ اور اس سے وہاں سے انگو کر کے رانا ہاؤس لے آؤ۔ میں وہاں جا رہا ہوں۔ اور“..... عمران نے کہا۔

”لیں بآس۔ اور“..... ٹائیگر نے کہا۔

”کیسے یہ معلومات ملیں۔ کیا اس گوتم سے معلوم ہوا ہے۔ اور“۔

عمران نے پوچھا۔

”نہ بآس۔ گوتم تو بے حد کا یاں آدمی ہے اور پھر اسے چھیڑنے کا مطلب تھا کہ یہ مجری کا پورا نیٹ ورک ہی تبدیل کر دیا جاتا جبکہ اس نیٹ ورک میں ایسے آدمی موجود ہیں جن سے معلومات خریدی جاسکتی ہیں۔ میں نے ان سے بات کی اور انہوں نے بتایا کہ تلسی رام اہم آدمی ہے اور سنترل ہسپتال میں میل نس کا کام کرتا ہے۔ اور“..... ٹائیگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوکے۔ اسے لے کر رانا ہاؤس پہنچو۔ اور اینڈ آل“۔ عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے وہ اٹھ کھڑا ہوا۔

”عمران صاحب۔ کا لے جادو نے آخر کار آپ کو حرکت دلوا ہی دی“..... بلیک زیر و بے اٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا۔

”یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے۔ تمہارا جادو واقعی سر چڑھ کر بولتا ہے“..... عمران نے کہا تو بلیک زیر و بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر پوچھا۔

بعد عمران رانا ہاؤس پہنچ گیا۔

”جوزف۔ ٹائیگر ایک آدمی کو لے آئے گا۔ اس آدمی اور ٹائیگر دونوں کو بلیک روم میں پہنچا دینا“..... عمران نے بلیک روم کی طرف بڑھتے ہوئے جوزف سے کہا۔

”لیں بآس“..... جوزف نے جواب دیا۔ اس کی عادت تھی کہ وہ عمران کی باتوں پر کوئی سوال کرنا یا کسی تجسس کا اظہار کرنے کی بجائے صرف لیں بآس ہی کہتا تھا اور عمران کے حکم کی وہ اس طرح بے چوں و چرا عقیل کرتا تھا کہ دوسروں کو حیرت ہوتی تھی۔ عمران بلیک روم میں داخل ہوا تو سامنے کری پر راڑز میں جکڑا ہوا ڈاکٹر کریم موجود تھا لیکن اس کی گردن ڈھلنی ہوئی تھی۔ جوانا بلیک روم میں موجود تھا۔ اس نے عمران کو سلام کیا۔

”ماستر۔ یہ آدمی تو شاید سائنس دان ہے“..... جوانا نے کہا۔

”شاید نہیں بلکہ حقیقتا سائنس دان ہے“..... عمران نے راڑز والی کرسیوں کے سامنے پڑی ہوئی کری پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کیا اس نے کوئی غداری کی ہے؟..... جوانا نے پوچھا۔

”کچھ کہا نہیں جا سکتا۔ اسے ہوش میں لے آؤ تاکہ اس سے معلوم ہو سکے کہ اس نے کیا کیا ہے اور کیا کرنے والا تھا۔“ عمران نے کہا تو جوانا نے اثبات میں سر ہلاایا اور پھر جیب سے ایک لمبی گردن والی بوتل نکال کر وہ آگے بڑھا اور اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور اس کا دہانہ ڈاکٹر کریم کی ناک سے لگا دیا۔ چند لمحوں بعد اس نے بوتل ہٹائی اور اس پر ڈھکن لگا کر اس نے بوتل واپس جیب میں ڈال لی اور پھر واپس آ کر عمران کی کرسی کی سائیڈ پر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد ڈاکٹر کریم کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے لگ گئے اور پھر اس نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں اور لاشوری طور پر ایک جھلکے سے سیدھا ہو کر اٹھنے کی کوشش کی لیکن ظاہر ہے راؤز میں جکڑے ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسما کر رہا گیا تھا۔

”تم۔ تم۔ کیا مطلب۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ مجھے کس نے راؤز میں جکڑا ہے؟..... ڈاکٹر کریم نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے رک رک کر کہا۔

”میں نے تم سے ملاقات کے دوران اپنا نام بتا دیا تھا اس لئے دوبارہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ البتہ یہ بتا دوں کہ تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کی تحویل میں ہو؟..... عمران نے سرد لجھے میں کہا۔ ”مگر کیوں۔ میں نے کیا کیا ہے۔ میں نے تو کچھ نہیں کیا۔ یہ

سب کیا ہے؟..... ڈاکٹر کریم نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں جب تمہاری کوٹھی میں تم سے ملاقات کر کے واپس گیا تو ایک آدمی تسلی رام تمہارے پاس آیا اور تم نے اسے میرے بارے میں بتایا تو اس نے حکومت کافرستان کو اطلاع دینے کے لئے کہا۔ کون ہے یہ تسلی رام اور تمہارا اس سے کیا اور کیوں رابطہ ہے؟۔“ عمران نے اسی طرح سرد لجھے میں کہا۔

”تسلی رام۔ وہ کون ہے۔ میں تو کسی تسلی رام کو نہیں جانتا۔“ ڈاکٹر کریم نے کہا۔

”تمہیں اس لئے اب تک کچھ نہیں کہا گیا کہ تم سائنس دان ہو لیکن میرے پیچھے کھڑے ہوئے دیو کو دیکھ رہے ہو۔ اسے لوگوں کی گردنیں توڑنے میں بے حد لطف آتا ہے اور تمہاری گردن تو دیے ہبھی پتلی سی ہے؟..... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

”یہ سب کیوں تم کہہ رہے ہو۔ تم مجھے یہاں کیوں لائے ہو۔ پلیز مجھے واپس جانے دو؟..... ڈاکٹر کریم نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی بلیک روم کا دروازہ کھلا اور جوزف کاندھے پر ایک ادھیڑ عمر کو لادے اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ٹائیگر اندر داخل ہوا۔

”اسے بھی راؤز میں جکڑ دو؟..... عمران نے جوزف سے کہا۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کے کاندھے پر لدا ہوا آدمی تسلی رام ہے۔ ”کہاں سے ملا ہے یہ؟..... عمران نے ٹائیگر کو ساتھ والی کری

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پر بیٹھنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا۔

”باس۔ یہ ہسپتال کو چھوڑ چکا تھا۔ اس نے وہاں عارضی ڈیوٹی حاصل کی تھی۔ پھر اس کا سراغ مل گیا کہ یہ تاج پورہ کے علاقہ میں ایک مکان میں اکیلا رہتا ہے تو میں وہاں پہنچا تو یہ وہاں شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس نے مزاحمت کرنے کی کوشش کی لیکن نشے میں ہونے کی وجہ سے مزاحمت نہ کر سکا اور میں اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آیا ہوں“..... ٹائیگر نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اب بولو ڈاکٹر کریم۔ اسے پہچانتے ہو“..... عمران نے ڈاکٹر کریم سے مخاطب ہو کر کہا تو ڈاکٹر کریم کے چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات ابھر آئے۔

”میں اسے نہیں جانتا۔ یہ کون ہے“..... ڈاکٹر کریم نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”اسے ہوش میں لاو جوزف اور ساتھ ہی کوڑا بھی نکال لاو“..... عمران نے جوزف سے مخاطب ہو کر کہا۔

”لیں بس“..... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے تلسی رام کا ناک اور منہ دونوں ہاتھوں سے بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو جوزف نے ہاتھ ہٹائے اور پیچھے ہٹ کر وہ مڑا اور کونے میں موجود الماری کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے الماری کھولی اور اس میں

سے ایک کوڑا نکال کر اس نے اسے ہاتھ پر لپیٹا اور پھر واپس مڑ آیا۔ اس دوران تلسی رام نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھولیں اور پھر اس نے جیسے ہی گردن گھمائی تو اس کے جسم کو ایک زور دار جھکنا لگا۔

”آپ۔ آپ۔ یہ۔ یہ کون سی جگہ ہے۔ یہ۔ یہ۔“..... تلسی رام نے ڈاکٹر کریم کو اس حالت میں دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

”تمہارا نام تلسی رام ہے اور تم یہاں پاکیشیا میں کافرستان کے ایجنت ہو۔ تمہارا تعلق بار کلے بار کے استنسٹ مینیجر گوم ہے۔ کیوں“..... عمران نے سرد لبجے میں کہا تو تلسی رام غور سے عمران کو دیکھنے لگا جبکہ ڈاکٹر کریم کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”آپ۔ آپ کون ہیں۔ میں تو میل نہ ہوں۔ میرا کسی بار کے مینیجر سے کیا تعلق“..... تلسی رام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جوزف۔ اس سے سچ اگلواؤ“..... عمران نے جوزف سے کہا جو ہاتھ میں کوڑا پکڑے قریب ہی کھڑا تھا۔

”لیں بس“..... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دو قدم آگے بڑھائے اور کوڑے کو ہوا میں چھایا۔

”مم۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ بالکل سچ“..... تلسی رام نے خوفزدہ لبجے میں کہا لیکن دوسرے ہی لمحے شراب کی آواز کے ساتھ ہی کمرہ اس کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا جبکہ ڈاکٹر کریم

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کا چہرہ یکنخت زرد پڑ گیا تھا اور اس نے بے اختیار آنکھیں بند کر لی تھیں۔

”بولو۔ درنہ“..... جوزف نے غراتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی شرداب کی زور دار آواز کے ساتھ کمرہ ایک بار پھر تلسی رام کی دروناک چینخوں سے گونجنے لگا۔

”رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ میں بتاتا ہوں۔ رک جاؤ“..... تلسی رام نے چیختے ہوئے کہا۔

”جب تک بتاؤ گے نہیں اس کا ہاتھ نہیں رکے گا“..... عمران نے کہا اور اسی وقت جوزف نے ایک بار پھر اسے کوڑا مار دیا۔

”ہاں۔ میں بتاتا ہوں۔ میرا تعلق کافرستان کے پیش میل سے ہے۔ میرے ساتھ چھ آدمی اس میل میں شامل ہیں۔ ہمارا چیف گوم ہے بار کا اسٹنٹ مینجر گوم۔ میرا تعلق برہ راست کافرستان کے نئے پرائم منڈر سے ہے۔ انہوں نے مجھے کہا کہ انہوں نے کسی سائنسی سنٹر کے سائنس دان ڈاکٹر احسن پر کالا جادو کرایا ہے اور وہ سنٹرل ہسپتال میں ہے۔ میں وہاں اس کی نگرانی کروں اور ساتھ ساتھ اس کی حالت بتاتا ہوں۔ میں نے سپردازر کو بھاری رشوت دے کر میل نس کی نوکری حاصل کر لی۔ ڈاکٹر احسن وہاں موجود تھا۔ میں نے برہ راست کافرستان کے پرائم منڈر کو اس بارے میں رپورٹ دینا شروع کر دی۔ ادھر میں پرائم منڈر کے حکم پر اس ڈاکٹر کریم سے بھی ملتا رہا۔ ڈاکٹر کریم بھاری رقم کے

عوض اور ایکریمیا میں سیٹل ہونے کے عوض ڈاکٹر احسن کی تحويل تھیں۔ میں کوڈ بک کی نقل کافرستان کو دینے پر تیار ہو گیا لیکن پھر اچانک یہ بیمار ہو کر ہسپتال پہنچ گئے تو میں نے پرائم منڈر کو رپورٹ دی۔ وہ حیران رہ گئے۔ پھر انہوں نے بتایا کہ ڈاکٹر کریم پر ان کی مخالف پارٹی نے کسی سے کالا جادو کرا دیا تھا تاکہ کوڈ بک کافرستان کی موجودہ حکومت حاصل نہ کر سکے لیکن پرائم منڈر نے کسی بڑے گیانی کی مدد سے ڈاکٹر کریم پر کیا جانے والا کالا جادو ہٹوا دیا اور ڈاکٹر کریم واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے۔ پھر تم وہاں ان سے ملنے گئے اور اپنے تعارف کے ساتھ ساتھ سیکرٹ سروس کا حوالہ دیا جس پر میں چونک پڑا۔ میں نے پرائم منڈر کو رپورٹ دی تو وہ بھی بے حد پریشان ہوئے اور انہوں نے کہا کہ وہ جلد ہی اس بارے میں کوئی ایکشن لیں گے لیکن پھر مجھے انغو اکر لیا گیا اور میں یہاں پہنچ گیا۔ بس یہ ہے ساری بات۔..... تلسی رام یا تو سرے سے بولتا ہی نہ تھا یا پھر بولنے پر آیا تو مسلسل بولتا ہی چلا گیا اور پھر جیسے ہی وہ خاموش ہوا اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ جوش میں مسلسل بولے چلا جا رہا تھا اس لئے اس کے اندر ابال سا موجود تھا لیکن جیسے ہی وہ خاموش ہوا وہ تو انائی ختم ہو گئی اور وہ زخموں کی وجہ سے بے ہوش ہو گیا۔

”تم۔ تم اس قدر ظالم بھی ہو سکتے ہو۔ میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔..... ڈاکٹر کریم نے لرزتے ہوئے لجھے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”یہ کا لے جادو والا آئیڈیا کس کا تھا“..... عمران نے پوچھا۔
”کالا جادو۔ وہ کیا ہوتا ہے۔ مجھے تو نہیں معلوم“..... ڈاکٹر کریم
نے ایسے لمحے میں کہا کہ عمران کو فوراً احساس ہو گیا کہ ڈاکٹر کریم
اس معاملے سے لعلم ہے۔

”اوکے۔ میں آ رہا ہوں“..... عمران نے اٹھتے ہوئے جوانا
سے کہا جو اس کی کرسی کے قریب کھڑا تھا۔
”لیں ماٹڑ“..... جوانا نے جواب دیا۔
”مجھے چھوڑ دو۔ مجھے رہا کر دو“..... ڈاکٹر کریم نے یکخت چھینتے
ہوئے کہا۔

”خاموش رہو ورنہ“..... عمران جو بیرونی دروازے کی طرف
بڑھا جا رہا تھا، نے مڑ کر اس قدر سرد لمحے میں کہا کہ ڈاکٹر کریم
اس طرح سہم کر خاموش ہو گیا جیسے پچھے کسی بزرگ کی گھر کی سن کر
سہم جاتے ہیں۔ عمران بلیک روم سے نکل کر اس کمرے میں آیا
جہاں فون موجود تھا۔ عمران نے کرسی پر بیٹھ کر رسیور اٹھایا اور نمبر
پر لیس کرنے شروع کر دیئے۔

”داور بول رہا ہوں“..... دوسری طرف سے سرداور کی آواز
سانی دی کیونکہ جو نمبر عمران نے ملایا تھا وہ ان کا ڈائریکٹ نمبر تھا۔
”علی عمران بول رہا ہوں سرداور“..... عمران نے سنجیدہ لمحے میں
کہا۔

”کیا ہوا ہے۔ تم خیریت سے تو ہو“..... سرداور نے چونک کر

”جوزف۔ اس تلسی رام کو لے جاؤ۔ اس کی بینڈنگ کروتا کہ
ٹائیگر اس سے اس کے سیکشن کے باقی افراد کے بارے میں
معلومات حاصل کر سکے۔ اس کے بعد اسے آف کر باہر کمیں پھینکوا
دینا“..... عمران نے کہا۔

”لیں بس“..... جوزف نے کوڑا ایک طرف رکھتے ہوئے کہا
اور پھر تلسی رام کی کرسی کے عقب میں جا کر اس نے بٹن پر لیس کیا
تو کرسی کے راڑز یکخت غائب ہو گئے اور پھر آگے آ کر اس نے
زخمی اور بے ہوش تلسی رام کو اٹھا کر کاندھے پر لادا اور بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ٹائیگر بھی اٹھ کر اس کے پیچھے بیرونی
دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

”ہاں تو ڈاکٹر کریم۔ تم نے پاکیشیا کے دفاع کی چانپی کوڈ بک
کی نقل کافرستان کو فروخت کرنے کی پلانگ کی اور صرف پلانگ
ہی نہیں بلکہ اس کام کو سرانجام دینے کی کوشش بھی کی“..... عمران
نے سرد لمحے میں کہا۔

”نہیں۔ نہیں۔ یہ سب غلط ہے۔ کوڈ بک تو ڈاکٹر احسن کی
تحویل میں ہے۔ وہ جب تک ریٹائرڈ نہیں ہو جاتے یا مر نہیں
جاتے اس وقت تک ان کے علاوہ اور کسی کی تحویل میں یہ کوڈ بک
نہیں آ سکتی اس لئے یہ سب غلط ہے۔ میں نے تو صرف رقم
کمانے کے لئے تلسی رام اور کافرستانی حکومت کو چکر دیا تھا۔“
ڈاکٹر کریم نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اور انتہائی تشویش بھرنے لجئے میں کہا تو عمران سمجھ گیا کہ اس کی سنجیدگی کی وجہ سے سرداور پریشان ہو گئے ہیں۔

”میں اس لئے سنجیدہ ہوں کہ معاملہ پاکیشیا کے لئے انتہائی حساس ہے۔ آپ مجھے بتائیں کہ دفاع کی کوڈ بک کس کی تحويل میں ہوتی ہے۔“..... عمران نے اسی طرح سنجیدہ لجئے میں کہا۔

”میری تحويل میں ہے۔“..... سرداور نے جواب دیا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا وہ ڈاکٹر احسن کی تحويل میں نہیں ہوتی؟“..... عمران نے

”ہوتی ان کی تحويل میں ہے لیکن دو ہفتے پہلے میں نے طے کیا کہ کوڈ بک کو ایسے خصوصی کاغذ پر منتقل کر دیا جائے جس کی کسی صورت نہ نقل کی جاسکے اور نہ ہی تصوری بنائی جا سکے۔ اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہ اگر اسے نقل کرنے یا اس کی تصوری بنانے کی کوشش کی جائے تو یہ خود بخود واش ہو جائے اس لئے اس کی دو کاپیاں بنانے کا سوچا تھا۔ ایک کاپی مستقل طور پر چیف آف پاکیشیا سینکڑ سروں کی تحويل میں رہے گی تاکہ وہاں سے کوئی اسے حاصل نہ کر سکے اور دوسری کاپی واپس ڈاکٹر احسن کی تحويل میں رکھی جائے گی تاکہ ضرورت پڑنے پر اس سے استفادہ کیا جا سکے۔ چنانچہ ڈاکٹر احسن نے خاموشی سے کوڈ بک میرے حوالے کر دی اور میں نے اس پر کام شروع کیا ہوا ہے اور ابھی تک مکمل نہیں ہوا۔

البتہ ایک دو ہفتوں کے اندر مکمل ہو جائے گا لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو؟..... سرداور نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور پھر اس نے ڈاکٹر کریم اور تمسی رام کے بارے میں تفصیل سے بتا دیا۔

”اوہ۔ اوہ۔ دیری بیٹھ۔ ڈاکٹر کریم نے خداری کی۔ دیری بیٹھ۔ کہاں ہے وہ اب؟“..... سرداور نے انتہائی ناراض سے لجئے میں کہا۔

”میں اسے واپس اس کی رہائش گاہ پر پہنچا رہا ہوں کیونکہ اس نے ابھی تک کوئی جرم نہیں کیا۔ صرف جرم کا ارادہ کیا ہے اور میں ایک سائنس دان کو صرف ارادہ جرم پر کوئی سزا نہیں دے سکتا۔ البتہ آپ انتظامی اچارج ہیں آپ جو قانونی کارروائی چاہیں کر سکتے ہیں۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سامنے کھلی ہوئی تھی قلمدان سے قلم اٹھا کر دستخط کئے اور پھر فائل بند کر کے ایک طرف موجود ٹرے میں رکھ دی۔

”لیں“..... پرائم فشر نے اب بھثنا کر کی طرف متوجہ ہوتے ہوئے کہا۔

”سر۔ پاکیشیا سے جو اطلاعات میں ہیں وہ انتہائی ناخوشگوار ہیں۔“

بھثنا کرنے کہا تو پرائم فشر بے اختیار چونک پڑے۔

”کیسی اطلاعات۔ کھل کر بات کریں“..... پرائم فشر نے ہونٹ چباتے ہوئے قدرے سخت لجھے میں کہا۔

”جناب۔ پاکیشیا میں ہمارے سیکشن کو جس کا انتظامی انچارج گوتم تھا اور عملی انچارج تلسی رام تھا۔ تلسی رام سمیت پورے سیکشن کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ تلسی رام کی لاش ایک دیران علاقے سے ملی ہے۔ اس کے جسم پر اس طرح زخم تھے جیسے اسے کوڑے مارے گئے ہوں اور پھر ان زخموں پر بینڈ ٹج بھی کی گئی ہے۔ گوتم کو بھی اس کے آفس میں گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا ہے اور پورا سیکشن ختم ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ جناب۔ یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ ڈاکٹر کریم کو سروس سے برطرف کر دیا گیا ہے اور ان پر ملک سے غداری اور کافستان کے ساتھ سازش کرنے کے جرم میں مقدمہ چلا�ا جا رہا ہے اور وہ اس وقت جیل میں ہیں۔“..... بھثنا کرنے کہا تو پرائم فشر حیرت بھری نظروں سے اسے دیکھتے رہے۔

”یہ سب کیسے اور کیوں ہوا۔ سب کچھ تو ٹھیک ہو گیا تھا۔ ڈاکٹر دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔ پرائم فشر نے اس فائل پر جوان کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کافستان کے پرائم فشر اپنے آفس میں موجود تھے کہ انشکام کی گھنٹی بجھنے پر انہوں نے ہاتھ پڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”لیں“..... پرائم فشر نے کہا۔

”جناب بھثنا کر پیش ہونا چاہتے ہیں“..... دوسری طرف سے ان کے ملٹری سیکرٹری کی مواد بانہ آواز سنائی دی۔

”بیچج دو“..... پرائم فشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ بھثنا کر کا تعلق کافستان کی قومی سلامتی سے تھا اور اس کے پاس خصوصی طور پر پاکیشی ڈیکٹ کا سوت پہنچا ہوا تھا۔ اس نے گھرے رنگ کا سوت پہنچا ہوا تھا۔ اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پنام کیا اور پھر پرائم فشر کے اشارے پر میز کی دوسری طرف کری پر بیٹھ گیا۔ پرائم فشر نے اس فائل پر جوان کے

کریم پر کیا جانے والا کالا جادو ختم کرا دیا گیا تھا اور وہ اپنی رہائش گاہ پر چلے گئے تھے۔ پھر یہ سب کیا ہوا ہے۔۔۔ پرائم فشر نے حیرت بھرے لبجے میں کہا۔

”جناب۔ جو مصدقہ اطلاعات وہاں سے ملی ہیں ان کے مطابق گوم کو اس کے آفس میں گولی مار کر ہلاک کرنے والا عمران کا شاگرد نائیگر تھا جو اندر ولڈ میں کام کرتا ہے۔ اس کے علاوہ یہ اطلاع بھی ملی کہ ڈاکٹر کریم کی رہائش گاہ پر عمران گیا اور اس نے وہاں اپنا تعارف پا کیشیا سیکرٹ سروس کے رکن کے طور پر کرایا۔ اس کے بعد تلسی رام ڈاکٹر کریم کے پاس گیا تو اس نے اسے تفصیل بتائی جو تلسی رام نے فون کر کے یہاں پہنچائی۔ اس سے یہ نتیجہ نکالا گیا ہے کہ عمران جو پاکیشیا کا خطروناک ترین ایجنت ہے اسے کوڑ بک کے بارے میں معلومات مل گئیں اور اس نے نہ صرف ڈاکٹر کریم کو برطرف کرایا بلکہ تلسی رام اور اس کے سیکشن کا بھی خاتمه کرایا۔۔۔ بھٹنا کرنے کہا۔

”ویری بیڈ نیوز۔ اس کا مطلب ہے کہ ہمارا پلان مکمل طور پر ناکام کر دیا گیا ہے۔ ہم اب نئے سرے سے اس سنٹر میں کسی کو تلاش کریں اور کہ بھی لیں تو اس کا کوئی فائدہ نہیں کیونکہ انہوں نے لامحالہ ڈاکٹر کریم سے معلوم کر لیا ہو گا کہ اس نے ڈاکٹر احسن کی جگہ لے کر کوڑ بک کی نقل ہمیں مہیا کرنی تھی اس لئے لامحالہ اب کوڑ بک کو بھی وہاں سے ہٹا دیا گیا ہو گا۔۔۔ پرائم فشر نے مسلسل

بولتے ہوئے کہا۔

”لیں سر۔ آپ درست فرمائے ہیں۔۔۔ بھٹنا کرنے کہا۔

”اوکے۔ آپ جائیں۔ اب یہ معاملہ ختم سمجھا جائے۔ آپ وہاں کوئی نیا سیکشن قائم کریں۔۔۔ پرائم فشر نے کہا تو بھٹنا کر اٹھا، اس نے پرnam کیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا آفس سے باہر چلا گیا۔

”اس عمران کو سزا ملنی چاہئے۔ اس کو بے کار ہونا چاہئے۔۔۔ پرائم فشر نے بڑاتے ہوئے کہا اور پھر انہوں نے فون کا رسیور اٹھایا کر ایک بٹن پر لیں کر دیا۔

”لیں سر۔۔۔ دوسری طرف سے ان کے فون سیکرٹری کی آواز سنائی دی۔

”بھگوان داس کو بھجو میرے پاس۔۔۔ پرائم فشر نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ان کا سیاسی مشیر بھگوان داس اندر داخل ہوا۔ اس نے پرnam کیا۔

”بیٹھو بھگوان داس۔۔۔ پرائم فشر نے سر ہلاکر اس کے پرnam کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”حکم سرکار۔۔۔ بھگوان داس نے میز کی دوسری طرف کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

”وہی ہوا جس کا خدشہ پنڈت امرناٹھ نے ظاہر کیا تھا۔۔۔ پرائم فشر نے کہا تو بھگوان داس بے اختیار چونک پڑا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میں سمجھا نہیں سرکار“..... بھگوان داس نے کہا تو پرائم مفسٹر نے اسے بھٹنا کر کی دی ہوئی رپورٹ کی تفصیل بتا دی۔

”تو یہ سارا کیا وہرا اس عمران کا ہے“..... بھگوان داس نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات حقیقی ہے“..... پرائم مفسٹر نے جواب دیا۔

”یہ تو بہت برا ہوا سرکار۔ ہم نے بڑی مشکل سے ڈاکٹر کریم پر سے کالا جادو ختم کرایا تھا۔ اب تو سارا کیا کرایا ہی ختم ہو گیا اور آئندہ کے لئے امید بھی ختم ہو گئی“..... بھگوان داس نے افسوس بھرے لجھے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن اس کا حساب اس عمران کو دینا ہو گا۔ ہم اس سے انتقام لئے بغیر نہیں رہ سکتے۔ ہم اس عمران سے انتقام لیں گے۔ اسے ہلاک ہونا پڑے گا۔ تم بتاؤ کہ کیسے انتقام لیا جا سکتا ہے“۔ پرائم مفسٹر نے غصیلے انداز میں میز پر مکا مارتے ہوئے کہا۔

”جناب۔ پنڈت امرناٹھ نے جب اس عمران کے بارے میں بات کی تھی تو میں نے اس کے بارے میں معلومات حاصل کی تھیں۔ مجھے جو بتایا گیا وہ انتہائی حیرت انگیز ہے۔ اس عمران نے اپنے ساتھیوں کی مدد سے سینکڑوں بار کافرستان کی سیکرٹ سروس، پاوار ایجننسی اور ملٹری ایشیلی جنس کو شکست دی ہے اور اب تو اس کے خوف کی وجہ سے صدر صاحب جو اسے بہت اچھی طرح جانتے ہیں پاکیشیا کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی اجازت ہی نہیں دیتے“۔

بھگوان داس نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ ہم اس سے انتقام نہ لیں۔ یہ کیسے ممکن ہے“..... پرائم مفسٹر نے غصیلے لجھے میں کہا۔

”میں نے کب یہ عرض کیا ہے سرکار۔ میں تو صرف یہ بتا رہا ہوں کہ عام انداز میں اسے ہلاک نہیں کیا جا سکتا۔ ہاں البتہ اس پر کالے جادو کا سب سے تیز عمل کرایا جائے تو پھر اس کی باقی زندگی مناک انداز میں گزرے گی اور آپ کا انتقام بھی پورا ہو جائے گا“..... بھگوان داس نے کہا۔

”کون سا عمل“..... پرائم مفسٹر نے چونک کر پوچھا۔

”آگیا بیتال کا عمل سرکار“..... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ کالے جادو کا عمل ہے۔ تمہیں اس بارے میں کیا معلوم ہے“..... پرائم مفسٹر نے حیرت بھرے لجھے میں پوچھا۔

”سرکار۔ آگیا بیتال کالے جادو کا سب سے خطرناک عمل ہے۔ اسے وہی کر سکتا ہے جو نے بیتال کو اپنے قبضے میں کر رکھا ہو اور سنا گیا ہے کہ اس وقت پوری دنیا میں پنڈت امرناٹھ کے قبضے میں آگیا بیتال ہے لیکن آگیا بیتال کا عمل اس قدر خوفناک ہے کہ اس کے لئے چوراں محل سے اجازت لینا ضروری ہوتا ہے کیونکہ بغیر اجازت کے اگر اسے کیا جائے تو جس پر کیا جائے وہ تو تباہ ہوتا ہی ہے لیکن کرنے والا بھی ساتھ ہی اس کے اثرات میں آ جاتا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”وہ تعریفیں نہیں کر رہے تھے سرکار بلکہ آئندہ چیز آنے والی اڑچنوں کی بات کر رہے تھے اور جیسا انہوں نے کہا تھا ویسے ہی ہوا ہے سرکار۔ وہی اڑچنیں پیدا ہوئیں اور ہمارا کام ہو جانے کے باوجود نہ ہوا۔“..... بھگوان داس نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں بہر حال اس عمران سے انتقام لینا ہے۔ تم اس سے بات کرو ورنہ ہم کوئی اور راستہ سوچیں گے۔“..... پرائم فنڈر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون پیس اٹھا کر انہوں نے بھگوان داس کے سامنے رکھ دیا۔ بھگوان داس نے رسیور اٹھایا اور فون پیس کے نیچے موجود بٹن پر لیں کر کے اسے ڈائریکٹ کیا اور پھر تیزی سے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔

”بھاگو بول رہا ہوں۔“..... دوسری طرف سے ایک کرخت سی مردانہ آواز سنائی دی۔

”بھگوان داس بول رہا ہوں۔ مہا منتری ہاؤس سے۔ پنڈت امرناٹھ سے بات کراو۔“..... بھگوان داس نے قدر بار عرب لجھے میں کہا۔

”اچھا سرکار۔“..... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”پنڈت امرناٹھ بول رہا ہوں۔ اب کیا ہو گیا ہے بالک۔“..... دوسری طرف سے وہی بلغم زدہ کانپتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔ ”پنڈت جی۔ جو اڑچنیں آپ نے بتائی تھیں وہ سامنے آگئی نے کہا۔

ہے اس لئے بڑے بڑے عامل آگیا بیتال کا نام سنتے ہی کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں۔..... بھگوان داس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اس عمل کا کیا نتیجہ مرتب ہوتا ہے۔“..... پرائم فنڈر نے پوچھا۔

”جس پر اس کا عمل کیا جائے وہ باقی ساری عمر اندر کی خوفناک آگ میں جلتا رہتا ہے۔ اسے ہر لمحے یہی محسوس ہوتا ہے کہ وہ آگ کے خوفناک الاؤ میں زندہ جل رہا ہے اور وہ چیختا چلاتا، روتا اور فریاد کرتا رہتا ہے کہ اسے آگ سے نجات دلائی جائے لیکن بظاہر ایسا نہیں ہوتا اور وہ جسمانی طور پر صحت مند ہوتا ہے لیکن آگیا بیتال کی وجہ سے وہ ذہنی طور پر پاگل ہو جاتا ہے اور اکثر دیکھا گیا ہے کہ نہ لوگ اس کی کیفیت کو برداشت کر سکتے ہیں اور نہ ہی وہ خود اس لئے یا تو اسے اس آگ سے نجات دلانے کے لئے لوگ اسے ہلاک کر دیتے ہیں یا پھر وہ خود ہی کمزور ہو کر اور خود ہی چیخ چیخ کر ہلاک ہو جاتا ہے۔“..... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا اس عمران پر آگیا بیتال کا عمل کیا جا سکتا ہے۔“..... پرائم فنڈر نے پوچھا۔

”پنڈت امرناٹھ اگر چاہیں تو ضرور کیا جا سکتا ہے سرکار۔“..... بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن وہ تو پہلے ہی اس کی تعریفیں کر رہا تھا۔“..... پرائم فنڈر نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہیں۔۔۔ بھگوان داس نے کہا۔

”کیا ہوا“۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے چونک کر کہا تو بھگوان داس نے پوری تفصیل بتا دی۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہمارا حساب بھی یہی بتا رہا تھا اس لئے ہم نے صاف صاف بات کی تھی۔ اب تم کیا چاہتے ہو“۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”مہا منتری انتقام لئے بغیر سکون سے نہیں رہ سکتے۔ وہ چاہتے ہیں کہ آپ اس پر آ گیا بیتال کا عمل کریں تاکہ اس کی موت عبرتاک ہو سکے اور ان کا انتقام پورا ہو جائے۔ اس کے لئے آپ جو کامنا ظاہر کریں پوری کی جائے گی“۔۔۔ بھگوان داس نے کہا۔

”آ گیا بیتال۔ لیکن اگر ایسا نہ ہو سکا تو پھر یہ عمران مقابلے پر اتر آئے گا“۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”کیوں نہ ہو سکا پنڈت جی۔ آپ مہا منتری کا انتقام پورا کرنے میں مددے کر ان کی خوشنودی بھی حاصل کر لیں گے اور آئندہ بھی آپ فائدہ میں رہیں گے۔ اب بھی آپ جو چاہیں آپ کو مل سکتا ہے اس لئے پنڈت جی یہ کام آپ نے کرنا ہے۔“

بھگوان داس نے کہا۔

”اچھا۔ پھر ایک گھنٹی بعد مجھ سے دوبارہ بات کرنا۔ میں چوراں محل کے پنڈت امر دیو سے بات کر لوں۔ پھر جواب دوں گا۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے تقریباً رضا مندی ظاہر کرتے ہوئے کہا

اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو بھگوان داس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

”یہ عمران آخر ہے کیا کہ مہا پنڈت بھی اس کے سامنے آنے سے گھبراتے ہیں“۔۔۔ پرائم منش نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”اصل بات یہ ہے سرکار کہ ایک تو یہ خطرناک ایجنسٹ ہے۔ دوسرا یہ عام آدمی نہیں ہے۔ یہ مسلمانوں کا مہارشی نہیں تو رشی

بہر حال ہے اور کالا جادو وغیرہ رشیوں کے خلاف استعمال کرنا بے حد مشکل ہوتا ہے“۔۔۔ بھگوان داس نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہمارا ملک پاکیشی سے پانچ گنا بڑا ہے۔ ہمارے پاس ایجنسیوں اور ایجنسیوں کی کوئی کمی نہیں ہے پھر بھی ہم ایک آدمی کو ہلاک نہیں کر سکتے۔ حیرت ہے“۔۔۔ پرائم منش نے منه بناتے ہوئے کہا۔

”سرکار۔ آپ اس عہدے پر اب براجمن ہوئے ہیں اس لئے آپ کو اس کے بارے میں پوری معلومات نہیں ہیں۔ اس سے ہم نہیں، سپر پاور ایکریمیا، رو سیاہ، گریٹ لینڈ، کارمن اور تمام چھوٹے بڑے ملکوں کی حکومتیں اور ایجنسیاں گھبراتی ہیں اس لئے اس آدمی کو اگر ختم کیا جا سکتا ہے تو ایسے ہی خربوں سے ختم کیا جا سکتا ہے جیسے کالا جادو۔ اب یہ آدمی چاہے لاکھ تیز طرار، ذہین اور خطرناک ہو لیکن اب پنڈت امرناٹھ کے مقابلے پر تو نہیں آ سکتا۔ چوراں محل کا سامنا تو نہیں کر سکتا“۔۔۔ بھگوان داس نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اب پنڈت امرنا تھے مان جائے تو پھر ہی کچھ ہو سکے گا۔“ پرائم فشر نے کہا۔

”مجھے یقین ہے کہ وہ مان جائیں گے۔“..... بھگوان داس نے جواب دیا اور پھر ایک گھنٹہ گزرنے کے بعد بھگوان داس نے ایک بار پھر رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔ تھوڑی دیر بعد پنڈت امرنا تھے سے رابطہ ہو گیا۔

”پنڈت جی۔ کیا فیصلہ کیا ہے آپ نے۔“..... بھگوان داس نے پوچھا۔

”بالک۔ میری چوراس محل کے پنڈت امر دیو سے بات ہو گئی ہے اور گیانی ہری چند سے بھی میں نے کنڈلی بنوالی ہے۔ ان سب کا کہنا ہے کہ اس عمران پر صرف کالے جادو کے آگیا بیتال کا عمل ہو سکتا ہے لیکن ساتھ ہی یہ بھی بتایا گیا ہے کہ وہ کوئی نہ کوئی راستہ آگیا بیتال کے خاتمے کا بھی ملاش کر لے گا۔ اس کے پیچھے مسلمانوں کے بڑے بڑے رشی موجود ہیں اس لئے اس پر براہ راست ہاتھ نہ ڈالا جائے تو بہتر ہے۔ البتہ اس کے کسی دوسرے آدمی پر ہاتھ ڈالا جا سکتا ہے۔“..... پنڈت امرنا تھے نے ادھر ادھر کی بات کرنے کے بعد آخر کار اصل بات کر دی۔

”رسیور مجھے دو۔“..... پرائم فشر نے کہا تو بھگوان داس نے رسیور ان کی طرف بڑھا دیا۔

”پنڈت امرنا تھے۔ میں مہا منتری بول رہا ہوں۔ مجھے حیرت کے آپ جیسے رشی اس طرح ایک آدمی سے لڑے بغیر شکست مان رہے ہیں۔ کیا کافرستان کے رشی ان سے کم ہیں۔ آپ کم ہیں۔ چوراس محل کیا نکلوں کا بنا ہوا محل ہے۔ پوری دنیا پر کالے جادو کا خوف طاری ہے اور یہاں کالا جادو ایک آدمی سے ڈر رہا ہے۔“..... پرائم فشر نے جذباتی لمحے میں باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا۔

”آپ کا حکم سر آنکھوں پر مہا منتری جی۔ ہم سب آپ کی جتنا ہیں۔ ٹھیک ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق ہو گا۔ ہم اس عمران پر آگیا بیتال کا سب سے بڑا کالا عمل کریں گے۔ ایسا عمل جو اس سے پہلے کسی پڑھنیں ہوا۔ ہم اسے اور اس کے حواریوں سب کو جسم کر دیں گے۔ یہ ہمارا وعدہ ہے۔“..... پنڈت امرنا تھے نے کہا۔

”ہم آپ کو ایک کروڑ روپے بھجوادیتے ہیں۔ اس سے دس گنا انعام اس وقت بھی دیں گے جب ہمارا یہ دشمن ہلاک ہو جائے گا۔“..... پرائم فشر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی انہوں نے رسیور رکھ دیا۔

”پرماتما کی کرپا ہو گئی سرکار۔ پنڈت امرنا تھے آگیا بیتال کالے جادو کا سب سے بڑا عمل کرنے پر رضامند ہو گئے۔ یہ ایسا جادو ہے جس کا کوئی توڑنہیں ہے حتیٰ کہ چوراس محل بھی اس کا توڑنہیں کر سکتا۔“..... بھگوان داس نے مسرت بھرے لمحے میں کہا۔

”کیا تمہیں معلوم ہے کہ آگیا بیتال کا عام عمل کیا ہوتا ہے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کیسے کیا جاتا ہے اور سب سے کالا عمل کیا ہوتا ہے اور کیسے کیا جاتا ہے۔..... پرائم مفسٹر نے پوچھا۔

”جی سرکار۔ عام عمل تو یہ ہوتا ہے کہ آگیا بیتال کو طلب کر کے اس آدمی کی تصویر دکھائی جاتی ہے اور پھر اسے حکم دیا جاتا ہے اور اسے دس معصوم بچوں کو جن کی عمریں چار سال سے زیادہ نہ ہوں اور جو اپنے ماں باپ کے اکلوتے میٹھے ہوں کی بھینٹ دینا پڑتی ہے۔ اس عمل سے وہ آدمی خوفناک موت کا شکار ہو جاتا ہے۔ وہ چیختا چلاتا ہے، روتا ہے، پیٹتا ہے کہ اس کے پورے جسم میں آگ لگی ہوئی ہے۔ آنکھوں سے، کانوں سے، سر کے بالوں سے حتیٰ کہ پورے جسم کے ایک ایک پورے آگ کے شعلے نکل رہے ہیں لیکن بظاہر کچھ نہیں ہوتا لیکن اس آدمی کو ایسی ہی تکلیف ہو رہی ہوتی ہے جیسے ایک آدمی کو اصل آگ لگنے پر محسوس ہوتی ہے۔ اس طرح وہ تڑپ تڑپ کر آخر کار ہلاک ہو جاتا ہے۔..... بھگوان داس نے کہا۔

”اس کا توڑ ہوتا ہے۔..... پرائم مفسٹر نے پوچھا۔

”ہاں۔ سرکار۔ بڑے بڑے رشی اس کا توڑ کر لیتے ہیں اور آگیا بیتال کو فرار ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں ورنہ وہ خود بجسم کر دیا جاتا ہے۔..... بھگوان داس نے کہا۔

”یہ آگیا بیتال کون ہوتا ہے۔..... پرائم مفسٹر نے پوچھا۔

”سرکار۔ آگی دیوتا اور سمندروں کے دیوتا کے درمیان لڑائی

ہوئی۔ آگی دیوتا نے پوری دنیا کے سمندر پی لئے لیکن اس کی آگ نہ بھی جس پر ایشور نے اسے حکم دیا کہ وہ سارے سمندر والپس کرے۔ جب آگی دیوتا نے ایسا کیا تو سمندر کے ساتھ ساتھ آگی کے خوفناک شعلے بھی باہر آگئے اور یہ سارے سمندر آگ کے بن گئے جس پر ایک بار پھر ایشور نے حکم دیا کہ آگی دیوتا یہ آگ اکٹھی کرے۔ چنانچہ آگی دیوتا نے سمندروں پر موجود آگ اکٹھی کر لی۔ اس سے آگیا بیتال وجود میں آگیا۔ بظاہر خوفناک آگ لیکن دراصل سمندروں کی ٹھنڈک۔ پھر چوراں محل کے پنڈت امر دیو نے آگی دیوتا کی برسوں تک پوچا کی اور جب اس پوچا سے آگی دیوتا خوش ہو گئے تو پنڈت امر دیو نے ان سے آگیا بیتال مانگ لیا۔ تب سے آگیا بیتال کالے جادو کا سب سے خطرناک عمل سمجھا جاتا ہے۔ اس میں بیک وقت پانی کی سی ٹھنڈک اور خوفناک آگ کی سی حدت موجود ہوتی ہے۔..... بھگوان داس نے باقاعدہ تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ کہہ رہے تھے کہ اس کا سب سے بڑا عمل کالا عمل بھی ہوتا ہے۔ وہ کیا ہوتا ہے۔..... پرائم مفسٹر نے پوچھا۔

”اس میں پانی کی ٹھنڈک کو ختم کر کے اصل آگی ظاہر کر دی جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ جس پر یہ عمل کیا جائے وہ ایک پل میں جل کر بجسم ہو جاتا ہے۔..... بھگوان داس نے کہا۔

”ہاں۔ اب مجھے یقین آگیا ہے کہ ہمارا انتقام پورا ہو جائے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گا۔ تم جا کر ایک کروڑ روپے پنڈت جی کو بھجوانے کا بندوبست کرو اور جب یہ عمران جل کر جسم ہو جائے تو مجھے اطلاع دو۔ ہم تمہیں بھی خوش کر دیں گے۔۔۔۔۔ پرائم فنڈر نے کہا تو بھگوان داس نے شکریہ ادا کیا اور پھر پرnam کر کے وہ انھا اور تیز تیز قدم انھاتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کافرستان کے مشہور شہر گمارس کے نواحی علاقے میں موجود ایک مندر کے ایک بڑے کمرے میں اس وقت سیاہ رنگ کی دری پر ایک بوڑھا آدمی آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ اس قدر بوڑھا تھا کہ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے پورے کافرستان میں اس سے زیادہ بوڑھا آدمی اور کوئی نہیں ہو گا لیکن اس کے باوجود اس کا جسم ورزشی اور چہرے پر جوانوں جیسی تازگی اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔ یہ پنڈت امرنا تھا جس کا پورے کافرستان میں کالے جادو کا سب سے بڑا عامل ہونے کی وجہ سے بے حد احترام کیا جاتا تھا۔ بڑے پچاری اور پنڈت اس کے سامنے سر جھکا دیا کرتے تھے۔ کہا جاتا تھا کہ پورے کافرستان میں کالے جادو کا سب سے بڑا نام پنڈت امرنا تھا کا ہے۔ گو پورے کافرستان کے ساتھ ساتھ پاکیشیا اور ناپال جیسے چھوٹے چھوٹے ملکوں میں کالے جادو کے چھوٹے

بڑے بے شمار عامل ہر طرف پھیلے ہوئے تھے لیکن ان میں اصل عامل بے حد کم تھے۔ زیادہ تر لوگ اس کی آڑ میں دوسروں کو لوٹنے کے کام پر عمل پیرا تھے اور عام لوگ تو ایک طرف اچھے خاصے پڑھے لکھتے تھے کہ اعلیٰ تعالیٰ یافہ افراد بھی اپنی اپنی جائز یا ناجائز خواہشات کو ہر صورت میں پورا کرنے کے لئے اس گھناؤ نے کھیل میں شرکیک ہو جاتے تھے۔ کافرستان میں تو اسے عقیدے کے طور پر مانا جاتا تھا لیکن پاکیشیا جیسے مسلم ملک میں بھی توہم پرستی اور اندھی خواہشات کی تیکمیل کے لئے لوگ کالے جادو کے پیچھے اپنا دین ایمان اور اپنی محنت سے کمایا ہوا مال لٹانے میں پیچھے نہیں تھے۔ خاص طور پر خواتین کی اکثریت کالے جادو کے لئے عالموں کا شکار بنتی رہتی تھیں۔ اس وقت بڑے کمرے میں فرش پر پچھی ہوئی سیاہ رنگ کی دری پر پنڈت امرناٹھ آلتی یا لتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ وہ سر سے گنجانے تھا۔ البتہ اس کی بھنویں اور پیلیں تک سفید تھیں۔ اس نے صرف سیاہ رنگ کی دھوتی باندھ رکھی تھی۔ اس کے سامنے چار سیاہ رنگ کے پیالے موجود تھے جن میں سیاہ رنگ کے دانے بھرے ہوئے تھے اور اس کے ساتھ ہی ایک چھوٹی سی انگیٹھی بھی موجود تھی۔ پنڈت امرناٹھ باری باری ان پیالوں میں سے دانوں کی مٹھی بھر کر جلتی ہوئی انگیٹھی میں ڈال رہا تھا اور چڑچڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ عجیب اور نامانوس سی بوکمرے میں پھیل جاتی تھی۔ پھر اچانک کمرے کا دروازہ کھلا اور دو بوڑھے پچاری ایک دوسرے کے

پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہوئے۔ ان کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ وہ دونوں پنڈت امرناٹھ کے سامنے پہنچ کر جھکے اور پنڈت امرناٹھ کے ہاتھ کے اشارے سے اس کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گئے۔

”کیا آگیا ہے چوراں محل کے پنڈت امر دیو کی؟“..... پنڈت میں بلغم زده کا نپتی ہوئی آواز میں پوچھا۔

”انہوں نے کہا ہے کہ اس آدمی پر کالے جادو کا عمل ناممکن ہے کیونکہ یہ آدمی روشنی کا آدمی ہے اور اس کے پیچھے روشنی کی بڑی بڑی شخصیات ہیں اور اگر اس پر عمل کا اثر نہ ہوا تو پھر یہ چوراں محل کو بھی تباہ کر سکتا ہے۔“..... ان دو بوڑھوں میں سے ایک نے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ ہم مہا منتری سے وعدہ کر چکے ہیں اور پہلے ہم نے پنڈت امر دیو سے پوچھا تھا۔ انہوں نے وعدہ کر لیا تھا۔“..... پنڈت امرناٹھ نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

”انہوں نے کہا ہے کہ اس عمران کی بجائے اس کے کسی اور آدمی جس کا اس آدمی سے گھرا اعلق ہو، پر کالا جادو آسانی سے کیا جاسکتا ہے۔“..... آنے والے پچاری نے کہا۔

”نہیں۔ ہمیں ہر صورت میں اس عمران پر کالا جادو کر کے اسے ہلاک کرتا ہے۔ ہم مہا منتری کو وچن دے چکے ہیں اور ہم اپنا وچن نہیں توڑ سکتے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے انتہائی غصیلے لمحے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”پھر جو حکم ہو سرکار“..... آنے والے پچاری نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم جاسکتے ہو۔ جاؤ“..... پنڈت امرناٹھ نے اسی طرح غصیلے لمحے میں کہا تو وہ دونوں پچاری تیزی سے اٹھے اور پر نام کر کے سر جھکا کر مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے ہوئے کرے سے باہر چلے گئے۔ ان کے عقب میں دروازہ خود بند ہو گیا۔ پنڈت امرناٹھ نے سب سے آخر میں پڑے ہوئے پیالے میں سے دانوں کی مٹھی بھری اور جلتی ہوئی انگیٹھی میں ڈال دی۔ چڑچڑاہٹ کی آواز کے ساتھ ہی کثیف دھواں کرے میں پھیلتا چلا گیا اور ساتھ ہی انہائی تیز اور مکروہ بوہر طرف پھیل گئی۔

”کالو بھیرن حاضر ہو“..... پنڈت امرناٹھ نے دو تین بار ہاتھ کو زمین پر مارتے ہوئے کہا تو دور سے ایسی آواز قریب آتی ہوئی سنائی دینے لگی جیسے کوئی بچہ قلقاریاں مار کر نہس رہا ہو۔ پھر یہ لخت انگیٹھی سے اٹھنے والا دھواں تیزی سے اکٹھا ہونا شروع ہو گیا اور چند لمحوں بعد ایک سیاہ رنگ کا آدمی جس کی آنکھیں گہری سرخ تھیں خودار ہوا اور اس نے پنڈت امرناٹھ کے سامنے زمین پر ماتھا مکا دیا۔

”اٹھ کر بیٹھو کالو بھیرن“..... پنڈت امرناٹھ نے زمین پر ایک بار پھر زور سے ہاتھ مارتے ہوئے کہا تو وہ سیاہ بھتنا سا اٹھ کر دوز انو ہو کر بیٹھ گیا لیکن اس کا سر جھکا ہوا تھا۔

”حکم مہاراج“..... کالو بھیرن کے منہ سے چھپتی ہوئی سی آواز سنائی دی۔

”پاکیشیا کے دارالحکومت میں ایک آدمی ہے جس کا نام عمران ہے اور وہ گنگ روڈ کے فلیٹ نمبر دو سو میں اپنے باورچی کے ساتھ رہتا ہے اور انہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے۔ اسے دیکھو اور مجھے بتاؤ کہ وہ اس وقت کیا کر رہا ہے“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”میں نے دیکھ لیا ہے مہاراج۔ یہ آدمی اپنے فلیٹ میں کرسی پر بیٹھا کوئی کتاب پڑھ رہا ہے۔ اس کا باورچی فلیٹ میں موجود نہیں ہے“..... کالو بھیرن نے جواب دیا۔

”اب یہ دیکھو کہ اس آدمی میں روشنی ہے یا نہیں“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”میں نے دیکھ لیا ہے مہاراج۔ اس آدمی کے اندر بھی روشنی ہے اور اس کے سر پر بھی روشنی کا ہالہ موجود ہے لیکن یہ روشنی مسلمانوں کے رشیوں میں موجود روشنی سے بہت بلکی ہے“..... کالو بھیرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہم اس آدمی پر کالے جادو کے سب سے خوفناک آگیا بیتال کا عمل کرنا چاہتے ہیں اور عمل میں انہائی سخت مراحل ہیں لیکن ہمیں بتایا گیا ہے کہ اس پر کالے جادو کا عمل نہیں ہو سکتا“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میں نے دیکھ لیا ہے مہاراج۔ موجودہ صورت میں تو واقعی ایسا نہیں ہو سکتا۔ جیسے ہی کالے جادو کا عمل ہو گا وہ اس سے تکرا کر خود بخود ختم ہو جائے گا۔ البتہ کالو بھیرن یہ بتا سکتا ہے کہ اس پر عمل کیسے ہو سکتا ہے۔“..... کالو بھیرن نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہم نے مہا منتری کو وچن دیا ہے اس لئے ہم اپنا وچن ہر صورت میں پورا کرنا چاہتے ہیں۔ بولو۔ کیسے ہو سکتا ہے وچن پورا۔“ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”کالو بھیرن بتاتا ہے کہ براہ راست اس عمران پر کالے جادو کا عمل کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اس کے کسی ساتھی یا اس کے کسی رشتہ دار پر کالا جادو کیا جائے اور پھر اسے بتا دیا جائے کہ جب تک وہ چوراں محل کو ختم نہیں کرے گا اس وقت تک کالا جادو ختم نہیں ہو سکتا۔ پھر عمران کافرستان آئے گا اور چوراں محل پہنچے گا۔ جیسے ہی وہ چوراں محل کی حدود میں داخل ہو گا اس کی روشنی اس کی کوئی مدد نہ کر سکے گی اور پھر اس پر آگیا بیتال کا عمل کر دیا جائے تو وہ آخر کار ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔“..... کالو بھیرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایسا کون عزیز اور رشتہ دار ہو سکتا ہے جس کے لئے وہ دوڑا چلا آئے گا۔ بولو۔“..... پنڈت امرناٹھ نے پوچھا۔

”اس کی ماں ہے، باپ ہے، بہن ہے، بہنوی ہے۔ اس کا باورچی ہے، شاگرد ہے اور اس کے ساتھی ہیں جن میں دو عورتیں بھی شامل ہیں۔ اس کے علاوہ اس کے دوست احباب بھی ہیں۔ بزرگوں میں بے شمار لوگ ہیں۔“..... کالو بھیرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ ماں پر عمل کیا جاسکتا ہے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔ ”نہیں آقا۔ اس کی ماں بے حد نیک عورت ہے۔ ہر وقت روشنی کا کلام پڑھتی رہتی ہے۔ اس پر کالا جادو تو کیا کسی جادو کا عمل بھی نہیں ہو سکتا۔“..... کالو بھیرن نے جواب دیا تو پنڈت امرناٹھ کے چہرے پر شدید غصے کے تاثرات ابھر آئے۔

”تم مجھ سے مذاق کر رہے ہو۔ مجھ سے۔ پنڈت امرناٹھ سے۔ ابھی تم نے خود کہا ہے کہ اس کی ماں ہے اور اب کہہ رہے ہو کہ اس کی ماں پر عمل نہیں ہو سکتا۔ میں تمہیں تو پہلے جلا کر بھسم کر تک کالا جادو ختم نہیں ہو سکتا۔ پھر عمران کافرستان آئے گا اور چوراں محل پہنچے گا۔ جیسے ہی وہ چوراں محل کی حدود میں داخل ہو گا اس کی روشنی اس کی کوئی مدد نہ کر سکے گی اور پھر اس پر آگیا بیتال کا عمل کر دیا جائے تو وہ آخر کار ہلاک ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔“..... کالو بھیرن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”معافی چاہتا ہوں سرکار۔ میرا یہ مطلب نہ تھا جو آپ سمجھ رہے ہیں۔ اس وقت تو میں نے نام لیا تھا لیکن اب جبکہ آپ نے ماں کا نام لیا تو میں نے اسے غور سے دیکھا اور آپ کو بتا دیا۔“..... کالو بھیرن نے دونوں ہاتھ جوڑ کر سر جھکاتے ہوئے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا۔

”تم سب کو پہلے دیکھ لو۔ پھر ان میں سے جس پر عمل ہو سکتا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہے اس کے بارے میں بتاؤ۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”سرکار۔ میں نے سب کو دیکھ لیا ہے۔ سب اعلیٰ کرداروں کے مالک ہیں لیکن وہ بات نہیں ہے جو ہماری ضرورت ہے۔ البتہ اس کا ایک دوست ایسا ہے جو ہمارے ڈھب پر آ سکتا ہے کیونکہ وہ غلط کام کرنے میں عارثیں سمجھتا۔ اس کا نام فیاض ہے اور وہ وہاں ملکہ اشیلی جنس میں ملازم ہے اور پہلے بھی اس پر کالے جادو کا عمل ہو چکا ہے۔ گویہ عمل بالکل ہلاک تھا لیکن ہو چکا ہے اور اسے ایک روشنی کے آدمی نے ختم کر دیا تھا۔ اگر اس پر طاقتور مل کر دیا جائے تو آسانی سے اس کا توڑ نہ کیا جاسکے گا۔۔۔ کالو بھیرن نے کہا۔

”کس نے عمل کیا تھا اور کس نے کیسے ختم کیا تھا۔ تفصیل سے بتاؤ کالو بھیرن۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”سرکار۔ جب سائنس دان ڈاکٹر کریم پر کالے جادو کا عمل کیا گیا جو پنڈت کرش نے گوپی چند کے ذریعے کرایا تھا تو وہ اتنا طاقتور تھا کہ گوپی چند کے ہاتھ سے نکل گیا اور یہ فیاض جو اس ڈاکٹر کریم کا ہمسایہ ہے اس کی پیٹ میں آ کر ہسپتال پہنچ گیا۔ پھر یہ عمران جو اس کا دوست ہے اس سے ملنے گیا اور جب اس کے باور پھر نے بتایا کہ اس پر کالا جادو کیا گیا ہے تو یہ دونوں مسلمانوں کے ایک رشی کے پاس گئے۔ اس رشی نے شوربہ دیا جس میں روشنی ڈال دی اور پھر جیسے ہی اس شوربے کے دو چمچے فیاض کے حلق سے نیچے اترے اس پر اثر انداز کالا جادو ختم ہو گیا۔۔۔ کالو بھیرن

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ایسا نہ ہو کہ اب پھر یہی کام ہو۔ وہ یہاں چوراں محل آنے کی بجائے وہیں کے کسی بڑے رشی کو کہہ کر اس کا توڑ کرا دئے۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”آپ اس پر آگیا بیتال کا عام عمل کرائیں تاکہ وہ ہلاک بھی نہ ہو اور عمل میں جکڑا بھی رہے اور اس عمران کو اسے اس عمل سے نجات دلانے کے لئے چوراں محل آنا پڑے۔۔۔ کالو بھیرن نے کہا۔

”ہاں۔ ایسا ہو سکتا ہے۔ اس فیاض کی تصور سامنے لاو۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے کہا تو کالو بھیرن نے دونوں ہاتھ اٹھا کر ہوا میں گھمائے تو دھوئیں میں ایک آدمی کی شبیہ نظر آنے لگ گئی۔

”یہ فیاض ہے عمران کا دوست۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے اس شبیہ کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہاں آقا۔۔۔ کالو بھیرن نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم جاؤ۔ باقی میرا کام ہے میں کر لوں گا۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”آقا بھینٹ تو دے دو۔۔۔ کالو بھیرن نے اٹھتے ہوئے منت بھرے لبھے میں کہا۔

”جاوے لے لو۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے کہا تو کالو بھیرن نے کسی بچے کی طرح قلقاری ماری اور پھر وہ دھوئیں میں تحلیل ہوتا چلا گیا اور پھر چند منٹوں بعد دھواں بھی غائب ہو گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران نے کارکارخ سنٹرل انڈیا جنس بیورو کی عمارت میں بنی ہوئی پارکنگ کی طرف موڑا اور پھر کار روک کر ابھی وہ نیچے اترا ہی تھا کہ پارکنگ پر مامور ایک آدمی بھاگتا ہوا اس کے قریب آیا۔

”جناب۔ جناب۔ آپ سپرنٹنڈنٹ فیاض سے ملنے آئے ہیں۔“
اس آدمی نے تیز تیز لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو۔ کوئی خاص بات۔“ عمران نے چونکر پوچھا۔

”جناب سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب تو کسی پراسرار بیماری میں بیتلہ ہو کر ہسپتال چلے گئے۔“..... پارکنگ میں کے پیچھے ہسپتال گئے ہیں۔ بڑے صاحب بھی ان کے پیچھے ہسپتال گئے ہیں۔..... پارکنگ میں نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”پراسرار بیماری۔ کیا مطلب۔ کیا ہوا ہے سوپر فیاض کو۔“ عمران نے حیرت بھر بے لمحے میں پوچھا۔

”جناب وہ اچھے بھلے اپنے آفس میں بیٹھے سرکاری کام کر رہے تھے کہ اچانک اندر سے چیختے چلانے کی آوازیں سنائی دی تو باہر موجود چڑھا کیا تو پھر وہ بھی چیختا ہوا باہر آ گیا۔ اس کے پیچھے سپرنٹنڈنٹ فیاض بھی چیختے چلاتے ہوئے باہر آ گئے۔ وہ اپنی یونیفارم پھاڑ چکے تھے اور باقی لباس بھی پھاڑ رہے تھے۔ ساتھ ہی آگ آگ چیخ رہے تھے۔ کئی لوگوں نے انہیں سنبھالنے کی کوشش کی لیکن وہ کسی کے ہاتھ نہ آ رہے تھے۔ بڑے صاحب بھی باہر آ گئے۔ انہوں نے جب سپرنٹنڈنٹ فیاض صاحب کی یہ حالت دیکھی تو یہاں موجود ڈاکٹر کو بلایا گیا۔ ڈاکٹر صاحب نے ان کو ایک انجکشن لگایا تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ بڑے صاحب نے ایمبولینس منگوائی اور پھر سوپر فیاض صاحب کو ہسپتال بھجوادیا اور پھر بڑے صاحب خود ان کے آفس گئے۔ وہاں انہوں نے چڑھا کی کو بلا کر حکم دیا کہ یہاں کی تلاشی لیں شاید یہاں کوئی سانپ یا کوئی ایسا کیڑا موجود ہو جس کے کامنے کی وجہ سے فیاض صاحب کا یہ حال ہوا ہے لیکن وہاں سے کوئی چیونٹی تک نہیں ملی۔ پھر بڑے صاحب بھی کار لے کر ہسپتال چلے گئے۔..... پارکنگ میں نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”تم نے پراسرار کیوں کہا۔ کیا کوئی خاص بات۔“..... عمران نے پوچھا۔

”جناب۔ میں نے ایک بار ایک آدمی کو ایک عامل کے سامنے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایسے ہی تڑپتے اور چینختے چلاتے دیکھا تھا۔ مجھے عامل نے بتایا کہ اس پر دنیا کا سب سے خطرناک کالا جادو کیا گیا ہے جس کا نام آگیا بیتال ہے۔ پھر وہ آدمی میرے سامنے ہی عبرناک موت مر گیا اور وہ عامل بے چارہ کچھ بھی نہ کر سکا۔ آج میں نے اسی طرح سورپر فیاض صاحب کو چینختے چلاتے اور تڑپتے ہوئے دیکھا ہے۔

پارکنگ میں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ تو یہ بات ہے۔“..... عمران نے کالے جادو کے الفاظ سن کر چونکتے ہوئے کہا اور پھر وہ واپس کار میں بیٹھا اور تھوڑی دیر بعد وہ سنشل ہسپتال کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ ہسپتال پہنچ کر جب وہ انچارج ڈاکٹر مشتاق کے آفس میں گیا تو وہاں سے اسے معلوم ہوا کہ اس کے ڈیڈی ابھی تھوڑی دیر پہلے واپس گئے ہیں اور سورپر فیاض کو یہاں داخل کر لیا گیا ہے۔ ڈاکٹر مشتاق راؤنڈ پر تھے اس لئے عمران آفس میں بیٹھ گیا۔ سنشل ہسپتال اعلیٰ حکام کے علاج کے لئے بنایا گیا تھا اس لئے یہاں اعلیٰ حکام کو ہی علاج کے لئے لایا جاتا تھا جبکہ پیش ہسپتال عمران نے ایکسٹو کے اندر کرا لیا تھا تاکہ سیکرٹ سروس کے ارکان کا علاج وہاں ہو سکے۔ تھوڑی دیر بعد اوہیزہ عمر ڈاکٹر مشتاق اندر داخل ہوئے تو عمران احتراماً اٹھ کھڑا ہوا۔

”آپ بیٹھیں عمران صاحب۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ اپنے دوست پر نہنڈنٹ فیاض کے بارے میں معلوم کرنے آئے ہیں۔“

ڈاکٹر مشتاق نے رسمی سلام دعا کے بعد خود اپنی مخصوص کری پر بیٹھتے ہوئے کہا تو عمران میز کی دوسری طرف موجود کری پر بیٹھ گیا۔

”ہاں۔ میں اتفاقاً اس سے ملنے سنشل انٹلی جنس یورو چلا گیا تو وہاں پارکنگ میں نے مجھے ساری تفصیل بتا دی اور میں یہاں چلا آیا۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ کے ڈیڈی ابھی تھوڑی دیر پہلے یہاں سے گئے ہیں۔ وہ بھی سورپر فیاض کے لئے خاصے پریشان تھے۔“..... ڈاکٹر مشتاق نے کہا اور چپڑا سی کو بلدا کر انہوں نے چائے لانے کا کہہ دیا۔

”سورپر فیاض کو کیا ہوا ہے۔ آپ نے ٹیکٹ تو لئے ہوں گے۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ تمام ضروری ٹیکٹ لے لئے گئے ہیں لیکن آپ حیران ہوں گے عمران صاحب کہ تمام ٹیکٹ اوکے ہیں۔ فیاض اس وقت کسی بڑی بیماری میں بیتلانہیں ہے لیکن یہاں آنے کے کچھ دیر بعد اسے ہوش آ گیا اور پھر اس نے جو خوفناک چیخم دھاڑ چاٹی کہ اس کے پورے جسم میں آگ کے الاؤ جل رہے ہیں اور تکلیف کی شدت سے اس کا چہرہ جس طرح بگڑ گیا تھا اور اس کا پورا جسم جس طرح تزمڑ رہا تھا وہ اس قدر خوفناک تھا کہ میں نے اپنی چالیس سالہ سروس میں کسی کو اس قدر تکلیف میں بیتلانہیں دیکھا۔ چنانچہ میں نے سورپر فیاض کو طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا اور اب وہ اسی مد ہوشی میں ہے لیکن میں حیران ہوں کہ تمام ٹیکٹ کلیسٹ ہیں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں نے کارمن میں ڈاکٹر کریف سے اس سلسلے میں تفصیلی بات کی ہے تو انہوں نے خدشہ ظاہر کیا ہے کہ سورپ فیاض نفیاتی بیماری میں بتلا ہو گیا ہے۔ انہوں نے مشورہ دیا ہے کہ ہم کسی ماہر نفیات سے اس کا علاج کرائیں لیکن ایسا ممکن ہی نہیں ہے کیونکہ جیسے ہی انجکشن کا اثر ختم ہو گا اور سورپ فیاض ہوش میں آئے گا تو اس کی حالت ایک بار پھر خراب ہو جائے گی اس لئے میری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ اس کا علاج کیسے کیا جائے اور کیا کیا کیا جائے کیونکہ میڈیکل انہیں کوئی بیماری نہیں ہے اور اگر کوئی نفیاتی پر ابلم ہے تو پھر اس کے لئے اس کی حالت درست ہونی چاہئے۔ اسی طرح ہے ہوشی کے عالم میں تو نفیاتی علاج نہیں کیا جاسکتا،..... ڈاکٹر مشتاق نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران ان کے لجھے اور انداز سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سورپ فیاض کے معاملے میں بے حد پریشان ہیں۔

”کیا ان پر کوئی جادو وغیرہ بھی ہو سکتا ہے ڈاکٹر صاحب“۔ عمران نے کہا تو ڈاکٹر مشتاق بے اختیار اچھل پڑے۔ ان کے چہرے پر انہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

”یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ اس قدر تعلیم یافتہ ہونے کے باوجود آپ ایسی باتیں کر رہے ہیں۔ میں سوچ بھی نہ سکتا تھا۔ یہ سب جہالت کی باتیں ہیں“..... ڈاکٹر مشتاق نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا۔

”وہ پارکنگ میں کہہ رہا تھا کہ سورپ فیاض کی یہ حالت کسی جادو

کی وجہ سے ہو سکتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”وہ تو وہی آدمی ہو گا۔ جادو وغیرہ سب جہالت کی باتیں ہیں۔ موجودہ دور سائنس کا ہے“..... ڈاکٹر مشتاق نے کہا۔

”اوکے۔ اب مجھے اجازت دیجئے“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ آپ بیٹھیں۔ ابھی چائے نہیں آئی۔ چائے تو پی لیجئے“۔ ڈاکٹر مشتاق نے اٹھتے ہوئے معدودت بھرے لجھے میں کہا۔

”پھر پی لوں گا۔ میں نے ضروری کام کرنا ہے۔ شکریہ“۔ عمران نے کہا اور پھر وہ دفتر سے باہر آ کر سیدھا پارکنگ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ باہر آ کر وہ ایک پلک فون بوتھ میں داخل ہو گیا۔ اس نے مخصوص خانے میں کارڈ ڈالا اور اپنے فلیٹ کے نمبر پر لیں کرنے لگا۔

”سلیمان بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی سلیمان کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ تم ٹیکسی لے کر سنٹرل ہسپتال آ جاؤ۔ سورپ فیاض کو بڑا خوفناک اٹیک ہوا ہے اور میرا خیال ہے کہ اس پر ایک بار پھر کالا جادو کیا گیا ہے اس لئے ہمیں دوبارہ خواجه امیر نانبائی کے پاس جانا ہو گا“..... عمران نے کہا۔

”اوہ اچھا۔ میں پہنچ رہا ہوں“..... دوسری طرف سے سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اور پھر مخصوص خانے سے کارڈ نکال کر باہر آ گیا لیکن وہ دانستہ گیٹ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا کہ ابھی سورپ فیاض کی بیوی سلمی لازماً یہاں پہنچے گی اور وہ ان حالات میں اس کا سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا اور پھر تھوڑی دیر بعد سلیمان رکشہ میں وہاں پہنچ گیا تو عمران نے اسے اپنے ساتھ گاڑی میں بٹھایا اور گاڑی آگے بڑھا دی۔

”پھر کیا ہو گیا ہے فیاض صاحب کو“..... سلیمان نے پوچھا تو عمران نے سنٹرل انٹلی جنس بیورو جانے سے لے کر اب تک مختلف لوگوں سے ہونے والی گفتگو دوہرائی۔

”آپ کا خیال درست ہے۔ اس پر پھر کالا جادو کیا گیا ہے۔“ سلیمان نے کہا۔

”پہلے تو تم نے بتایا تھا کہ اصل وارڈ اکٹر کریم پر کیا گیا تھا اور سورپ فیاض ہمسایہ ہونے کی وجہ سے اس طاقتور جادو کی زد میں آ گیا لیکن اب تو معاملہ یکسر مختلف ہے“..... عمران نے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں“..... سلیمان نے اپنی بے بسی کا اظہار کرتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر محلہ قالین بافاں پہنچ گئے۔ عمران نے کار ایک کھلی جگہ پر روکی اور نیچے اتر کر وہ دونوں خواجہ امیر نابائی کی دکان کی طرف بڑھنے لگے۔ دکان کی وہی پوزیشن تھی جو پہلے انہوں نے دیکھی تھی۔ خواجہ امیر نابائی کا بیٹا غلام حسین دیکھوں کے پیچھے بیٹھا لوگوں کو سالم فروخت

کر رہا تھا۔ کچھ لوگ اندر بچوں پر بیٹھے کھانا کھا رہے تھے جبکہ ایک کونے میں موجود پرانے اور سالخوردہ سے کاؤنٹر کے پیچھے خواجہ امیر نابائی بیٹھا حقہ گڑگڑا رہا تھا۔ عمران اور سلیمان دونوں دکان کی سائیڈ پر موجود چند سینپوں پر مشتمل سیرھی چڑھ کر اندر پہنچ گئے۔ ”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“..... عمران نے کاؤنٹر کے قریب جا کر سلام کرتے ہوئے کہا۔

”وعلیکم السلام برخوردار“..... خواجہ امیر نابائی نے بڑے بے نیازانہ اور لتعلق سے لمحے میں جواب دیا اور ایک بار پھر حقہ گڑگڑانے میں مصروف ہو گیا۔

”خواجہ صاحب۔ ہمیں پہلے بھی سید چراغ شاہ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا تھا اور آپ نے مہربانی کی تھی۔ اب دوبارہ ہم اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ اسی آدمی پر دوباہ کا لے جادو کا وار کیا گیا ہے۔“..... سلیمان نے موبدانہ لمحے میں کہا۔

”پہلے واقعی تمہارا آدمی ہمسایہ ہونے کی وجہ سے زد میں آ گیا تھا اس لئے میں نے تمہیں سری کا شوربہ دے دیا تھا لیکن اس بار تو اسے باقاعدہ نشانہ بنایا گیا ہے اور یہ کام جان بوجھ کر اس مکمل سلام کرنے والے نوجوان کی وجہ سے ہوا ہے اور وار بھی ایسا خوفناک ہے کہ اب میں کچھ نہیں کر سکتا۔ معاملہ میرے سے بہت اونچا ہے۔“..... خواجہ امیر نابائی نے کہا اور ایک بار پھر حقہ گڑگڑانا شروع کر دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”میری وجہ سے۔ کیا مطلب؟“..... عمران نے چونک کر اور حیرت بھرے لمحے میں کہا۔
”مجھے مطلب نہیں آتا۔ جو میں نے کہہ دیا بس کہہ دیا۔ میں جاہل آن پڑھ آدمی ہوں۔ مطلب کسی استاد سے جا کر پوچھو۔ میں کیا مطلب بتاؤ؟“..... خواجہ امیر نابائی نے برا سامنہ بناتے ہوئے کہا۔

”بات آپ نے کی ہے تو مطلب بھی آپ کو ہی بتانا ہوگا۔“
عمران کو بھی شاید خواجہ امیر نابائی کی بات پر غصہ آ گیا تھا۔

”تم شاہ صاحب کے لاڈلے نہ ہوتے تو شاید اب تک مطلب سمجھ بھی چکے ہوتے۔ لیکن اب کیا کروں۔ میں شہر را نابائی اور وہ ہیں سید چراغ شاہ صاحب۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں؟“..... خواجہ امیر نابائی نے بھی غصیلے لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ ناراض نہ ہوں خواجہ صاحب۔ میں اپنے صاحب کی طرف سے آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ آپ ہمارے آدمی کے لئے کچھ کریں۔ اس کی حالت بے حد خراب ہے۔“..... سلیمان نے بڑے منت بھرے لمحے میں کہا۔

”اس کی یہ حالت تو ہونی ہے۔ اس پر آ گیا بیتال کا عمل کیا گیا ہے اور یہ عمل کالے جادو کا سب سے خوفناک عمل ہے لیکن میں درست کہہ رہا ہوں کہ آ گیا بیتال کا توڑ میں نہیں کر سکتا۔ تم ایسا کرو کہ اس سڑک پر آگے چلے جاؤ۔ پہلے موڑ کے قریب دامیں

ہاتھ پر گلی ہے۔ اس گلی میں حافظ عبد اللہ رہتا ہے۔ وہ کتابوں کی جلدیں بناتا ہے۔ اس کا سُوا بہت تیز ہے۔ اچھوں اچھوں کو باندھ دیتا ہے۔ اس کے پاس جاؤ اور میرا نام اسے بتا دینا۔ مطلب بھی وہی بتائے گا اور کام بھی وہی کرے گا۔“..... خواجہ امیر نابائی نے کہا اور ایک بار پھر بے نیازی سے حقہ گڑگڑانے لگا۔

”آئیے صاحب۔“..... سلیمان نے کہا اور پھر اٹھ کر سلام کرتے ہوئے وہ دونوں مژے اور آگے پچھے چلتے ہوئے دکان سے نیچے اتر آئے۔

”عجیب نظام ہے۔“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہنا شروع ہی کیا تھا کہ سلیمان نے اسے ٹوک دیا۔

”صاحب۔ اس معاملے میں کوئی بات نہ کریں۔ ایسا نہ ہو کہ سورپ فیاض کے ساتھ ساتھ اور لوگوں کے لئے بھی کوئی مسئلہ بن جائے۔“..... سلیمان نے کہا تو عمران نے بے اختیار ہونٹ بھیجنچ لئے۔ سڑک پر پیدل چلتے ہوئے وہ موڑ تک پہنچ گئے اور پھر گلی کے کنارے پر موجود ایک آدمی سے جب انہوں نے حافظ عبد اللہ کا پتہ پوچھا تو وہ آدمی چونک کر ان دونوں کو دیکھنے لگا۔

”حافظ عبد اللہ۔ جو جلدیں بھی باندھتا ہے۔“..... اس آدمی نے کہا۔

”ہاں وہی۔“..... سلیمان نے جلدی سے کہا۔
”گلی کے آخر میں اس کی دکان ہے لیکن آپ کو اس سے کیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کام ہے۔۔۔ اس آدمی نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔
”ہے ایک کام“۔۔۔ سلیمان نے کہا اور آگے بڑھ گیا۔ گلی آگے
جا کر بند ہو گئی تھی۔ گلی کے آخر میں ایک دروازہ کھلا ہوا تھا اور اندر
ایک سائیڈ پر ایک بوڑھا آدمی چٹائی بچھا کر اس پر بیٹھا ہوا تھا اور
پرانی کتابوں کی جلد بندی میں مصروف تھا۔ سائیڈ پر وہ کتابیں پڑی
ہوئی تھیں جن پر گتے چڑھے ہوئے تھے لیکن ابھی وہ نکمل جلد نہیں
کی گئی تھیں۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ“۔۔۔ سلیمان نے کہا تو اس
بوڑھے نے سراٹھا کر دروازے کی طرف دیکھا۔ اس کی آنکھوں پر
موئی شیشوں کا چشمہ تھا جس کی شاید دونوں کمانیاں ٹوٹ گئی تھیں
اس لئے انہیں کابلے دھاگے سے باندھ کر عقب میں باندھا گیا
تھا۔

”وعلیکم السلام۔ بسم اللہ۔ آؤ“۔۔۔ بوڑھے نے بھاری آواز میں
کہا تو سلیمان اور عمران دکان کے اندر داخل ہو گئے۔

”معاف کرنا۔ میرے پاس کرسیاں تو نہیں ہیں آپ کو بٹھانے
کے لئے۔ البتہ نیچے بیٹھ سکیں تو بیٹھ جائیں“۔۔۔ حافظ عبد اللہ نے
معدرت بھرے لجھے میں کہا تو سلیمان نے عمران کو بیٹھنے کا اشارہ کیا
اور خود بھی ایک طرف رکھی ہوئی اینٹ کو کھٹکا کر اپنی طرف کیا اور
پھر اس پر بیٹھ گیا۔ عمران نے بھی اپنی پینٹ کا خیال کئے بغیر ایک
اور اینٹ اٹھا کر نیچے رکھی اور اس پر بیٹھ گیا۔

”جناب ہمیں آپ کے پاس خواجہ امیر نانبائی نے بھیجا ہے۔۔۔“
سلیمان نے موڈبانہ لجھے میں کہا۔

”کیا حکم دیا ہے انہوں نے“۔۔۔ حافظ عبد اللہ نے چونک کر کہا
تو سلیمان نے اسے پہلے سورپ فیاض کے بیمار ہونے پر سید چراغ
شاہ صاحب کے پیغام پر خواجہ امیر نانبائی کے پاس جانے اور پھر
ان کے یہاں پہنچنے تک کی پوری تفصیل بتا دی جبکہ حافظ عبد اللہ اس
دوران جلد بندی کے کام میں اس طرح مصروف رہا جیسے وہ اس
دکان میں اکیلا بیٹھا ہوا ہو۔ سلیمان بات کر کے خاموش ہو گیا تو

اب بھی حافظ عبد اللہ اسی طرح کام میں مصروف تھا۔

”آپ کا نام کیا ہے جناب“۔۔۔ حافظ عبد اللہ نے اچانک سر
اٹھا کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”علی عمران“۔۔۔ عمران نے جواب دیا تو بوڑھے حافظ عبد اللہ
کے لیوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ریگ گئی۔

”پورا نام بتائیں جس سے آپ اپنا تعارف کراتے رہتے ہیں۔
مطلوب ہے علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن)۔ ویسے
علی عمران ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) صاحب میں بھی
بیس سال تک آکسفورڈ یونیورسٹی کی لائبریری میں جلد بندی کا کام
کرتا رہا ہوں“۔۔۔ حافظ عبد اللہ نے کہا تو عمران کے چہرے پر
انہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”آپ اور آکسفورڈ میں“۔۔۔ عمران نے بے اختیار حیرت

بھرے لجھے میں کہا۔

”اگر آپ کی ڈگریوں پر لوگ یقین کر لیتے ہیں تو آپ کو میری بات پر یقین کیوں نہیں آ رہا،..... اس بار حافظ عبد اللہ نے خالصتاً آ کسفورڈ لجھ اور زبان میں بات کرتے ہوئے کہا تو عمران کی آنکھیں حقیقی حیرت سے پھیلتی چلی گئیں۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ یہ بوڑھا اور غریب جلد ساز جوز میں پر بیٹھا پرانی کتابوں کی جلد بندی کر رہا ہے اور جس کے پاس کسی کو بٹھانے کے لئے کرسی تک نہیں ہے آ کسفورڈ یونیورسٹی میں پس سال گزار چکا ہوگا۔

”جناب۔ وہ سوپر فیاض کے بارے میں مہربانی کریں۔“ سلیمان نے جان بوجھ کر مداخلت کرتے ہوئے کہا تاکہ بات کو مختصر کیا جاسکے۔

”ہاں۔ سپرنٹنڈنٹ فیاض ان علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کی وجہ سے اس عذاب میں بیتلہ ہوا ہے۔..... حافظ عبد اللہ نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

”پہلے خواجه امیر نانبائی نے بھی یہی کہا تھا اور اب آپ بھی یہی کہہ رہے ہیں۔ پلیز۔ آپ مجھے بتائیں کہ اس کا کیا مطلب ہے۔“ عمران نے منت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہ سارا کافرستان کا کھیل ہے۔ تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ اس معاملے میں آپ کو بخوبی علم ہے کہ کافرستان کے

نشے پرائم مشر نے اس احتمانہ انداز میں کارروائی کرنے کا پروگرام بنایا کہ ڈاکٹر احسن کو شدید بیمار کر کے ہسپتال پہنچا دیا جائے اور ڈاکٹر کریم جو اس کا نائب ہے اس سے انہوں نے پہلے ہی بات طے کر لی تھی۔ وہ کوڈ بک کی نقل ان کے حوالے کر دیتا جبکہ ڈاکٹر احسن کی صحت یا بی کی وجہ سے ایسا ممکن نہ تھا لیکن پرائم مشر جس پارٹی سے ہے اس کی مخالف پارٹی کو اس پروگرام کا علم ہو گیا۔ وہ نہیں چاہتے تھے کہ موجودہ پرائم مشر اس منصوبے میں کامیاب ہو جائیں کیونکہ اس طرح ان کی پارٹی کا جھنڈا کافرستان میں بلند ہو جاتا۔ چنانچہ انہوں نے کافرستان کے ایک پنڈت سے مل کر ڈاکٹر کریم پر بھی کالا جادو کرا دیا جس کی زد میں آپ کا سوپر فیاض بھی آگیا لیکن خواجه امیر نانبائی نے مہربانی کی اور وہ ٹھیک ہو گیا لیکن یہاں سے ایک اور مسئلہ کھڑا ہو گیا کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) حرکت میں آگیا اور ڈاکٹر کریم اور تلسی رام دونوں سے انہیں معلومات مل گئیں۔ ڈاکٹر کریم کو تو انہوں نے حکومت کے حوالے کر دیا جبکہ تلسی رام اور اس کے پورے گروپ کا خاتمه کر دیا گیا اور کافرستان کے وزیر اعظم تک جب یہ اطلاع پہنچی تو اس نے اس بات کا انتقام لینے کا فیصلہ کیا کہ علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) سے انتقام لیا جائے لیکن تمام پنڈتوں نے براہ راست علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) پر کالا جادو کرنے سے اس لئے انکار کر دیا کہ علی عمران ایم ایس سی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ڈی ایس سی (آکسن)۔ حافظ عبد اللہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو اس پار عمران نے دونوں ہاتھ جوڑ دیئے۔

”بس کیجھے حافظ صاحب۔ اب میری ڈگریوں کو نہ دوہرائیں۔

مجھے واقعی شرم آنے لگ گئی ہے۔ عمران نے بڑے منت بھرے لہجے میں کہا تو حافظ عبد اللہ بے اختیار ہنس پڑے۔

”حیرت ہے۔ خود تو انہیں دوہراتے رہتے ہو اور جب میں نے تمہاری نقل شروع کی تو تمہیں شرم آنے لگ گئی۔ بہر حال پنڈتوں نے کہا کہ علی عمران روشنی کا آدمی ہے اور اس کے پیچھے روشنی کی بڑی بڑی شخصیات ہیں اس لئے اس پر عام کالا جادو تو کیا اس کا سب سے خطرناک عمل آگیا بیتال بھی اثر انداز نہ ہو گا لیکن کافرستانی پرائم فنڈر ہر صورت میں انتقام لینا چاہتا تھا۔ چنانچہ وہاں کے پنڈتوں نے علی عمران کے ایسے دوست کا انتخاب کیا جس کا انتقام لینے کے لئے عمران کالے جادو کے مرکز کا خاتمہ کرنے کا فیصلہ کرے گا اور پھر کافرستان آئے گا اور کافرستان میں ایسے حالات پیدا کر دیئے جائیں گے کہ علی عمران کا خاتمہ کالے جادو کے بغیر ممکن نہ ہو سکے گا۔“ حافظ عبد اللہ نے رک رک کر لیکن مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”کیا کافرستان کے پرائم فنڈر ایسی گھٹیا سوچ کے مالک ہیں؟“

عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”گھٹیا اور اعلیٰ سوچ کا فیصلہ ہر شخص اپنے بارے میں خود کرتا

ہے اور جو مجھے معلوم تھا وہ میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔ میں تمہاری اور تو کوئی خدمت نہیں کر سکتا اگر کہو تو میرے پاس سادہ پانی ہے وہ پیش کر دوں۔“ حافظ عبد اللہ نے کہا۔

”مہربانی جناب۔ سو پر فیاض پر کچھ مہربانی کر دیں۔“ عمران کے بولنے سے پہلے سلیمان نے جلدی سے کہا۔

”میں تو ایک غریب سا جلد ساز ہوں۔ میں کسی پر کیا مہربانی کر سکتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت کرتا ہے اور میں بھی اللہ تعالیٰ کا عاجز ترین بندہ اس کے سامنے عاجزانہ درخواست ہی کر سکتا ہوں۔ وہ قادر مطلق ہے۔“ حافظ عبد اللہ نے کہا اور ایک پار پھر جلد سازی کا کام شروع کر دیا۔

”کالے جادو کا مرکز کہاں ہے؟“ خاموش بیٹھے عمران نے کہا تو حافظ عبد اللہ کے چہرے پر مسکراہٹ رینگنے لگی۔

”کافرستان کے شمال مشرقی پہاڑی علاقوں میں قدیم دور کا ایک محل بنا ہوا ہے جسے چوراں محل کہا جاتا ہے۔ کافرستان کے مشہور علاقے بان بالا میں۔ اسے دنیا بھر میں کالے جادو کا مرکز کہا جاتا ہے۔ یہ ویران پڑا ہے لیکن اس پر کالے جادو کی بدوحوں کا قبضہ ہے۔“ حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”جناب۔ یہ کالا جادو اصل میں ہے کیا؟“ عمران نے پوچھا۔

”کافرستانیوں کے عقیدے کے مطابق جن مردوں کو وہ شمشان گھاث میں جلاتے ہیں ان میں سے انتہائی گنہگار لوگوں کی روحون

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پر کالے جادو کے پنڈت قبضہ کر لیتے ہیں اور انہیں شمشانی کہا جاتا ہے۔ اس کے بعد اسی طرح مختلف درجوں کی بدرجیں ہوتی ہیں جنہیں قبضہ میں کر لیا جاتا ہے۔ ان کی مدد سے لوگوں کو خوفناک اور ناقابل علاج بیماریاں اپنی گرفت میں لے لیتی ہیں، ہلاکتیں ہو جاتیں ہیں، کاروبار میں ایسے نقصانات کرائے جاتے ہیں جو ناقابل تلافی ہوتے ہیں۔ مثلاً گوداموں میں اچانک آگ بھڑک اٹھنا اور پھر اس آگ کا کسی صورت اس وقت تک نہ بجھنا جب تک سب کچھ را کھنے ہو جائے۔ ایسے بے شمار حربے ہیں۔ حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ کالا جادو صرف کافرستان میں ہی ہے۔ عمران نے کہا۔ ”کافرستان میں تو اس کا بہت زور ہے لیکن یہاں پاکیشیا میں بھی بے شمار عامل موجود ہیں جو لاکھوں روپے لے کر رقم دینے والوں کے مخالفوں پر کالا جادو کرتے یا کراتے رہتے ہیں لیکن یہاں پاکیشیا میں ایسے عاملوں کی تعداد بے حد کم ہے جو واقعی کالے جادو کے عامل ہوتے ہیں ورنہ یہاں دکانداری زیادہ ہے لیکن بہر حال یہ دباپورے پاکیشیا میں پھیلی ہوئی ہے اور عورتوں کی اکثریت اس کا بہترین شکار ہے۔ حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”یہ آگیا بیتال کیا ہوتا ہے۔ عمران نے پوچھا۔ اب اس کا انداز حافظ عبد اللہ سے پوچھنے کا ایسے تھا جیسے طالب علم اپنے استاد

سے سوال پوچھتا ہے۔

”یہ کالے جادو کا سب سے خطرناک حربہ ہے۔ میں اس کی تفصیل میں نہیں جانا چاہتا لیکن اس کے عامل بے حد کم ہوتے ہیں اور اس کا توڑ بھی بے حد مشکل ہوتا ہے۔ ویسے توڑ کرنے کی نوبت بہت کم آتی ہے۔ زیادہ تر اس کے شکار خود ہی ہلاک ہو جاتے ہیں۔ اس میں بظاہر کوئی آگ نہیں ہوتی لیکن اس کا شکار خود کو آگ میں جلتا ہوا محسوس کرتا ہے اور اسے بالکل ایسی ہی تکلیف محسوس ہوتی ہے جیسی آگ میں جلنے والوں کو محسوس ہوتی ہے۔ حافظ عبد اللہ نے کہا۔

”جناب۔ سو پر فیاض پر مہربانی کریں۔ سلیمان نے ایک بار پھر مداخلت کرتے ہوئے کہا۔

”تمہارے صاحب کو تو سو پر فیاض کی کوئی فکر نہیں ہے۔ تمہیں فکر ہے۔ کیوں۔ حافظ عبد اللہ نے کہا۔

”حافظ صاحب۔ مجھے اس کی بے حد فکر ہے اور پھر جیسا کہ آپ نے بتایا ہے کہ وہ میری وجہ سے اس عذاب کا شکار ہوا ہے۔ آپ مہربانی فرمائیں اور اس کا توڑ کر دیں۔ عمران نے منت بھرے لبھے میں کہا۔

”میں کس کس کا توڑ کرتا رہوں گا۔ حافظ عبد اللہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا اور لوگ بھی اس کی زد میں آئیں گے۔ عمران

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے چونک کر پوچھا۔

”کافرستان کے پرائم نشر انتہائی کمزور عقیدے کے مالک سے کہنا چاہتے ہیں اور اس میں ناکامی کی صورت میں وہ اب انتقام لینے پر عمل گئے ہیں اور کافرستان میں کالے جادو کے عاملوں کی کوئی کمی نہیں ہے۔ تمہیں معلوم نہیں ہے۔ وہ اس بار پہلے تمہاری امام بی کو نشانہ بنانا چاہتے تھے لیکن اس نیک اور عبادت گزار خاتون پر ان کا بس نہیں چلا۔ پھر وہ تمہارے ذمیڈی کی طرف پلٹے لیکن وہاں بھی انہیں ناکامی ہوئی تو وہ سورپ فیاض کی طرف آ گئے۔ سورپ فیاض کے ٹھیک ہونے پر وہ دوبارہ دار کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ تمہاری بہن شریا یا تمہارے بہنوئی وقار حیات یا میرے سامنے بیٹھا ہوا سلیمان، تمہارے سیکرٹ سروس کے ساتھی اور نجانے کوں کوں اس انتقام کی بھینٹ چڑھ جائیں۔“..... حافظ عبد اللہ نے کہا تو عمران کی حالت دیکھنے والی ہو گئی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے بوڑھے حافظ عبد اللہ کو دیکھ رہا تھا۔ اسے اس بات پر حیرت ہو رہی تھی کہ یہ سروس سب سے اس طرح واقف تھا جیسے وہ ان سب کے ساتھ رہتا چلا آیا ہو حالانکہ عمران کی اس سے پہلی ملاقات تھی۔

”حیران ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ وہ اپنے بندے کے قلب پر جو چاہے روشن کر دے۔“..... حافظ

عبد اللہ نے عمران کی کیفیت کو سمجھتے ہوئے کہا تو عمران نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”تو آپ کیا چاہتے ہیں۔ مجھے کیا کرنا چاہئے۔“..... عمران نے کہا۔

”میرے چاہنے اور نہ چاہنے سے کیا ہوتا ہے۔ وہی ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہوتا ہے اور وہی اپنے بندوں کو نیک عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے لیکن نیک عمل کی ہر راہ میں تکلیفیں اور مشقتیں برداشت کرنا پڑتی ہیں۔ سورپ فیاض پر کالے جادو کا توڑ تو میں کر دیتا ہوں لیکن اس کے بعد کالی دنیا کے یہ لوگ کیا خاموش ہو کر بیٹھ جائیں گے اس لئے میں نے کہا تھا کہ میں کس کس کا توڑ کرتا رہوں گا اور میں تو دیے بھی قبر میں پیر لٹکائے بیٹھا ہوں۔“..... حافظ عبد اللہ نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”اگر اس چوراس محل کو تباہ کر دیا جائے تو کیا یہ سلسلہ رک جائے گا۔“..... عمران نے پوچھا۔

”خیرو شر میں روز اول سے آؤیزش چلی آ رہی ہے اور روز آخر تک یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ البتہ کالی دنیا کے اس مرکز کے خاتمے کے بعد کم از کم پاکیشیا میں جو کالے جادو کے عامل ہیں اور جنہوں نے خلق خدا کی زندگیاں اجیرن بنارکھی ہیں اس کا سلسلہ ایک طویل عرصے تک رک جائے گا۔ باقی دکانداری تو ہمیشہ چلتی ہی رہتی ہے لیکن اس میں صرف مال کا نقصان ہوتا ہے۔ انسانی جانیں تو محفوظ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

رہتی ہیں۔”..... حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ عارضی طور پر ایسا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن یہ عارضی بھی خاصے طویل عرصے پر ممکن ہے لیکن اگر تم یہ سوچ رہے ہو کہ تم بہوں اور میزائلوں سے اس محل کو تباہ کر دو گے تو ایسا نہیں ہے کیونکہ اس محل کی اصل طاقت محل کی دیواروں اور چھتوں میں پوشیدہ نہیں ہے۔ اس کی اصل طاقت شیطان کی ایک چھوٹی سی مورتی میں ہے۔ اس مورتی کو ہزاروں انسانوں کے خون کی بھینٹ دی گئی ہے۔ اس مورتی کو کالے جادو کی زبان میں کلگج کہا جاتا ہے۔ کالی دنیا کی تمام بدر و حیں اور دوسری تمام شیطانی طاقتیں اس کلگج کے تحت ہیں۔ جب تک اس کلگج کو تباہ نہیں کیا جائے گا اس وقت تک کالے جادو کا یہ سلسلہ نہیں رک سکے گا۔“..... حافظ عبد اللہ نے کہا۔

”کیا یہ کلگج اسی چوراں محل میں موجود ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”ہاں۔ لیکن کہاں موجود ہے۔ یہ کسی کو معلوم نہیں ہے اور اس کی حفاظت خود شیطان اور اس کی لاتعداد شیطانی طاقتیں کرتی ہیں لیکن یہ بھی بتا دوں کہ کالی دنیا کے حالات آئندہ بھی ایسے ہی رہیں گے جیسے اب ہیں۔ البتہ وہاں تیزی سے تبدیلیاں آتی رہتی ہیں اس لئے کلگج کہیں بھی جا سکتی ہے۔“..... حافظ عبد اللہ نے

جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن آپ یا سید چراغ شاہ صاحب اس کے خلاف جہاد کیوں نہیں کرتے؟“..... عمران نے کہا۔

”میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کی مرضی ہے کہ وہ کسے نیک عمل کرنے کی توفیق دیتا ہے اور یہ اس آدمی کی خوش قسمتی ہے کہ اس کا چنانہ کسی نیک کام کے لئے کر لیا جائے۔“..... حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو آپ چاہتے ہیں کہ میں اس کلگج کا خاتمه کر دوں،“..... عمران نے کہا۔

”میں نے اپنی خواہش کا اظہار تو نہیں کیا۔ میں نے تو کہا ہے کہ سورپر فیاض ٹھیک ہو جائے گا لیکن پھر کیا حالات پیش آتے ہیں وہ میں نے تمہیں بتا دیتے ہیں،“..... حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن حافظ صاحب۔ یہ تو وہی پوزیشن آگئی کہ کافرستان کے پرائم فنڈر مجھ سے ذاتی طور پر انتقام لینا چاہتے ہیں اور میں بھی اپنی ذات یا اپنے دوستوں کا انتقام لینا شروع کر دوں،“..... عمران نے کہا۔

”شیطان کے خلاف جدوجہد کرنا تو ہر مسلمان کا فرض اولین ہے اور جب اس جدوجہد کے نتیجے میں لاکھوں معصوم اور بے گناہ لوگوں کو تکلیف سے نجات مل جائے تو ایک مسلمان اور کیا خواہش

رکھ سکتا ہے۔..... حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
 ”لیکن اس کے لئے مجھے آپ جیسی شخصیات کی مدد کی ضرورت ہوگی۔..... عمران نے کہا تو حافظ عبد اللہ بے اختیار نہیں پڑے۔
 ”مودصوف اللہ تعالیٰ کی ذات کر سکتی ہے اور وہ کرتی بھی ہے۔
 شخصیات کا سہارا تو عارضی اور وقتی ہوتا ہے اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ملتا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت بے حد وسیع ہے اور جب کوئی انسان خلوص نیت کے ساتھ نیکی کی راہ پر چلنا شروع ہو جاتا ہے تو پھر اسے آسانیاں میر آتی رہتی ہیں۔
 ایک شاعر نے کیا خوب کہا ہے کہ سفر شرط ہے، مسافرنواز بہت مل جاتے ہیں۔ سفر کے راستے میں ہزاروں شجر سایہ دار مسافر کو اللہ تعالیٰ کی رحمت سے مل جاتے ہیں۔..... حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

193

خود بخود کر دے گی۔ میں نے کہا ہے کہ شیطان کے خلاف جدوجہد کرنے والے کو اللہ تعالیٰ کی رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔ تم اس بارے میں بے فکر رہو۔ ایک بات بتا دوں کہ اس راستے پر ایک قدم آگے بڑھانے کے بعد واپسی یا فرار کا راستہ نہیں ملے گا۔ کامیابی یا موت۔ ان میں سے ایک میر ہوگی۔..... حافظ عبد اللہ نے کہا۔

”واپسی کا لفظ تو دیسے بھی میری لغت میں نہیں ہے حافظ صاحب۔ لیکن مجھے رہنمائی تو بہر حال چاہئے۔ جیسے اب آپ سے بات چیت کر کے بے شمار باتوں کا علم ہوا ہے کیونکہ ان معاملات میں مجھے کچھ علم نہیں ہے۔..... عمران نے کہا۔

”میں نے کہا ہے کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے گا۔ وہ خود ہی ایسے حالات پیدا کر دے گا کہ تمہیں ہر قدم پر رہنمائی ملتی رہے گی۔
 حافظ عبد اللہ نے جواب دیا۔

”پھر بھی کچھ نہ کچھ تو آپ کا بھی حق ہے کہ آپ رہنمائی فرمائیں۔..... عمران نے کہا تو حافظ عبد اللہ بے اختیار مسکرا دیئے۔

”آیت الکرسی اور معاوذۃ تین شیطان کے خلاف سخت حصار ہیں۔ باقی پاکیزگی، باوضور ہنا اور خلوص نیت، شیطان کے خلاف تمہارے ہتھیار ہیں۔ البتہ پاکیزگی کو صرف جسمانی پاکیزگی نہ سمجھا جائے۔ ذہنی، قلبی اور جسمانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ کردار کی پاکیزگی بھی اس پاکیزگی میں شامل ہے۔..... حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اللہ تعالیٰ تمہارا حامی و ناصر ہو گا۔..... حافظ عبد اللہ نے بڑے خلوص بھرے لجھے میں کہا۔
 ”لیکن ایسا نہ ہو کہ سوپر فیاض کے بعد اگر وہ مجھے یا کسی اور ساتھی پر عمل کر دیں۔..... عمران نے کہا۔
 ”تمہارے اس راستے پر چلتے ہی اس کا بندوبست بھی قدرت

”بہت شکریہ جناب۔ میں خیال رکھوں گا کہ آپ کی ان باتوں پر عمل کرتا رہوں۔ اب سورپ فیاض کا کیا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”سلیمان۔ تم وہ سامنے طاق میں سبز رنگ کی چھوٹی بوتل پڑی ہے وہ اٹھا لو۔ اس میں آب زم ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا کلام بھی پڑھا گیا ہے۔ اس کے چند قطرے سورپ فیاض کے حلق میں ڈال دینا۔ وہ نہ صرف ٹھیک ہو جائے گا بلکہ آئندہ بھی کالی دنیا کے حربوں سے محفوظ رہے گا اور باقی بوتل عمران کو دے دینا۔ اس کے کام آئے گی اور عمران۔ تم نے سورپ فیاض کے دفتر میں جا کر اس کی الماری کے نچلے خانے میں ایک گتے کا سیاہ رنگ کا باکس پڑا ہو گا اس باکس میں سورپ فیاض کے کترے ہوئے ناخن اور اس کا ایک پرانا رومال پڑا ہو گا۔ تم نے یہ باکس دریا یا نہر میں بہا دینا ہے۔“..... حافظ عبد اللہ نے کہا۔

”فیاض کے ناخن اور رومال۔ وہ کہاں سے اس باکس میں آگئے۔“..... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

”کالے جادو کی طاقتیں ایسی ہی چیزیں حاصل کر کے عامل تک پہنچاتی ہیں اور پھر ان پر شیطانی عمل کیا جاتا ہے۔“..... حافظ عبد اللہ نے جواب دیتے ہوئے کہا تو سلیمان نے اٹھ کر طاق میں پڑی ہوئی سبز رنگ کی چھوٹی سی شیشی اٹھا لی۔

”اللہ تعالیٰ حامی و ناصر ہو۔ میں تمہارے لئے دعا کرتا رہوں گا۔ اللہ حافظ۔ میرا بہت سا کام پڑا ہے اور مجھے یہ سب کام کرنا

ہے۔“..... حافظ عبد اللہ نے کہا تو سلیمان اور عمران دونوں سمجھے گئے کہ اب انہیں جانے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ چنانچہ وہ دونوں سلام کر کے اور اللہ حافظ کہہ کر اس کے کمرے سے باہر آ گئے۔

”مجھے ہر بار جب بھی ایسے لوگوں سے ملنے کا موقع ملتا ہے مجھے ہر بار شدید حیرت ہوتی ہے کہ یہ لوگ روحانی طور پر کس قدر بلند ہوتے ہیں لیکن خود اسی حال میں رہتے ہیں حالانکہ یہ چاہیں تو دنیا کی تمام آسائشیں ان کو میرا آ سکتی ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”صاحب۔ یہ لوگ دنیا سے بے نیاز ہوتے ہیں۔ ان کی نظر میں دنیا محض بچوں کا کھیل تماشہ ہوتا ہے۔“..... سلیمان نے جواب دیا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

یہ کیسے ممکن ہے۔۔۔ پنڈت امرناٹھ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔
 ”مہاراج۔ ان کی مخالف سیاسی پارٹی ان کے خلاف کام کر رہی تھی اور مہا منتری ایک ایسے سکینڈل میں پھنس گئے جسے کافرستان کے عوام کسی صورت پسند نہیں کر سکتے۔ اس کا حتیٰ ثبوت مخالف پارٹی نے حاصل کر لیا۔ پھر ان کے خلاف وزارت اعظمی سے علیحدہ ہونے کی تحریک چلا دی اور ثبوت سامنے آتے ہی مہا منتری نے خود ہی استغفار دے دیا اور صدر نے ان کا استغفاری منظور کر لیا ہے۔۔۔“
 سندر داس نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کیا اب مخالف پارٹی کا مہا منتری بنے گا۔۔۔“ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”نہیں۔ ہمارے مہا منتری کی پارٹی ہی دوسرا مہا منتری منتخب کرے گی۔۔۔“ سندر داس نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ حکومتی معاملات ہیں۔ ہمارا ان سے کیا تعلق۔ البتہ ایک کام ہو گیا کہ اب ہم اس وچن سے باہر آگئے ہیں جو ہم نے مہا منتری سے کیا تھا۔۔۔“ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”مہاراج۔ رام دیو باہر موجود ہے۔ وہ بھی آپ سے ملنا چاہتے ہیں۔۔۔“ سندر داس نے کہا۔

”رام دیو۔ ٹھیک ہے اسے بھی بھجوادو۔۔۔“ پنڈت امرناٹھ نے کہا تو سندر داس نے جھک کر سلام کیا اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک لمبے قد کا آدمی جو سر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پنڈت امرناٹھ اپنے خاص کمرے میں بیٹھا اپنی مخصوص پوجا پاٹ میں مصروف تھا کہ کمرے کا دروازہ تھپٹھپانے کی آواز سنائی دی۔

”آ جاؤ سندر داس۔۔۔“ پنڈت امرناٹھ نے اوپنجی آواز میں کہا تو دروازہ کھلا اور ایک آدمی جس نے پچار یوں جیسا لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا اور رکوع کے بل جھک گیا۔

”کوئی خاص خبر لائے ہوئے سندر داس۔۔۔“ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”مہاراج۔ آپ کے دوست مہا منتری نے اپنے عہدے سے استغفار دے دیا ہے۔۔۔“ سندر داس نے کہا تو پنڈت امرناٹھ بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا کہہ رہے ہو۔ ابھی حال ہی میں تو وہ منتخب ہوئے ہیں۔

سے گنجایا اور اس نے مقامی لباس پہننا ہوا تھا، اندر داخل ہوا اور پنڈت امرناٹھ کے سامنے جھک کر کھڑا ہو گیا۔

”بیٹھو رام دیو۔ سناؤ۔ کیا خبر لائے ہو؟“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا تو وہ اس کے سامنے دوزانوں ہو کر بیٹھ گیا۔

”مہاراج ایک بڑی خبر ہے“..... رام دیو نے انتہائی مودبانہ لمحے میں کہا تو پنڈت امرناٹھ بے اختیار چونک پڑے۔

”بڑی خبر۔ کیسی خبر ہے؟“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”مہاراج۔ پاکیشیا میں جس آدمی فیاض پر آگیا بیتال کا وار کیا گیا تھا اس کے بارے میں خبر ہے“..... رام دیو نے کہا۔

”اوہ۔ کیا وہ ہلاک ہو گیا ہے لیکن ایسا تو ہم خود چاہتے تھے اور اسی لئے ہم نے اس پر آگیا بیتال کا عمل کرایا تھا“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”نہیں مہاراج۔ بلکہ اس پر سے آگیا بیتال کا عمل ٹوٹ گیا ہے۔“ رام دیو نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہو سکتا۔ ہم نے تو اس پر شیش ناگ آگیا بیتال کرایا تھا جس کا کوئی توڑ دنیا میں ہے ہی نہیں۔ حتیٰ کہ چوراں محل کے امر دیو چاہیں تو وہ بھی اسے نہیں توڑ سکتے۔ صرف موت ہی اس کو توڑ سکتی ہے۔“ پنڈت امرناٹھ نے چینتے ہوئے لمحے میں کہا۔

”ایسا ہو چکا ہے مہاراج۔ وہ اب بالکل ٹھیک اور تندرست ہو کر اپنے گھر پہنچ چکا ہے۔“..... رام دیو نے جواب دیا۔

”یہ کیسے ممکن ہے۔ تم نے معلوم کیا ہے کہ ایسا کیسے ممکن ہوا ہے؟“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”ہاں مہاراج۔ آپ کو چونکہ ساری تفصیل بتانا تھی اس لئے یہ معلوم کرنا ضروری تھا۔“..... رام دیو نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”کیا تفصیل ہے۔ ہمیں بتاؤ تاکہ ہمیں بھی معلوم ہو سکے کہ ناممکن کیسے ممکن ہو سکتا ہے؟“..... پنڈت امرناٹھ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مہاراج۔ جس آدمی عمران کے لئے اس پر عمل کیا گیا تھا اسے معلوم ہوا تو وہ اپنے باورچی کو ساتھ لے کر اس نانبائی کے پاس گیا جس نے پہلے اس فیاض کو اپنی دکان کے شوربے میں روشنی پھونک کر دی تھی اور وہ ٹھیک ہو گیا تھا لیکن اس بار نانبائی نے انہیں کہا کہ وہ آگیا بیتال کا توڑ نہیں کر سکتا۔ اس نے انہیں ایک اور آدمی حافظ کے پاس بھیج دیا جو بوڑھا آدمی ہے اور جلد سازی کر کے اپنا پیٹ پالتا ہے۔ اس کے اندر ایسی روشنی ہے آقا کہ بڑے بوڑھے روشنی والے اسے اپنا بڑا مانتے ہیں۔ اس نے اس عمران سے وعدہ لیا کہ وہ کالی دنیا کے مرکز چوراں محل کو تباہ کر دے گا اور آقا۔ اس نے اس عمران کو یہ بھی بتا دیا ہے کہ چوراں محل اس وقت تک تباہ نہیں ہو گا جب تک کلگج کو ختم نہیں کیا جاتا اور اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پہلی کوشش یہی ہو گی کہ وہ آپ کے خلاف کام کرے کیونکہ یہ بات سب جانتے ہیں کہ وہ ایسی باتیں کہیں نہ کہیں سے معلوم کر لیتا ہے جو دوسرے معلوم نہیں کر سکتے اور چونکہ آپ نے اس فیاض پر کالا جادو کر دیا تھا اس لئے وہ چور اس محل کی طرف بڑھنے سے پہلے آپ کے خلاف کام کرے گا اس لئے آپ کو اس معاملے میں ہوشیار رہنا چاہئے۔..... رام دیو نے کہا تو پنڈت امرناٹھ کا چہرہ غصے سے بگڑ سا گیا۔

”تو تمہارا کیا خیال ہے کہ اب پنڈت امرناٹھ اتنا گیا گزرا ہے کہ وہ ایک مسلمان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ میں چاہوں تو پورے پاکیشیا کو اس کے کروڑوں آدمیوں سمیت صرف پھونک مار کر جسم کر دوں۔ تم کیا سمجھتے ہو پنڈت امرناٹھ کو۔ تمہاری یہ جرأت کہ تم میرے منہ پر ایسی بات کرو۔..... پنڈت امرناٹھ نے یک لفڑی غصے کی شدت سے چھختے ہوئے کہا۔

”شاکر دیجئے مہاراج۔ یہ میری بات نہیں ہے بلکہ جگت داروں کی بات ہے۔ میں نے تو صرف آپ تک یہ بات پہنچائی ہے۔“ رام دیو نے خوف کے عالم میں آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”جگت داروں کی بات۔ کیا مطلب۔ کیا جگت داروں نے پہنچائیت کی ہے۔..... پنڈت امرناٹھ نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”ہاں آقا۔ جب یہ ساری باتیں سامنے آئیں تو مہا جگت نے

کے بعد اس بوڑھے حافظ نے ایک چھوٹی سی سبز رنگ کی بوتل دی۔ اس کے مطابق اس بوتل میں مسلمانوں کے لئے مقدس پانی بھرا ہوا تھا اور اس پر روشنی کا کلام پڑھا گیا تھا۔ اس سلیمان نے صرف دو قطرے پانی کے آگیا بیتال کے شکار فیاض کے حلق میں ڈالے تو وہ نہ صرف ہوش میں آگیا بلکہ بالکل ٹھیک ہو گیا۔ اسے بالکل صحت مند قرار دے کر گھر بھجوادیا گیا جبکہ بوڑھے حافظ نے اس عمران سے کہا کہ وہ فیاض کے دفتر میں جا کر اس کی الماری میں رکھا ہوا کالا ڈبہ اٹھائے جس میں فیاض کے کترے ہوئے تا خن اور پرانا روپا ہے اور اسے وہ دریا یا نہر میں بہادے اور پھر اس عمران نے ایسا ہی کیا۔..... امر دیو نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”حیرت ہے۔ یہ مسلمانوں کے رشی اتنے طاق تو آج تک بڑے بڑے رشی نہ توڑ سکے تھے۔ حیرت ہے۔ بہر حال اب ہمیں اس کی فکر نہیں ہے کیونکہ ہم اپنے وچن سے آزاد ہو چکے ہیں۔ دیے بھی ہم نے تو وچن کے مطابق اس پر عمل کر دیا تھا۔ ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔“ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”مہاراج۔ ایک اور ہم اطلاع بھی دینی ہے۔..... رام دیو نے ایک بار پھر ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”وہ کیا۔..... پنڈت امرناٹھ نے چونک کر کہا۔

”آقا۔ یہ عمران جب کافرستان آئے گا تو اس کی سب سے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جگت داروں کی پنچائیت بلا لی اور پنچائیت میں اس معاملے پر غور کیا گیا اور پھر سب نے یہی فیصلہ کیا کہ آپ کو کہا جائے کہ آپ کو اس معاملے میں ہوشیار رہنا چاہئے۔ رام دیو نے منماتے ہوئے لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم جاؤ۔ میں نے تمہاری گستاخی معاف کر دی۔ اب میں ان جگت داروں سے خود نہ لوں گا“ پنڈت امرناٹھ نے کہا تو رام دیو نے سر جھکایا اور پھر انھ کر تیزی سے مڑا اور تقریباً بھاگتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

”جگت داروں نے اگر یہ کہا ہے تو اس میں ضرور کوئی بات ہو گی“ پنڈت امرناٹھ نے بڑداتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے زور سے تالی بجائی تو کمرے کے کونے میں موجود دروازہ کھلا اور ایک نوجوان پچاری اندر داخل ہو کر اس کے سامنے جھک گیا۔

”مہاجگت کو میری طرف سے اطلاع دو کہ وہ فوری جگت داروں کی پنچائیت بلائے۔ ہم اس میں شامل ہونا چاہتے ہیں“ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”جو حکم آقا“ اس نوجوان پچاری نے کہا اور پھر مڑ کر اسی انداز میں باہر چلا گیا۔ پھر اس کی واپسی تقریباً آدھے گھنٹے بعد

”آقا۔ پنچائیت طلب کر لی گئی ہے اور آپ کا انتظار ہے“ آنے

والے نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاؤ“ پنڈت امرناٹھ نے کہا اور پھر انھ کر اس نے ایک طرف رکھی ہوئی لکڑی کی کھڑاویں پہنیں اور پھر ملک نک کی آوازیں نکالتا ہوا وہ پختہ فرش پر آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس کا رخ اسی کونے والے دروازے کی طرف تھا جہاں سے اسے پنچائیت کی طلبی کی اطلاع دی گئی تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک کمرے میں داخل ہوا تو فرش پر موجود پانچ ادھیز عمر پچاری نہ صرف انھ کر کھڑے ہو گئے بلکہ انہوں نے دونوں ہاتھ باندھ کر اور سر جھکا کر اسے پر نام کیا۔

”بیٹھو“ پنڈت امرناٹھ نے کہا اور خود بھی ان کے درمیان دری پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ گیا جبکہ باقی پچاری دوزانو ہو کر بیٹھ گئے تھے۔

”مجھے رام دیو نے پنچائیت کا فیصلہ پہنچایا ہے لیکن یہ فیصلہ کیوں کیا گیا ہے۔ مجھے بتایا جائے۔ کیا پنچائیت کے نزدیک میں اتنا گیا گزرا ہوں کہ ایک آدمی مجھے پریشان کر سکتا ہے۔ کیا پنچائیت کو یہ معلوم نہیں کہ میں مسلمانوں کے بڑے بڑے رشیوں سے بھی زیادہ بڑا اور طاقتو رشی ہوں“ پنڈت امرناٹھ نے غصیلے لجھے میں کہا۔

”ہم نے فیصلہ اس لئے کیا ہے مہاراج کہ ہم نے اس آدمی عمران کے بارے میں تمام معلومات حاصل کی ہیں۔ یہ آدمی صرف روشنی کا آدمی نہیں ہے بلکہ انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ بھی ہے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اور بے حد ذہین واقع ہوا ہے۔ یہ آپ کے خلاف صرف جادو وغیرہ کے حربے استعمال نہیں کرے گا بلکہ یہ اپنی ذہانت، ہوشیاری اور تیز طراری کی وجہ سے آپ کو پریشان کرے گا اور آپ کی پریشانی پورے کافرستان بلکہ کافرستانی مذہب کی پریشانی ہے۔ آپ جیسا رشی اس جگ میں دوبارہ پیدا نہیں ہو سکتا۔ پورے کافرستان کو آپ پر فخر ہے اس لئے ہم نے فیصلہ کیا کہ آپ کو ہوشیار رہنے کا فیصلہ سنایا جائے”..... ایک قدرے زیادہ بوڑھے نے موبدانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کچھ بھی ہو۔ ایک عام منش میرے مقابلے میں کیا کر سکتا ہے۔ ہماری طاقتیں، ہمارے بیر، ہمارے گلوے اسے ایک لمحے میں پچھاڑ دیں گے اس کے اندر کتنی بھی روشنی ہو۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”مہاراج۔ میں مہا جگت ہوں اور طویل عرصے سے مہا جگت چلا آ رہا ہوں اس لئے پر ماتما نے مجھے وہ آنکھ دی ہے جو صرف مہا جگت کو دی جاتی ہے۔ اس آنکھ سے میں دیکھ رہا ہوں کہ یہ آدمی آپ کے خلاف کام بھی کرے گا اور آپ کو پریشان بھی کرے گا۔ اس کا ایک حل ہے اور وہ حل میں ابھی تک سامنے نہیں لایا لیکن اب اس کے سامنے لانے کا وقت آ گیا ہے۔“..... اس بوڑھے نے کہا تو پنڈت امرناٹھ اور باقی پچاری چونک کر اے دیکھنے لگے۔

”کیا کہنا چاہتے ہو تم۔ یہ پنچائیت ہے۔ کھل کر بات کرو۔“
پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”اب آپ کے حکم پر میں یہ حل پیش کرتا ہوں کہ آپ براہ راست اس عمران کے مقابلے پر نہیں آئیں گے بلکہ اس کا مقابلہ شری ریش کریں گے جن کی مددان کے تین شری کریں گے کیونکہ آپ کا براہ راست پاکیشیا کے ایک عام سے آدمی کے مقابلے پر آنا نہ صرف کافرستان بلکہ کافرستانی مذہب کی شدید توہین ہے۔ شری ریش اس آدمی کا خاتمه آسانی سے کر لیں گے۔“..... مہا جگت نے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ میں یہاں سے چلا جاؤں۔“..... پنڈت امرناٹھ نے چونک کر کہا۔

”ہاں مہاراج۔ آپ گنپ پہاڑ کی غار میں بسیرا کر لیں اور وہاں پوچا کریں تاکہ یہ آدمی وہاں تک پہنچ ہی نہ سکے۔“..... مہا جگت نے کہا۔

”لیکن یہ آدمی میرے خلاف کیوں کام کرے گا۔ مجھے تو اطلاع دی گئی ہے کہ وہ چوراں محل اور کلچر کے خلاف کام کرے گا اور پھر پاکیشیا میں کسی کو یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ اس فیاض پر کالا جادو میں نے کرایا ہے کیونکہ میں نے یہاں سے براہ راست اپنے بھیروں کے ذریعے یہ کام کرایا تھا۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”اس لئے مہاراج کہ جب تک یہ آپ کو پریشان نہیں کرے گا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تب تک وہ چوراس محل کی طرف نہیں بڑھ سکتا۔ یہ قانون ہے اور آپ بھی اس قانون سے اچھی طرح واقف ہیں۔ جہاں تک اس بات کا تعلق ہے کہ یہ آدمی کیسے آپ کے بارے میں معلوم کرے گا تو یہ ہمارا دردسر نہیں ہے۔ اگر وہ آپ کو تلاش نہیں کر سکے گا تو سارا معاملہ ہی ختم ہو جائے گا اور اگر کرے گا تو شری رمیش کے ہاتھوں ختم ہو جائے گا۔ اس طرح چوراس محل بھی نجح جاتے گا اور ٹکٹک بھی بلکہ میں تو کہتا ہوں کہ پوری کالی دنیا نجح جائے گی اور یہ میرا بطور مہا جگت فیصلہ ہے اور میں جگت داروں سے پوچھتا ہوں کہ کیا انہیں یہ فیصلہ منظور ہے؟..... مہا جگت نے ہاتھ اٹھاتے ہوئے کہا۔

”ہمیں منظور ہے“..... سب جگت داروں نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ اب میں کیا کر سکتا ہوں۔ اب مجھے اپنی تمام طاقتوں سمیت گنپ پہاڑ کی کپھا میں رہنا ہی پڑے گا لیکن اس کی کوئی مدت بھی مقرر ہے“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”ہاں۔ صرف تین ماہ تک۔ اس دوران میں دیکھ رہا ہوں کہ معاملات حصی طور پر ختم ہو جائیں گے“..... مہا جگت نے کہا تو پنڈت امرناٹھ نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا کہ بیردنی دروازہ کھلنے کی آواز سن کر وہ چونک پڑا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ سلیمان شاپنگ کرنے والپس آیا ہو گا اور پھر چند لمحوں بعد سلیمان شاپنگ بیگز اٹھائے دروازے کے سامنے سے گزرتا نظر آیا۔

”سلیمان“..... عمران نے سلیمان کو آواز دیتے ہوئے کہا۔ ”آیا صاحب“..... سلیمان نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ کمرے میں داخل ہوا۔

”جی صاحب“..... سلیمان نے کہا۔

”سلیمان۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک بار پھر حافظ عبد اللہ کے پاس چلنا چاہئے لیکن میں اس لئے رک گیا ہوں کہ کہیں وہ ناراض نہ ہو جائیں۔ ایسے لوگ ناراض بہت جلد ہو جاتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”آپ کیوں ان کے پاس جانا چاہتے ہیں۔ اس روز انہوں نے پوری تفصیل سے تو آپ کو سمجھا دیا تھا۔“..... سلیمان نے کہا۔
”کہاں تفصیل سے سمجھا دیا تھا۔ میں وہاں جا کر کیا کروں گا۔
کس کو ساتھ لے جاؤں۔ میں تو قطعاً واضح نہیں ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ اپنے انداز سے اس کو سوچیں صاحب۔ حافظ صاحب کے انداز سے نہیں۔“..... سلیمان نے کہا۔

”کیا مطلب۔ میں سمجھا نہیں۔“..... عمران نے واقعی حرمت بھرے لجھے میں کہا۔

”آپ کا انداز سیکرٹ ایجنٹوں والا ہے۔ آپ ٹارگٹ فکس کرتے ہیں اور پھر اس ٹارگٹ کو کور کرنے کے لئے پوری توانائیاں خرچ کر دیتے ہیں۔ اس ٹارگٹ کو نظر میں رکھتے ہوئے اور پیش آنے والے حالات کو ملاحظہ کرتے ہوئے اپنے ساتھیوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ وہاں جانے سے پہلے تمام معلومات جو آپ کے وہاں آسکیں حاصل کرنے کی کوشش کرتے ہیں اور پھر آپ مشن پر روانہ ہو جاتے ہیں اور اپنی تمام تر صلاحیتیں بروئے کار لاتے ہوئے اس مشن کو کور کر کے واپس آ جاتے ہیں۔“..... سلیمان نے باقاعدہ سائنسی انداز میں تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا تو عمران کے چہرے پر حرمت کے تاثرات ابھر آئے۔
”تم نے واقعی حقیقت سے بھر پور تجزیہ کیا ہے۔“..... عمران نے

کہا۔

”اب حافظ صاحب کا انداز کیا ہے۔ وہ روشنی کے آدمی ہیں۔ انہوں نے آپ کو ایک مقام بتا دیا۔ وہاں موجود طاقتوں کے بارے میں اور ان سے تحفظ کے بارے میں ہدایات دے دیں اور یہ بھی سمجھا دیا کہ باقی کام آپ خود کر لیں گے۔ ان کا چونکہ انداز ہی ایسا ہے اس لئے آپ مزید مل کر کچھ حاصل نہ کر سکیں گے۔ آپ کو ایک ٹارگٹ دے دیا گیا ہے۔ اب آپ اپنے مخصوص انداز میں اسے کور کریں۔“..... سلیمان نے کہا۔

”لیکن سیکرٹ ایجنٹ کے ٹارگٹ میں تو میرے پاس معلومات حاصل کرنے کے بہت سے ذرائع ہوتے ہیں۔ یہاں میں کس سے معلومات حاصل کروں۔“..... عمران نے کہا۔

”آپ کو بتا دیا گیا ہے کہ آپ نے چوراں محل میں موجود بتکنگ کو توڑنا ہے اور اس چوراں محل کو تباہ کرنا ہے۔ آپ کافرستان پہنچ جائیں۔ یقیناً کالی دنیا کے لوگوں تک آپ کے اس ارادے کی خبر پہنچ جائے گی اور وہ خود ہی آپ کے مقابلے پر آ جائیں گے۔ اس کے بعد آپ خود جانتے ہیں کہ ٹکرانے والوں کے ذریعے کیسے آگے بڑھا جا سکتا ہے۔“..... سلیمان نے بڑے سنجیدہ لجھے میں کہا تو عمران کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

”ویری گذ سلیمان۔ ویری گذ۔ تم واقعی بغیر فیں کے بہترین مشورے دینے والے ہو۔ ویری گذ۔ تم نے میرا مسئلہ حل کر دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ویری گذ۔ عمران نے بڑے تحسین آمیز لمحے میں کہا۔

”اب کیا کیا جائے۔ انہیوں کو تو سکھانا ہی پڑتا ہے اور وہ بھی مفت۔“ سلیمان نے مسکراتے ہوئے اور پھر مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”ایکسٹو۔“ رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں ظاہر۔“ عمران نے کہا۔

”آپ۔ کوئی خاص بات۔“ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے اپنی اصل آواز میں کہا۔

”میں نے کالے جادو کے خلاف مشن پر کافرستان جانا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ صدر اور کیپٹن شکیل کو ساتھ لے جاؤں اور اگر تم اجازت دو تو جولیا کو بھی اس مشن میں شامل کر لیا جائے تاکہ خواتین کی نمائندگی ہو سکے کیونکہ آج کل ہمارے ملک میں خواتین کی نمائندگی کا بڑا شور ہے۔“ عمران کی زبان روایت ہو گئی۔

”یہ کون سامشن ہے۔“ بلیک زیرو نے پوچھا۔

”وہی سوپر فیاض والا۔“ عمران نے جواب دیا۔

”سوپر فیاض تو تھیک ہو گیا ہے۔ پھر آپ کافرستان کیا کرنے جا رہے ہیں۔“ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”یہ بعد میں آ کر تفصیل بتاؤں گا۔ فی الحال یہاں میرا استاد

آغا سلیمان پاشا میرے سر پر موجود ہے اور اگر میں نے کوئی غلط بات کر دی تو ایک اور مزید مفت مشورہ بھگتنا پڑے گا۔ تم بس ایسا کرو کہ جب میں تمہیں جولیا کے فلیٹ سے فون کروں تو تم مجھے اجازت دے دینا۔“..... عمران نے کہا۔

”کس بات کی اجازت۔“ بلیک زیرو نے حیرت بھرے لمحے میں پوچھا۔

”تم کو ساتھ لے جانے کی۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن یہ سرکاری مشن تو نہیں ہے عمران صاحب۔ اس لئے میں کیسے اجازت دے سکتا ہوں۔“..... بلیک زیرو نے کہا۔

”تم ٹیم کی چھٹیاں تو منظور کر سکتے ہو۔“..... عمران نے کہا۔

”ہا۔ لیکن آپ کے کہنے پر نہیں کیونکہ آپ تو سیکرٹ سروس کے ممبر ہی نہیں ہیں۔ البتہ جولیا کے کہنے پر ایسا ہو سکتا ہے۔“ - بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”زیادہ بانس پر نہ چڑھو۔ میں نے اگر جولیا کو پٹی پڑھا دی تو وہ ڈپٹی ایکسٹو ہونے کی بناء پر چھٹیاں خود بھی منظور کر سکتی ہے۔“

عمران نے کہا۔

”آپ لاکھ پٹیاں پڑھا لیں۔ جولیا ایسا نہیں کر سکتی۔ بہر حال

آپ جولیا سے فون کروادیں تاکہ ایکسٹو کی اصول پسندی قائم رہے۔“

بلیک زیرو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اوکے۔“..... عمران نے کہا اور کریڈل دبا کر اس نے ٹون آنے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پر ایک بار پھر نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

”جولیا بول رہی ہوں“..... دوسری طرف سے جولیا کی آواز سنائی دی۔

”علی عمران بول رہا ہوں۔ میں تمہارے فلیٹ پر آ رہا ہوں۔ تم صدر، کیپشن شکیل، تنور اور صالح کو فوری بلوا لو ایک مشن کی تیاری ہے“..... عمران نے کہا۔

”ولیکن چیف نے تو کسی مشن کی بات نہیں کی“..... جولیا نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔

”چیف کو کیا پتہ۔ وہ تو بس دانش منزل میں بیٹھا رعب جھاؤتا رہتا ہے ورنہ سب کچھ تو مجھے معلوم ہوتا ہے۔ اب یہ میری مرضی کہ میں پہلے تمہارے چیف کو بتاؤں یا تمہیں“..... عمران نے بڑے فاخرانہ لمحے میں کہا۔

”نہیں۔ یہ اصول کے خلاف ہے۔ پہلے تم چیف کو بتاؤ۔ پھر چیف ہم سے بات کرے گا“..... جولیا نے کہا۔

”اچھا۔ تم ساتھیوں کو اکٹھا کرو۔ وہاں سب کے سامنے چیف سے بات ہوگی“..... عمران نے کہا۔

”کیا مطلب۔ یہ تم آخر کیا کر رہے ہو۔ آج سے پہلے تو تم نے کبھی ایسا نہیں کیا تھا“..... جولیا نے یکخت انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ اتنا پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

دیے کہا تو یہی جاتا ہے کہ خوبصورت خواتین پریشانی کے دوران مزید خوبصورت دکھائی دیتی ہیں لیکن اب یہاں فون پر تمہاری تصویر بھی نہیں آ رہی اس لئے اگر تم نے پریشان ہی ہونا ہے تو کم از کم میری موجودگی میں ہونا۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ یہ مشن سرکاری نہیں ہے مادرائی ہے اور مجھے یقین ہے کہ اگر میں نے اکیلے چیف سے بات کی تو چیف خواہ مخواہ اکثر جائے گا۔ البتہ جب ذپی ایکسٹو اسے کہے گی تو پھر اسے ماننا ہی پڑے گا“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے پوری تقریر کر ڈالی۔

”مارواں۔ تمہارا مطلب ہے کہ پھر وہی شیطانی سلسلہ“..... جولیا نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں چاہتا ہوں کہ تم سب کو اس میں شریک کروں کیونکہ شیطان بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس سے پناہ مانگتا ہو گا اس لئے وہ تمہارا نام سن کر ہی رو چکر ہو جائے گا“..... عمران نے کہا تو اس بار دوسری طرف سے جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

”ہم نہیں بلکہ تم مجسم شیطان ہو۔ بہر حال آ جاؤ میں ساتھیوں کو کال کرتی ہوں“..... جولیا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے سلیمان اندر داخل ہوا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی طاری تھی۔

”صاحب۔ آپ نے شاید اس معاملے کو مذاق سمجھ لیا ہے لیکن یہ مذاق نہیں ہے۔ آپ کسی بڑی آزمائش میں پھنس سکتے ہیں۔“.....

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سلیمان نے بڑے سنجیدہ لبجے میں کہا تو عمران چونک پڑا۔
”کیسی آزمائش“..... عمران نے پوچھا۔

”صاحب۔ آپ شاید اس بات پر مطمئن ہیں کہ کالی دنیا کے پنڈت اور پچاری آپ پر کوئی حرہ استعمال نہیں کر سکتے لیکن ایک بات بتا دوں کہ آپ کا لے جادو کو معمولی بات نہ سمجھیں۔ اس کی جڑیں پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور شیطان تو ہر وقت موقع کی تاک میں رہتا ہے۔ آپ کی معمولی سی غفلت آپ کو پلک جھکنے میں کہیں سے کہیں پہنچا سکتی ہے“..... سلیمان نے اسی طرح سنجیدہ لبجے میں کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ شیطان سے ڈر کر اب میں ہنسنا بولنا بھی جیھوڑ دوں“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

”شیطان سے نہ ڈریں۔ شیطان کی شیطانیت سے ڈریں اور ہر وقت شیطان مردوں کے شر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے رہیں۔ معمولی غفلت انسان کو بعض اوقات تحت الغمی میں گرا دیتی ہے“..... سلیمان نے کہا تو عمران ایک بار پھر چونک پڑا۔

”اس قدر سنجیدہ ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک ویران محل کو تباہ کرنا کوئی مشکل کام نہیں ہے۔ ویسے بھی اللہ تعالیٰ کا کلام ایسی روشنی ہے کہ پوری دنیا کے اندھیرے مل کر بھی اس کی ایک کرن کا مقابلہ نہیں کر سکتے“..... عمران نے کہا اور انھر کر کھڑا ہو گیا۔

”اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی پناہ میں رکھے۔ میں تو پھر بھی یہی کہوں

گا کہ آپ اسے سنجیدگی سے لیں“..... سلیمان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گیا۔

”تمہارے خلوص میں شک نہیں ہے لیکن تم مجھے خوفزدہ کرنا چاہتے ہو جو میں نہیں ہو سکتا۔ جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کا خوف ہو اس کے دل سے باقی سب خوف خود بخود نکل جاتے ہیں“..... عمران نے کہا اور مژ کر واپس ڈرینگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے اس رہائش پلازہ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جس میں جولیا کا فلیٹ تھا۔ اس نے کار پارکنگ میں روکی تو وہاں اسے صرف صدر کی کار کھڑی دکھائی دی۔ اسے معلوم تھا کہ صدر قریب ہی رہائش پذیر ہے اس لئے وہ سب سے پہلے پہنچ گیا تھا۔ سیڑھیاں چڑھ کر وہ دوسری منزل پر پہنچا اور پھر جولیا کے فلیٹ کے سامنے پہنچ کر اس نے کال بیل کا بٹن پر لیں کر دیا۔

”کون ہے“..... ڈور فون سے جولیا کی آواز سنائی دی۔ ”فلیٹ کے اندر تو تم خود ہی ہو جبکہ فلیٹ سے باہر علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بنس نہیں بلکہ بوجو خود موجود ہے“..... عمران کی زبان روان ہو گئی لیکن دوسری طرف سے کچھ کہے بغیر رابطہ ختم کر دیا گیا اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو دروازے پر صدر موجود تھا۔

”ارے کیا مطلب۔ تم نے جولیا کی آواز کی نقل اس قدر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ٹرے میں خالی پیالیاں اور بڑا سافلاسک رکھا ہوا تھا۔

”ارے واہ۔ یہ سارا فلاسک اگر میرے لئے بنایا گیا ہے تو میں خواہ مخواہ ایک پیالی کے لئے آغا سلیمان پاشا کا منیں کرتا رہتا ہوں،“..... عمران نے کہا تو جولیا صرف مسکرا دی جبکہ صدر بے اختیار ہنس پڑا۔ پھر ان کے چائے پینے تک ایک ایک کر کے باقی ساتھی بھی آ گئے۔ جولیا نے انہیں بھی چائے پیش کی۔ سب سے آخر میں صالحہ آئی۔

”عمران صاحب۔ جولیا نے بتایا ہے کہ آپ کسی ماورائی مشن پر جا رہے ہیں،“..... صالحہ نے چائے کا گھونٹ لیتے ہوئے کہا۔

”تم اسے خلائی مشن کہہ سکتے ہو کیونکہ ماورائی کا مطلب بھی بلندی ہی ہوتا ہے اور خلاء بھی بلندی کی طرف ہی اشارہ کرتی ہے۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس کے بارے میں کوئی تفصیل تو بتائیں،“۔ صدر نے کہا۔

”کالا جادو کا نام سننا ہوا ہے تم نے،“..... عمران نے کہا تو صدر میں صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ اسی لمحے جولیا چائے کی پیالیاں ٹرے کے ساتھ صالحہ بھی بے اختیار چوک چڑی۔

”ہاں اور کہا جاتا ہے کہ یہ انتہائی خطرناک عمل ہے جس میں پینے والوں کا ایک لشکر پہنچنے والا ہے،“..... عمران نے کہا۔ دوسرے کی موت بھی واقع ہو سکتی ہے لیکن یہ کام تو کافرستان کے لوگ کرتے ہیں۔ یہاں پاکیشیا میں تو شاید کوئی مسلمان اس کا سوچ بھی نہیں سکتا کیونکہ اس میں عامل کو حرام کھانا پڑتا ہے اور پھر وہ پیالیاں رکھ کر وہ ایک بار پھر کچن میں گئی اور پھر وہ واپس آئی تو

ماہرانہ انداز میں کی ہے کہ میں بھی نہ پہچان سکا،“..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

”یہ مہارت آپ میں ہے۔ جولیا نے مجھے کہا ہے کہ آپ آئے ہیں اس لئے دروازہ کھول دوں،“..... صدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔ ”اچھا تو تم دربان ہو لیکن بہشت کے دربان کا نام صدر تو نہیں بلکہ رضوان بتایا گیا ہے،“..... عمران نے اندر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”رضوان تو آپ کے شاگرد نائیگر کا نام ہے شاید،“..... صدر نے دروازہ بند کر کے اس کے پیچھے آتے ہوئے کہا۔

”اے جنگل خالی ملا تو وہ رضوان کی بجائے نائیگر بن گیا کہ چلو جنگل کی شہزادی نہ سہی جنگل کی شیرنی ہی سہی،“..... عمران نے سٹنگ روم میں پہنچتے ہوئے کہا۔

”وہ شیرنی اسے روزی راسکل کی شکل میں مل چکی ہے،“..... صدر نے جواب دیا تو اس بار عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ سٹنگ روم میں صوفوں پر بیٹھ گئے تھے۔ اسی لمحے جولیا چائے کی پیالیاں ٹرے میں رکھے اندر داخل ہوئی۔

”ارے۔ یہ دو تین پیالیوں سے کام نہیں چلے گا۔ ابھی چائے پینے والوں کا ایک لشکر پہنچنے والا ہے،“..... عمران نے کہا۔

”ان کو بھی مل جائے گی،“..... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا اور پیالیاں رکھ کر وہ ایک بار پھر کچن میں گئی اور پھر وہ واپس آئی تو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کام کرتا ہے جو شیطان کو پسند ہو،..... صدر نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”دولت کا لائق انسان کو تحت الغری میں گردیتا ہے۔ پھر حرام حلال کی تمیز ہی ختم ہو جاتی ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے مختصر طور پر سوپر فیاض پر ہونے والے ایک سے لے کر خواجہ امیر نانبائی اور حافظ عبد اللہ سے ہونے والی ملاقات کی تفصیل بتا دی۔

”عمران صاحب۔ یہ لوگ تو انتہائی شیطانیت کے حامل ہوتے ہیں۔ انہوں نے تو ہمیں روکنے کے لئے ہر حرబہ استعمال کرنا ہے۔ آپ نے اس سے تحفظ کے بارے میں کیا سوچا ہے؟“..... کیپٹن شکلیل نے کہا۔

”حافظ صاحب نے کہا ہے کہ کردار، ذہن، قلب اور جسمانی پاکیزگی کے ساتھ ساتھ ہر وقت باوضور ہے۔ آیت الکرسی اور معوذین کا ورد ہمیں ہر شیطانی حرబے سے تحفظ دے گا۔“..... عمران نے جواب دیا۔

”لیکن عمران صاحب۔ جن سے ہمارا مقابلہ ہو گا ان کا خاتمه کیسے ہو گا۔ کیا ہمارے ورد سے وہ ہلاک ہو جائیں گے؟“..... صالح نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری بات واقعی قابل غور ہے۔ ان ساری باتوں سے ہم ان کے حملوں سے محفوظ تورہ سکتے ہیں لیکن ہمارا مشن صرف اپنی حفاظت تو نہیں ہے۔ ہم نے تو ان کا خاتمه کرنا ہے۔“..... عمران نے

سبجدہ لجھے میں کہا۔

”کالے جادو میں ہر قسم کی شیطانی طاقتیں شامل ہوتی ہیں۔ ایسی شیطانی طاقتیں جن کے بارے میں شاید ہمیں علم تک نہ ہو اس لئے ہمیں اس سلسلے میں آگے بڑھنے سے پہلے اس بارے میں پوری معلومات حاصل کر لینی چاہئیں،“..... صدر نے کہا۔

”معلومات کہاں سے لیں۔ اس موضوع پر تحقیقی کتابیں بھی تو نہیں ہوتیں۔ بس ایسے ہی ڈھکو سلے سے لکھ دیتے ہیں،“..... کیپٹن شکلیل نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ ہمیں ایک بار پھر حافظ عبد اللہ صاحب سے رجوع کرنا چاہئے۔“..... جولیا نے کہا۔

”اس کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔ میں نے سید چراغ شاہ صاحب کو بھی دیکھا ہے۔ وہ بس اشاربے کر دیتے ہیں۔ اس طرح تفصیل نہیں بتاتے جس طرح ہمیں چاہئے۔ البتہ ایسا ہو سکتا ہے کہ ہم کسی کالے جادو کے عامل سے ملیں۔ وہ دولت کے لائق میں ہمیں تفصیل بتا سکتا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ تفصیل کیا بتائے گا۔ دو چار الٹے سیدھے نام لے دے گا لیکن وہ انہیں ختم کرنے کا کوئی طریقہ نہیں بتا سکتا۔“..... صدر نے کہا۔

”میرے خیال میں یہ بھی شیطانی حرబہ ہے کہ ہمارے ذہنوں میں ایسی باتیں ڈال دی جائیں جس سے ہماری قوت عمل مفلوج حفاظت تو نہیں ہے۔ ہم نے تو ان کا خاتمه کرنا ہے۔“..... عمران نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہو کر رہ جائے اور ہم مارے مارے پھرتے رہیں کہ پہلے تفصیل معلوم ہو پھر آگے بڑھیں۔ اگر یہ کام کرنا ہے تو ہمیں قدم آگے بڑھانے چاہیں۔ مجھے یقین ہے کہ ہماری رہنمائی خود بخود ہوتی چلی جائے گی۔..... تنور نے کہا تو سب اسے اس طرح دیکھنے لگے جیسے انہیں تنور سے ایسی فلسفیانہ بات کی توقع نہ تھی۔

”تم ٹھیک کہتے ہو تنور۔ شیطان کا ایک کام وہ سے ڈالنا بھی ہے۔..... عمران نے اس کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ اس چوراں محل میں وہ کیا نام بتایا تھا آپ نے، کلگج۔ اس کی تباہی سے کیا کالا جادو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود ہو جائے گا لیکن یہ تو شیطانی سلسلہ ہے اور جب تک شیطان موجود ہے یہ سلسلہ بھی کسی نہ کسی انداز میں چلتا رہے گا۔..... صالح نے کہا۔

”صالح ٹھیک کہہ رہی ہے۔ یہ خیر و شر کا سلسلہ تو ابد تک چلتا رہے گا لیکن میرا خیال ہے کہ اگر عمران کو یہ کام اس انداز میں سونپا گیا ہے تو اس کا بہر حال فائدہ ہو گا۔..... جولیا نے کہا۔

”حافظ عبد اللہ سے میری اس ٹاپک پر بات ہوئی تھی۔ انہوں نے کہا تھا کہ چوراں محل اور کلگج کی تباہی سے کالے جادو کے عمل میں طویل وقفہ آ جائے گا اور اس وقفے کے دوران خلق خدا ان خوفناک شیطانی حربوں سے محفوظ رہے گی۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر تنور ٹھیک کہہ رہا ہے۔ ہمیں آگے بڑھنا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمتیں ہماری رہنمائی کریں گی کیونکہ ہم کسی ذاتی مفاد کے لئے تو نہیں لڑ رہے۔..... صدر نے کہا۔

”لیکن مسئلہ یہ ہے کہ میں تو تمہارے چیف کی نوک جھونک سے آزاد ہوں لیکن تم تو چیف کی اجازت کے بغیر نہیں جاسکتے۔ دیے میں چوتھا تو تمہاری بجائے صرف جوانا اور ٹائیگر کو ساتھ لے لیتا لیکن میرا وجدان کہہ رہا ہے کہ اس معاملے میں ذہانت اور تجربہ بھی بے حد کام آئے گا اس لئے میں تمہیں ساتھ رکھنا چاہتا ہوں لیکن ایک بات میں بتا دوں کہ اگر تم میں سے کوئی بھی اس مشن پر کسی بھی وجہ سے نہ جانا چاہے تو کھل کر بتا دے۔ بعد میں اگر کسی نے واپسی کا سوچا تو پھر اس کی واپسی عالم بالا میں تو ہو سکتی ہے اس دنیا میں نہیں ہو سکتی اور یہ بھی معاملہ صاف کر دوں کہ بظاہر یہ ہمیں ایک عام سی مہم نظر آتی ہے لیکن درحقیقت یہ انہتائی خطرناک لڑائی ہے جس میں ہمیں ہر قسم کی آزمائشوں سے گزرنا پڑے گا۔

عمران نے کہا۔

”آپ کی مہربانی ہے عمران صاحب کہ آپ نے اس مہم میں ہمیں ساتھ رکھنے کا سوچا۔ ہم دل و جان سے اس مہم میں حصہ لیں گے اور اللہ تعالیٰ کی مدد اور رحمت سے انشاء اللہ اس خوفناک جادو کو جس نے دنیا بھر کو عموماً اور پاکیشیائی عوام کو خصوصاً اپنے شیطانی عمل میں جکڑ رکھا ہے نیست و نابود کر دیں گے۔..... صدر نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”شیطان دوسروں کو بھٹکانے کے لئے ہر حربہ استعمال کرتا ہے۔ یہ کالا جادو بھی اس کا انتہائی خوفناک حربہ ہے۔ اس سے لاکھوں افراد کو اس نے سیدھے راستے سے بھٹکایا ہو گا اور مسلسل بھٹکا رہا ہے۔ یہ ہمارے لئے باعث اعزاز ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے تحفظ کے لئے ہمیں منتخب کیا ہے۔“..... صالح نے بڑے خلوص بھرے لمحے میں کہا اور پھر باقی ساتھیوں نے بھی ایسے ہی خیالات کا اظہار کیا۔

”اب تم چیف کوفون کرو اور اسے تفصیل بتا کر اس سے کہو کہ وہ تمہیں اس مشن پر کام کرنے کی اجازت دے دے۔“..... عمران نے کہا۔

”یہ مشن سرکاری تو نہیں ہے اس لئے ہمیں رخصت لینا پڑے گی۔“..... صدر نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا اور نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے اور آخر میں اس نے لاڈر کا بٹن بھی پر لیں کر دیا۔

”ایکسٹو،“..... رابطہ ہوتے ہی ایکسٹو کی مخصوص آواز سنائی دی۔ ”جولیا بول رہی ہوں باس۔ یہاں میرے فلیٹ پر عمران، صدر، کیپشن شکلیل، تنور اور صالح موجود ہیں۔ عمران ایک ماورائی مشن پر کافرستان جانا چاہتا ہے۔ ہم نے اس سے درخواست کی ہے کہ وہ ہمیں بھی ساتھ لے جائے۔ فی الحال ہمارے پاس کوئی مشن نہیں ہے اس لئے ہم اس مقدس مشن پر کام کرنا چاہتے ہیں۔ آپ

ہماری رخصت منظور کر لیں اور مشن پر جانے کی اجازت دے دیں تو آپ کی مہربانی ہو گی۔“..... جولیا نے بڑے منت بھرے لمحے میں کہا۔

”رخصت کی اجازت تو دی جاسکتی ہے لیکن یہ سیکرٹ سروس کا مشن نہیں ہے اس لئے مشن پر جانے کی اجازت نہیں دی جاسکتی۔ البتہ رخصت کے دوران کوئی پابندی نہیں ہو گی کہ تم کیا کرتے ہو اور کیا نہیں لیکن یہ ماورائی مشن ہے کیا۔“..... ایکسٹو نے کہا تو جولیا نے مختصر طور پر تفصیل بتا دی۔

”اوکے۔ تمہاری رخصت تو میں منظور کر رہا ہوں لیکن یہ بات ذہن میں رکھنا کہ اگر اس دوران تمہاری ضرورت پڑ گئی تو تمہیں سب کچھ چھوڑ کر فوری واپس آنا ہو گا۔“..... چیف نے کہا۔

”لیں باس۔ ہم تیار ہیں۔“..... جولیا نے کہا۔

”اوکے۔ رسیور عمران کو دو۔“..... چیف نے کہا تو جولیا نے رسیور عمران کی طرف بڑھا دیا۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے رسیور لے کر اپنے مخصوص انداز میں کہا۔

”عمران۔ میں تمہیں اس سلسلے میں کام کرنے سے تو نہیں روک سکتا اور نہ ہی روکنا چاہتا ہوں لیکن سیکرٹ سروس کے ممبران کے تحفظ کی ذمہ داری اب تمہاری ہے اس لئے تم اس بات کا خیال رکھو گے۔“..... ایکسٹو نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تحفظ کی کوئی گارنٹی میں نہیں دے سکتا۔ اللہ تعالیٰ خود حق کی راہ میں کام کرنے والوں کا تحفظ فرماتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے لیکن پھر بھی تم نے ہر طرح ہے ان کا خیال رکھنا ہے“..... دوسری طرف سے کہا گیا اور پھر اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”یہ رکاوٹ تو دور ہوئی۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ ہمیں کہاں جانا چاہئے“..... عمران نے کہا۔

”کہاں جانا ہے۔ کافرستان جانا ہے اور کہاں جانا ہے“۔ صدر نے چونکتے ہوئے کہا۔

”کافرستان کسی ایک مقام کا نام تو نہیں ہے اور اب تو شیطانی حربے قدم پر موجود ہوں گے“..... عمران نے کہا۔

”اگر ہم چوراں محل پہنچ جائیں۔ ہمیں روکنے والے خود بخود سامنے آ جائیں گے“..... صدر نے کہا۔

”اس معاملے میں چیف کا کافرستان میں ایجنت ناٹران بھی ہماری کوئی مدد نہیں کر سکتا“..... عمران نے کہا۔

”نہیں عمران۔ تم اس سے رابطہ کرو۔ وہ وہاں رہتا ہے اس لئے لازماً وہ کوئی نہ کوئی راستہ نکال لے گا“..... جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں اسے کیا کہوں کہ وہ کالے جادو کے معاملے میں ہماری مدد کرے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ اس میں کیا حرج ہے“..... جولیا نے کہا تو عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھایا اور نمبر پرلیس کرنے شروع کر دیئے۔

”ناٹران بول رہا ہوں“..... رابطہ قائم ہوتے ہی ناٹران کی آواز سنائی دی۔ لاڈُر کی وجہ سے یہ آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔

”علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) بربان خود بلکہ بدہان خود بول رہا ہوں“..... عمران نے اپنے مخصوص لمحے میں کہا۔

”پورا نام شاید آپ مع ڈگریاں اس لئے کہتے ہیں کہ آپ کو اعلیٰ تعلیم یافتہ سمجھا جائے“..... دوسری طرف ہے ناٹران نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اس کا مطلب ہے کہ اصل عمران بول رہا ہے جو ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے“..... عمران نے کہا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”ہمیں دیے بھی یقین ہے کہ آپ اصل ہی ہیں۔ فرمائیں کیسے یاد کیا“..... ناٹران نے کہا۔

”فون کا رسیور اٹھایا، نمبر پرلیس کئے اور یاد کرنے کا پرائس مکمل ہو گیا“..... عمران نے جواب دیا تو ناٹران ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”واقعی میرے سوال کا بہترین جواب یہی ہو سکتا ہے“۔ ناٹران

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے کہا۔

”چلو تم نے اسے بہترین تسلیم کر لیا ہے تو پھر بہترین ہی ہو گا لیکن اب تم نے میرے سوال کا جواب بھی بہترین ہی دینا ہے۔“

”بھلا میں آپ جیسا اعلیٰ تعلیم یافتہ تو نہیں ہوں البتہ کوشش ضرور کروں گا۔ فرمائیں،“..... دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

”کالے جادو کے بارے میں تم کیا جانتے ہو؟“..... عمران نے کہا تو دوسری طرف چند لمحوں کے لئے خاموشی طاری ہو گئی۔

”عمران صاحب۔ کیا آپ واقعی سنجیدہ ہیں؟“..... ناٹران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد پوچھا۔

”ہاں۔ میں تمہیں مختصر طور پر پس منظر بتا دیتا ہوں کہ میں کیوں سنجیدہ ہوں؟“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے سوپر فیاض کے ساتھ ہونے والے واقعہ سے لے کر خواجہ امیر نانبائی اور حافظ عبداللہ کی ملاقات تک مختصرًا بتا دیا۔

”تو آپ کالے جادو کے اس نیٹ ورک کے خلاف کام کرنا چاہتے ہیں؟“..... ناٹران نے کہا۔

”ہاں۔ اسی لئے تو میں نے پوچھا ہے کہ اس معاملے میں تمہارے پاس کوئی معلومات ہوں تو مجھے معلوم ہو جائیں،“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ آپ مجھے ایک گھنٹے بعد دوبارہ فون کریں۔

میں آپ کے لئے خاصی حد تک معلومات حاصل کر لوں گا۔“ - دوسری طرف سے ناٹران نے کہا۔

”کہاں سے معلوم کرو گے؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”یہاں دارالحکومت میں ایک علامہ ہیں۔ وہ علم نجوم اور ایسے ہی نجانے کرنے علوم کے ماہر ہیں۔ میرے ان سے بڑے اچھے تعلقات ہیں۔ میں ان سے بات کروں گا۔ انہیں اس بارے میں لازماً یا تو معلومات ہوں گی یا وہ حاصل کر لیں گے۔“..... ناٹران نے کہا۔

”وہ خود کالے جادو میں ملوث نہ ہوں،“..... عمران نے کہا۔

”دیہیں۔ مجھے یاد ہے ایک بار کالے جادو کی بات ایک محفل میں آگئی تو انہوں نے اسے سخت برا بھلا اور انسانیت کے خلاف کہا تھا۔“..... ناٹران نے جواب دیا۔

”کیا نام ہے ان کا اور کیا کرتے ہیں وہ؟“..... عمران نے پوچھا۔

”علامہ حسن خان ان کا نام ہے اور یہاں یونیورسٹی میں تاریخ پڑھاتے ہیں۔ ویسے انہوں نے کافرستان کی قدیم تاریخ میں ڈاکٹریٹ کیا ہوا ہے؟“..... ناٹران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ اچھا۔ پھر تھیک ہے۔ میں ایک گھنٹے بعد تمہیں دوبارہ فون کروں گا۔“..... عمران نے کہا اور پھر اس نے رسیور رکھ دیا۔

”میرے خیال میں ناٹران کھونج نکال لے گا۔“..... صدر نے عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”عمران صاحب۔ آپ نے جو تفصیل بتائی ہے اس میں آپ نے ڈاکٹر احسن کا بھی ذکر کیا تھا جس پر سب سے پہلے کالا جادو کیا گیا لیکن آپ نے ڈاکٹر کریم اور سورپر فیاض کے بارے میں تو بتا دیا تھا کہ ان پر کالے جادو کا توز کر دیا گیا ہے لیکن ڈاکٹر احسن کا کیا ہوا۔“..... کیپشن شکیل نے پوچھا۔

”انہیں پہلے ڈاکٹر صدیقی نے گریٹ لینڈ بھجوادیا تھا لیکن جب وہاں بھی ان کا علاج نہ ہو سکا تو انہیں یہاں واپس بلوایا گیا۔ ہمارے پاس وہ حافظ عبداللہ والی بوتل موجود تھی جس میں ان کے بقول آب زم زم تھا جس پر مقدس کلام پڑھا گیا تھا اور جس کے دو قطروں نے سورپر فیاض کو اس خوفناک عمل سے باہر نکال دیا تھا۔ میرے کہنے پر سلیمان نے جا کر ڈاکٹر احسن کو بھی وہ پانی پلایا اور اللہ تعالیٰ کا فضل ہو گیا۔ ڈاکٹر احسن ٹھیک ہو گئے لیکن ابھی ہسپتال میں ہی ہیں۔ ڈاکٹر صدیقی نے انہیں چند روز کے ریست کے لئے روک لیا ہے۔“..... عمران نے کہا تو کیپشن شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ایک گھنٹے بعد عمران نے ناظران سے دوبارہ رابطہ کیا۔

”علامہ صاحب سے رابطہ ہوا ہے تمہارا یا انہیں۔“..... عمران نے پوچھا۔

”ان سے فون پر بات ہوئی ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ تم یہ بات پاکیشی ای عمران کے لئے کر رہے ہو حالانکہ میں نے انہیں آپ کا نام نہیں بتایا تھا بلکہ اپنے طور پر ان سے کالے جادو کے

خلاف کام کرنے کی بات کی تھی جس پر میں نے انہیں اثبات میں جواب دیا تو انہوں نے کہا کہ کالے جادو کے دو بڑے عاملوں کو معلوم ہو چکا ہے کہ عمران چوراں محل اور گھنگ کی تباہی کے لئے کافرستان آنے والا ہے اور انہوں نے اس سے نہشنس کے لئے اپنی تیاریاں زور شور سے شروع کر دی ہیں۔ جس پر میں نے علامہ صاحب سے کہا کہ اس معاملے میں ہماری مدد کریں تو انہوں نے وعدہ کیا ہے لیکن ساتھ ہی شرط لگا دی کہ عمران کو کہا جائے کہ وہ پہلے مجھ سے مل لے۔ پھر آگے بات ہو گی اور اس کے ساتھ ساتھ انہوں نے کہا ہے کہ عمران سے کہہ دیا جائے کہ کافرستان میں داخل ہونے سے پہلے پاکیشیا میں کالے جادو کے ایک بڑے مرکز کو ختم کر دے ورنہ اس کی عدم موجودگی میں اس کے والدین پر کالے جادو کا خوفناک حملہ کیا جا سکتا ہے جس سے ان کی ہلاکت تو نہ ہو سکے گی لیکن انہیں ناقابل حلاني نقصان پہنچ سکتا ہے۔“..... ناظران نے کہا تو عمران کے ساتھ ساتھ سب ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا میں علامہ صاحب سے براہ راست فون پر بات کر سکتا ہوں۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ وہ آپ کے بڑے مداح ہیں۔ میں ان کا فون نمبر بتا دیتا ہوں۔ وہ اس وقت اس نمبر پر موجود ہیں۔ آپ دس منٹ بعد ان سے اس نمبر پر بات کر سکتے ہیں۔ میں انہیں فون

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کر کے کہہ دوں گا۔..... نائزان نے کہا اور اس کے ساتھ ہی فون نمبر بھی بتا دیا۔

”ٹھیک ہے۔ میں دس منٹ بعد ان سے بات کروں گا۔“ عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

”ان علامہ صاحب کو کیسے علم ہو گیا۔“..... صالحہ نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”میں بھی پہلے تمہاری طرح حیران ہوا تھا لیکن اب میں نے حیران ہونا چھوڑ دیا ہے۔ اس دنیا میں ابھی نادیدہ قوتیں، طاقتیں روشنی کی اور اندھیرے کی دونوں طرح کی ہیں اور ایسے لوگ بھی ہیں جو بظاہر کسی حیثیت کے حامل نظر نہیں آتے لیکن ان کے اندر ایک سمندر موجود ہوتا ہے۔..... عمران نے کہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد اس نے رسیور اٹھایا اور نائزان کے بتائے ہوئے نمبر پر لیں کرنے شروع کر دیئے۔ یہاں سے کافرستان کا رابطہ نمبر اور کافرستانی دارالحکومت کا رابطہ نمبر اسے معلوم تھا اس لئے وہ رسیور اٹھا کر مسلسل نمبر پر لیں کرتا چلا گیا۔

”حسن خان عرض کر رہا ہوں۔“..... چند لمحوں بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی لیکن لجھے میں بڑھاپے کی مخصوص کپکپاہٹ موجود تھی۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ پاکیشیا سے علی عمران ایم ایس ڈی ایس سی (آکسن) بول رہا ہوں۔“..... عمران نے اپنے

مخصوص انداز میں کہا۔

”تمہارا کیا خیال ہے کہ برادر حافظ عبداللہ کی طرح میں بھی بار بار اگر تمہاری ڈگریاں دو ہراؤں تو تم شرمندہ تو نہیں ہو گے۔“ - حسن خان نے سلام کا مکمل جواب دے کر مسکراتے ہوئے لجھے میں کہا۔
”آپ حافظ عبداللہ صاحب کو جانتے ہیں۔“..... عمران نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”ماورائی معاملات سے تعلق رکھنے والا کون انہیں نہیں جانتا۔ دیسے تم خوش قسمت ہو کہ تمہیں سید چراغ شاہ صاحب کی قربت حاصل ہے جبکہ ہم جیسے تو ان کی قربت کے لئے ترستے ہی رہتے ہیں۔ میرا پورے خلوص سے یہ اعتقاد ہے کہ ایسے صاحب حال لوگوں کی ایک لمبے کی صحبت انسان کو کندن بنا دیتی ہے۔ بہر حال تمہارے آدمی نے مجھ سے کالے جادو کی بات کی تھی اور میں نے اسے جو بتایا وہ اس نے تمہیں بتا دیا ہو گا۔ تم بچکچا کیوں رہے ہو۔ تمہیں مشہور شاعر کا وہ شعر یاد ہی ہو گا کہ عشق آتش نمروں میں بے خطر کو د پڑا جبکہ عقل لب بام بیٹھی محو تماشہ ہے۔ تو تم اب لب بام سے پچھے آ جاؤ۔ ان معاملات میں عقل کی بجائے عشق سرخو کرانا ہے۔ میں نے تمہارے آدمی کو بتایا تھا کہ کافرستان آنے سے پہلے پاکیشیا میں ہونے والی خوفناک سازش کا خاتمه کر دو ورنہ تمہیں شاید سب کچھ چھوڑ کر واپس جانا پڑے گا اور یہ بات تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے انتہائی نقصان وہ ثابت ہو سکتی ہے۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

علامہ حسن خان نے آخر میں سنجیدہ لبھجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ای لئے میں نے خود آپ کو فون کیا ہے کہ آپ مجھے اس بارے میں تفصیل بتا دیں“..... عمران نے بھی سنجیدہ لبھجے میں کہا۔

”تمہارے والدین نیک فطرت ہیں اور خاص طور پر تمہاری والدہ تو انتہائی نیک بخت ہیں۔ وہ نیک شعار، انتہائی سخنی اور انتہائی ہمدرد شخصیت ہیں اس لئے ایسے اشخاص پر شیطان یا اس کی کسی طاقت کا آسانی سے قبضہ نہیں ہو سکتا لیکن شیطان کی مکارانہ اور شاطرانہ تدبیریں ایسی ہوتی ہیں کہ عام انسان اس بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔ شیطان کو معلوم ہے کہ تم اس کا ایک بہت بڑا حربہ ناکارہ کرنے کے لئے نکل رہے ہو کیونکہ کالا جادو خالفستا شیطانی عمل ہے۔ جو لوگ اس میں ملوث ہوتے ہیں سوائے ان کے جو صرف دکاندار ہیں انہوں نے اپنی رو حسیں شیطان کو سونپ رکھی ہوتی ہیں اس لئے وہ بھی ہر حربہ استعمال کرنے میں کوئی چکچاہٹ محسوس نہیں کرتے۔ تمہارے کالے جادو کے خلاف کام کرنے کا معلوم ہوتے ہی شیطان اور شیطانی قوتیں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی کیونکہ انہیں معلوم ہے کہ تم اپنی ذہانت، کارکردگی، خلوص اور محنت سے آبے گے ہی بڑھتے رہو گے اور چونکہ اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کا ساتھ تمہیں حاصل ہے اور سب سے بڑی بات یہ کہ تمہارے اندر جدوجہد کا جذبہ کبھی ماند نہیں پڑتا اس لئے انہیں کالے جادو کے سب سے

بڑے مرکز چوراس محل اور اس کی سب سے بڑی نشانی گلگج کی تباہی کا یقینی خطرہ لاحق ہو گیا ہے اس لئے انہوں نے تمہارے خلاف ایک منصوبہ تیار کیا ہے۔ جب تم کافرستان براہ راست ان شیطانی طاقتؤں کے مقابل آؤ گے تو پھر تمہارے پاس ایک ہی راستہ ہو گا۔ آگے بڑھنے کا۔ واپسی کا کوئی راستہ نہ ہو گا کیونکہ درمیان میں تمہاری واپسی، تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے لئے ناقابل تلافی حد تک نقصان دہ ثابت ہو گی اس لئے تمہیں واپس جانے پر مجبور کر دیا جائے گا اور اس کے لئے وہ تمہارے والدین کے پاس جا کر انہیں بتائیں گے کہ تم اس وقت انتہائی خراب حالت میں فلاں جگہ موجود ہو اور انہیں کوئی ایسا ثبوت بھی دیں گے کہ تمہارے والدین تمہاری محبت میں دیوانہ وار دوڑتے ہوئے وہاں پہنچ جائیں گے جہاں وہ انہیں پہنچانا چاہتے ہوں گے۔ گواں پر وہ کوئی ہاتھ نہیں ڈال سکیں گے لیکن بہر حال اس جگہ جانے کے بعد ان پر اثرات ضرور مرتب ہوں گے اور یہ اثرات اتنے سخت ہوں گے کہ وہ دونوں شدید بیمار ہو جائیں گے اور پھر ان کی اس خوفناک بیماری کی اطلاع تمہیں کافرستان میں پہنچائی جائے گی اور تم اس کی تصدیق بھی کر لو گے تو پھر تم سب کچھ بھول بھال کر واپس دوڑو گے اور ان کا منصوبہ کامیاب ہو جائے گا اور پھر یوں سمجھو کہ چراغوں میں روشنی نہ رہے گی اس لئے پہلے اس معاملے کو ختم کر آؤ“..... علامہ حسن خان نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا تو

عمران سمیت سب کے چہرے حیرت کا مرکز بن گئے۔
”اوہ۔ انہتائی خطرناک سکیم ہے لیکن یہ مرکز پاکیشیا میں کہاں
ہے۔ اس کی کیا تفصیل ہے۔“..... عمران نے پوچھا۔

”اس مرکز کے بارے میں تفصیل نہیں بتائی جا سکتی کیونکہ ہر عمل
کے کچھ قواعد و خوابط ہوتے ہیں اور ان کی پابندی کرنا لازمی ہوتی
ہے۔ البتہ اتنا اشارہ دیا جا سکتا ہے کہ پاکیشیائی دارالحکومت کے
شمال مغربی نواحی علاقے میں ایک چھوٹا سا قصبہ ہے جس کا نام
دیوان پورہ ہے۔ چند ہزار افراد پر مشتمل یہ قصبہ ہے۔ وہاں بڑے
بازار میں ایک چائے کا ہوٹل ہے جس کا مالک سیٹھ برخوردار ہے۔
اس سے تمہیں آگے بڑھنے کا راستہ مل سکتا ہے لیکن اس بات کا
خیال رکھنا کہ یہ ناورائی سلسلہ ہے تمہاری سیکرٹ آججھی جیسا کام
نہیں ہے کہ تم اسے راذذ میں جکڑ کر اور کوڑے مار کر اس سے سب
کچھ معلوم کر لو گے۔ وہ انہتائی شاطر آدمی ہے۔ بس میں اتنا ہی کہہ
سکتا ہوں۔“..... علامہ حسن خان نے بات کرتے کرتے اچانک کہہ
اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے ایک طویل سانس
لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ سب ساتھی حیرت سے منہ کھولے یہ
سب کچھ سن رہے تھے۔

”عجیب دنیا ہے۔ چھوٹے سے قصبے میں وہ کیوں رہتا ہے۔
یہاں دارالحکومت میں آجائے۔“..... صدر نے کہا۔
”اس دنیا کا ہر شخص کسی نہ کسی پابندی کا شکار ہوتا ہے۔ اب

اس سیٹھ برخوردار سے ملنا پڑے گا،“..... عمران نے کہا۔
”لیکن کیسے عمران صاحب۔ کیا لا جائے عمل اختیار کریں گے آپ۔“
صدر نے پوچھا۔

”ہر آدمی کی کوئی نہ کوئی کمزوری بہر حال ہوتی ہے اور اگر اس
کمزوری کو درست انداز میں استعمال کیا جائے تو شاطر سے شاطر
آدمی بھی ہتھیار ڈال دیتا ہے اس لئے پہلے وہاں جا کر اس کی کوئی
کمزوری تلاش کرنا ہو گی اور پھر آگے بڑھا جا سکتا ہے۔“..... عمران
نے کہا۔

”تو کیا ہم سب وہاں جائیں گے۔“..... صدر نے کہا۔
”نہیں۔ تم نے کافرستان جانا ہے۔ یہاں میں ٹائیگر کو ساتھ
لے جاؤں گا۔ قصبہ چاہے چھوٹا ہو یا بڑا وہاں بہر حال ایسے لوگ
ضرور موجود ہوتے ہیں جن کا تعلق اندر ولڈ سے ہوتا ہے اور یہ
لوگ دیسے بھی دوسروں کی کمزوریوں کی ٹوہ میں رہتے ہیں اس لئے
ٹائیگر یہ کام تیزی سے اور آسانی سے کر لے گا۔“..... عمران نے
کہا۔

”عمران صاحب۔ ہم چاہتے ہیں کہ اس معاملے میں بھی ہم
سب کچھ سن رہے تھے۔

”ضرورت پڑی تو میں تمہیں کال کر لوں گا لیکن ابتدائی طور پر
وہاں چھوٹے سے قصبے میں اتنے سارے افراد کا جانا ہر آدمی کو چونکا
دوے گا۔“..... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چھوٹے سے چائے کے ہوٹل میں تین میزیں اور بارہ کریاں رکھی ہوئی تھیں۔ ایک طرف کاؤنٹر تھا جس کے پیچھے سٹول پر ایک اونچا لمبا اور خوب مضبوط جسم کا مالک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں چھوٹی لیکن ان میں سانپ کی آنکھوں جیسی تیزی اور چمک تھی۔ اس کے سر پر بالوں کا گچھا ساتھا۔ بڑی بڑی اور اکڑی ہوئی موچھیں اور شنگ پیشانی کا مالک یہ سیٹھ برخوردار تھا جبکہ دکان کے سامنے چائے تیار ہوتی تھی اور ایک آدمی وہاں موجود تھا جو تیزی سے چائے بنانے میں مصروف تھا۔ دولڑ کے ہوٹل میں بیٹھے ہوئے افراد کو چائے کی پیالیاں سرو کرنے میں مصروف تھے۔ یہ یہاں کا روز کا معمول تھا۔ دیوان پورہ کے رہنے والے سیٹھ برخوردار کی چائے کے بے حد دلدادہ تھے کیونکہ سیٹھ برخوردار کی چائے بے حد لذیذ ہوتی تھی اور یہاں کے لوگ فارغ وقت میں یہاں آنے اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چائے پینے کو دنیا کی سب سے بڑی راحت و تفریح سمجھتے تھے اور بعض اوقات لوگ اپنے مہماں کو بھی ساتھ لے آتے تھے اور بڑے فخر سے انہیں سیٹھ برخوردار کی چائے پلاتے تھے اور مہماں چائے کی تعریف کرنے پر مجبور ہو جاتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ چھوٹا سا قصہ ہونے کے باوجود صبح سے رات گئے تک سیٹھ برخوردار کے ہوٹل پر ہر وقت گھما گہمی نظر آتی تھی۔ کاؤنٹر کے سامنے دو بڑے بازوں والی کریاں موجود تھیں۔ سیٹھ برخوردار سے ملنے کوئی آتا تو سیٹھ اسے اپنے سامنے کری پڑھاتا تھا اور پھر اس کے لئے ہوٹل کی خصوصی چائے تیار کی جاتی تھی۔ اس وقت سیٹھ برخوردار اپنے سامنے موجود ایک کاپی پر لکھے ہوئے حساب کتاب کو چیک کر رہا تھا۔ یہ حساب کتاب ایک آدمی روزانہ رات کو آ کر لکھتا تھا جس میں دودھ اور چائے کے تمام اخراجات درج ہوتے تھے اور صبح سیٹھ برخوردار سب سے پہلے اس حساب کتاب کو چیک کرتا تھا تاکہ اسے ساتھ ساتھ معلوم ہوتا رہے کہ کہیں کوئی گزر بڑا تو نہیں کی جا رہی۔ حساب کتاب چیک کرنے کے بعد اس نے کاپی بند کی اور پھر اسے اٹھا کر کاؤنٹر کے نیچے رکھ دیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ حساب کتاب کے مطابق وہ اچھے خاصے منافع میں جا رہا تھا۔ اسی لمحے ایک درمیانے قد کا آدمی جس نے مقامی لباس پہنا ہوا تھا دکان میں داخل ہوا تو سیٹھ برخوردار بے اختیار چونک پڑا۔ اس کی تیز نظریں اس آدمی پر جنم سی گئیں۔ وہ

آدمی سیدھا کاؤنٹر کی طرف بڑھتا ہوا اس کے پاس آ کر رک گیا۔
”میرا نام بالی ہے اور میں پہاڑ پور سے آیا ہوں“..... اس
آدمی نے بڑے سپاٹ سے لبجے میں کہا۔

”پھر میں کیا کروں۔ چائے پینی ہے تو ادھر خالی کری پر بیٹھ
جاؤ“..... سیٹھ برخوردار نے بھی سپاٹ لبجے میں کہا۔

”مجھے کالو کارگر نے بھیجا ہے“..... بالی نے سر جھکاتے ہوئے
قدرے پراسرار سے لبجے میں کہا تو سیٹھ برخوردار بے اختیار اچھل
پڑا۔

”اوہ۔ اوہ اچھا۔ ایک منٹ“..... سیٹھ برخوردار نے قدرے
بوکھلائے ہوئے لبجے میں کہا اور پھر وہ انٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”آؤ اور چلتے ہیں“..... سیٹھ برخوردار نے ایک سائیڈ پر بنی
ہوئی سڑھیوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس
نے چائے بنانے والے آدمی کو پیش چائے اور پیجھنے کا کہہ دیا۔

سیڑھیاں چڑھ کر وہ اوپر ایک چھوٹے سے صحن نما حصے میں پہنچ گئے
جس کے بعد برآمدہ اور ایک کمرہ تھا۔ کمرے کا دروازہ بند تھا۔ سیٹھ
برخوردار نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا اور پھر وہ بالی کو اشارہ کرتے
ہوئے خود اندر داخل ہو گیا۔ یہاں ایک بڑی سی میز کے گرد چار
کرسیاں موجود تھیں۔ ایک طرف لوہے کی ایک بڑی سی الماری پڑی
ہوئی تھی۔

”بیٹھو۔ تم پہلی بار آئے ہو“..... سیٹھ برخوردار نے کہا۔

”ہاں۔ مجھے یہاں تمہارے پاس پہلی بار بھیجا گیا ہے“..... بالی
نے کہا اور پھر میز کی سائیڈ پر رکھی ہوئی ایک کری پر بیٹھ گیا۔ تھوڑی
دیر بعد کمرے میں ایک لڑکا داخل ہوا جس کے ہاتھ میں بھاپ
نکالتی ہوئی چائے کی پیالی تھی۔ اس نے وہ پیالی بالی کے سامنے رکھ
دی۔

”اب کوئی اوپر نہ آئے۔ سمجھے“..... سیٹھ برخوردار نے قدرے
سخت لبجے میں کہا۔

”جی اچھا“..... اس لڑکے نے جواب دیا اور واپس چلا گیا تو
سیٹھ نے آگے بڑھ کر دروازہ بند کر کے کنڈی لگا دی جبکہ بالی اس
دوران مزے لے لے کر گرم چائے اس طرح پی رہا تھا جیسے چائے
برف سے بنائی گئی ہو۔

”ہاں۔ اب بولو۔ کالو کارگر نے کیا کہا ہے“..... سیٹھ برخوردار
نے کہا۔

”اس نے کہا ہے کہ سارا معاملہ بدل گیا ہے۔ اب وہ عمران
یہاں تمہارے پاس آ رہا ہے“..... بالی نے کہا تو سیٹھ برخوردار بے
اختیار اچھل پڑا۔

”میرے پاس کیوں۔ کیا ہوا ہے“..... سیٹھ برخوردار نے حیرت
بھرے لبجے میں کہا۔

”کالو کارگر نے بتایا ہے کہ اس نے کافرستان کے ایک آدمی
سے بات کی ہے جو روشنی کا آدمی ہے اور اس نے ساری سازش کا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بھانڈا پھوڑ دیا ہے بلکہ اس نے اسے کہا ہے کہ وہ پہلے یہاں سے نمٹ کر کافرستان آئے اور ساتھ ہی تمہارا نام بھی بتا دیا ہے۔ باالی نے کہا۔

”میرا نام۔ لیکن وہ میرے پاس آ کر کیا کرے گا۔ میں تو اسے چائے پلا سکتا ہوں“۔۔۔ سیٹھ برخوردار نے پوچھا۔

”کالو کارگر نے کہا ہے کہ تم فوری طور پر اپنی تمام طاقتون کو واپس بھیج دو ورنہ وہ پہچان جائے گا کہ تم صرف چائے فروش نہیں ہو۔ وہ تم سے کالو کارگر کے بارے میں تفصیل معلوم کرے گا لیکن اگر تمہارے پاس کوئی طاقت نہ ہوئی تو پھر وہ مایوس ہو کر واپس چلا جائے گا“۔۔۔ باالی نے کہا۔

”لیکن میرا تو سارا بنس ہی ختم ہو جائے گا۔ یہی طاقتیں تو گاہک گھیر کر لاتی ہیں۔ پھر رات کو جو لوگ خفیہ طور پر دور دور سے میرے پاس کام کرانے آتے ہیں ان کے کام کیسے ہوں گے اور پھر میرا تو سب کچھ ہی چھن جائے گا۔ وہ عورتیں جن کو میں نے اپنی کالی طاقتون کی مدد سے قابو میں کیا ہوا ہے وہ سب بگڑ جائیں گی۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ پھر تو سارا نظام ہی ختم ہو جائے گا۔“۔۔۔ سیٹھ برخوردار نے انتہائی تشویش بھرے لمحے میں کہا۔

”اور اگر کالو کارگر چاہے تو یہ کام دیے بھی ہو سکتا ہے۔ تمہاری ساری طاقتیں ایک لمحے میں تمہیں چھوڑ کر جا سکتی ہیں اور ساتھ ہی تمہارا گلا کاٹ کر تمہارا خون پی سکتی ہیں۔ ایسا مستقل طور

پر نہیں ہو رہا۔ صرف اس آدمی عمران کو مایوس کرنے کے لئے ہو رہا ہے۔۔۔ باالی نے قدرے شرارت بھرے لمحے میں کہا تو سیٹھ برخوردار نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”اس آدمی کو ختم نہیں کیا جا سکتا“۔۔۔ سیٹھ برخوردار نے پوچھا۔

”اگر ایسا ممکن ہوتا تو کالو کارگر یہ کام آسانی سے کر سکتا تھا اور کافرستان کے بڑے بڑے پنڈت اور رشی اس طرح پریشان نہ ہوتے۔ کالو کارگر اپنے منصوبے پر عمل کرنا چاہتا ہے اس لئے ضروری ہے کہ تم وہی کرو جو کالو کارگر کہہ رہا ہے۔ اس میں تمہارا فائدہ ہے“۔۔۔ باالی نے کہا۔

”یہ آدمی میرے پاس آ کر کیا کرے گا۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آ رہی اور پھر اسے کیسے معلوم ہو جائے گا کہ میرے پاس کالی طاقتیں ہیں“۔۔۔ سیٹھ برخوردار نے پریشان سے لمحے میں کہا۔ ”سیٹھ برخوردار۔ یہ آدمی ایسی باتوں کی دور سے ہی بو سونگھ لیتا ہے اور اگر اسے ذرا سا بھی شک پڑ گیا تو پھر تمہاری طاقتیں بھی تمہیں اس سے نہ بچا سکیں گی“۔۔۔ باالی نے کہا۔

”اچھا ٹھیک ہے۔ اب کالو کارگر کا حکم تو میں نہیں ٹال سکتا“۔۔۔

سیٹھ برخوردار نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھا اور اس نے الماری کھولی اور اندر موجود ایک بڑا سا پنجرہ اٹھا کر اس نے باہر میز پر رکھا۔ پھر اس نے پنجرے کا دروازہ کھول دیا اور دوسرے لمحے کمرے میں ایسی آوازیں سنائی دینے لگیں جیسے بہت سے بڑے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بڑے پرندے پھر پھڑاتے ہوئے باہر نکلتے جا رہے ہوں۔ چند لمحوں بعد آوازیں بند ہو گئیں تو سیٹھ برخوردار نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے پھرے کا دروازہ بند کر دیا۔

”بس اب ٹھیک ہے۔ تم گواہ ہو کہ میں نے سب کو واپس بھجوایا ہے۔ اب میں خالی سیٹھ برخوردار ہوں“..... سیٹھ نے اس طرح گلوگیر لمحے میں کہا جیسے ہفت اقليم کی دولت دے کر اب خود مفلس اور قلاش رہ گیا ہو۔

”ہاں۔ اور اب دوسرا پیغام بھی سن لو“..... بালی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”دوسرا پیغام۔ وہ کیا ہے“..... سیٹھ برخوردار نے چونک کر پوچھا۔

”وہ آدمی تم سے ہر طریقے سے معلوم کرنے کی کوشش کرے گا لیکن تم نے کالو کارگر کا نام زبان پر نہیں لانا۔ کچھ بھی ہو جائے یہ نام تمہاری زبان پر نہیں آتا چاہئے ورنہ تم جانتے ہو کالو کارگر کو۔ وہ یہاں سے سینکڑوں میل دور بیٹھا تمہاری گردن تڑوا سکتا ہے۔ اس نے ایک اشارہ کرنا ہے اور سیٹھ برخوردار چائے والے کی گردن ٹوٹ سکتی ہے“..... بালی نے کہا۔

”میرا دماغ خراب ہے کہ میں اس آدمی کے سامنے کالو کارگر کا نام لوں گا اور پھر وہ میرے پاس آ کر کیا کرے گا۔ یہ سب کالو کارگر کو میرے دشمنوں نے بھڑکایا ہے“..... سیٹھ برخوردار نے کہا۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ تمہارا نام باقاعدہ کافرستان میں لیا گیا ہے۔ ویسے تو بڑی آسان سی بات تھی کہ تمہاری گردن تڑوا دی جاتی تاکہ معاملہ ہی ختم ہو جاتا لیکن کالو کارگر کے لئے تمہاری خدمات بہت ہیں اس لئے تمہیں موقع دیا جا رہا ہے لیکن خیال رکھنا۔ جیسے ہی تمہاری زبان پر کالو کارگر کا نام آیا تمہاری گردن ایک لمحے میں ٹوٹ جائے گی۔ اب میں چلتا ہوں۔ چائے کا شکریہ۔ ایسی لذیذ چائے واقعی تم ہی پلو سکتے تھے“..... بালی نے کہا اور اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ سیٹھ برخوردار بھی اس کے پیچھے تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر کاؤنٹر کے پیچے جا کر بیٹھ گیا جبکہ بালی سیرھیاں اتر کر نظر وہ سے غائب ہو گیا لیکن اب سیٹھ برخوردار کا چہرہ اترنا ہوا تھا۔ وہ چند لمحے بیٹھا پہلو بدلتا رہا لیکن بے چینی اس کے دل میں اس طرح بڑھتی جا رہی تھی جیسے کچھ ہونے والا ہو۔ پھر اچانک وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔ میں گھر جا رہا ہوں“..... سیٹھ برخوردار نے چائے بنانے والے سے کہا۔

”اچھا سیٹھ“..... اس آدمی نے جواب دیا تو سیٹھ برخوردار دکان سے نیچے اترنا اور تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ایک چوڑی سی گلی کے اندر سے ہو کر ایک قدرے بڑی سڑک پر آ گیا۔ وہاں ایک خاصا بڑا اور کشاورہ مکان انتہائی جدید تعمیر کا نظر آ رہا تھا۔ اس پر سیٹھ برخوردار کے نام کی پلیٹ لگی ہوئی تھی۔ گیٹ پر ایک مسلح دربان بھی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کھڑا تھا۔ اس نے سیٹھ کو سلام کیا۔
 ”خیال رکھنا۔ آج میں کسی سے نہیں ملوں گا۔“..... سیٹھ برخوردار نے دربان سے کہا اور پھر چھانک کا چھوٹا حصہ کھول کر اندر داخل ہو گیا۔ بڑے سے صحن اور برآمدے سے ہوتا ہوا وہ ایک کمرے میں داخل ہوا۔ اس نے سامنے ریک میں موجود شراب کی بوتوں میں سے ایک بڑی سی بوتل اٹھا کر اس کا ڈھکن کھولا اور پھر آرام کری پر بیٹھ کر اس نے بوتل کو براہ راست منہ سے لگا لیا۔ ایک بوتل پینے کے بعد اس نے اسے ایک طرف رکھی ہوئی ٹوکری میں اچھال دیا اور اٹھ کر ایک اور بوتل اٹھا لی۔ اسے کھول کر وہ دوبارہ آرام کری پر بیٹھا اور اس بار اسے مسلسل پینے کی بجائے گھونٹ گھونٹ پینے لگا لیکن ابھی بوتل آدمی ختم ہوئی تھی کہ اس کے چہرے پر غنودگی سی چھانے لگی اور پھر شاید اس کے ہاتھ سے بوتل پھسل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک پرده پھیلتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اس کے ذہن پر تاریک پرده پھیلا تھا اسی طرح آہستہ آہستہ سستتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس کے ذہن میں ہٹل میں بیٹھے ہوئے بالی کا آنا اور کالو کارگر کے حکم پر اس کا پنجھرہ کھول کر تمام شیطانی طاقتیں کو واپس کرنا کسی فلم کے مناظر کی طرح گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن پھر اس کے ذہن کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے چونک کر سیدھا ہونے کی کوشش کی لیکن شاید اس کے

جسم نے اس کے ارادے کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔ اس کی آنکھوں پر ہلکی سی دھند کا پرده ساتھا جس کی وجہ سے اسے صاف نظر نہ آ رہا تھا لیکن اسے یہ بات واضح نظر آ رہی تھی کہ اس کے سامنے کرسیوں پر دو انسانی ہیوں موجود ہیں۔

”اوہ۔ کالو کارگر نے مجھ پر رحم کھایا اور دو طاقتیں واپس کر دی میں داخل ہوا۔“..... سیٹھ برخوردار کے ذہن میں یہ فقرہ گونجا اور اس کے ساتھ ہی وہ سیدھا ہو کر بیٹھ گیا لیکن دوسرے لمحے اس کے ذہن میں جھما کا سا ہوا اور اب اسے سامنے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے افراد عام انسان نظر آ رہے تھے اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن کو ایک اچھال دیا اور اٹھ کر ایک اور بوتل اٹھا لی۔ اسے کھول کر وہ دوبارہ آرام کری پر بیٹھا اور اس بار اسے مسلسل پینے کی بجائے گھونٹ گھونٹ پینے لگا لیکن ابھی بوتل آدمی ختم ہوئی تھی کہ اس کے چہرے پر غنودگی سی چھانے لگی اور پھر شاید اس کے ہاتھ سے بوتل پھسل گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے ذہن پر تاریک پرده پھیلتا چلا گیا۔ پھر جس طرح اس کے ذہن پر تاریک پرده پھیلا تھا اسی طرح آہستہ آہستہ سستتا چلا گیا اور پھر جیسے ہی اس کا شعور بیدار ہوا اس کے ذہن میں ہٹل میں بیٹھے ہوئے بالی کا آنا اور کالو کارگر کے حکم پر اس کا پنجھرہ کھول کر تمام شیطانی طاقتیں کو واپس کرنا کسی فلم کے مناظر کی طرح گھوم گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں کھول دیں لیکن پھر اس کے ذہن کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس نے چونک کر سیدھا ہونے کی کوشش کی لیکن شاید اس کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران کی کار تیزی سے دیوان پورہ قبے کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ سڑک پر بسیں اور ٹرک تو تجھی کبھار نظر آ رہے تھے لیکن کاروں کی تعداد خاصی کم تھی۔ اس نے ٹائیگر کو ہدایات دے کر دیوان پورہ بھجوادیا تھا اور آج ٹائیگر کی طرف سے کال آنے پر وہ خود اپنی کار میں دیوان پورہ کی طرف اڑا چلا جا رہا تھا۔ مسلسل ڈرائیورگ کرتے ہوئے اسے دو گھنٹے ہو گئے تھے اور اس کی توقع کے مطابق ابھی آدھے گھنٹے کا سفر باقی تھا۔ پھر ایک موڑ مڑتے ہی اس نے بے اختیار بریک لگا دیئے کیونکہ موڑ مڑتے ہی ایک آدمی دونوں ہاتھ اٹھائے سڑک کے عین درمیان میں اس طرح کھڑا تھا کہ جب تک سڑک کی سائیڈ پر کار نہ اتاری جائے تو اسے بچایا نہ جا سکتا تھا اور وہاں سڑک کی سائیڈیں کافی گہرائی میں تھیں اور تیز رفتار کار نہ صرف الٹ سکتی تھی بلکہ نجا نے کتنی قلابازیاں بھی کھانی

ضروری تھیں اس لئے عمران نے بریک لگائے اور کار اس آدمی کے سامنے جا کر رک گئی اور اب عمران نے غور سے دیکھا تو اسے یہ آدمی عجیب سادھائی دیا۔ اس کی شیو بڑھی ہوئی تھی اور سر کے بال بھی کاندھوں تک تھے۔ اس نے سرخ رنگ کا کھلے گھیرے کا کرتہ اور شلوار پہنی ہوئی تھی۔ ایک سیاہ رنگ کی چادر اس کے دونوں کاندھوں پر موجود تھی۔ کار رکتے ہی وہ تیزی سے سائیڈ پر ہوا اور پلک جھکتے ہی وہ کار کا دروازہ کھول کر سائیڈ پر بیٹھ گیا۔ اس کے انداز میں بے حد پھرتی تھی حالانکہ بظاہر اس کی عمر کافی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے اس کے بیٹھتے اور دروازہ بند ہوتے ہی لاشوری طور پر کار آگے بڑھا دی۔

”میرا نام رفیق ہے۔ تم جس سے ملنے جا رہے ہو اس سے سب کچھ چھین لیا گیا ہے تاکہ تم آگے نہ بڑھ سکو اور اسے اصل نام زبان پر لانے سے روک، دیا گیا ہے۔ کار روکو۔ کار روکو“..... اس آدمی نے تیزی سے خود ہی بولتے بولتے یکنخت اس طرح چیختنے ہوئے کہا کہ عمران نے لاشوری طور پر بریک لگائی اور اس کے ساتھ ہی وہ آدمی جس پھرتی سے اندر بیٹھا تھا اس سے بھی زیادہ پھرتی سے باہر نکلا اور دروازہ بند کر کے وہ کھڑکی پر جھک گیا۔

”سنوا آخری بات۔ اسے شراب پلا دی گئی ہے۔ نشے میں وہ اصل نام لے دے گا“..... رفیق نے بھرائے ہوئے لبھے میں کہا اور تیزی سے مڑا اور اس طرح دوڑتا ہوا سڑک کی سائیڈ پر گہرائی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں اترتا چلا گیا کہ عمران حیرت سے پلکیں جھپکاتا رہ گیا۔ وہ خود اپنے آپ کو پھر تیلا سمجھتا تھا لیکن اس رفیق کی پھرتی دیکھ کر وہ واقعی حیران رہ گیا تھا۔ رفیق نے اب تک جو کیا تھا اور جو کچھ کہا تھا اس دوران عمران کو ایک لفظ بھی منہ سے نکالنے کا موقع نہ ملا تھا یا دانتہ موقع نہ دیا گیا تھا لیکن رفیق کے گھرائی میں اترتے ہی اس نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا اور اس کے ساتھ ہی کار آگے بڑھا دی۔

”اس کا مطلب ہے کہ شیطانی طاقتیں اپنے دفاع کے لئے حرکت میں آگئی ہیں“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ اصل نام کیا ہے۔ یہ کون ہو سکتا ہے جسے اصل کہا گیا ہے۔ کیا وہ پاکیشیا میں کالے جادو کے نیٹ درک کا سراغنہ ہے؟“..... عمران کے ذہن میں گونجا اور اس کے ساتھ ہی اسے علامہ حسن خان کا وہ فقرہ یاد آ گیا کہ سینئھ برخودار سے تمہیں آگے بڑھنے کا راستہ مل سکتا ہے۔

”اس کا مطلب ہے کہ سینئھ برخودار منزل نہیں بلکہ نشان منزل ہے“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر تھوڑی دیر بعد اسے قصہ کے آثار دکھائی دینے لگے اور پھر سڑک کی سائیڈ پر لگا ہوا ایک دیوبیکل بورڈ نظر آنے لگ گیا جس پر حکومت کی طرف سے قصہ کا نام اور اس کا مختصر سا تاریخی پیش منظر، آبادی کی تعداد اور ایسی ہی دوسری ضروری معلومات درج تھیں۔ ایسے بورڈ حال ہی

میں پورے دارالحکومت میں لگائے گئے تھے۔ ٹائیگر نے فون پر کہا تھا کہ قصہ میں داخل ہوتے ہی ایک سرخ رنگ کا بورڈ نظر آئے گا جس پر کسی فیکٹری کا نام لکھا ہوا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک چار دیواری سے بند احاطہ ہے۔ ٹائیگر وہیں موجود ہے۔ عمران نے اب کار کی رفتار آہستہ کر دی اور سرخ رنگ کا بورڈ تلاش کرنے لگا اور پھر تھوڑا آگے جا کر جیسے ہی وہ ایک ٹنگ ساموڑ مڑا تو اسے سرخ رنگ کا ایک جہازی سائز کا بورڈ نظر آنے لگا۔ اس نے کار بورڈ کے قریب جا کر روک دی۔ بورڈ کے عقب میں وسیع چار دیواری تھی اور اس کا بڑا سا گیٹ سامنے کے رخ پر تھا لیکن یہ گیٹ بند تھا۔ عمران نے مخصوص انداز میں تین بار ہارن بجا یا تو پھاٹک کھلا اور ایک مسلح آدمی باہر آ گیا۔

”کس سے ملنا ہے“..... اس آدمی نے قریب آ کر قدرے سخت لبجھ میں کہا۔

”ٹائیگر ہو گا یہاں۔ دارالحکومت سے آیا ہے۔ اسے کہو کہ علی عمران باہر موجود ہے“..... عمران نے کہا۔

”اچھا“..... اس آدمی نے کہا اور تیزی سے واپس مڑ کر پھاٹک میں غائب ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد پھاٹک کھلا تو ٹائیگر باہر آ گیا۔ اس نے قریب آ کر عمران کو سلام کیا۔ اس دوران عقب میں پھاٹک کھل گیا تھا۔

”باس۔ آپ کار اندر لے آئیں۔ پھر بات ہو گی“..... ٹائیگر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے کہا اور ایک سائیڈ پر ہو گیا تو عمران نے کار اندر کی طرف موڑ دی۔ وسیع و عریض چار دیواری کے اندر کونے میں دو عمارتیں بنی ہوئی تھیں۔ باقی پورا ایریا خالی تھا۔ البتہ ایک عمارت چھانک کی سائیڈ پر بنی ہوئی تھی۔ چھانک کھولنے والے مسلح آدمی نے عمران کو کار ایک سائیڈ پر کر کے چھانک کے قریب روکنے کا کہا تو عمران نے کار وہیں موڑ کر اور ذرا آگے کر کے روک دی۔ اس دوران ملے سیگر بھی واپس آ گیا تھا۔

”آئیے بس“..... ملے سیگر نے کہا تو عمران دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ پھر برآمدے کی سیرھیاں چڑھ کر وہ دونوں ایک سٹنگ روم کے انداز میں بجھ ہوئے کمرے میں پہنچ گئے۔

”باس۔ یہ بظاہر فیکٹری ایریا ہے لیکن دراصل یہ نشیات کے اسمگلروں کا دیس ہاؤس ہے۔ یہاں کا انچارج کرامت ہے۔ اس سے دارالحکومت سے رابطہ کیا گیا ہے۔ کرامت کا یہاں کافی ہو لدھے اس لئے میں نے کرامت سے کہا کہ وہ اس سیٹھ برخوردار کے بارے میں ہمیں تفصیلات بتائے تو اس نے ایک آدمی کو کال کیا۔ اس کا کہنا ہے کہ یہ آدمی سیٹھ برخوردار کے پاس دس سال تک اس کے گھر میں کام کرتا رہا ہے۔ اب وہ کام چھوڑ چکا ہے لیکن سیٹھ برخوردار کے بارے میں اس سے زیادہ کوئی نہیں جانتا۔ ابھی یہ آدمی نہیں پہنچا بس آنے ہی والا ہو گا“..... ملے سیگر نے بیٹھتے ہی تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا تو عمران نے اثبات میں سر

ہلا دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک ادھیز عمر آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے سلام کیا اور پھر وہ خالی کری پر بیٹھ گیا۔

”میرا نام حامد ہے صاحب اور میں سیٹھ برخوردار کے پاس کام کرتا رہا ہوں۔ کرامت صاحب نے حکم دیا ہے کہ میں آپ سے ملوں“..... آنے والے نے اپنا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”یہ بتاؤ حامد کہ سیٹھ برخوردار کا کالے جادو سے کیا تعلق ہے“۔ عمران نے کہا تو حامد بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ میں سمجھا تھا کہ آپ کچھ اور پوچھیں گے۔ بہر حال یہ بات تو سب جانتے ہیں کہ دیوان پورہ میں سیٹھ برخوردار سے بڑا عامل کالے جادو کا اور نہیں ہے“..... حامد نے کہا۔

”لیکن ہم نے سنا ہے کہ اس کا چائے کا ہوٹل ہے جبکہ ایسے کام کرنے والے دوسرا کام تو نہیں کیا کرتے“..... عمران نے کہا۔

”آپ درست کہہ رہے ہیں لیکن سیٹھ برخوردار دولت اکٹھی کرنے کے پچھے پاگل ہے۔ اس کا بس نہیں چلتا کہ وہ زمین کھود کر دولت نکال لے اس لئے وہ یہ ہوٹل والا کام بھی کر رہا ہے کیونکہ چائے کے کاروبار میں منافع کی شرح بہت زیادہ ہے اور سنا ہے کہ وہاں ہر وقت رش رہتا ہے اور ایسا بھی کالے جادو کی طاقتیں کی وجہ سے ہوتا ہے۔ وہ طاقتیں دور دور سے گاہوں کو گھیر کر لے آتی ہیں“..... حامد نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”ضروری ہے کہ وہ کاروبار کر کے دولت کمائے۔ یہ شیطانی طاقتیں

R A
F R E X O @ H O T M A I L . C O M

اسے دولت نہیں لا کر دے سکتیں،”..... عمران نے کہا۔
”مجھے نہیں معلوم جناب۔ کوئی پابندی ہو گی ورنہ سیٹھ بخوردار کا
بس چلے تو وہ دیوان پورہ کے ہر گھر سے دولت اٹھائے،“..... حامد
نے جواب دیا۔

”کالے جادو کا کام وہ کب کرتا ہے اور کیا کرتا ہے،“..... عمران
نے پوچھا۔

”یہ کام وہ رات کو کرتا ہے۔ رات دس بجے سے لے کر رات
بارہ بجے تک کا وقت مقرر کیا ہوا ہے اس نے اور لوگ دور دور سے
اس کے پاس آتے ہیں اور وہ اسے منہ مانگا معاوضہ بھی دیتے ہیں،“
حامد نے جواب دیا۔

”اس کے پاس کون سی طاقتیں ہیں،“..... عمران نے پوچھا۔
”جناب۔ مجھے تو معلوم نہیں البتہ کبھی کبھار گھر میں ایسی
آوازیں سنائی دیتی تھیں جیسے بڑے بڑے پرندے اڑ رہے ہوں۔
ان کے پروں سے نکلنے والی آوازیں صاف سنائی دیتی تھیں اور کبھی
کسی کے مکروہ انداز میں ہنسنے کی آواز آتی تھی۔ اس طرح اور کبھی
بے شمار باتیں ہیں،“..... حامد نے جواب دیا۔

”تم نے اس کی ملازمت کیوں چھوڑ دی،“..... عمران نے
پوچھا۔

”وہ بے حد کنجوس آدمی ہے جناب۔ پیسہ رو رو کر خرچ کرتا ہے
لیکن اس کے ملازم بھی اس کی شیطانی طاقتیں کے قابو میں ہوتے

ہیں اس لئے کوئی نہ اس کے خلاف بول سکتا ہے اور نہ ہی اسے
چھوڑ سکتا ہے لیکن میری جان اس طرح چھوٹ گئی کہ مجھ سے ایک
غلطی ہو گئی لیکن چونکہ میری غلطی سے اسے خاصا مالی نقصان نہ ہوا
تھا اس لئے اس نے مجھ پر حکم کھا کر مجھ سے ملازمت سے نکال دیا۔
میں نے بھی اللہ کا شکر ادا کیا،“..... حامد نے جواب دیتے ہوئے
کہا۔

”وہ کالا جادو کس طرح کرتا ہے،“..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم۔ البتہ وہ ان لوگوں سے جن کے لئے کام
کرتا ہے ان کے مخالفوں کے اترے ہوئے ناخن، ان کے سروں
کے بال، ان کی وہ ٹوٹی ہوئی لگنگھی جوان کے زیر استعمال رہی ہو،
ان کا بول و براز، تحکم غرضیکہ ہر وہ غلیظ چیز جو منگوائی جا سکتی ہے
منگواتا ہے اور پھر ان چیزوں کے ذریعے اس پر کسی شیطانی طاقت
کی بھینٹ دے کر اس آدمی پر مقرر کر دیتا ہے جس پر کالا جادو کرنا
ہو اور پھر یہ چیزیں کسی پرانے قرستان، کنویں یا گھر یا کسی اور جگہ
کسی کے مکروہ انداز میں ہنسنے کی آواز آتی تھی۔ اس طرح اور کبھی
اور ٹائیگر دونوں اسے حرمت سے دیکھنے لگے۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ گندگی بھی،“..... عمران نے حرمت بھرے
لہجے میں کہا۔

”جناب۔ یہ کالا جادو ہے۔ انتہائی خوفناک سرعاج الاثر جادو
ہے۔ اس میں خزیر، الو، چمگادر کا گوشت اور گندگی نہ صرف کھائی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جاتی ہے بلکہ مخالفوں کو کھلائی بھی جاتی ہے۔ عورتیں تو ہر حد کراس کر جاتی ہیں۔ اپنے شوہروں، خوش دامنیوں، جیٹھانیوں، دیورانیوں، غیر شرعی تعلقات رکھنے والوں کو اپنے قابو میں رکھنے کے لئے ہر حد سے گزر جاتی ہیں اور ایسے ایسے بھیاںک اقدام کرنے جاتے ہیں کہ میں آپ کو بتا نہیں سکتا۔..... حامد نے کہا تو عمران اور نائیگر کے جسموں میں سردی کی لہریں سی دوڑنے لگیں۔

”اس کا مطلب ہے کہ اس سینہ کی مرضی کے بغیر تو اسے ہاتھ تک نہ لگایا جا سکتا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں جناب۔ ایک بار میں نے سینہ کو مار کھاتے بھی دیکھا ہے۔ ایک فقیر سا آدمی اس کے ہوٹل کے سامنے سے گزرا تو اس نے سینہ کو گالیاں دینی شروع کر دیں۔ سینہ نے بھی جواباً گالیاں دینی شروع کر دیں تو وہ فقیر ہوٹل میں گھس آیا اور پھر اس نے سینہ کو اتنا بارا کہ سینہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ میں بھی وہی موجود تھا لیکن ہم سے ہمت ہی نہ ہوئی تھی ہم اس فقیر کو پکڑتے۔ یوں لگتا تھا کہ جیسے اس فقیر کے جسم کے گرد کوئی نورانی ہالہ موجود تھا جس نے ہمیں روک رکھا تھا۔ پھر وہ فقیر اسے گالیاں دیتا اور جہنم کا ایندھن کہتا ہوا چلا گیا۔ سینہ کو بڑی مشکل سے ہوش میں لا یا گیا اور وہ گھر میں ایک ہفتہ پڑا ہائے کرتا رہا۔ میں نے ڈرتے ڈرتے اس سے اس فقیر کے بارے میں پوچھ لیا تو اس نے صرف اتنا کہا کہ وہ روشنی کا آدمی تھا اور روشنی کے سامنے اندر ہیرا کیا کر سکتا ہے۔ حامد

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم ہے کہ سینہ نے یہ کالا جادو کس سے سیکھا ہے۔ کون ہے اس کا استاد۔..... عمران نے کہا۔

”نہیں جناب۔ بس اتنا سنا ہے کہ سینہ بچپن میں گھر سے بھاگ گیا تھا اور کسی ایسے آدمی کے ہاتھ لگ گیا تھا جو کالے جادو کا ماہر تھا۔ اس نے اسے بھی کالا جادو سکھا دیا اور پھر سینہ دیوان پورہ میں رہنے لگا۔..... حامد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا وہ کھلے عام یہ سب کچھ کرتا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔ ”نہیں جناب۔ بظاہر تو اس کا چائے کا ہوٹل ہے۔ یہ ساری کارروائی تو گھر میں رات کو کی جاتی ہے۔ ویسے اس بارے میں معلوم تو سب کو ہے لیکن کھل کر کوئی بات نہیں کرتا۔ سب ڈرتے ہیں اس سے۔..... حامد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ اب تم جاسکتے ہو۔ نائیگر۔ اسے معاوضہ دے دو۔ عمران نے کہا تو حامد نے اٹھ کر سلام کیا اور اس کے ساتھ ہی نائیگر بھی اٹھ کھڑا ہوا اور پھر وہ اسے لے کر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”اللہ کی پناہ۔ ایسے لوگ بھی رہتے ہیں اس دنیا میں۔..... عمران نے جھر جھری لے کر بڑھاتے ہوئے کہا۔ تھوڑی دیر بعد نائیگر واپس آ گیا۔

”باس۔ کیا یہ درست کہہ رہا تھا۔ مجھے تو یقین نہیں آ رہا تھا کہ

پاس پا کیزگی، وضو میں رہنا اور روشن کلام موجود ہے۔ اس کے مقابل یہ طاقتیں کیا حیثیت رکھتی ہیں؟..... عمران نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”آئی ایم سوری بآس“..... ٹائیگر نے شرمندہ سے لمحے میں کہا۔
”آنندہ ایسا خیال بھی ذہن میں نہ لانا“..... عمران نے اسی طرح غصیلے لمحے میں کہا۔

”سوری بآس۔ آئندہ خیال رکھوں گا“..... ٹائیگر نے کہا۔
”اوکے۔ اب ہم نے اس سیٹھ برخوردار سے پوچھ چکھ کرنی ہے۔ کوئی آدمی یہاں سے ساتھ لے لو جو ہمیں اس کے گھر تک پہنچا دے“..... عمران نے کہا۔

”اس حامد کو کہہ دیتے ہیں“..... ٹائیگر نے کہا۔
”نہیں۔ یہ اس کا ملازم رہا ہے۔ اس سے ذہنی طور پر مرجوب رہا ہے اس لئے ہو سکتا ہے کہ یہ خوف کی وجہ سے کوئی چکر چلا جائے“..... عمران نے کہا۔

”ٹھیک ہے بآس۔ میں کرامت سے بات کرتا ہوں“..... ٹائیگر نے کہا اور انٹھ کر کمرے سے باہر چلا گیا اور پھر اس کی واپسی کچھ دیر بعد ہوئی۔

”بآس۔ کرامت نے کہا ہے کہ وہ اس سیٹھ کو اس وقت انھوا لے گا جب وہ نشے میں ہو گا تاکہ وہ آپ کو معلومات مہیا کر سکے“..... ٹائیگر نے کہا۔

اس قدر گندے لوگ بھی ہوتے ہوں گے“..... ٹائیگر نے واپس آ کر کہا۔

”اسے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت تھی۔ ویسے بھی اس کا لمحہ بتا رہا تھا کہ وہ سچ بول رہا ہے لیکن اب اس سیٹھ برخوردار کے ذریعے کیسے آگے بڑھا جائے“..... عمران نے کہا۔

”میں نے باہر حامد سے یہ بات کی تھی کہ ہم اس کے استاد تک پہنچنا چاہتے ہیں۔ اس کا کیا طریقہ ہو سکتا ہے تو حامد نے ایک بات کہی ہے“..... ٹائیگر نے کہا تو عمران چونک پڑا۔
”کیا بات“..... عمران نے کہا۔

”اس نے بتایا ہے کہ سیٹھ برخوردار سونے سے پہلے انتہائی تیز دلیکی شراب پیتا ہے اور اکثر بے ہوش جاتا ہے اور اس کا ذہن اس کے قابو میں نہیں رہتا۔ ایسی حالت میں اس سے جو پوچھا جائے وہ بتا دیتا ہے“..... ٹائیگر نے کہا۔

”تو پھر رات کو اس کے گھر اس وقت ریڈ کیا جائے جب وہ نشے میں ہو“..... عمران نے کہا۔

”لیکن بآس۔ اس کی شیطانی طاقتیں رکاوٹ نہیں بنیں گی“۔
ٹائیگر نے کہا

”نانس۔ یہ بات تم نے سوچی ہی کیوں ہے۔ سنا نہیں تم نے کہ ایک عام سے فقیر نے اس کی درگت بنا دی تھی۔ کہاں تھیں اس وقت اس کی طاقتیں۔ یہ تاریکی کی کالی طاقتیں ہیں اور ہمارے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کرامت یا اس کے آدمی اس سے خوفزدہ نہیں ہوں گے۔“
عمران نے کہا۔

”نہیں بس۔ یہ موئے دماغ کے عملی لوگ ہیں۔ یہ کسی جادو
ونغیرہ پر سرے سے یقین ہی نہیں رکھتے۔“..... ماں سیگر نے کہا تو عمران
بے اختیار مسکرا دیا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ یہ لوگ چونکہ عملی لوگ ہیں اس
لئے پرواہ نہیں کرتے ورنہ موئے دماغ کے لوگ تو ان پر اندھا
اعتقاد رکھتے ہیں،“..... عمران نے کہا تو ماں سیگر نے اثبات میں سر ہلا
دیا اور پھر تقریباً تین گھنٹوں بعد ایک آدمی نے آ کر انہیں اطلاع
دی کہ سیٹھ برخوردار عمارت کے تہہ خانے میں پہنچا دیا گیا ہے تو وہ
دونوں اٹھ کر تہہ خانے میں پہنچ گئے۔ یہاں ایک کرسی پر ایک اوپنجا
لبما اور مضبوط جسم کا مالک آدمی جس کے سر پر بالوں کا گھچا سانظر
آ رہا تھا ڈھلنکے ہوئے انداز میں پڑا تھا۔

”کیا اسے بے ہوش کیا گیا ہے،“..... عمران نے اس آدمی سے
پوچھا جو انہیں یہاں لے آیا تھا۔

”نہیں جتنا ب۔ یہ نشے میں دھت ہے،“..... اس آدمی نے
جواب دیا۔

”یہاں کوئی رسی ہوگی تاکہ اسے باندھا جاسکے،“..... عمران نے
کہا۔

”لیں سر۔ میں لے آتا ہوں،“..... اس آدمی نے جواب دیا اور

کمرے سے باہر چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ رسی کا ایک بندل لے
کر آ گیا تو ماں سیگر نے رسی لے کر اسے واپس بھیج دیا اور پھر خود
اس نے سیٹھ برخوردار کو کرسی پر رسی کی مدد سے باندھ دیا۔

”اس کی گردن کے عقبی حصے میں چٹکی بھرو تاکہ اس کے ذہن
پر چھائے ہوئے نشے کا اثر ختم ہو جائے،“..... عمران نے کہا تو

ماں سیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا کیونکہ اندر ورلڈ میں کسی شرابی کو نشے
سے نکالنے کے لئے یہ طریقہ عام تھا۔ اس نے سیٹھ برخوردار کی
گردن کے عقبی حصے میں زور سے چٹکی بھری تو سیٹھ برخوردار کے
جسم کو اس طرح جھٹکا لگا جیسے سینکڑوں دونوں لیٹچ کا الیکٹرک کرنٹ اس
کے جسم میں اچانک دوڑ گیا ہو۔ تیرپری چٹکی پر اس نے کراہتے
ہوئے آنکھیں کھولنے کی کوشش کی لیکن پھر اس کی آنکھیں بند ہو
گئیں اور جسم ڈھلک گیا۔ وہ واقعی نشے میں پوری طرح دھت تھا۔

”ایک اور زور دار چٹکی بھرو،“..... عمران نے کہا تو ماں سیگر نے ایسا
ہی کیا اور اس بار سیٹھ برخوردار چونک کر سیدھا ہو گیا۔ اس کی چھوٹی
چھوٹی آنکھیں کھل گئیں لیکن ان میں ابھی دھندسی چھائی ہوئی تھی
جو آہستہ آہستہ دور ہو گئی اور اس کی آنکھوں میں شعوری چمک ابھر
آئی۔

”مم۔ مم۔ میں کہاں ہوں۔ تم کون ہو،“..... سیٹھ برخوردار نے
ادھر ادھر اور پھر سامنے جیٹھے ہوئے عمران اور ماں سیگر کی طرف دیکھتے
ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تم سیٹھ برخوردار ہو۔ کالے جادو کے ماہر۔ کیوں؟“..... عمران نے کہا تو سیٹھ برخوردار نے ایک طویل سانس لیا۔

”اب کہاں کا ماہر رہ گیا ہوں۔ سب کچھ تو واپس لے لیا گیا ہے مجھ سے۔ کوئی طاقت نہیں چھوڑی تو اب میں کہاں رہ گیا ہوں ماہر۔“..... سیٹھ برخوردار نے ایسے لجھے میں کہا جیسے وہ لاشوری طور پر بول رہا ہو۔ عمران اس کے بولنے کے انداز سے ہی سمجھ گیا کہ نشے کا اثر ابھی تک اس کے ذہن پر موجود ہے۔

”کس نے واپس لے لی ہیں طاقتیں؟“..... عمران نے پوچھا۔

”بڑے استاد نے۔ بڑے استاد کالو کارگر نے۔ وہ بڑا استاد ہے۔“..... سیٹھ برخوردار نے کہا لیکن جیسے ہی اس کے منہ سے یہ فقرے نکلے اس کا چہرہ یکخت اس طرح بگڑ گیا جیسے کسی نے اس کی گردن شکنجے میں لے لی ہو۔ اس کی آنکھیں ابل کر باہر آنے لگیں۔ زبان بھی کھلے ہوئے منہ سے باہر نکلنے لگی۔

”یہ کیا ہو رہا ہے؟“..... ٹائیگر نے چونک کر کہا لیکن عمران نے فوراً ہی لاحول پڑھ کر اس پر پھونک ماری اور اس کے ساتھ ہی سیٹھ برخوردار کی حالت نارمل ہونا شروع ہو گئی۔

”کون ہے یہ کالو کارگر۔ کہاں رہتا ہے؟“..... عمران نے سخت لجھے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ میں نہیں بتا سکتا۔ وہ مجھے ہلاک کر دے گا۔ وہ بڑا استاد ہے۔ وہ پاکھڑا کا بڑا آدمی ہے۔ میں نہیں بتا سکتا۔“..... سیٹھ

برخوردار نے زور زور سے سر کو دائیں بائیں مارتے ہوئے کہا۔

”پاکھڑا کہاں ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”پاکھڑا نیگور شہر کا پرانا نام ہے۔ لوگ اب بھی اسے پاکھڑا کہتے ہیں۔“..... سیٹھ برخوردار نے جواب دیا۔

”تمہارا استاد پاکھڑا میں کہاں رہتا ہے۔ کیا کرتا ہے؟“..... عمران نے کہا۔ وہ دانستہ کالو کارگر کے الفاظ منہ سے نہ نکال رہا تھا کیونکہ اس نے دیکھ لیا تھا کہ کالو کارگر کا نام منہ سے لیتے ہی سیٹھ نشے کا اثر ابھی تک اس کے ذہن پر موجود ہے۔

”کوشی محلے میں۔ کالی دیوی کے مندر میں۔“..... سیٹھ برخوردار

نے جواب دیا۔ اس کے ساتھ ہی اس کی آنکھیں بند ہو گئیں اور گردن ڈھلک گئی۔ اس پر دوبارہ نشے کی کیفیت طاری ہو گئی تھی۔

”کسی ایسے آدمی کا معلوم کرو جو نیگور یا پاکھڑا کے بارے میں جانتا ہو؟“..... عمران نے ٹائیگر سے کہا تو ٹائیگر سر ہلاتا ہوا اٹھا اور کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ عمران ہونٹ بھینچے سامنے بیٹھے سیٹھ برخوردار کو دیکھنے لگا جس کے بارے میں حامد نے جو کچھ بتایا تھا وہ سب اس کے ذہن میں گھومنے لگا۔

”اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے اور کیا کہا جا سکتا ہے؟“..... عمران نے چند لمحے اسے غور سے دیکھنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”باس۔ پاکھڑا یا نیگور میہاں سے دو سو کلومیٹر دور اعظم نگر سے

R A F R E X O @ H O T M A I L . C O M

پہلے ایک بڑا شہر نما ناؤں ہے۔۔۔۔۔ مائیگر نے کہا۔
”تو پھر وہاں چلا جائے۔ کیا وہاں کا کوئی آدمی ملا ہے؟“ - عمران
نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”نہیں۔ وہاں کا کوئی آدمی نہیں ملا البتہ نیگور کے ایک اندر
ورلڈ کے آدمی کی ٹپٹی ہے۔ اس کا نام ہاشم ہے اور وہ مشیات کی
اسٹولنگ میں ملوث ہے۔ کہا جاتا ہے کہ خاصاً جی دار اور تیز طرار
آدمی ہے۔۔۔۔۔ مائیگر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ انہیں کہہ دو کہ اسے واپس اس کے گھر بھجوادیں
اور پھر آ جاؤ۔ تمہاری کار کہاں ہے؟“۔۔۔۔۔ عمران نے بیرونی دروازے
کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

”یہاں موجود ہے۔ میں لے آتا ہوں۔ اس کے بارے میں
بات ہو گئی ہے۔ وہ اسے واپس بھجوادیں گے۔ آئیں۔ میری کار
بھی واپس دار الحکومت بھجوادی جائے گی،۔۔۔۔۔ مائیگر نے جواب دیا
تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایک بڑے کمرے میں اس وقت ایک اوہیزہ عمر آدمی کری پر
بیٹھا ہوا تھا۔ اس نے مقامی لباس پہننا ہوا تھا اور اس کے چہرے پر
پریشانی کے تاثرات موجود تھے۔ وہ اپنے سامنے فرش پر بچھی ہوئی
دری کو اس طرح دیکھ رہا تھا جیسے اس کے سامنے دری پر کوئی آدمی
بیٹھا ہو لیکن بظاہر دری خالی تھی۔ کمرے میں اس کے علاوہ اور کوئی
آدمی موجود نہ تھا۔

”تو پھر ہماری یہ کوشش بھی ناکام ہو گئی کہ وہ اس سیٹھے برخوردar
سے کالو کار گیر کا نام نہ معلوم کر سکے؟“۔۔۔۔۔ کری پر بیٹھے ہوئے آدمی
نے اوپنجی آواز میں کہا اور پھر خاموش ہو گیا۔

”کیا ہوا۔ تم بول کیوں نہیں رہے؟“۔۔۔۔۔ اس آدمی نے اس بار
غصیلے لمحے میں کہا۔

”بھینٹ دو درنہ میں جا رہا ہوں“۔۔۔۔۔ اچانک ایک چیختی ہوئی

آواز کمرے میں گوئی تو اس آدمی نے جھک کر پاس پڑے ہوئے تھیلے کا منہ کھولا اور پھر اس میں سے ایک گوشت کا لوہرا نکال کر سامنے دری پر پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد یہ لوہرا غائب ہو گیا اور اس کی جگہ ایک عجیب الخلقت آدمی بیٹھا نظر آنے لگا جس کا سر ملکے سے بڑا تھا۔ آنکھیں چھوٹی، گردن پتلی اور لمبی۔ جسم بے ڈول، نانکیں پتلی اور تمیں جیسی تھیں۔ اس کے چہرے پر بے پناہ کراہت نظر آ رہی تھی۔ یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے وہ اپنے آپ سے بھی کراہت محسوس کر رہا ہو۔

”ہاں۔ اب پوچھیں شری رمیش۔ کیا پوچھ رہے تھے۔ کالوگ اب تمہاری ساری باتوں کا جواب دے گا۔“..... اس ملکے کے سر والے عجیب الخلقت آدمی نے چھپتی ہوئی آواز میں کہا۔

”پاکیشیا میں ہمیں کوئی کامیابی ملی ہے یا نہیں اور وہ خطرناک آدمی عمران اب کیا کر رہا ہے۔“..... شری رمیش نے کہا۔

”یہ عمران بے حد خطرناک آدمی ہے آقا۔ اسے سیٹھے برخوردار سے معلوم ہو گیا ہے کہ پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز پاکھڑا میں ہے اور اس کا مدھو منتری کالو کارگیر ہے۔ اب وہ کالو کارگیر کو گھیرنے کی کوشش کرے گا اور کالو کارگیر واقعی کالے جادو کا کارگیر ہے۔ اس نے اس کے لئے ایک ایسی چال سوچی ہے کہ یہ عمران اس چال میں پھنس کر خود ہی کالے جادو کا شکار ہو جائے گا۔ اس طرح ہمیشہ کے لئے اس سے جان چھوٹ جائے گی۔“..... کالوگ

نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا چال ہے۔“..... شری رمیش نے کہا۔

”بہت سادہ سی چال ہے آقا۔ بہت بھی سادہ۔ لیکن ایسی خطرناک کہ ایک بار اس عمران کے چھپنے کی دیر ہے پھر اس کا ایسا حشر کیا جائے گا کہ اندر ہیرے کنویں میں رہنے والی چمگادڑیں بھی اس کے حشر پر تھرہ رتی رہ جائیں گی۔“..... کالوگ نے کہا۔

”تفصیل سے بتاؤ کیا چال ہے۔“..... شری رمیش نے غصیلے لمحے میں کہا۔

”آقا۔ اگر ہو سکے تو ایک بھینٹ اور دے دو۔“..... کالوگ نے اس بار بڑے منت بھرے لمحے میں کہا تو شری رمیش نے قریب پڑے ہوئے تھیلے میں سے ایک اور گوشت کا لوہرا نکال کر اس کی طرف اچھاں دیا جسے کالوگ نے انتہائی پھرتی سے کپڑا اور دوسرے لمحے وہ لوہرا اس طرح غائب ہو گیا جیسے اس کا کبھی وجود ہی نہ رہا ہو۔

”آقا۔ بڑی سادہ سی چال ہے۔ عمران کے ساتھ اس کا ایک شاگرد بھی آ رہا ہے۔ دونوں ایک کار میں سوار پاکھڑا کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ راستے میں کالو کارگیر کی طرف سے ایک بہت بوڑھا آدمی پیدل گھٹ کر چل رہا ہو گا۔ اس کی حالت ہے۔ اس نے اس کے پیدل گھٹ کر چل رہا ہو گا۔ اس کی حالت ہے۔ اس چال میں پھنس کر خود ہی کالے جادو کا شکار ہو جائے گا۔ اس طرح ہمیشہ کے لئے اس سے جان چھوٹ جائے گی۔“..... کالوگ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بیمار بیٹی سے ملنے پا کھڑا جا رہا ہے۔ عمران اس پر رحم کھائے گا اور اسے اپنی کار میں بٹھا لے گا۔ اس بوڑھے کے پاس جو لٹھی ہوگی اس پر سور کی گندگی لگی ہوئی ہوگی جسے یہ بوڑھا ان دونوں کے جسموں پر لگا دے گا۔ اس کے ساتھ ہی ان کی پاکیزگی ختم ہو جائے گی اور وہ بوڑھا آٹھ گندگیوں میں لپٹی ہوئی کالی سرسوں اس کی کار میں پھینک دے گا۔ پھر جیسے ہی یہ دونوں کالو کارگر کے پاس پہنچیں گے اس کالی سرسوں کے اثرات ان دونوں کو اپنی لپیٹ میں لے لیں گے اور سور کی گندگی ان کے جسموں کو چھو چکی ہوگی اس لئے ان دونوں کے سامنے آتے ہی کالو کارگر ان پر بھیشم کا عمل کر کے انہیں کالے کنوں میں پھینک دے گا جہاں یہ ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مر جائیں گے کیونکہ وہاں سے انہیں نجات دلانے والا کوئی نہ ہو گا۔

”لیکن ان گندگیوں سے تو تیز بولکتی ہے اور وہ فوراً یہ بوسنگہ لیں گے۔ پھر۔۔۔۔۔ شری رمیش نے کہا تو کالوگ مکروہ انداز میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”آقا۔ کالو کارگر واقعی کارگر ہے۔ اس نے اس کا انتظام پہلے ہی کر رکھا ہے۔ یہ تمام گندگیاں چونکہ سوکھی ہوئی ہوں گی اس لئے ان کی بوہلکی ہوگی لیکن اس بوکو نظر انداز کرنے کے لئے کالو کارگر کا یہ بوڑھا کچھی اورک ایک کپڑے کے تھیلے میں باندھے اٹھائے رکھے گا اور یہ بتائے گا کہ یہ اورک وہ اپنی بیٹی کے لئے تھفہ کے

طور پر لے جا رہا ہے اور اورک کی تیز بو میں گندگیوں کی ہلکی بو دب جائے گی۔۔۔۔۔ کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”ٹھیک ہے۔ کالو کارگر واقعی کارگر ہے۔ اب مجھے یقین آ گیا ہے کہ یہ خطرناک آدمی عمران وہیں پاکیشیا میں ہی ختم ہو جائے گا اور یہاں اس کے آنے کی نوبت ہی نہ آئے گی۔۔۔۔۔ شری رمیش نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”اب مجھے آگیا دیجئے آقا۔۔۔۔۔ کالوگ نے کہا۔

”ہا۔۔۔ تم جا سکتے ہو۔۔۔۔۔ شری رمیش نے تھیلے میں موجود گوشت کا آخری لوہڑا نکال کر اس کی طرف پھینکتے ہوئے کہا اور کالوگ نے ایک بار پھر مکروہ انداز میں قہقہہ مارا اور لوہڑا جھپٹ کر یکنخت دھویں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پڑے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”وہ کہیں پاکھڑا سے فرار نہ ہو جائے۔..... ٹائیگر نے کہا۔

”ایسے لوگ بڑے زعم میں رہتے ہیں۔ وہ اپنی شیطانی طاقتون پر ہی مکمل بھروسہ رکھتے ہیں اس لئے بے فکر رہو۔ وہ فرار ہونے کی بجائے ہمارے خلاف کالا جادو کرنے کے بارے میں سوچ رہا ہو گا۔..... عمران نے کہا۔

”باس۔ یہ کالا جادو تو دنیا کا گندہ ترین عمل ہے۔ نجانے یہ لوگ اس قدر گندگی کو کیسے برداشت کرتے ہیں۔..... ٹائیگر نے کہا۔

”شیطان آدمی کو پہلے اپنی طرف بلاتا ہے۔ جب وہ اس کی طرف بڑھتا ہے تو وہ اسے لائق دیتا ہے اور جب آدمی لائق میں پھنس جاتا ہے تو پھر وہ اس کی آنکھوں پر ہوس کی پٹی باندھ دیتا ہے۔ اس کے بعد اس آدمی کو سوائے شیطان کے اور کچھ بھائی نہیں دیتا۔ یہی وہ وقت ہوتا ہے جب انسان انسانیت سے گر کر برائی کی نخلی ترین سطح تک پہنچ جاتا ہے۔..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”میرا تو خیال ہے باس کہ شیطان اس آدمی کی سوچ سمجھ کو ہی مفلوج کر دیتا ہے۔..... ٹائیگر نے کہا۔

”شیطان تو اسے ہر فریب اور چال میں پھنساتا ہے۔ باقی سارے کام تو انسان خود کرتا ہے اور جیسے جیسے اس کا لائق بڑھتا جاتا ہے وہ گندگی اور برائی میں اتنا ہی دھنستا چلا جاتا ہے۔ اسی لئے تو کہا گیا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران کی کار تیزی سے پاکھڑا شہر کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جس سڑک پر وہ جا رہے تھے یہ میں روڈ نہیں تھی۔ البتہ یہ پاکھڑا شہر سے تقریباً میں کلومیٹر پہلے میں روڈ سے جا کر مل جاتی تھی اس لئے اس سڑک پر اکا دکا ٹرینیک نظر آ رہی تھی۔ عمران خود ڈرائیورنگ سیٹ پر تھا جبکہ ٹائیگر سائیڈ سیٹ پر بیٹھا ہوا تھا۔

”باس۔ اس کا لوکار گیر نامی آدمی کو ہمارے بارے میں اطلاع تو مل گئی ہوگی کہ ہم اس کا خاتمه کرنے آ رہے ہیں۔..... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

”ہاں۔ یقیناً اس کی شیطانی طاقتون نے اسے اطلاع دے دی ہو گی۔ تم نے دیکھا نہیں کہ کا لوکار گیر کا نام لیتے ہوئے سینٹھ بخوردار کیا حالت ہوئی تھی اور میں نے اس کی حالت دیکھتے ہوئے سوالوں کا انداز بدل دیا کہ اسے یہ نام منہ سے نکالنا ہی نہ

ہے کہ شیطان انسان کا کھلا دشمن ہے۔..... عمران نے کہا تو نائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر سڑک کا ایک موڑ مڑتے ہی عمران بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے ایک نحیف و نزار بوڑھے کو ہاتھ میں لاخی پکڑے اور کاندھے پر میلی سی چادر ڈالے گھست گھست کر آگے بڑھتے ہوئے دیکھا۔

”ارے۔ یہ بوڑھا چل بھی نہیں سکتا اور پھر بھی چل رہا ہے۔“ - عمران نے کہا اور اس کے قریب جا کر اس نے کار روک دی۔ بوڑھے نے کار کے بریکوں کی آواز سنی تو اچھل پڑا۔ اس کے جھریلوں سے بھرے اور پسینے میں ڈوبے ہوئے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اس انداز میں دونوں ہاتھ جوڑ دیئے جیسے اس سے کوئی بڑا قصور ہو گیا ہو۔

”معاف کر دو سرکار۔ بوڑھے ماجھو کو معاف کر دو۔“..... بوڑھے نے لرزتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”بابا۔ آپ نے کہاں جانا ہے۔“..... عمران نے بٹن دبا کر کھڑکیوں کے شیشے نیچے گراتے ہوئے اوپنجی آواز میں پوچھا۔

”اپنی بیٹی کے پاس پاکھڑا جا رہا ہوں سرکار۔ وہ بہت بیمار ہے اور اس دنیا میں اب میری وہی ایک بیٹی ہی رہ گئی ہے۔“ - بوڑھے ماجھو نے روتے ہوئے لجھے میں کہا۔ وہ مسلسل دونوں ہاتھ جوڑے ہوئے تھا اور اس کا جسم آہستہ آہستہ لرز رہا تھا۔

”پاکھڑا تو یہاں سے کافی دور ہے اور آپ پیدل جا رہے ہیں

اور وہ بھی اس گرمی میں۔“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔ ”سرکار۔ میں لاوارٹ غریب بوڑھا ہوں۔ یہاں قریب ہی گاؤں میں جھگلی میں پڑا رہتا ہوں کیونکہ میرا داماد مجھے پسند نہیں کرتا اور میں ڈرتا ہوں کہ میری وجہ سے میری بیٹی کو کوئی تکلیف نہ پہنچے۔ میرے پاس بس کا کرایہ کہاں سے آ سکتا ہے۔ مجھے تو ابھی اطلاع ملی ہے کہ میری بیٹی بیمار ہے تو میں نے گاؤں کے ایک بھلے آدمی سے تھوڑی سی اورک مانگی اور چل پڑا۔“..... بوڑھے ماجھو نے رک رک کر کہا۔

”نائیگر۔ نیچے اتر کر اسے عقبی سیٹ پر بٹھا لو اور تم بھی اس کے ساتھ بیٹھ جاؤ ورنہ شاید یہ پہلی بار کار میں بیٹھنے کی وجہ سے ڈرے گا۔“..... عمران نے کہا تو نائیگر کار سے نیچے اتر آیا۔

”بابا۔ اندر بیٹھ جائیں۔ ہم آپ کو پاکھڑا پہنچا دیتے ہیں۔ ہم بھی وہیں جا رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”نہیں۔ نہیں سرکار۔ تمہاری یہ چمکتی دمکتی کار خراب ہو جائے گی۔ میں بس پیدل ہی چلا جاؤں گا۔“..... بوڑھے ماجھو نے خوفزدہ سے انداز میں پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔

”آؤ بابا آؤ۔ تم سے یہ کار زیادہ اچھی نہیں ہے۔ آؤ۔“ - نائیگر نے بوڑھے ماجھو کا بازو پکڑ کر اور کار کا عقبی دروازہ کھول کر اسے اندر بٹھاتے ہوئے کہا تو بوڑھے نے بڑی مشکل سے اپنی لاخی کو بھی کھینچ کر اندر ایڈ جست کیا اور اسے ایڈ جست کرتے ہوئے اس نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

لاٹھی نہ صرف عمران کی گردن سے لگا دی بلکہ ٹائیگر کے بھی لگائیں آخراً اس نے اسے ایڈ جست کر ہی لیا۔ ٹائیگر بھی اس کے ساتھ ہی عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا تو عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ کار میں پچے اور کی تیز بو پھیل گئی تھی۔

”یہ اور کی آپ کیوں لے جا رہے ہیں؟“..... عمران نے کہا کیونکہ بابا نے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ وہ گاؤں کے ایک آدمی سے اور کر انگ کر اپنی بیٹی کے لئے لے جا رہا ہے۔

”میری بیٹی کو تجھر کی بیماری ہے سرکار۔ پیٹ میں اپھارہ ہو جاتا ہے۔ اس کی حالت بہت خراب ہو جاتی ہے۔ کچھی اور کھانی جائے تو یہ بیماری ٹھیک ہو جاتی ہے اس لئے میں جب بھی جاتا ہوں تو اس کے لئے کچھی اور کھانی پر لے جاتا ہوں۔ میں خود بھی اسے کھاتا رہتا ہوں سرکار۔ یہ بہت اچھی چیز ہے سرکار۔ آپ بھی اسے کھایا کریں“..... بوڑھے ماجھونے کسی پرانے حکیم کی طرح سمجھاتے ہوئے کہا۔

”ہم بھی کھاتے رہتے ہیں بابا“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اور سرکار۔ یہ دیکھیں یہ کالی سرسوں ہے۔ یہ بھی لے جا رہا ہوں اپنی بیٹی کے لئے“..... بوڑھے ماجھونے اپنے کرتے کی جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکلا تو اس کے ہاتھ میں کالے رنگ کے چھوٹے چھوٹے دانے موجود تھے۔

”یہ کس کام آتی ہے؟“..... عمران نے شاید اس کا دل رکھنے کے لئے کہا۔

”سرکار۔ یہ کالی سرسوں بھی انسان کے جسم کی تمام بیماریوں کو دور کر دیتی ہے۔ ہمارے بڑوں نے ہمیں بھی بتایا تھا اس لئے میں اپنی بیٹی کے لئے لے جا رہا ہوں“..... بوڑھے ماجھونے مسٹ بھرے لبجھے میں کہا تو عمران اور ٹائیگر اس کی اپنی بیٹی سے محبت پر بہت متاثر ہوئے۔

”آپ کی سرسوں کافی ساری نیچے گرگئی ہے بابا جی۔ اب کیسے اٹھائیں گے اسے؟“..... ٹائیگر نے کہا کیونکہ بوڑھے نے کانپتے ہوئے ہاتھ کی مشٹی بند کر کے جب کالی سرسوں دوبارہ اپنے کرتے کی جیب میں ڈالنا چاہی تو اس کا ہاتھ کاپنے کی وجہ سے کافی ساری سرسوں نیچے بکھر گئی تھی۔

”اوہ۔ میں نے آپ کی کار خراب کر دی۔ میں ہوں ہی بد قسمت۔ آپ نے مجھ کمزور اور لا دارث بوڑھے پر مہربانی کی اور میں نے آپ کی کار خراب کر دی“..... بوڑھے ماجھونے افراد سے لبجھے میں کہا۔

”کوئی بات نہیں بابا جی۔ صفائی ہو جائے گی“..... عمران نے اسے دلا سہ دیتے ہوئے کہا اور پھر کچھ دیر بعد پاکھڑا شہر کا آغاز ہو گیا۔

”آپ نے کہاں اترنا ہے بابا جی؟“..... عمران نے پوچھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اگلے چوک پر اتار دینا۔ پاس ہی گلی میں میری بیٹی کا گھر ہے۔“ بوڑھے ماجھو نے کہا تو عمران نے اس چوک کے قریب جا کر کار روک دی۔

”اسے کچھ رقم دے دینا۔“..... عمران نے ایک بیٹیں لجھ میں ٹائیگر سے کہا تاکہ بوڑھا ماجھو پہلے سے انکار نہ کر دے۔

”لیں باس۔“..... ٹائیگر نے کہا اور پھر اس نے بوڑھے ماجھو کو کار سے اترنے میں مدد دی اور پھر جیب سے دس بڑے نوت نکال کر اس نے زبردستی بوڑھے ماجھو کے ہاتھ میں پکڑا دیئے۔ بوڑھا ماجھو نہیں نہیں کرتا رہا مگر ٹائیگر نے ایک نہیں سنی اور جلدی سے واپس کار میں بیٹھ گیا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ پھر ایک جگہ سے پوچھ کر وہ کوئی محلے کے قریب پہنچ گئے۔

”باس۔ نجانے کیا بات ہے مجھے یوں محسوس ہو رہا ہے جیسے میرے ذہن پر دھواں سا پھیلتا جا رہا ہے۔“..... اچانک ٹائیگر نے کہا۔

”ہا۔ مجھے بھی عجیب سا احساس ہو رہا ہے۔ بہر حال آؤ۔“..... عمران نے کار ایک سائیڈ پر کر کے روکتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں پیچے اترے اور پوچھتے ہوئے وہ کالی دیوی کے مندر پہنچ گئے۔ مندر کے قریب ہی ایک بڑا سا مکان تھا اور انہیں بتایا گیا تھا کہ یہ مکان کالو کار ٹائیگر کا ہے۔ ٹائیگر نے دروازے کی کنڈی بجائی تو دروازہ کھلا اور ایک مقامی لباس پہنے آدمی باہر آ گیا۔ اس کا سر

گنجاتھا اور آنکھیں بڑی بڑی تھیں۔

”کالو کار ٹائیگر سے ملنا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اچھا آؤ۔“..... اس آدمی نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا تو عمران اور اس کے پیچھے ٹائیگر اندر داخل ہوئے تو اس آدمی نے دروازہ بند کیا اور پھر وہ ان دونوں کی رہنمائی کرتا ہوا ایک بڑے کمرے میں داخل ہو گیا۔ عمران اور ٹائیگر بھی اندر داخل ہو گئے۔

”ہا۔ ہا۔ آ گئے تم۔ اب جاؤ نزک میں۔ ہا۔ ہا۔“..... کمرے میں موجود ایک بوڑھے اور بڑھے ہوئے پیٹ والے ادھیڑ عمر آدمی نے جس کے چہرے پر شیطانیت اور مکاری جیسے ثابت نظر آ رہی تھی مکروہ انداز میں قہقہے لگاتے ہوئے کہا۔

”تم کالو کار ٹائیگر ہو۔ کالے جادو کے پاکیشیا میں سب سے بڑے سر غنہ۔“..... عمران نے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔

”ہا۔ میں کالو کار ٹائیگر ہوں۔ پاکیشیا کا سب سے بڑا کالا۔ ہا۔ ہا۔ اور دیکھو میں نے تم پر بھی کالا جادو کر دیا ہے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔“..... کالو

کار ٹائیگر نے زور سے قہقہے لگاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ ہوا میں لہرائے اور پھر عمران اور ٹائیگر کو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ہاتھ ہلاتے ہی ان کے ذہنوں پر تاریک پردہ تیزی سے پھیلتا چلا گیا ہو۔ عمران نے اپنے آپ کو سنبھالنے کی کوشش کی لیکن بے سود اور پھر یکخت جیسے ہی یہ پردہ پھیلا تھا ویسے ہی عمران کے ذہن پر سے سمٹتا چلا گیا اور عمران نے اس طرح

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چونک کر سامنے دیکھا جیسے اس کے سامنے ابھی تک کالو کارگر موجود ہو گا لیکن وہ یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑا کہ وہ اور ٹائیگر اس کمرے کی بجائے کسی پرانے اور انتہائی بدبو دار کنوں کی تھہ میں پڑے ہوئے ہیں۔ پرانا سا کنوں خاصا خستہ تھا اور اسے یہ سب کچھ اس لئے بھی نظر آ رہا تھا کہ کنوں کا دہانہ جو کافی بلندی پر تھا کھلا ہوا تھا اور دن کی تیز روشنی نے اس گھرے کنوں کو تھہ تک روشن کر رکھا تھا اور عمران یہ روشنی دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ وہ ساری رات اس کنوں کی تھہ میں پڑے رہے ہیں کیونکہ وہ کل شام کو اس کالو کارگر کے مکان پر پہنچنے تھے اور اب روشنی ہونے پر انہیں ہوش آیا تھا۔

”یہ سب کیا ہے۔ یہ سب کیسے ہو گیا“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار روشنی کا کلام پڑھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ اس کے ذہن سے جیسے الفاظ یکسر معدوم ہو گئے تھے۔ اس نے کافی دیر تک کوشش کی لیکن یوں لگتا تھا جیسے اس کی یادداشت سے وہ روشن کلام یکسر غائب ہو چکا ہو۔ اسی لمحے اسے ٹائیگر کے کراہنے کی آواز سنائی دی اور پھر ٹائیگر بھی ایک جھلکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ وہ حیرت سے عمران اور اس کنوں کو دیکھ رہا تھا۔

”یہ سب کیا ہو گیا ہے باس“..... ٹائیگر کے منہ سے بے اختیار نکلا۔

”کوئی نہ کوئی غلطی ہو گئی ہے جس کی وجہ سے ہم اس گندے کنوں میں پہنچ پکے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ہا۔ ہا۔ ہا۔ ہوش آ گیا تمہیں۔ یہ بھی میرے کہنے پر آیا ہے ورنہ تم اسی طرح بے ہوشی کے عالم میں پڑے پڑے نرک میں پہنچ جاتے۔ اب دیکھا کالو کارگر کا کام۔ تم جو اپنے آپ کو بڑا مہماں سمجھ رہے تھے کیسے قابو میں کیا ہے تمہیں۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ چلے تھے کالو کارگر کو ختم کرنے۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔ اب تم یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے۔ اس کا لے کنوں میں نہ تمہیں روشنی کا کلام یاد آئے گا اور نہ ہی تمہیں کوئی ایسی چیز ملے گی جس سے تم کا لے جادو سے نجات پا سکو۔ میں نے بھیشم کو کہہ دیا ہے کہ وہ تمہاری طاقت کو کمزور کرتا چڑھائے اور اب تم یہیں ایڑیاں رگڑ رگڑ کر ہلاک ہو جاؤ گے“..... کنوں کے دہانے پر اس کالو کارگر کی شکل دکھائی دیتی رہی اور اس کی باتیں بھی سنائی دیتی رہیں۔ اس کے چہرے پر کامیابی کی بے پناہ مسرت تھی اور آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

”تم نے یہ سب کیا ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لمحے میں کہا۔ دیسے وہ خاصی کمزوری محسوس کر رہا تھا۔

”تم نے اس بوڑھے ماجھو پر رحم کھا کر اسے کار میں بٹھا لیا تھا۔ وہ میرا آدمی تھا۔ اس نے لاٹھی پر گندگی مل رکھی تھی جو اس نے تمہارے جسموں سے لگائی۔ اس نے کالی سرسوں کو آٹھ گندگیوں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں بھگو رکھا تھا اور وہ اس نے تمہاری کار میں ڈال دی اور تمہارا وہ
وضو اور پاکیزگی ختم ہو گئی اور بھیشم کو تم پر قابو پانے کا موقع مل گیا
اور پھر تمہیں اس کا لے کنویں میں ڈال دیا گیا۔ یہ کالو کار گیر کی
چال تھی اور تم جو اپنے آپ کو بڑے عقل مند سمجھتے ہو اس چال میں
پھنس گئے اور اب تم یہاں ایڑیاں رکڑ رکڑ کر مر جاؤ گے۔ کوئی
روشنی کی شخصیت تمہیں اس کا لے کنویں سے باہر نہیں نکال سکے گی
اور نہ ہی تمہاری مدد کر سکے گی۔ اب تمہیں مرتا ہے اور بس۔ کالو
کار گیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس کا چہرہ دہانے سے ہٹ
گیا۔ البتہ اس کے مکروہ قہقہوں کی آواز دور تک جاتی ہوتی سنائی
دیتی رہی۔

”باس۔ یہ پرانا کنوں خاصا خستہ ہے۔ ہمیں اس سے باہر خود
ہی جانا ہو گا۔“..... ٹائیگر نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
”لیکن یہ بہت گہرا کنوں ہے اور ہمارے پاس ایسی کوئی چیز
نہیں ہے جس سے ہم اور پہنچ سکیں،“..... عمران نے کہا۔
”باس۔ ہاتھوں اور پیروں سے کوشش تو کی جا سکتی ہے۔“ ٹائیگر
نے کہا۔

”ہاں۔ اس میں واقعی کوئی حرج نہیں ہے لیکن اس کی گہرائی
بھی کافی ہے اور میری دونوں ٹانگیں پوری طرح حرکت بھی نہیں کر
رہیں۔ شاید یہاں کی مکروہ سیلن کا اثر ہے جس میں ہم ساری رات
پڑے رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا تو ٹائیگر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور

پھر اس نے رخنوں میں ہاتھ ڈال کر اور نیچے رخنوں میں پیر پھنسا
کر اور چڑھنے کی کوشش کی لیکن بے سود۔ تھوڑا سا اوپر جاتے ہی
وہ واپس گر پڑا۔ کافی دیر تک مسلسل کوشش کے بعد وہ بے دم ہو کر
تھہ میں لیٹ گیا۔ عمران بیٹھا مسلسل سوچ رہا تھا کہ کیا کیا جائے۔
کس طرح اس کا لے کنویں سے نجات حاصل کی جائے لیکن کوئی
ترکیب اس کی سمجھو میں نہیں آ رہی تھی۔ دماغ صاف سلیٹ کی طرح
محسوس ہو رہا تھا۔ خاص طور پر روشنی کا کلام اور اس بارے میں تمام
الفاظ ہی اس کے ذہن سے نکسر غائب ہو گئے تھے اور عمران کو
اپنے اندر پیدا ہونے والے خلاء کا تیزی سے احساس ہوتا جا رہا
تھا۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن مکمل طور پر خالی ہے
اور اس خلاء کی وجہ سے اس کی قوت اعتمادی بھی ختم ہوتی جا رہی
تھی۔

”باس۔ ایک بار پھر کوشش کرتا ہوں۔“..... کافی دیر بعد ٹائیگر
نے اٹھ کر کھڑے ہونے کی کوشش کرتے ہوئے کہا۔

”میرے خیال میں ایسے کنویں قدیم دور میں لوگوں کو سزا میں
دنپنے کے لئے تیار کئے جاتے تھے۔ بادشاہ جس سے ناراض ہو جاتا
اے ایسے کنویں میں پھینک دیا جاتا تھا تاکہ وہ یہاں بھوک پیاس
سے ایڑیاں رکڑ رکڑ کر مر جائے ورنہ اتنی گہرائی میں یقیناً تھہ میں
پانی نکل آتا۔“..... عمران نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔
”لیکن اگر کسی کو نکالنا مقصود ہو تو پھر کیا کیا جاتا ہو گا باس؟۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ٹائیگر نے کہا۔

”رسی ڈال کر اسے باہر نکال لیا جاتا ہو گا اور کیا ہو سکتا ہے۔“
عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”سرکار۔ میں معافی چاہتا ہوں سرکار۔ مجھے معاف کر دیجئے
سرکار۔“..... اچانک اوپر سے بوڑھے ماجھو کی روئی ہوئی آواز سنائی
دی تو عمران اور ٹائیگر دونوں نے چونک کر اوپر دیکھا۔ کنویں کے
دہانے پر بوڑھا ماجھو جسے انہوں نے کار میں لفت دی تھی اور جس
نے بقول کالو کار گیر ان کی کار میں گندگی بھری کالی سرسوں ڈالی تھی
اور جس کی لامبی پر بھی گندگی لگی ہوئی تھی اور جس کی وجہ سے کالو
کار گیر کو ان دونوں پر قابو پانے کا موقع مل گیا تھا، نیچے جھانک رہا
تھا۔ اس کا جھریلو بھرا چہرہ دور سے واضح نظر آ رہا تھا۔

”بابا۔ اب معافی مانگنے کا کیا فائدہ۔ جو ہونا تھا وہ ہو گیا۔“
عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آپ مجھے معاف کر دیں سرکار ورنہ میں چین سے مرنا سکوں
گا۔“ بوڑھے ماجھو نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ بوڑھا
ماجھو اس حالت میں بھی ان سے معافی مانگ رہا تھا۔

”ہم نے تمہیں معاف کر دیا بابا۔ ہم نے تمہے دل سے تمہیں
معاف کر دیا۔“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”آپ واقعی بڑے ہیں سرکار۔ آپ نے اس حالت میں بھی
مجھے معاف کر دیا ہے۔ آپ واقعی بڑے ہیں سرکار۔“..... بوڑھے

ماجھو نے قدرے چیختے ہوئے جذباتی سے لبھے میں کہا اور اس کے
ساتھ ہی اس کا چہرہ کنویں کے دہانے سے غائب ہو گیا۔

”عجیب آدمی ہے یہ بھی بس۔ خود ہی سب کچھ ہمارے خلاف
کیا اور اب خود ہی ہم سے معافی مانگنے آ گیا۔“..... ٹائیگر نے کہا تو
عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”چلو اس کے دل میں یہ خلش تو پیدا ہوئی کہ وہ معافی مانگنے آ
گیا ہے۔ یہ اس کے دل کے زندہ ہونے کی نشانی ہے۔“..... عمران
نے کہا اور پھر ابھی تھوڑی ہی دیر گزری تھی کہ اچانک کنویں کی ایک
سائیڈ سے ہلکے ہلکے دھماکوں کی۔ آوازیں سنائی دینے لگیں۔ ایسے
محسوس ہو رہا تھا جیسے دیوار کی دوسری طرف کوئی دیوار پر شہیر یا
گرز مار رہا ہو اور پھر چوں چوں کی کریہہ آواز کے ساتھ ہی کنویں
کی دیوار کا ایک خاصا بڑا حصہ کسی تکنیکی انداز میں کھلتا چلا گیا اور
پھر عمران اور ٹائیگر دونوں یہ دیکھ کر بے اختیار اچھل پڑے کہ دوسری
طرف ایک بڑی سی سرنگ تھی جس میں ان کے سامنے وہی بابا ماجھو
کھڑا تھا جو ابھی تھوڑی دیر پہلے اوپر سے جھانک رہا تھا۔

”بابا ماجھو آپ۔“..... عمران اور ٹائیگر دونوں نے حیرت بھرے
لبھے میں کہا۔

”ہا۔ آپ نے مجھے اس حالت میں بھی معافی دے دی۔
آپ بڑے دل کے لوگ ہو اور یہ ممکن ہی نہیں ہے کہ بوڑھا ماجھو
آپ کو اس طرح یہاں سک سک کر منے کے لئے چھوڑ دے۔

R A F R E X O @ H O T M A I L . C O M

آئیں میرے پیچھے”..... بوڑھے ماجھو نے کہا اور واپس مڑ گیا۔
”بابا۔ وہ کالو کار مگر آپ نکے خلاف ہو جائے گا۔“..... عمران
نے انٹھ کر اس کے پیچھے آگے بڑھتے ہوئے کہا۔

”کیا کر لے گا۔ زیادہ سے زیادہ مار دے گا لیکن میں خوشی سے
مر جاؤں گا اور مرنے کے قریب تو میں دیے ہی پہنچ چکا ہوں۔“
بوڑھے ماجھو نے رکے بغیر جواب دیا۔ سرنگ مسلسل اوپر کی طرف
جاری تھی اور یہ سرنگ انسانی ہاتھوں کی بنائی ہوئی تھی لیکن کنوں کی
دیوار کی طرح انتہائی خستہ ہو رہی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ اس
سرنگ کو بھی اسی دور میں ہی بنایا گیا تھا جس دور میں یہ کنوں بنایا
گیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد ہی وہ ایک احاطے میں پہنچ گئے۔ یہاں
لکڑی کا ایک تختہ کھلا ہوا موجود تھا۔ ان سب کے باہر آنے پر
بوڑھے ماجھو نے ادھر ادھر دیکھا۔

”آئیں میرے ساتھ“..... بوڑھے ماجھو نے ایک طرف مرتے
ہوئے کہا۔

”کہاں“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”آپ آئیں تو سہی“..... بوڑھے ماجھو نے کہا اور پھر عمران
اور ٹائیگر اس بوڑھے ماجھو کے پیچھے چل پڑے۔ یہ علاقہ سنسان
تھا۔ یہاں درخت اس کثرت سے تھے جیسے کوئی گھنا جنگل ہو اور
بوڑھا اس جنگل میں آگے بڑھا چلا جا رہا ہو۔ گودہ آہستہ آہستہ
چل رہا تھا لیکن اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ اپنی طرف سے تیز

رفتاری سے کام لے رہا ہے۔

”یہ کون سا علاقہ ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”یہ پاکھڑا کا نواحی علاقہ ہے۔ اس علاقے کا نام بوجو ہے۔ یہ
ویران علاقہ ہے۔“..... بوڑھے ماجھو نے جواب دیا۔

”آپ یہاں کیسے پہنچ گئے بابا“..... عمران نے پوچھا۔

”ابھی کچھ مت پوچھو۔ بعد میں بات ہو گی۔“..... بوڑھے ماجھو
نے کہا اور پھر تیزی سے جنگل کے اختتام پر بنے ہوئے ایک
دیہاتی سے مکان کے سامنے پہنچ کر بوڑھا روک گیا۔ اسی لمحے
مکان کا دروازہ کھولا اور ایک نوجوان لڑکا باہر آ گیا۔

”بڑے مہمان آئے ہیں فضلو“..... بوڑھے ماجھو نے کہا۔

”آئیں۔ آئیں۔ اندر چلیں جناب“..... آنے والے فضلو نے
ایک طرف ہٹتے ہوئے مودبانہ لمحے میں کہا اور پھر عمران اور ٹائیگر
بوڑھے ماجھو کے پیچھے چلتے ہوئے اندر داخل ہو گئے۔ یہ واقعی
دیہاتی طرز تعمیر کا مکان تھا لیکن شاید فضلو وہاں اکیلا ہی رہتا تھا۔

”فضلو۔ ان کو چادریں دے دو تا کہ یہ اپنے کپڑے بھی دھولیں
اور نہا بھی لیں۔ تم نے کھانا تیار کیا ہے۔“..... بوڑھے ماجھو نے فضلو
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”ہاں۔ ہاں۔ سب کچھ تیار ہے۔ آئیں جناب“..... فضلو نے
جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر وہ انہیں مکان کے عقبی حصے میں لے
آیا۔ یہاں ایک قدرتی چشمہ بہہ رہا تھا جو ایک تالاب سے ہوتا ہوا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

دیوار سے باہر جا رہا تھا۔ تالاب پر ایک بڑا سا جگ رکھا ہوا تھا۔ نیچے ایک لکڑی کی چوکی تھی اور ساتھ ہی ایک چارپائی پر چارخانے والی دونٹی چادریں پڑی ہوئی تھیں۔

”آپ یہ چادریں باندھ کر اس جگ کی مدد سے خود بھی نہالیں اور اپنے کپڑے بھی دھولیں۔ کپڑے جلد ہی سوکھ جائیں گے۔“ فضلو نے کہا اور واپس مڑ کر ان کی نظر وہ غسل سے غائب ہو گیا۔

”حیرت ہے۔“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ اسے اس سارے انتظام پر حیرت ہو رہی تھی لیکن اسے بھی احساس تھا کہ جب تک وہ غسل نہیں کرے گا اور لباس نہیں دھولے گا اس وقت تک وہ دوبارہ پاکیزگی حاصل نہیں کر سکتا اس لئے اس نے ایک چادر اٹھائی اور اسے باندھ کر اپنا لباس اتنا دیا۔ لباس کی جیسیں پہلے ہی خالی کردی گئی تھیں۔ اس نے تالاب کے کنارے پر بیٹھ کر پاہر نکلتے ہوئے پانی سے جگ بھر بھر کر اپنا لباس اچھی طرح دھو دالا اور پھر لباس کو چارپائی کے ایک طرف پھیلا دیا۔ اس کے بعد جگ کی مدد سے اس نے باقاعدہ غسل کیا اور پھر سایہ پر ہو گیا تو یہی کارروائی ٹائیگر نے بھی دوہرائی اور جیسے ہی غسل کیا عمران کے ذہن میں چھنا کا سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اسے نہ صرف روشن کلام یاد آ گیا بلکہ اللہ تعالیٰ کا نام بھی اس کے ذہن پر ابھر آیا اور اس کے ساتھ ہی عمران نے دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا جس نے اس بوڑھے ماجھو کو ان کے لئے رحمت کا فرشتہ بنا کر بھیجا

تھا اور اس سے وہ سمجھ گیا تھا کہ اس پر کیا گیا کالا جادو ختم ہو گیا ہے ورنہ اسے اللہ تعالیٰ کا اسم اور روشن کلام یاد نہ آتا۔ انہیں وہاں اس وقت تک بیٹھنا پڑا جب تک ان کے کپڑے سوکھ نہ گئے۔ پھر انہوں نے دوبارہ قدرے گیلا لباس پہنا اور چادریں وہاں چارپائی پر پھیلا دیں اور اس طرف کو بڑھ گئے جدھر سے آئے تھے۔

”آئیں۔ ادھر آئیں جناب۔“..... فضلو نے ان کے موز مڑتے ہی کہا۔ وہ اس انداز میں وہاں کھڑا تھا جیسے ان کی آمد کا انتظار کر رہا ہو اور پھر وہ فضلو کی رہنمائی میں ایک بڑے کمرے میں آ گئے جہاں دو چارپائیاں بچھی ہوئی تھیں اور ان چارپائیوں پر ہی کھانا چین دیا گیا تھا۔

”جناب۔ بے فکر ہو کر کھائیں۔ یہ صرف سبزی ہے اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے یہ حلال ہے۔“..... فضلو نے کہا۔

”بابا ماجھو کہاں ہے۔“..... عمران نے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پوچھا۔

”وہ آپ کے غسل کرنے سے پہلے ہی چلے گئے تھے۔“..... فضلو نے کہا۔

”کہاں چلے گئے ہیں۔“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”اپنی بیٹی کے گھر پاکھڑا میں۔“..... فضلو نے جواب دیا۔

”تم ان کے کیا لگتے ہو۔“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ میرے ماں میں اور سر ہیں جناب۔ میں یہاں رہتا ہوں۔“

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اس جنگل اور اس کے گرد باغ اور کھیتوں کا چوکیدار ہوں۔ وہ اپنی بیٹی کے گھر پہنچے تو ان کے پاس بہت سے بڑی مالیت کے نوٹ تھے لیکن ان کا جسم کانپ رہا تھا۔ ہم نے جب ان کی اس حالت اور نوٹوں کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے آپ کے بارے میں بتایا اور ساتھ ہی بتا دیا کہ ان کو کالو کارگر نے کالے جادو میں آپ کے خلاف استعمال کیا ہے۔ وہ ایسے آدمی نہیں ہیں لیکن کالو کارگر نے ان کو بتائے بغیر یہ سب کچھ کیا لیکن جب وہ گھر کے سامنے پہنچے تو کالو کارگر کا ایک آدمی انہیں ملا اور ان کو شabaش دی اور ساتھ ہی کالو کارگر کا پیغام دیا کہ وہ انہیں خوش کر دے گا تو ماموں نے اس آدمی سے ساری بات معلوم کر لی اس لئے وہ گھبرا گئے اور کانپ رہے تھے کہ انہوں نے مجھ سے مجھ سے کہا کہ میں جا کر دیکھوں کہ کالو کارگر نے آپ کے ساتھ کیا کیا ہے۔ میں کالو کارگر کے پاس گیا تو وہاں آپ نہیں تھے اور نہ ہی آپ کے بارے میں کوئی بتا رہا تھا۔ پھر صحیح کو میں دوبارہ گیا تو ایک واقف آدمی مل گیا۔ اس نے مجھ سے بتایا کہ آپ کو کالو کارگر نے کالے کنویں میں ڈلوا دیا ہے۔ کالا کنوں پرانے دور کا کنوں ہے اور یہاں سے قریب ہی ہے اور مجھ سے پہلے یہاں ماموں رہتے تھے اس لئے انہیں اس کنوں اور سرگنگ کے بارے میں سب کچھ معلوم تھا۔ چنانچہ وہ میرے ساتھ یہاں آئے اور پہلے جا کر انہوں نے آپ کو کنوں میں دیکھا اور آپ سے معافی مانگی۔ اس وقت میں بھی ان کے

ساتھ موجود تھا۔ پھر ہم نے جا کر اس سرگنگ کا راستہ کھولا اور ماموں نے مجھے واپس بھیج دیا تاکہ میں یہاں آپ کے نہانے دھونے اور کھانے کا انتظام کروں۔ میں واپس آ گیا اور پھر ماموں آپ کو لے کر آ گئے۔ فضلو نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”اور وہ خود کیوں چلے گئے ہیں؟“..... عمران نے پوچھا۔

”جناب۔ وہ آپ کے لئے کوئی چیز لینے پا کھرا گئے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ آپ ان کی واپسی کا انتظار کریں؟“..... فضلو نے کہا۔

”کیا چیز؟“..... عمران نے چونک کر پوچھا۔

”مجھے نہیں معلوم جناب۔ انہیں معلوم ہو گا؟“..... فضلو نے جواب دیا۔

”اس کالو کارگر کو معلوم تو ہو گیا ہو گا کہ آپ اور آپ کے ماموں نے اس کے خلاف کام کیا ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”نہیں جناب۔ کالو کارگر اور اس کی شیطانی قوتوں کو دن کے وقت کچھ نظر نہیں آتا۔ یہ ساری قوتیں سورج غروب ہونے کے بعد حرکت میں آتی ہیں اور پھر ساری رات ان کا جشن چاری رہتا ہے۔ ابھی شام ہونے میں دیر اس لئے آپ اطمینان سے کھانا کھائیں۔“..... فضلو نے کہا۔

”ہم اس سے ڈرتے نہیں ہیں۔ پہلے بھی ہم غفلت میں مار کھا گئے ہیں۔ ہمیں یہ توقع ہی نہ تھی کہ وہ اس انداز میں ہم پر وار کرے گا لیکن اب ہم پوری طرح محتاط رہیں گے؟“..... عمران نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جواب دیا اور پھر کھانا کھانے میں مصروف ہو گیا۔ سادہ سی سبزی کا سالن اور موٹی موٹی روٹیاں تھیں لیکن اس سالن اور روٹیوں نے اور خاص طور پر دیہاتی انداز کے بنائے ہوئے اچار نے اسے جو لطف دیا، بڑے بڑے ہوٹلوں کے کھانوں میں وہ لذت اس نے محسوس نہیں کی تھی۔ کھانا کھانے کے بعد انہوں نے پانی پیا اور پھر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ فضلوں نے کھانے کے برتن اٹھائے اور ابھی وہ فارغ ہوئے ہی تھے کہ کھلے دروازے سے بوڑھا ماجھو اندر داخل ہوا۔ اس کے پیچھے ایک چھوٹے سے قد لیکن قدرے بھاری جسم کا آدمی اندر داخل ہوا جس نے سر پر دیہاتی انداز کی پگڑی باندھی ہوئی تھی۔ اس کی چھوٹی داڑھی برف کی طرح سفید تھی لیکن اس کی آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

”بڑے صاحب۔ یہ بابا وحید ہے۔ ساتھ والے گاؤں میں رہتا ہے۔ میں اسے خاص طور پر آپ کے لئے یہاں بلا لایا ہوں۔ یہ کالو کارگیر کے خلاف آپ کی مدد کرے گا۔ کالو کارگیر اس سارے علاقوں میں اسے اپنا سب سے بڑا دشمن سمجھتا ہے۔“..... بوڑھے ماجھو نے کہا جبکہ وہ آدمی سر جھکائے اس طرح عجز و عاجزی کی تصوری بنا کھڑا تھا جیسے یہ ساری باتیں اس کی بجائے کسی اور کے بارے میں کی جا رہی ہوں۔

”یہ تو واقعی بڑے لوگ ہیں بابا ماجھو۔ یہ تو واقعی بڑے لوگ ہیں۔“..... بابا وحید نے رک رک کر کہا۔

”ہم بڑے نہیں ہیں۔ آپ ہم سے عمر میں بھی بڑے ہیں اور محبت میں بھی۔“..... عمران نے کہا۔

”بڑے صاحب۔ آپ سید ہے بغیر کسی تیاری کے کالو کارگیر کے پاس پہنچ گئے۔ آپ کا کیا خیال تھا کہ وہ آپ کے پستول کی گولی سے ہلاک ہو جائے گا اور اس کی بادشاہت ختم ہو جائے گی۔ اس کی ساری شیطانی سپاہ ماری جائے گی۔ نہیں بڑے صاحب۔ ایسا نہیں ہے۔ کالو کارگیر پاکیشیا میں کالے جادو کا بادشاہ ہے اور اس کی بادشاہت کے لئے کافرستان کے بڑے بڑے بڑے مہا پنڈتوں اور گیانیوں نے اسے شیطانی طاقتیں بخشی ہوئی ہیں۔“..... بابا وحید نے کہا۔

”تو پھر ہمیں کیا کرنا چاہئے۔ کیا ہم اس سے خوفزدہ ہو کر واپس چلے جائیں۔“..... عمران نے قدرے غصیلے لبجے میں کہا۔

”آپ ناراض نہ ہوں بڑے صاحب۔ آپ سید چراغ شاہ صاحب کے لاڈلے ہیں اور حافظ عبداللہ جیسے آدمی آپ کی پشت پر ہیں۔ میں تو بہت چھوٹا آدمی ہوں۔ میرا یہ مطلب نہیں تھا جو آپ نے سمجھا ہے۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا تھا کہ آپ جب تک کالو کارگیر کے سر پر رکھا بادشاہت کا تاج نہیں اتاریں گے تب تک اس کی بادشاہت قائم رہے گی۔“..... بابا وحید نے باقاعدہ دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے انتہائی نرم لبجے میں کہا۔

”میں معدرت خواہ ہوں بابا وحید کہ میری آواز میں غصہ شامل ہیں۔“..... بابا وحید نے رک رک کر کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”بھیشم پہاڑوں میں رہنے والے کالے لفکور کی گندگی کی پیداوار ہے۔ بڑی مشقتوں سے اس گندگی کو پہاڑوں سے اکٹھا کیا جاتا ہے۔ پھر اس گندگی میں خزیر کے خون کو ملا کر اس سے ایک پتلا تیار کیا جاتا ہے۔ اس پتلے کو الو کے گوشت میں لپیٹ کر ہندوؤں کے شمشان گھاث جہاں مردے جلائے جاتے ہیں کی راکھ میں دفن کر دیا جاتا ہے۔ چالیس روز بعد اس پتلے سے بھیشم طاقت بن کر باہر آتی ہے اور وہ اپنے پتلے کو خود کسی جگہ محفوظ کر دیتی ہے کیونکہ اس بھیشم طاقت کو ختم کرنے کے لئے اس پتلے کو پاک صاف پانی کے برتن میں ڈال دیا جاتا ہے۔ جیسے جیسے یہ گھلتا جاتا ہے بھیشم کی طاقت بھی ختم ہوتی جاتی ہے اور جب پتلا راکھ میں تبدیل ہو جاتا ہے تو بھیشم بھی فنا ہو جاتا ہے۔ اس کارروائی میں صرف دس منٹ لگتے ہیں اور یہ بھی بتا دوں کہ ایک بار یہ پتلا پانی میں پڑ جائے تو پھر بھیشم اسے نہیں نکال سکتا ورنہ وہ ہر صورت میں اسے اڑا لیتا ہے۔..... بابا وحید نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن یہ پتلا کہاں ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

”یہ پتلا اسی کنویں کی تھہ میں دفن ہے جس میں آپ کو ڈالا گیا تھا۔ ابھی شام ہونے میں خاصا وقت ہے اس لئے اسے حاصل کیا جا سکتا ہے لیکن اسے نکال کر جیسے ہی آپ باہر لے آئیں گے بھیشم اسے اڑا لے گا۔ البتہ آپ پانی کا برتن ساتھ لے جائیں اور پتلا نکالتے ہی اسے پانی میں ڈال دیں تو پھر معاملہ ٹھیک ہو جائے نے پوچھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہو گیا۔ آپ سید چراغ شاہ صاحب اور حافظ عبد اللہ صاحب کو جانتے ہیں تو آپ بھی بڑے آدمی ہیں۔..... عمران نے مادرت خواہانہ لجھے میں کہا۔ اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ سامنے بیٹھا ہوا بابا وحید بھی شاہ صاحب اور حافظ عبد اللہ کے قبیل کا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ بابا ماجھو درست آدمی کو ساتھ لے آئے ہیں اور پھر حافظ عبد اللہ نے بھی کہا تھا کہ وقت آنے پر اسے خود بخود رہنمائی مل جائے گی۔

”تاج سے آپ کا کیا مطلب ہے اور اسے کس طرح اس کے سر سے اتارا جا سکتا ہے۔ برائے مہربانی اشارہ کرنے کی بجائے کھل کر بات کریں۔..... عمران نے منت بھرے لجھے میں کہا۔

”بڑے صاحب۔ کالو کارگر کے پاس جتنی بھی شیطانی طاقتیں ہیں وہ ایک قوت جسے بھیشم کہا جاتا ہے کہ تابع ہیں۔ اس بھیشم نے آپ پر وار کیا اور آپ کو اس کا لے کنویں میں پہنچا دیا۔ اگر بزرگ ماجھو ہمت نہ کرتے تو آپ کا وہاں سے نکلا واقعی سب کے لئے مسئلہ بن گیا تھا۔ اگر اس بھیشم کو فنا کر دیا جائے تو اس کی تمام شیطانی قوتیں کچھ وقفے کے لئے بے بس ہو جائیں گی اور اس وقت بڑی آسانی سے آپ اس کالو کارگر کے سینے میں گولیوں کا برسٹ اتار سکتے ہو۔..... بابا وحید نے کہا۔

”یہ بھیشم کیا ہے اور اسے کس طرح فنا کیا جا سکتا ہے۔..... عمران نے پوچھا۔

گا۔۔۔ بابا وحید نے کہا۔
”آپ بھی تو یہ کام کر سکتے تھے۔ پھر آپ نے کیوں نہیں کیا۔۔۔“
عمران نے قدرے حیرت بھرے لبجے میں کہا تو بابا وحید بے اختیار
مسکرا دیئے۔

”آپ کا سوال اچھا ہے۔ لیکن جس طاقت بھیشم نے اسے
یہاں چھپایا ہے اس نے اس کے حصول کے لئے بظاہر چند ناممکن
شرط لگا دی ہیں تاکہ اس کے تصور کے مطابق اس کا حصول ناممکن
ہو جائے لیکن اللہ تعالیٰ کا نظام بے حد و سعی ہے اور جب وہ کسی
کے خاتمے کا حکم دیتا ہے تو وہی ناممکن شرائط خود بخود ممکن ہو جاتی۔
بھیشم نے شرط لگائی تھی کہ یہ پتلا وہ حاصل کر سکے گا جسے
بھیشم نے سزا دی ہو اور بھیشم نے اسے اس کا لے کنویں میں ڈالا
ہو۔ اب ظاہر ہے یہ ایسی شرائط تھیں جو بظاہر ناممکن تھیں لیکن آپ
کی صورت میں یہ شرائط پوری ہو گئیں اور بھیشم نے آپ پر کا لے
جادو کا وار کیا اور پھر کالو کاریگر کے حکم پر اس بھیشم نے خود آپ کو
وہاں پہنچا دیا۔ اس کے بعد بزرگ ماجھو نے آپ کو وہاں سے نکالا
اور آپ نے غسل بھی کر لیا اور کپڑے بھی دھو لئے اور اس طرح
اب تمام شرائط مکمل ہو گئیں اور آپ اس پتلے کو حاصل کرنے اور
اسے فنا کرنے کا کام کر سکتے ہیں۔۔۔ بابا وحید نے مسلسل بولتے
ہوئے جواب دیا۔
”ٹھیک ہے۔ آپ کا شکر یہ کہ آپ نے یہ سب کچھ تفصیل سے

بتا دیا۔ ہمیں ابھی وہاں جانا چاہئے ورنہ دیر بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ عمران
نے چار پانی سے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

”ہاں آؤ۔ میں فضلو سے کہتا ہوں کہ وہ آپ کے ساتھ جائے
اور پانی سے بھرا ہوا برتن بھی ساتھ لے جائے لیکن فضلو نے باہر
رک جانا ہے۔ کنویں میں آپ نے جانا ہے اور جہاں سے دروازہ
کھلا ہے اس کے بالکل مقابل آپ نے زمین کھو دی ہے۔ وہاں
سیاہ رنگ کا باکس ہو گا۔ اس باکس کو آپ کھولیں گے تو اندر وہ پتلا
موجود ہو گا لیکن آپ نے اسے ہاتھ نہیں لگانا بلکہ باکس کو پانی کے
برتن میں پلٹ دینا ہے اور پھر برتن اٹھائے آپ سررنگ سے باہر
آئیں گے تو اس وقت تک بھیشم فنا ہو چکا ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی
کالو کاریگر کی تمام طاقتیں بھی بے بس ہو چکی ہوں گی کیونکہ جب
تک بھیشم جیسی کوئی اور بڑی طاقت کالو کاریگر کو نہیں ملے گی اس کی
یہ طاقتیں اس کی کوئی مدد نہیں کر سکتیں۔ دوسرے لفظوں میں اس
کے سر سے ناج گر جائے گا۔۔۔۔۔ بابا وحید نے تفصیل بتاتے ہوئے
کہا۔

”وہ کالو کاریگر کہاں ملے گا۔۔۔۔ عمران نے پوچھا۔

”وہ بھیشم کی موت بھری چیزیں سن کر دوڑتا ہوا خود بخود کنویں پر
آئے گا کیونکہ اسے نظر آ رہا ہو گا کہ بھیشم کو فنا کرنے والا دھواں
اس کنویں سے ہی نکل رہا ہے اور پھر آپ جائیں اور کالو کاریگر۔۔۔
بابا وحید نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کھڑے ہوئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آؤ بابا ماجھو۔ ہم چلیں“..... بابا وحید نے کہا تو بابا ماجھو بھی اٹھ کھڑے ہوئے۔

”آپ ہمارے ساتھ چلیں“..... عمران نے انہیں جاتے دیکھ کر حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”نہیں۔ جو کام آپ نے کرنا ہے وہ آپ نے ہی کرنا ہے۔“
بابا وحید نے کہا اور پھر وہ بابا ماجھو سمیت کمرے سے باہر نکل گئے۔

”حیرت ہے۔ کیسے کیسے لوگ اس دنیا میں بستے ہیں؟“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”جناب۔ میں برتن لے آتا ہوں۔ آپ چلیں ورنہ شام ہو جائے گی اور سارا کام بگھڑ جائے گا۔“..... فضلو نے کہا۔

”لیکن ہمارے مشین پسل تو شاید اس کالو کار گیر نے ہی نکال لئے ہیں۔ ہم اسے ہلاک کیسے کریں گے؟“..... عمران نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

”میں لے آتا ہوں آپ کے مشین پسل۔ وہ کالو کار گیر کے ڈیرے پر پڑے تھے اور میں نے لے لئے تھے۔“..... فضلو نے کہا اور کمرے سے باہر نکل گیا تو عمران اور ٹائیگر دونوں ایک دوسرے کو اس انداز میں دیکھنے لگے جیسے انہیں سمجھ نہ آ رہی ہو کہ وہ کس وندر لینڈ میں پہنچ گئے ہیں۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

شری ریمش ایک تخت نما پنگ پر بیٹھا شراب پینے میں مصروف تھا۔ اس کے ساتھ ایک خوبصورت لڑکی ہاتھ میں شراب کی بوتل پکڑے تقریباً اس سے جڑ کر بیٹھی ہوئی تھی اور اس کے گلاس میں شراب ڈال رہی تھی۔ شری ریمش تین مہینوں کے لئے پنڈت امرناٹھ کا جانشین مقرر ہوا تھا اس لئے وہ ان تین مہینوں کے ہر لمحے کو بھر پور انداز میں انجوانے کرنا چاہتا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ دن رات پنڈت امرناٹھ کی خوبصورت داسیوں میں گھرا رہتا تھا کیونکہ پنڈت امرناٹھ کی جانشینی کے بعد یہ سب داسیاں اور ملازم بھی اس کے تحت ہو گئے تھے۔ ملازموں سے تو اسے کوئی دلچسپی نہ تھی البتہ داسیوں میں اس کا زیادہ وقت گزرتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اسے یہ جانشینی اور عیش و عشرت کے موقع کیوں ملے ہیں لیکن اسے سو فیصد

یقین تھا کہ جس عمران اور اس کے ساتھیوں سے ڈر کر پنچاہیت نے پنڈت امرناٹھ کو گنپ پہاڑ کے غار میں بھجوادیا ہے اور جس کا مقابلہ اب شری ریش کو کرنا ہے۔ وہ پاکیشیا میں ہی کالوکاریگر کے ہاتھوں مارا جائے گا اور کالوگ نے اسے وہ ساری چال بھی بتا دی تھی جو کالوکاریگر نے عمران اور اس کے ساتھی کے خلاف چلنے کا سوچا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران چاہے لاکھ چالاک سبی بہر حال وہ اس سادہ سی چال میں آ جائے گا کیونکہ یہ ایسی چال تھی جس میں سو فیصد کامیابی ہو سکتی تھی کیونکہ وہ نیکی کرنے اور رحم دلی کے سبب اس چال میں پھنسنے تھے۔ شری ریش اس وقت شراب پینے کے ساتھ ساتھ یہ باتیں بیٹھا سوچ رہا تھا کہ اچانک اسے دور سے کسی کے چیختنے کی آواز سنائی دی۔

”جاو تم“..... شری ریش نے اس داسی سے کہا تو داسی شراب کی بوتل اٹھائے تیزی سے عقبی دروازے میں غائب ہو گئی۔ ایک بار پھر چیختنے کی آواز سنائی دی اور شری ریش نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے کیونکہ وہ پہلی بار ہی آواز پہچان گیا تھا اس لئے اس نے داسی کو واپس بھجوادیا تھا۔ یہ کالوگ کی آواز تھی۔ کالوگ کے ذمے پاکیشیا کی رپورٹ دینا تھی۔ چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور کالوگ اندر داخل ہوا۔ وہی ملکے جیسا سر اور عجیب الخلقت جسم لیکن اس کے چہرے پر جو تاثرات تھے انہوں نے شری ریش کو چونکا دیا تھا کیونکہ اس مرتبہ کالوگ مجسم ہو کر اندر آیا تھا ورنہ وہ دھویں کی شکل

میں آیا کرتا تھا اور بھینٹ لے کر جسم ہوا کرتا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ کوئی بہت ہی خاص بات ہو گئی تھی۔

”آقا۔ غصب ہو گا۔ آقا غصب ہو گا“..... کالوگ نے اپنا ملکے جیسا سر اس کے سامنے زمین پر رکھتے ہوئے چیخ کر کہا۔ ”کیا ہوا ہے۔ کچھ بتاؤ تو سہی“..... شری ریش نے اپنے آپ پر بڑی مشکل سے قابو پاتے ہوئے کہا۔

”کالوکاریگر کو ہلاک کر دیا گیا ہے۔ پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز تباہ ہو گیا ہے“..... کالوگ نے چیخ کر کہا تو شری ریش بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ خوف کے تاثرات بھی ابھر آئے تھے۔

”کیا ہوا ہے۔ دوبارہ بتاؤ“..... شری ریش نے ایسے لمحے میں کہا جیسے اسے کچھ سمجھنا نہ آیا ہو۔

”پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز تباہ کر دیا گیا ہے۔ کالوکاریگر کو ہلاک کر دیا گیا ہے“..... کالوگ نے دوبارہ کہا تو شری ریش جیسے پتھر کا بن گیا۔ اس کی پلکیں بھی نہ جھپک رہی تھیں۔

”یہ۔ یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے“..... چند لمحوں بعد شری ریش نے جھر جھری لیتے ہوئے رک رک کر کہا۔

”ایسا ہی ہوا ہے آقا۔ ایسا ہی ہوا ہے اور ایسا اس عمران کے ہاتھوں ہوا ہے“..... کالوگ نے اس بار قدرے سنبھلے ہوئے لمحے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تم تو کہہ رہے تھے کہ اس عمران پر جال پھینکا گیا ہے۔ پھر کیا ہوا۔ تفصیل بتاؤ۔“..... شری ریش نے ہونٹ پھینکتے ہوئے کہا۔

”آقا۔ کالو کارگیر نے بڑی خوفناک چال چلی اور یہ چال کامیاب بھی ہو گئی۔ عمران اور اس کا ساتھی دونوں گندگی میں لمحہ گئے اور کالو کارگیر نے ان پر بھیشم کو تعینات کر دیا۔ بھیشم جو اس وقت پاکیشیا میں کالے جادو کی سب سے بڑی طاقت تھی اس نے ان دونوں کو کالے کنویں میں پھینک دیا تاکہ وہ وہاں تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جائیں لیکن پھر اچانک اس عمران اور اس کے ساتھی کے ہاتھوں بھیشم فنا کر دیا گیا اس لئے اس کی ساری چھوٹی طاقتیں بھی بے بس ہو گئیں اور اس دوران عمران اور اس کے ساتھی نے کالو کارگیر، جو اس وقت ایک عام سا آدمی رہ گیا تھا، پر گولیوں کی بارش کر دی اور کالو کارگیر کالے جادو کا سب سے بڑا گرد ہونے کے باوجود ہلاک ہو گیا اور اس کے ہلاک ہوتے ہی اس کی ساری طاقتیں تخلیل ہو گئیں اور پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز تباہ ہو گیا۔

اب نجانے کب دوبارہ بنے گا۔“..... کالوگ نے کہا۔

”لیکن یہ کایا پلٹ ہوئی کیسے؟“..... شری ریش نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔ وہ بھی اب منسلسل گیا تھا اور پھر کالوگ نے اسے بابا ماجھو کے حرکت میں آنے، پھر کنویں کی سرنگ کھول کر عمران اور اس کے ساتھی کو نکال کر لے جانے، پھر ان کے نہانے دھونے اور پھر بابا وحید کے آنے اور آخر میں فضلو کی طرف سے

انہیں مشین پھل دینے تک کی ساری تفصیل بتا دی۔

”جب یہ سب ہو رہا تھا تو تم کہاں تھے۔ بھیشم اور کالو کارگیر کہاں تھے۔ کیوں نہیں انہیں روکا گیا؟“..... شری ریش نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”آقا۔ وہ مسلمانوں کا ملک ہے۔ کافرستانیوں کا ملک نہیں ہے۔ وہاں کالے جادو کو دن کی روشنی میں کام میں نہیں لایا جا سکتا۔ ورنہ پورے پاکیشیا کے لوگ اٹھ کر کالے جادو کے سب عاملوں کی بوٹیاں اڑا دیں گے اس لئے شروع سے ہی یہ طے پا گیا تھا کہ صحیح سورج نکلنے سے لے کر شام سورج ڈوبنے تک کالے جادو کی تمام قوتیں خاموش رہیں گی۔ عامل بھی سونئے رہیں گے اور اس وقت میں انہوں نے یہ سب کام مکمل کر لئے۔“..... کالوگ نے کہا۔

”یہ سب بہت برا ہوا۔ مجھے یقین تھا کہ یہ عمران وہاں ہلاک ہو جائے گا لیکن اب تو وہ ادھر کا رخ کرے گا۔“..... شری ریش نے کہا۔

”ہاں آقا۔ وہ اب اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان کا رخ کرے گا۔ بابا وحید جیسے لوگ یہاں بھی اس کی مدد کریں گے لیکن وہ یہاں کالی دیوی کے مندر میں داخل نہیں ہو سکتا۔ آپ بے فکر رہیں،“..... کالوگ نے کہا۔

”کالو کارگیر بھی اسی طرح بے فکر رہا تھا لیکن مار کھا گیا۔“..... شری ریش نے کہا۔

”یہاں ایسا نہیں ہو سکتا آقا اس لئے کہ یہاں سوائے اس کے کہ وہ سر پنج پنج کر ہلاک ہو جائیں اور وہ کیا کر سکتے ہیں۔ پنڈت امرناٹھ بھی یہاں موجود نہیں ہے اور کالے جادو کا مرکز بھی نہیں ہے لیکن اس کا پہلا قلعہ ضرور ہے اور آقا۔ اصل بات تو یہ ہے کہ کسی کو بھی یہ معلوم نہیں ہے کہ کافرستان میں کالے جادو کا اصل مرکز کالا راج کہاں ہے اور کون ہے۔ کلیج بھی کالا راج کے قبضے میں ہے اس لئے جب تک کالوکار گیر کی طرح کالا راج کو ہلاک نہ کر دیا جائے نہ چوراں محل تباہ ہو سکتا ہے اور نہ ہی کلیج کو فنا کیا جا سکتا ہے اور جب تک یہ سب کام نہ ہو جائیں کافرستان میں کالے جادو کے مرکز تباہ نہیں کئے جاسکتے“..... کالوگ نے کہا۔

”کالا راج کون ہے۔ میں تو یہ نام ہی پہلی بار سن رہا ہوں“۔ شری ریش نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”آپ پہلی بار ہی پنڈت امرناٹھ کے جاشین بنے ہیں آقا۔ اس کا علم صرف مجھے اور پنڈت امرناٹھ کو ہے اور دنیا میں کسی کو نہیں“..... کالوگ نے فخریہ لبھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ پھر تو واقعی مسئلہ حل ہو گیا لیکن ایک بات بتاؤ کالوگ۔ آخر وہ چاہتے کیا ہیں۔ کالوکار گیر اور بھیشم کے فنا ہونے سے کالا جادو ختم ہو جائے گا۔ سینکڑوں، ہزاروں افراد پاکیشیا میں بھی کام کر رہے ہیں۔ وہ سب تو اسی طرح کام کرتے رہیں گے“..... شری ریش نے کہا تو کالوگ بے اختیار قہقہہ مار کر نہیں پڑا۔

”آپ پنڈت امرناٹھ کے الٹ ہیں آقا۔ وہ جتنے تیز ہیں آپ اتنے ہی بھولے ہیں۔ ایک ہوتا ہے کام اور ایک ہوتا ہے کام کا زور۔ کام تو ہمیشہ چلتا رہتا ہے لیکن کام کا زور کبھی کبھار ہی سامنے آتا ہے۔ کالوکار گیر کی وجہ سے پاکیشیا میں کالے جادو کا زور پڑ گیا تھا لیکن اب کالا جادو تو ہوتا رہے گا لیکن کام کا زور ٹوٹ گیا ہے جواب نجات کب دوبارہ چلے اس لئے ہم ان مراکز کو بچانا چاہتے ہیں جبکہ عمران اور اس کے ساتھی روشنی کے بڑے لوگوں کے کہنے پر ان مراکز کو ختم کرنا چاہتے ہیں“..... کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اگر لوگوں کے کام ہو رہے ہیں تو ان روشنی کے رشیوں کو کیا تکلیف ہے۔ کالا جادو ان کے خلاف تو نہیں ہو رہا۔ ظالموں کے خلاف ہی ہو رہا ہے“..... شری ریش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کسی کو کوئی بڑی تکلیف نہیں تھی لیکن ہمارے مہا منتری جواب ہٹ چکے ہیں انہوں نے کالے جادو کی مدد سے پاکیشیا کو فتح کرنے کی کوشش کی جس کے نتیجے میں کالے جادو کے خلاف روشنی کے بڑے لوگ اٹھ کھڑے ہوئے کیونکہ پاکیشیا دنیا کا ایک ایسا ملک ہے جس پر روشنی کے بڑے بڑے رشیوں کی نظریں ہر وقت رہتی ہیں اور انہوں نے ہی عمران کو آگے کیا ہے“..... کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کیا تم ان کا خاتمہ نہیں کر سکتے؟“..... شری ریش نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد پوچھا۔

”وہ روشنیوں کے لوگ ہیں آقا اور ہم اندھیروں کی پیداوار اس لئے ہم طاقتیں ان کا اس وقت تک کچھ نہیں بگاڑ سکتیں جب تک وہ گلے گلے تک گندگی اور برائی میں نہ ڈھنس جائیں۔ البته آپ انسان ہیں۔ آپ ان کا مقابلہ تو کر سکتے ہیں لیکن آپ بھی روشنی کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔“..... کالوگ نے کہا تو شری ریش کا موڑ اس کی باتیں سن کر آف ہو گیا۔

”تم مسلمانوں کی تعریف کر رہے ہو۔ تمہیں سزا دینی چاہئے۔“..... شری ریش نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا۔

”آپ آقا ہیں۔ آپ واقعی سب کو سزا دے سکتے ہیں لیکن آپ پنڈت امرناٹھ کے جانشین ہیں۔ سزا تو آپ دے سکتے ہیں لیکن اس پر عمل درآمد پنڈت امرناٹھ کی اجازت کے بغیر نہیں ہو سکتا اور آقا۔ میں اب تک بغیر بھینٹ لئے آپ کو سب کچھ بتا رہا تھا لیکن آپ نے سزا کی بات کر کے میری ہمدردی ختم کر دی ہے۔ اب میں جا رہا ہوں،“..... کالوگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دھواں بن کر غائب ہو گیا اور شری ریش نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

”جو ہو گا ہوتا رہے۔ وہ یہاں آئیں گے تو مجھے کیا؟“..... شری ریش نے کہا اور ساتھ ہی اس نے تالی بجائی تو اسی دروازے سے

جس میں وہ خوبصورت داسی غائب ہوئی تھی تیزی سے واپس نمودار ہوئی۔ اس کے ہاتھ میں دیسے ہی شراب کی بوتل موجود تھی۔ وہ آ کر شری ریش کے پہلو سے لگ کر بیٹھ گئی اور پھر اس نے گلاں میں شراب اٹھی تو شری ریش نے ہوس زدہ نظروں سے اسے دیکھا اور گلاں منہ سے لگالیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کالو کارگر کی ہلاکت کے بعد عمران اور نائیگر دونوں واپس اسی دیہاتی مکان کی طرف آ رہے تھے جہاں ان کی ملاقات فضلو سے ہوئی تھی اور یہاں انہوں نے نہادھو کر کھانا کھایا تھا لیکن جب وہ واپس اس مکان پر پہنچے تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ مکان خالی پڑا ہوا تھا۔

”یہ کیا ہوا۔ یہ مکان خالی کیوں ہے“..... عمران نے حیرت بھرے لبجے میں کہا اور پھر مکان کے اندر داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے نائیگر تھا۔ اس کے چہرے پر بھی حیرت کے تاثرات تھے۔ وہ دونوں اس کرے میں پہنچے جہاں انہوں نے چار پائیاں پر بیٹھ کر کھانا کھایا تھا لیکن وہاں چار پائیاں تو ایک طرف کوئی چھوٹی سے چھوٹی چیز بھی موجود نہ تھی۔ پورا مکان بھائیں بھائیں کر رہا تھا۔ پھر وہ عقی طرف اس چشمے پر گئے تو چشمہ دیسے ہی موجود تھا اور اس

کا صاف و شفاف پانی تالاب میں سے ہو کر دیوار کراس کر کے باہر جا رہا تھا۔

”حیرت ہے۔ یہ سب کیوں چھوڑ گئے ہیں اسے“..... عمران نے واپس مرتے ہوئے کہا۔

”میرا خیال ہے باس وہ نہیں چاہتے تھے کہ ہم واپس آ کر باقاعدہ ان کا شکریہ ادا کریں۔ اب نہ ہی بابا وحید ملے گا اور نہ ہی بابا ماجھو“..... نائیگر نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تمہاری بات درست ہے۔ وہ کیا کہا ہے ایک شاعر نے کہ اللہ والوں کو نہ ستائش کی تمنا ہوتی ہے اور نہ ہی صلے کی پرواہ“..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں اس مکان سے باہر آ گئے۔

”پاکھڑا یہاں سے نجانے کتنے فاصلے پر ہے اور معلوم نہیں کہ ہماری کار بھی وہاں موجود ہے یا اس کالو کارگر نے اسے آگے بیج دیا ہے“..... عمران نے کہا تو نائیگر نے جواب دینے کی بجائے صرف اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ تھوڑا ہی آگے گئے ہوں گے کہ انہیں ایک کھیت میں کام کرتا ہوا کسان نظر آیا۔ عمران نے اس سے پاکھڑا کے بارے پوچھا تو اس نے بتایا کہ پاکھڑا یہاں سے تقریباً دو کوں کے فاصلے پر ہے اور اس نے انہیں سمت بھی بتا دی تو عمران نے اس کا شکریہ ادا کیا اور آگے بڑھ گیا اور پھر تقریباً شام کے قریب وہ پاکھڑا میں داخل ہو گئے۔ یہ دیکھ کر عمران کو بے

یہاں پھرہ دے رہا ہوں۔ اب میں کھانا کھانے گیا تھا۔ کھانا کھا کر واپس آیا تو آپ نظر آ گئے۔ نواز نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”یہاں اس قبے میں موبائل سروس والے کہاں سے آتے ہیں جناب۔“..... عمران نے قدرے طنزی سے لجھے میں کہا۔

”موبائل سروس۔ وہ کیا ہوتی ہے جناب۔ انہوں نے میرے گھر سے پانی کی بالٹیاں بھری تھیں اور پھر سرخ رنگ کے موٹے موٹے کپڑوں سے اسے خود دھویا تھا۔ آپ دیکھ لیں۔ بہرحال اب آپ آگئے ہیں تو آپ اپنی کار سنجلیں اور مجھے اجازت دیں۔ میں مسلسل نگرانی کر کے کر کے کچھ تھک گیا ہوں۔ اللہ حافظ۔“ نواز نے جواب دیا اور واپس مڑ گیا۔

”ارے۔ ارے۔ نواز صاحب۔ بات تو تو نہیں جناب۔“ عمران نے اس کو مڑ کر واپس جاتے دیکھ کر بوکھلائے ہوئے لجھے میں کہا۔

”جی فرمائیئے۔“..... نواز نے مڑ کر بڑے سادہ سے لجھے میں کہا۔

”ان کار دھونے والوں نے معاوضہ لیا ہوگا۔ آپ کو بھی تکلیف ہوئی۔ یہ تھوڑی سی رقم رکھ لیں۔ ہم آپ کے بے حد مشکور ہیں کہ آپ نے از خود ہماری کار کا خیال رکھا۔“..... عمران نے تیزی سے آگے بڑھتے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے یک لخت اسے خیال آ گیا کہ اس کی جیبیں تو خالی ہیں تو وہ بے اختیار رک گیا۔

حد اطمینان ہوا کہ اس نے جہاں کار روکی تھی کار وہیں موجود تھی۔ ”باس۔ اس کار میں وہ گندگی ابھی تک موجود ہو گی۔ اسے سروس کرنا پڑے گا۔“..... ٹائیگر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”ہاں۔ ہو گی تو سہی کیونکہ کار ویسے ہی لاکڑ کھڑی ہے لیکن یہاں اول تو کوئی سروس اسٹیشن ہو گا نہیں اور اگر ہوگا تو ہم کار کو دھکا لگا کر وہاں تک پہنچا نہیں سکتے۔ پہلے تھوڑا چلنا پڑے گا۔“..... عمران نے کہا تو سامنے گلی میں سے ایک آدمی تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا ان کی طرف آنے لگا۔ یہ عام سادیہاتی آدمی تھا اور عام سے لباس میں تھا اس لئے ان دونوں نے اسے نظر انداز کر دیا تھا۔

”السلام علیکم جناب۔ یہ کار آپ کی ہے۔“..... اس دیہاتی نے قریب آ کر کہا تو عمران اور ٹائیگر دونوں چونک کر اسے غور سے دیکھنے لگے۔

”وعلیکم السلام۔ آپ کا خیال درست ہے لیکن آپ کیوں پوچھ رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”میرا نام نواز ہے اور سامنے گلی میں میرا گھر ہے۔ آپ کار کو چھوڑ کر چلے گئے لیکن یہاں کے لڑکے بڑے شراری ہیں۔ ان کے ہاتھ کھیل آ گیا لیکن میں نے انہیں بھگا دیا اور جناب۔ آپ کی کار بہت گندی ہو رہی تھی اس لئے میں کار دھونے والوں کو بلا لایا تو انہوں نے خود لاک کھول کر آپ کی کار خوب اچھی طرح دھوئی تاکہ اس کی گندگی دور ہو جائے اور پھر لاک کر دی۔ میں مسلسل

R A F R E X O @ H O T M A I L . C O M

”آپ مہمان ہیں جناب اور مہمانوں سے کوئی معاوضہ نہیں لیا جاتا۔ اللہ حافظ“..... نواز نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر مڑ کر واپس چلا گیا اور اس بار عمران نے بھی اسے نہ روکا کیونکہ ظاہر ہے اس کے پاس رقم ہی نہ تھی جو اسے دیتا۔ وہ ایک لمبا سانس لے کر واپس مڑا۔ چاپیاں بھی موجود نہ تھیں لیکن عمران کی چھوٹی جیب میں ہر وقت ماسٹر کی پڑی رہتی تھی اور وہ اب بھی موجود تھی اس لئے اس نے کار کا دروازہ کھولا تو کار واقعی اندر سے اس طرح دھلی ہوئی تھی کہ جگمگاری تھی۔ عمران ڈرائیور سینٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ٹائگر سائیڈ سینٹ پر بیٹھا اور عمران نے کار آگے بڑھا دی۔ کار میں فیول موجود تھا۔

”باس۔ کیا کالا جادو اس کا لوکار گیر کے خاتمے کے ساتھ ہی ختم ہو گیا ہے“..... ٹائگر نے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔ ”دنیا میں شر قیامت تک مکمل طور پر ختم نہیں ہو سکتا۔ صرف اس شر کا پھیلاؤ روکنا ہوتا ہے تاکہ خیر اور روشی کا پھیلاؤ بڑھے اور زیادہ سے زیادہ لوگ اس سے مستفید ہو سکیں۔ شر کا پھیلاؤ خیر کے پھیلاؤ کے راستے میں رکاوٹ بنتا ہے اور جب ایسا ہوتا ہے تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا نظام ہے کہ وہ اسے روکنے کے لئے انتظامات کر دیتا ہے اس لئے یہ سمجھنا کہ ایک آدمی کی ہلاکت سے کالا جادو، ہی ختم ہو گیا ہے حماقت ہے۔ ابھی تو نجانے اس کے لئے اور کہاں کام ہونا باقی ہے“..... عمران نے کہا۔

”لیکن بس۔ یہ کالا جادو تو گندگی کا جادو ہے۔ اس کی گندگی کو لوگ کیسے گوارہ کرتے ہیں“..... ٹائگر نے کہا۔

”ہا۔ انتہائی حد تک گندگی۔ جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے باوجود لوگ صرف اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کے حصول کے لئے اس گندگی کو اپنا کر اپنا ایمان ختم کر بیٹھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو نیک ہدایت دے اور انہیں سمجھ آ سکے کہ ان چھوٹے بڑے مفادات کی کوئی اہمیت اور حیثیت نہیں ہے۔ اصل دولت ایمان ہے۔ جسے ایمان نصیب ہو گیا اسے سب کچھ مل گیا اور جس نے اپنا ایمان ضائع کر دیا اس نے سب کچھ کھو دیا“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”باس۔ اب آپ کا کیا پروگرام ہے“..... ٹائگر نے پوچھا۔

”اب کافرستان جاؤں گا۔ کالے جادو کا اصل مرکز تو وہاں ہے۔ یہاں ایک کالوکار گیر ہلاک ہوا ہے تو وہاں سے کوئی کالوکار گیر اور یہاں بھیج دیئے جائیں گے اس لئے اس کا خاتمہ ضروری ہے تاکہ طویل عرصے تک اس برائی کو پھینے سے روکا جا سکے“۔ عمران نے کہا۔

”باس۔ آپ مجھے بھی ساتھ لے جائیں“..... ٹائگر نے منت بھرے لبھے میں کہا۔

”نہیں۔ تم نے یہاں رہنا ہے اور وقتاً فوتاً یہاں پاکھڑا کا چکر لگاتے رہنا ہے تاکہ اس کالوکار گیر کی جگہ کوئی اور نہ لے اور کہاں کام ہونا باقی ہے“..... عمران نے کہا۔

ایک بار پھر یہ شیطانی کھیل شروع ہو جائے کیونکہ ابھی کچھ نہیں کہا جا سکتا کہ وہاں کافرستان میں ہمیں کتنا وقت لگے گا۔..... عمران نے کہا تو ٹائیگر نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر دارالحکومت پہنچ کر عمران نے ٹائیگر کو اس کے رہائشی ہوٹل پر چھوڑا اور خود کار لے کر سید چراغ شاہ صاحب کے گاؤں کی طرف بڑھ گیا۔ وہ ان سے اس سارے معاملے پر کھل کر بات کرنا چاہتا تھا۔ اس کا خیال تھا کہ شاہ صاحب زیارات سے واپس آ گئے ہوں گے لیکن وہاں جا کر معلوم ہوا کہ ان کی ابھی واپسی نہیں ہوئی۔ چنانچہ وہ واپس پہنچا اور اس نے جلد ساز حافظ عبد اللہ سے ملاقات کا سوچا۔ اس نے گلی کے قریب جا کر کارروک دی اور نیچے اتر کر وہ اس مکان کی طرف بڑھ گیا جس کے بیٹھک نما کمرے میں بزرگ حافظ عبد اللہ بیٹھ کر جلدیں بناتے رہتے تھے لیکن اب وہ بیٹھک بند تھی۔ اس نے سائیڈ پر موجود مکان کی ڈیوڑھی کے دروازے کی کنڈی بجائی تو چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک دبلا پتلا آدمی باہر آ گیا۔

”جی صاحب“..... آنے والے نے عمران کو غور سے دیکھتے ہوئے بڑے مودبانہ لمحے میں کہا۔

”حافظ عبد اللہ صاحب سے ملنا ہے“..... عمران نے کہا۔

”اوہ جناب۔ آپ لیٹ پہنچے ہیں۔ وہ تو کل دوپھر کو وفات پا گئے ہیں اور کل ان کی قل خوانی ہے“..... اس آدمی نے مل گرفتہ بات تو کر دیکھتے ہیں۔..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک سے لمحے میں کہا۔

”اوہ۔ ویری سید۔ اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت کرے۔ آپ ان کے صاحبزادے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”جی نہیں۔ میں ان کا بھتیجا ہوں۔ ان کی کوئی اولاد نہیں تھی اور ان کی بیوی بھی کئی سال پہلے وفات پا گئی تھیں۔ میرا نام اعظم علی ہے“..... اس آدمی نے جواب دیا۔

”مجھے بے حد افسوس ہوا ہے۔ وہ بزرگ تھے۔ بہت بڑے بزرگ۔ بہر حال سب نے واپس جانا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر دے۔ مجھے اجازت۔ میرا نام علی عمران ہے“..... عمران نے کہا۔

”میں دروازہ کھولتا ہوں۔ اگر آپ فاتحہ پڑھنا چاہیں تو پڑھ لیں“..... اعظم علی نے کہا تو عمران کے چہرے پر انتہائی شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اعظم علی واپس مڑا اور پھر اس نے اس بیٹھک کا دروازہ کھول دیا جہاں پہلے عمران کی حافظ عبد اللہ صاحب سے ملاقات ہوئی تھی۔ وہاں سے تمام سامان ہٹا دیا گیا تھا۔ البتہ فرش پر دری پچھی ہوئی تھی۔

”ابھی لوگ اٹھ کر گئے ہیں۔ بیٹھیں“..... اعظم علی نے کہا اور خود بھی بیٹھ گیا۔ پھر عمران نے فاتحہ کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فاتحہ پڑھنے کے بعد دلی افسوس اور رنج کا اظہار کیا۔ اس کے بعد وہ اعظم علی سے اجازت لے کر باہر آ گیا۔

”اب کہاں جایا جائے۔ وہ نانبائی تو بات ہی نہیں سنتا۔ چلو بات تو کر دیکھتے ہیں“..... عمران نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ایک

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بار پھر خواجہ امیر نانبائی کی دکان کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے دکان کے قریب ایک کھلی جگہ پر کارروکی اور نیچے اتر کر وہ دکان پر گیا تو وہاں وہی پہلے والا نقشہ ہی تھا۔ خواجہ امیر نانبائی اسی طرح کاؤنٹر کے پیچے منہ سے حقے کی نے لگائے بیٹھے حقہ گڑگڑا رہے تھے۔ عمران نے سلام کیا اور پھر کاؤنٹر کے قریب کرسی پر خاموشی سے بیٹھ گیا۔ اس نے جان بوجھ کر کوئی بات نہ کی۔

”حافظ عبد اللہ کا فاتحہ دے آئے ہو“..... چند لمحوں بعد خواجہ امیر نانبائی نے سپاٹ لبجے میں کہا۔

”جی ہاں۔ مجھے ذاتی طور پر بے حد افسوس ہوا ہے“..... عمران نے جواب دیا۔

”پھر یہاں کیا لینے آئے ہو“..... چند لمحوں تک مسلسل حقہ گڑگڑانے کے بعد خواجہ صاحب نے کہا۔

”مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے آپ کے پاس بھیجا تھا۔ آپ نے حافظ عبد اللہ مرحوم کے پاس بھیج دیا۔ شاہ صاحب انہی زیارات سے واپس نہیں آئے اس لئے آپ ہی باقی رہ جاتے ہیں اس لئے آپ کے پاس آ گیا ہوں“..... عمران نے سیدھے اور صاف لبجے میں کہا۔

”تم چاہتے ہو کہ بکافرستان جا کر کالی دنیا کا سب سے بڑا مرکز تباہ کر دو لیکن اپنے ساتھ دو عورتیں بھی لے جا رہے ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ عورتیں اس کالی دنیا کا سب سے پسندیدہ شکار ہوتی

ہیں“..... خواجہ صاحب نے کہا۔

”میرے ساتھ جو دو خواتین جا رہی ہیں وہ پڑھی لکھی، سمجھ دار اور تربیت یافتہ ہیں۔ عام دیہاتی آن پڑھ اور سادہ لوح عورتیں نہیں ہیں“..... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ لے جاؤ لیکن میرے پاس کیا لینے آئے ہو۔“..... اس بار خواجہ امیر نانبائی کا لہجہ پہلے کی نسبت قدرے سخت تھا۔

”آپ ہماری رہنمائی کریں“..... عمران نے کہا تو خواجہ امیر نانبائی بے اختیار نہیں پڑے۔

”اللہ تعالیٰ کی شان ہے کہ ایم ایس سی۔ ذی ایس سی (آکسن) جو دنیا بھر کو اپنی انگلیوں پر نچاتا ہے جس سے پر پاورز خوفزدہ ہیں وہ مجھے جیسے آن پڑھ نانبائی کو کہہ رہا ہے کہ رہنمائی کروں۔ بنده خدا۔ میں کہاں اور تم کہاں۔ تم عالم فاضل آدمی ہو۔ میرا تمہارا تو کوئی مقابلہ ہی نہیں ہو سکتا اس لئے کسی یونیورسٹی کے پروفیسر کے پاس جاؤ۔ وہ تمہاری رہنمائی کر سکتا ہے۔ البتہ میں تو تمہیں سری کے شورے کے دو گھونٹ پلو سکتا ہوں۔ اب یہ اور بات ہے کہ یہ دو گھونٹ پی کر تمہیں شاید رہنمائی کی ضرورت ہی نہ رہے۔“..... خواجہ امیر نانبائی نے مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران ان کی بات سن کر بے اختیار چونک پڑا۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ شوربے کے دو گھونٹ پی کر سوپر فیاض پر ہونے والا کالا جادو یکاخت ختم ہو گیا تھا۔

”پلایئے“..... عمران نے کہا تو خواجہ امیر نانبائی کے چہرے پر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مسکراہٹ ابھر آئی۔

”غلام حسین“..... خواجہ صاحب نے دیگھوں کے سامنے بیٹھے ہوئے آدمی سے کہا۔

”جی خواجہ صاحب۔ حکم“..... غلام حسین نے مذکور کہا۔

”ان صاحب کو دو گھونٹ سری کے شوربے کے دے دے اور ساتھ چچ بھی دے دینا“..... خواجہ صاحب نے کہا۔

”جی اچھا“..... غلام حسین نے کہا اور پھر ایک خالی پلیٹ اٹھا کر اس میں ایک دیگھے میں بڑا سا چچ ڈال کر شوربہ باہر نکالا اور پلیٹ میں ڈال کر اس نے سائیڈ پر پڑے ہوئے بہت سے چھوٹے میں سے ایک چھوٹا سا چچ اٹھا کر پلیٹ میں رکھا اور پلیٹ ایک لڑکے کو دے دی۔ لڑکے نے پلیٹ عمران کے سامنے رکھی اور تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ عمران نے ڈرتے ڈرتے شوربے کا چچ بھرا اور منہ میں ڈال لیا کیونکہ شوربے میں سرخ مرچوں کی زیادتی واضح طور پر نظر آ رہی تھی اور عمران سرخ مرچیں بہت کم استعمال کرتا تھا لیکن اس کا خوف اس وقت خود بخود دور ہو گیا جب اس نے محسوس کیا کہ شوربے میں مرچیں بھی کم ہیں اور شوربے بے حد لذیذ ہے۔ اس نے اب شوق سے اسے پینا شروع کر دیا اور چند لمحوں بعد وہ پورا شوربہ پی چکا تھا۔ اس نے اٹھ کر ایک طرف موجود واش میں پر ہاتھ دھوئے، قلی کی اور پھر واپس آ کر کری پر بیٹھ گیا۔

”بس اب جاؤ۔ اللہ حافظ“..... خواجہ امیر نابائی نے کہا۔
”لیکن وہ رہنمائی“..... عمران نے چونک کر کہا کیونکہ اسے شوربہ بس لذیذ محسوس ہوا تھا۔ اس کے علاوہ اس کا اس کے دل یا دماغ پر کوئی اثر نہ پڑا تھا۔

”کیا بابا ما جھو، بابا وحید، فضلو اور نواز کے بارے میں حافظ عبداللہ نے تمہیں کچھ بتایا تھا“..... خواجہ صاحب نے قدرے غصیلے لجھے میں کہا۔

”نہیں“..... عمران نے کہا۔

”تو پھر مجھ سے کیوں تفصیل پوچھنا چاہتے ہو۔ میں نے کہا ہے کہ شوربہ تم نے پی لیا ہے۔ تم اللہ کا نام لے کر شیطان کے خلاف میدان میں کوڈ پڑو۔ اللہ تعالیٰ جہاں چاہے گا تمہاری رہنمائی کا انتظام کر دے گا۔ میں تو اتنا ہی کر سکتا تھا کہ دو گھونٹ شوربہ تمہارے حلق سے نیچے اتردا دیا ہے۔ اب کم از کم تمہیں گندگی میں ملفوف نہیں کیا جاسکے گا۔ باقی رہی رہنمائی تو اصل رہنمای اللہ تعالیٰ کی پاک ذات ہے۔ اس کی ہی عبادت کرو اور اس سے ہی مدد چاہو۔“
خواجہ امیر نابائی نے کہا اور پھر پہلے کی طرح لتعلق ہو کر حقہ گڑگڑانے لگے۔ ان کے چہرے پر لاعقلی اور اجنبيت جیسے ابھر کر ثابت ہو گئی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ اب وہ اسے جانے کا کہہ رہے ہیں۔ چنانچہ وہ اٹھا اور پھر اس نے سلام کیا اور دکان سے باہر آ کر اپنی کار کی طرف بڑھ گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پنڈت امرناٹھ کپ پہاڑ کے ایک غار میں بیٹھے گیان دھیان میں صروف تھے کہ غار کے دہانے سے انہیں کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی تو پنڈت امرناٹھ نے اختیار چونک پڑے۔

”کالوگ تم یہاں“..... پنڈت امرناٹھ نے حیرت بھرے لجے میں کہا اور اسی لمحے ان کے سامنے دھواں سانمودار ہوا جو چند لمحوں بعد انسانی صورت میں مجسم ہو گیا۔ کالوگ اب اپنے مخصوص جسم میں ان کے سامنے موجود تھا۔ کالوگ نے ان کے سامنے سرز میں پر رکھ دیا۔

”اٹھو اور مجھے بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے ہو۔ تمہیں تو شری ریش کے پاس جانا چاہئے تھا“..... پنڈت امرناٹھ نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا تو کالوگ نے اسے تفصیل سے بتایا کہ اس نے کس طرح جا کر شری ریش کو کالوکار گیر کے پاکیشیا میں ہلاک کر

دیئے جانے کے بارے میں تفصیل بتائی لیکن شری ریش اس سے ناراض ہو گیا اور انہوں نے غصے میں وہ کچھ کہہ دیا جو اسے نہیں کہنا چاہئے تھا۔

”کیوں نہیں کہنا چاہئے تھا۔ میری بجائے وہ اب تمہارا آقا ہے۔ وہ تم پر غصہ بھی کر سکتا ہے اور وہ تمہیں سزا بھی دے سکتا ہے۔“

پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”آپ درست کہتے ہیں پنڈت جی۔ لیکن آپ نے جس کام کے لئے اپنی جگہ انہیں دی ہے وہ اس کام کی طرف توجہ نہیں کر رہے۔ وہ عیش و عشرت میں غرق ہو گئے ہیں۔ بہر حال مجھے اس سے کوئی غرض نہیں لیکن میں آپ کو ایک اہم بات بتانے آیا ہوں کہ عمران اب اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان پہنچنے والا ہے اور یہ بھی بتا دوں کہ وہ شری ریش کے چیچھے نہیں بھاگے گا بلکہ آپ کی طرف آئے گا کیونکہ اس کی رہنمائی اس طرح کی جائے گی کہ اصل آدمی آپ ہیں اور کالا راج کے بارے میں بھی آپ کو ہی معلوم ہے۔“..... کالوگ نے کہا تو پنڈت امرناٹھ نے اختیار چونک پڑا۔

”تمہیں یہ سب کیسے معلوم ہوا“..... پنڈت امرناٹھ نے حیرت بھرے لجے میں کہا۔

”پنڈت جی۔ میں کالی دنیا کی اہم طاقت ہوں اور آپ تو جانتے ہیں کہ میں کیا کر سکتا ہوں۔ جب شری ریش نے مجھے ڈائنا اور سزادینے کی بات کی تو میں نے فیصلہ کر کیا کہ شری ریش کو اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کی سزا ضرور دلواؤں گا۔ چنانچہ میں جا کر کالے غار میں رہنے والی کالی کورن کی خدمت میں حاضر ہو گیا جو اس وقت کالی دنیا کی سب سے بڑی طاقت ہے اور جس کی وجہ سے کالی دنیا میں بھرپور انداز میں کام ہو رہا ہے۔ میں نے اسے دو آدمیوں کی بھیث بھی دی تو اس نے مجھے وہ سب کچھ بتا دیا جو میں نے آپ کو بتایا ہے اور کالی کورن نے آپ کے لئے ایک پیغام بھی بھیجا ہے کہ آپ اس غار کی بجائے بند غار میں چلے جائیں اور وہاں اس وقت تک رہیں جب تک کہ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہلاک نہیں کر دیے جاتے۔ کالوگ نے کہا۔

”لیکن انہیں ہلاک کیوں نہیں کیا جا رہا۔ انہیں کافرستان آنے سے پہلے بھی تو ہلاک کیا جاسکتا ہے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔ ”اس عمران کو میں نے دیکھا ہے آقا۔ کالوکار گیر کی ہلاکت سے پہلے اس میں اتنی روشنی نہ تھی اس لئے کالوکار گیر نے دھوکے سے اسے قابو کر لیا تھا لیکن اگر وہ اسے فوری ہلاک کر دیتا تو اور بات تھی لیکن اس نے اسے ترپ ترپ کر اور سک سک کر مارنے کے بارے میں سوچا اور روشنی کی طاقتیں اپنی چالیں چل گئیں۔ انہیں موقع مل گیا لیکن اس کالوکار گیر کی ہلاکت کے بعد اب اس عمران کے اندر انہائی تیز روشنی پھوٹ رہی ہے اس لئے اس کا صرف راستہ روکا جاسکتا ہے اسے ہلاک نہیں کیا جاسکتا۔“ کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہارا مطلب ہے کہ کالی دنیا کے لوگ اسے ہلاک نہیں کر سکتے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”میں درست کہہ رہا ہوں آقا۔ آپ بے شک کالی کورن سے پوچھ لیں۔ وہ بھی آپ کو یہی بتائے گی۔ البتہ اس نے ایک بات اور کی ہے کہ اس عمران کے ساتھ دو عورتیں بھی آ رہی ہیں ان دونوں عورتوں کو اپنے قابو میں کیا جا سکتا ہے اور یہ دونوں عورتیں عمران پر اچانک حملہ کر کے اسے ہلاک کر سکتی ہیں۔“..... کالوگ نے کہا۔

”لیکن ان کے پیچھے بھی تو روشنی کی طاقتیں ہوں گی۔ پھر۔“ پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”آقا۔ کالی کورن بھی عورت ہے اور عورت کا سب سے بڑا ہتھیار اس کا چلتا ہوتا ہے۔ اگر کالی کورن اپنا چلتا دکھائے تو یہ دونوں عورتیں آسانی سے قابو میں آ سکتی ہیں۔“..... کالوگ نے کہا۔ ”تمہاری بات درست ہے۔ میں کالی کورن سے بات کرتا ہوں۔“ پنڈت امرناٹھ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے سامنے زمین پر زور زور سے مارنا شروع کر دیا۔ ساتھ ہی وہ کچھ پڑھ بھی رہا تھا۔ کالوگ خاموش بیٹھا اسے دیکھتا رہا۔ پھر کافی دیر بعد پنڈت امرناٹھ نے دونوں ہاتھ اٹھا لئے۔

”کیا کہا ہے کالی کورن نے آقا۔“..... کالوگ نے اشتقاق بھرے لجھے میں کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”اس نے دس آدمیوں کی بھینٹ مانگی ہے۔ وہ اب خود اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا مقابلہ کرے گی اور خود ہی ان کا خاتمہ بھی کر دے گی۔ میں نے اس کی بھینٹ منظور کر لی ہے اس لئے اب یہ تمہارا کام ہے کہ تم نے اس مقابلے کو دیکھ کر مجھے اس بارے میں اطلاع دینی ہے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا تو کالوگ کے چہرے پر خوشی کے تاثرات ابھر آئے۔

”ایسا ہو جائے تو نہ صرف کالی دنیا پنج جائے گی بلکہ اور زیادہ مضبوط ہو جائے گی۔“..... کالوگ نے سرت بھرے لبھے میں کہا۔

”ہاں۔ اور مجھے یقین ہے کہ کالی کورن ان کا خاتمہ کر دے گی۔ ایک تو وہ بے حد چالاک نسوانی طاقت ہے اور دوسرے اس کے پاس بے شمار ایسی طاقتیں ہیں جو ذہن کی پیداوار ہیں۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”یہ مقابلہ کہاں ہو گا آقا۔“..... کالوگ نے پوچھا۔

”یہ لوگ کافستان میں داخل ہو کر جب کاچور پہنچیں گے تاکہ وہاں سے اس پہاڑی علاقے میں داخل ہو سکیں جس میں چوراں محل ہے تو وہاں کالی کورن ان کے استقبال کے لئے موجود ہو گی۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”لیکن ایک بات ہے آقا۔ اگر کالی کورن ان کے مقابلے میں ناکام ہو گئی تو پھر انہیں آپ تک پہنچنے سے روکنے والا کوئی نہ ہو گا۔“..... کالوگ نے کہا۔

”مجھ تک تو وہ اس وقت پہنچ سکتے ہیں جب وہ شری ریش سے معلوم کر لیں اور تم خود کہہ رہے ہو کہ وہ شری ریش کی طرف نہیں جا رہے۔ پھر وہ مجھ تک کیسے پہنچ سکتے ہیں۔“..... پنڈت امرناٹھ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پنڈت جی۔ ہوں تو میں آپ کے مقابلے میں ایک ادنیٰ طاقت لیکن اگر آپ اجازت دیں تو ایک بات کروں۔“..... کالوگ نے کہا۔

”ہاں۔ ہاں۔ کہو۔ کھل کر کہو۔ تم بہت ہوشیار اور سیانی طاقت ہو اور پھر ساری کالی دنیا تمہارے سامنے رہتی ہے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”آقا۔ کالی کورن کے پیچھے کالے بھیروں کا ایک گلہ رہتا ہے۔ اگر کالی کورن ان سب کا خاتمہ کر دے تو ٹھیک درنہ کالے بھیروں کی ان لوگوں پر اچانک ٹوٹ پڑیں تو ان کا خاتمہ ہو سکتا ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ کالے بھیروں کو روشنی کی پرواہ نہیں ہوتی کیونکہ یہ انسان یا کالی طاقتیں نہیں ہیں بلکہ درندے ہیں جنہیں کالے جادو کی مدد سے قابو کیا جاتا ہے۔“..... کالوگ نے کہا۔

”ہاں۔ تمہاری تجویز اچھی ہے لیکن اس کے لئے ضروری ہے کہ وہاں ان کو قابو کرنے اور حکم دینے والا موجود ہو۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”یہ کام شری ریش آسانی سے کر لے گا آقا۔“..... کالوگ نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہاں واقعی۔ ٹھیک ہے۔ میں شری ریش کو حکم دیتا ہوں کہ وہ دس کالے بھیروں کو لے کر کاچور پہنچ جائے اور اگر کالی کورن ان لوگوں کا خاتمه کر دے تو ٹھیک ہے ورنہ ان پر کالی بھیروں کو چھوڑ دے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا تو کالوگ نے اس طرح سر ہلا دیا جیسے اس کے من کی مراد برآئی ہو۔ وہ ایک کالی طاقت تھی لیکن اس کا کام کالی دنیا کی مخبری کرنا تھا اور سوائے مخبری کے اور وہ کوئی کام نہ کر سکتی تھی۔ شری ریش نے اپنے زعم میں اسے لتاڑا تھا اور کالوگ شری ریش سے اس کا بدلہ لینا چاہتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی نہ ہی کالی کورن کے بس کے ہیں اور نہ ہی وہ کالے بھیروں سے مار کھانے والے ہیں۔ ان کا اصل مقابلہ تو کالا راج سے ہو گا۔ چوراس محل کے علاقے میں۔ البتہ اس طرح اسے شری ریش سے بدلہ لینے کا موقع مل رہا تھا اور وہ اپنی اس ترکیب میں کامیاب ہو گیا تھا۔ پنڈت امرناٹھ نے دونوں ہاتھ ایک بار پھر اپنے سامنے فرش پر کئی بار مارے اور ساتھ ساتھ کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ کافی دیر تک وہ ایسا کرتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ اٹھا لئے۔

”شری ریش تک پیغام پہنچ گیا ہے اور وہ ایسا ہی کرے گا اور کالے بھیروں کے لئے بھینٹ کی ضرورت ہے۔ میں نے اس کے لئے دس بھینٹے دے دیئے ہیں۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”جے ہو مہاراج۔ آپ واقعی کالی دنیا کے بے تاج پادشاہ ہیں۔ اب یہ عمران اور اس کے ساتھی زندہ بچ کر نہیں جا سکتے۔ اس طرح آپ کو اور زیادہ طاقتیں حاصل ہو جائیں گی۔“..... کالوگ نے باقاعدہ قصیدہ پڑھتے ہوئے کہا۔

”تم نے مجھے ساتھ ساتھ اطلاع دیتے رہنا ہے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے اس کے قصیدے پر خوش ہوتے ہوئے کہا۔

”حکم کی تعلیم ہو گی آقا۔ اب مجھے اجازت۔“..... کالوگ نے کہا۔

”ہاں۔ اب تم جا سکتے ہو۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا۔

”اگر دو کالے بکروں کی بھینٹ مجھے بھی مل جائے آقا تو میں آپ کے دربار سے مزید خوش ہو کر جاؤں گا۔“..... کالوگ نے منت بھرے لبھے میں کہا تو پنڈت امرناٹھ بے اختیار ہنس پڑا۔

”تم بہت چالاک ہو کالوگ۔ بہر حال ٹھیک ہے۔ جاؤ اور بھینٹ لے لو۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا تو کالوگ نے مرت بھرے انداز میں قلقاری ماری اور پھر وہ دھویں میں تبدیل ہو کر چند لمحوں میں غائب ہو گیا۔

”مجھے ان لوگوں کی طاقت تو دیکھنی چاہئے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے بڑھاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے میں پھنسا کر وہ ساکت ہو کر بیٹھ گیا۔ کافی دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں تو اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے چہرے پر تشویش کے تاثرات نمایاں تھے۔
”کالوگ درست کہہ رہا تھا۔ یہ لوگ واقعی بے حد طاقتور،
چالاک اور ہوشیار ہیں لیکن کالی کورن کے ہاتھوں لازماً مار کھا جائیں
گے اور اگر نہ بھی کھا سکے تو بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ کالے بھیر
ان کا حصتی طور پر خاتمه کر دیں گے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا اور
اٹھ کھڑا ہوا۔

”مجھے غار کے اندر ہی رہنا چاہئے تاکہ باہر سے مجھے دیکھا نہ
جا سکے۔“..... پنڈت امرناٹھ نے کہا اور زمین پر موجود سیاہ رنگ کی
دری اٹھا کر وہ غار کے اندر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران نے کار ہوٹل شیراز کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور پھر
اسے پارکنگ کی طرف لے گیا۔ سلیمان گاؤں گیا ہوا تھا اس لئے
دوپھر کا کھانا عمران اس ہوٹل میں ہی کھاتا تھا۔ اس وقت بھی وہ
یہاں کھانا کھانے آیا تھا۔ کار پارکنگ میں روک کر وہ نیچے اترنا اور
اس نے اپنی کار لاک کی ہی تھی کہ پارکنگ بوائے تیزی سے اس
کے قریب آیا اور اس نے پارکنگ کارڈ عمران کے ہاتھ میں دے
دیا اور دوسرا کار کے ساتھ اٹکا کر وہ پہلے سے بھی زیادہ تیزی سے
آنے والی دوسری کاروں کی طرف بڑھ گیا۔

”واہ۔ اسے کہتے ہیں تیزی اور پھرتی۔“..... عمران نے مسکراتے
ہوئے کہا اور پھر کارڈ اور کار کی چابیاں کوٹ کی جیب میں رکھ کر وہ
ہوٹل کے میں گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔ چونکہ پاکیشیا میں ہوٹلوں میں
رش کا وقت شام یا رات کو ہوتا تھا اس لئے یہاں دوپھر کے وقت

ہوٹلوں میں رش نہ ہونے کے برابر ہوتا تھا۔ البتہ ہوٹل شیراز کا کھانا چونکہ دور تک مشہور تھا اس لئے یہاں دوپہر کے وقت بھی قدرے رش ہوتا تھا۔ عمران میں گیٹ سے بڑے ہال میں داخل ہوا اور پھر سائیڈ پر بنے ہوئے ڈائینگ ہال کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ اپنی مخصوص میز پر بیٹھ کر اس نے سامنے رکھا ہوا مینواٹھایا ہی تھا کہ اس کے کانوں میں ایک مردانہ آواز پڑی۔

”جو آپ اپنے لئے پسند کریں وہ میرے لئے بھی منگوا لیں“۔ کوئی کہہ رہا تھا اور عمران نے چونک کر سراٹھایا تو سامنے میز کی دوسری طرف ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی بیٹھا ہوا تھا جس کے جسم پر قیمتی کپڑے اور جدید تراش خراش کا سوت تھا۔ شوخ سرخ رنگ کی ٹائی اس کے گلے میں موجود تھی۔ آنکھوں پر نظر کی عینک اور چہرے پر مسکراہٹ۔

”کیوں نہیں۔ مجھے خوشی ہو گی کہ میں مل کر کھانا کھاؤں“۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”میرا نام عادل رضا ہے اور میں چڑے کی ایکسپورٹ کا کام کرتا ہوں“..... عادل رضانے کہا۔

”مجھے علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) کہتے ہیں“..... عمران نے مسکراتے ہوئے اپنا تعارف کرایا تو عادل رضا بے اختیار مسکرا دیا۔

”بہت خوب۔ اسے کہتے ہیں جوڑ کہ آکسفورڈ سے ڈاکٹریٹ

کرنے والا کالے جادو کے خلاف کام کر رہا ہے“..... عادل رضا نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اب وہ حیرت سے سامنے بیٹھے عادل رضا کو دیکھ رہا تھا۔

”آپ کھانے کا آرڈر دیں باقی تو ہوتی رہیں گی“..... عادل رضا نے ویٹر کو ساتھ کھڑے دیکھ کر کہا تو عمران نے اسے مینو میں سے ڈشیں لکھوانی شروع کر دیں۔ ویٹر سلام کر کے واپس چلا گیا۔

”آپ کا تعلق روحانی دنیا سے ہے“..... عمران نے پوچھا۔

”اوہ نہیں جناب۔ میں کہاں اور میری اوقات کہاں اور کہاں روحانی دنیا۔ میں تو اللہ تعالیٰ کا ایک گنہگار بندہ ہوں مگر اللہ تعالیٰ کا بہت فضل ہے مجھے پر۔ آج ایک آدمی نے مجھے کہا کہ میں بھوکا ہوں مجھے کھانا کھاؤ۔ میں نجات کس خیال میں تھا کہ میں نے اسے جھڑک دیا اور خود کھانا کھانے یہاں آ گیا لیکن یہاں پہنچ کر مجھے احساس ہوا کہ میرے اندر ایک خلاء پیدا ہو گیا ہے۔ مجھے سے بھیانک غلطی ہو گئی ہے۔ چنانچہ میں نے فوراً فیصلہ کیا کہ اس تکبر کو ختم کرنے کے لئے مجھے آج دوسروں سے مانگ کر کھانا کھانا ہو گا اس لئے میں آپ سے مانگ کر کھانا کھا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مجھے معاف کرے“..... عادل رضا نے کہا تو عمران حیرت سے اسے دیکھنے لگا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ویٹر نے کھانا لگانا شروع کر دیا۔

”لیجھئے۔ بسم اللہ کیجھے“..... عمران نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”شکریہ“..... عادل رضا نے کہا اور پھر باقاعدہ بسم اللہ پڑھ کر اس نے کھانے کا آغاز کر دیا۔ کھانا کھا کر دونوں نے جا کر واش بیس پر ہاتھ دھونے اور پھر واپس آ کر بیٹھ گئے۔ عمران نے دیٹر کو ہات کافی لانے کا کہہ دیا۔

”ہاں۔ اب بتائیں کہ آپ نے کالے جادو کی بات کیوں کی ہے“..... عمران نے کہا تو عادل رضا نے ایک طویل سائز لیا۔

”میرے ایک دوست ہیں شبیر احمد صدیقی۔ نیشنل یونیورسٹی میں پروفیسر ہیں۔ انہیں مختلف قسم کے جادوؤں پر ریسرچ کرنے کا جنون ہے۔ اسی سلسلے میں ان کی دوستائیں بھی شائع ہو چکی ہیں۔ آج بھی ہم ایک جگہ بیٹھے تھے کہ انہوں نے خود ہی کہا کہ کافرستان اور پاکیشیا میں کالے جادو کا پھیلاو بہت ہو گیا ہے اس لئے قدرت نے اس کو محدود کرنے کے انتظامات کرنے شروع کر دیئے ہیں۔ پاکیشیا میں تو ایسا ہو چکا ہے البتہ کافرستان میں ہونا بھی باقی ہے۔ میرے پوچھنے پر کہ یہ کام کون کر رہا ہے تو انہوں نے بتایا کہ دارالحکومت کا ایک آدمی ہے جس کا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے اور اس کے ذمے یہ کام لگایا گیا ہے۔ آپ نے جب اپنا تعارف کرایا تو مجھے پروفیسر شبیر احمد صدیقی کی بات یاد آ گئی اور میں نے یہ بات کر دی“..... عادل رضا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”یہ پروفیسر صاحب کہاں رہتے ہیں۔ کیا میری ان سے ملاقات

ہو سکتی ہے“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ کیوں نہیں۔ ٹاؤن شپ میں رہتے ہیں۔ میرے ہمسایہ ہیں اور مجھ پر خاصے مہربان ہیں لیکن کیا واقعی آپ آ کسغورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کر کے اس غیر سائنسی کام میں مصروف ہیں“..... عادل رضا نے کافی کا سپ لیتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”قدیم دور میں سائنس کو ہی جادو کہا جاتا تھا۔ آج موجودہ دور میں بے شمار چیزیں ایسی ہیں جنہیں اب سائنس کی پیداوار اور قدیم دور میں جادو کہا جاتا تھا اس لئے جادو اور سائنس کا تو چولی دامن کا ساتھ ہے“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”اوہ واقعی۔ اس زاویے سے تو میں نے کبھی سوچا ہی نہ تھا۔ آپ اگر پروفیسر صاحب سے ملنا چاہتے ہیں تو آپ میرے ساتھ ابھی چلیں یا جب آپ ملنا چاہیں وہ وقت میں نے ان سے فون پر لے لیتا ہوں“..... عادل رضا نے کہا۔

”نہیں۔ ابھی کافی پی کر چلتے ہیں“..... عمران نے کہا تو عادل رضا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے بل ادا کیا اور پھر وہ دونوں ہی ہوٹل سے باہر آ گئے۔

”ارے۔ یہ فقیر یہاں نظر آ رہا ہے۔ دیری گذ۔ میں اس سے معافی مانگوں گا“..... عادل رضا نے ایک طرف کھڑے فقیر کی طرف دیکھتے ہوئے چونک کر کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کون سا فقیر؟..... عمران نے چونک کر پوچھا۔
”وہ سامنے جس نے مجھے کھانا کھلانے کا کہا تھا اور میں نے اسے جھڑک دیا تھا اور جس کی وجہ سے مجھے آپ سے مانگ کر کھانا پڑا۔ یہ اچھا ہوا کہ یہ یہاں پہنچ گیا ورنہ مجھے اسے پورے شہر میں تلاش کرنا پڑتا۔ جب تک میں اس سے معافی نہیں مانگوں گا تب تک میرے ضمیر پر بوجھ رہے گا۔..... عادل رضا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا اس بوڑھے آدمی کی طرف بڑھتا چلا گیا جو کپاڈ نڈ گیٹ کے قریب دیوار سے پشت لگائے ہاتھ میں لاٹھی پکڑے سر جھکائے خاموش کھڑا تھا۔

”حیرت ہے۔ اس دنیا میں ایسے ایسے لوگ بھی ہیں۔..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا اور پھر وہ بھی عادل رضا کے پیچھے اس فقیر کی طرف بڑھتا چلا گیا۔
”بابا جی۔ مجھے معاف کر دیں۔ آپ نے مجھ سے کھانا کھلانے کا کہا تھا اور میں نے آپ کو جھڑک دیا تھا۔ میں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔..... عادل رضا نے بڑے منت بھرے لجھے میں کہا اور ساتھ ہی جیب سے ایک بڑا نوت نکال کر اس نے فقیر کی طرف بڑھا دیا۔ فقیر نے نظریں اوپر اٹھائیں اور پھر اس کے چہرے پر مسکراہٹا ابھر آئی۔

”مجھے تو تمہیں کسی سے ملانے کا کہا گیا تھا وہ میں نے ملا دیا۔ رزق تو من جانب اللہ ہوتا ہے۔ جب پرندے رات کو بھوکے نہیں

سوتے تو انسان کیسے سو سکتے ہیں۔ میں نے کھانا کھایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے ایک بندے نے مجھے کھانا کھلا دیا ہے۔ اب میں کل کھاؤں گا۔..... فقیر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”چلیں کل کھا لیں۔ یہ رقم رکھ لیں۔..... عادل رضا نے منت بھرے لجھے میں کہا اور ساتھ ہی اس نے زبردست رقم فقیر کے ہاتھ میں پکڑا نے کی کوشش کی۔

”کل بھی وہی رازق ہو گا اس لئے کل کی فکر کیا۔ تمہارا شکر یہ۔ تم واقعی بھلے مانس ہو۔ اب میں چلتا ہوں۔..... فقیر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی جانے کے لئے مڑا۔

”بابا جی۔ میری ایک بات سن لیں۔..... عمران نے جواب تک خاموش کھڑا تھا اسے آواز دیتے ہوئے کہا۔

”بولو۔ کیا بات ہے۔..... بابا جی نے مڑ کر بڑے طہانیت بھرے لجھے میں کہا۔ اس کے بولنے کا انداز ایسا تھا جیسے وہ بے حد مطمئن اور پرسکون آدمی ہو۔

”یہ آپ نے کیا کہا تھا کہ آپ نے عادل رضا صاحب کو کسی سے ملانے کے لئے ان سے کھانا مانگا تھا۔..... عمران نے کہا۔

”بابا ندی کے دو کنارے ساتھ ساتھ ہونے کے باوجود آپس میں اس وقت تک نہیں ملتے جب تک ان پر پل نہ بنایا جائے اور ہمیں بھی بعض اوقات پل بننا پڑتا ہے۔ عادل صاحب کے دوست پروفیسر شیر احمد صدیقی ہیں اور تمہارا نام علی عمران ہے۔ ہمیں حکم دیا

گیا تھا کہ تم دونوں کو ملا دوں۔ چنانچہ میں نے عادل رضا صاحب سے کھانا مانگا اس کے بعد کیا ہوا وہ تم جانتے ہو۔ عادل رضا صاحب نے انکار کر دیا اور پھر اس کے ضمیر پر بوجھ پڑا اور اس نے ہوٹل میں جا کر تم سے کھانا مانگا اور پھر تمہارے درمیان ایسی باتیں ہوئیں جس کے بعد اب تم پروفیسر صاحب سے ملنے جا رہے ہو۔ اگر میں عادل صاحب سے کھانا نہ مانگتا، مطلب ہے پل نہ بنتا تو تم دونوں نہ ملتے اور نہ ہی تمہاری پروفیسر سے بات ہوتی۔ اس دنیا میں جو کچھ ہوتا ہے اس کا باقاعدہ پس منظر ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات وہ کچھ خاص مقصد کے لئے کرایا جاتا ہے جو عام طور پر نہیں ہونا چاہئے تھا لیکن اللہ تعالیٰ کا نظام ہی ایسا ہے۔ کس کی مجال ہے کہ گردن اس کی مرضی کے بغیر موڑ سکے۔ بابا نے باقاعدہ تقریر کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ مژ کر تیز تیز قدم اٹھاتا کپاڈ نہ گیٹ سے باہر چلا گیا۔

”حیرت ہے۔ اس دنیا میں کیا کیا ہو رہا ہے۔ عادل رضا نے ایک طویل سائنس لیتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ مجھے بھی حیرت ہو رہی ہے کہ دو آدمیوں کو آپس میں ملانے کے لئے اتنا خوبصورت ڈرامہ کھیلا گیا ہے۔ بہر حال آؤ۔“ عمران نے کہا اور پھر وہ پارکنگ کی طرف مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد دونوں کاریں آگے پیچھے دوڑتی ہوئیں ٹاؤن شپ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھیں۔ آگے عادل رضا کی کار تھی جبکہ اس کے عقب

میں عمران کی کار تھی۔ ٹاؤن شپ پہنچ کر ایک چھوٹی سی کوٹھی کے گیٹ کے سامنے عادل رضا کی کار رک گئی تو عمران نے بھی اس کے پیچھے کار روک دی۔ عادل رضا نیچے اتر اور اس نے کال بیل کا بٹن پر لیس کر دیا۔ عمران بھی کار سے اتر کر اس کے قریب آ کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد چھوٹا پھائک کھلا اور ایک نوجوان جس نے جیزر کی پینٹ اور شرت پہنی ہوئی تھی اور اپنی عمر اور انداز سے کسی یونیورسٹی کا سٹوڈنٹ دکھائی دے رہا تھا، باہر آ گیا۔ پھر اس نے بڑے مودبانہ انداز میں عادل رضا کو سلام کیا۔

”بیٹے ذیشان۔ یہ علی عمران ہیں اور عمران صاحب یہ پروفیسر صاحب کے بڑے صاحبزادے ہیں ذیشان۔ یہ کالج میں پڑھتے ہیں۔ عادل نے نوجوان اور عمران کا باہمی تعارف کراتے ہوئے کہا۔

”اپنے ابو سے انہیں ملاؤ۔ میرا نام لے دینا۔ میں نے ایک ضروری ملاقات کرنی ہے اس لئے عمران صاحب مجھے اجازت دیں۔ پھر انشاء اللہ ملاقات ہوگی۔ عادل رضا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عادل رضا اس سے مصافحہ کر کے اپنی کار میں بیٹھا اور دوسرے لمحے کار آگے بڑھ گئی۔

”میں پھائک کھولتا ہوں جناب۔ آپ کار اندر لے آئیں۔“ ذیشان نے کہا اور عمران کے سر ہلانے پر وہ نوجوان چھوٹے گیٹ کے اندر جا کر غائب ہو گیا تو عمران واپس اپنی کار کی طرف مڑا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

توہڑی دیر بعد اس کی کارکوٹھی کے پورچ میں کھڑی تھی۔ وہاں پہلے سے ایک پرانے ماڈل کی کار موجود تھی۔ عمران کار نے نیچے اتر اور پھر ذیشان کی رہنمائی میں وہ ایک سادہ سے ڈرائینگ روم میں پہنچ گیا۔

”آپ تشریف رکھیں۔ میں ڈیڈی کو اطلاع دیتا ہوں“۔ ذیشان نے کہا اور واپس مڑ کر کمرے سے باہر چلا گیا۔ عمران خاموش بیٹھا رہا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور ایک اوہیڑ عمر آدمی جس نے عام اور سادہ سا گھریلو لباس پہننا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس کی آنکھوں پر نظر کی عینک تھی لیکن عینک کے شیشوں کے اندر اس کی آنکھوں میں تیز چمک واضح طور پر نظر آ رہی تھی۔ وہ ڈھیلے ڈھالے انداز میں اندر داخل ہوا تو عمران اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”میرا نام پروفیسر شیر احمد صدیقی ہے“..... آئے والے نے کہہ رہے ہیں۔ کیا ہوا تھا“..... پروفیسر صدیقی نے مسکراتے ہوئے سلام کے بعد مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھاتے ہوئے کہا۔

”میرا نام علی عمران ایم ایس سی۔ ڈی ایس سی (آکسن) ہے“..... عمران نے سلام کا جواب دینے کے بعد مسکراتے ہوئے کہا تو شیر احمد بے اختیار نہیں پڑے۔ پھر انہی کو مجھی سے مصافحہ کر کے وہ ابھی بیٹھے ہی تھے کہ ذیشان اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں مشروب کی ایک بوتل تھی جو اس نے عمران کے سامنے رکھا دی۔ ”لیجھے پلیز“..... پروفیسر شیر احمد نے کہا۔

”آپ نہیں لیں گے“..... عمران نے حیرت بھرے لجھے میں

کہا۔

”میں نے ابھی ہات کافی پی ہے“..... پروفیسر صدیقی نے جواب دیا۔

”پروفیسر صاحب۔ آپ سے ملاقات انہائی حیرت انگیز انداز میں ہو رہی ہے“..... عمران نے کہا تو پروفیسر صدیقی چونک پڑے۔ ”حیرت انگیز انداز میں۔ کیا مطلب۔ عادل رضا صاحب آپ کو یہاں چھوڑ گئے ہیں۔ پھر“..... پروفیسر صدیقی نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”عادل رضا صاحب سے ملاقات جس کے نتیجے میں آپ سے ملاقات ہوئی اور نہ تو میں آپ کے نہ نام سے واقف تھا اور نہ ہی آپ کے کام سے“..... عمران نے کہا۔

”آپ عادل رضا سے ہونے والی ملاقاتوں کو شاید حیرت انگیز کہہ رہے ہیں۔ کیا ہوا تھا“..... پروفیسر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران نے ہوٹل میں عادل رضا سے ہونے والی ملاقاتوں کی تفصیل کے ساتھ ساتھ باہر نکل کر اس فقیر سے ہونے والی گفتگو دوہرا دی۔

”اللہ تعالیٰ بڑا کارساز ہے۔ وہ جو چاہتا ہے اور جس طرح چاہتا ہے ویسے ہی ہوتا ہے۔ ویسے مجھے بے حد خوشی ہے کہ آپ جیسے عظیم انسان سے مجھے ملاقات کا موقع مل رہا ہے۔ اس کے لئے میں اس فقیر بابا اور عادل صاحب دونوں کا ممنون ہوں“۔ پروفیسر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

صلیقی نے بڑے مخلصانہ لجھے میں کہا۔

”پروفیسر صاحب۔ آپ پلیز ایسی باتیں نہ کریں۔ آپ استاد ہیں اور میں تو محض ایک طالب علم ہوں۔ یہ تھیک ہے کہ مجھے آپ کے پاس آنے میں ایک غرض موجود ہے لیکن آپ جیسے استادوں سے ملاقات واقعی میرے لئے انتہائی خوش بختی کا باعث ہوتی ہے۔“..... عمران نے بھی بڑے مخلصانہ لجھے میں کہا۔ اسے پروفیسر صدیقی کے لجھے کا وقار اور ٹھہراؤ بے حد پسند آیا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ایسا وقار اور ایسا ٹھہراؤ صرف ان لوگوں میں ہوتا ہے جو بے حد بڑے طرف کے مالک ہوتے ہیں۔

”آپ کا شکر یہ عمران صاحب۔ بہر حال آپ اپنی ذاتی غرض سے تو نہیں آئے۔ آپ کے پیش نظر جو مقصد ہے وہ بہر حال خیر کا مقصد ہے۔“..... پروفیسر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

”مجھے عادل رضا صاحب نے بتایا تھا کہ آپ نے ان کے سامنے میرا نام لیا تھا اور انہیں بتایا تھا کہ میں کالے جادو کے خلاف کام کر رہا ہوں۔ آپ کو کیسے اس بارے میں معلوم ہوا؟“..... عمران نے کہا تو پروفیسر صدیقی بے اختیار مسکرا دیئے۔

”عمران صاحب۔ آپ اب اس دنیا میں نو وارڈ نہیں رہے۔ آپ نے بے شمار تجربات حاصل کئے ہیں اور بہت کچھ جان بھی لیا ہے۔ اس کے باوجود آپ ایسی باتیں کرتے ہیں جیسے آپ ان

معاملات میں سرے سے ہی لاعلم ہیں۔ جب آپ کالے جادو کے خلاف حرکت میں آئے تو آپ کی ملاقات کافی نئے لوگوں سے ہوئی ہے اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی۔ یہ سارا معاملہ ایسا ہوتا ہے کہ اس معاملے میں کوئی اپنی مرضی سے کچھ معلوم نہیں کر سکتا۔ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی مرضی اور رضا سے ہوتا ہے اور اتنا ہی ظاہر کیا جاتا ہے جتنا وہ ضروری سمجھتا ہے۔ جادو اور سحر پر میں نے آج سے میں سال پہلے ریسروچ کی تھی۔ گو یہ ساری ریسروچ کتابی تھی کیونکہ جادو زمانہ قدیم سے انسان کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ اس تحقیق پر میری دو کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ ان میں سے ایک کتاب ”جادو کی تاریخ“ پر اور میری دوسری کتاب دور حاضر میں جادو کی موجودگی اور اس کے پھیلاؤ پر ہے۔ اس میں کالا جادو بھی شامل ہے۔ پھر اچانک مجھے اس کے عملی پہلوؤں میں داخل ہونے کا موقع مل گیا اور یہ موقع بھی میری اپنی کوششوں کے بعد نہیں ملا بلکہ ایک بزرگ سے ملاقات کی وجہ سے مل گیا جو خاصی طویل کہاتی ہے اس لئے تفصیل میں جانے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مزید ہربانی کی اور مجھ پر بہت کچھ آشکار ہوتا چلا گیا۔ میں نے ایک بار اپنے طور پر کوشش کی کہ میں بھی پاکیشیا میں کالے جادو کے خلاف عملی طور پر جدوجہد کروں کیونکہ مجھے معلوم تھا اور مسلسل معلوم ہو رہا تھا کہ پاکیشیا میں کالے جادو کی لعنت کا پھیلاؤ تیزی سے ہو رہا ہے اور لاکھوں خاندان اس کالے جادو کا شکار ہو کر تباہ ہوتے جا رہے ہیں لیکن

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

مجھے ایسا کوئی قدم اٹھانے سے روک دیا گیا کیونکہ بزرگوں کے مطاق ایسے معاملات میں میری نسبت کوئی اور زیادہ کامیاب ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں خاموش ہو گیا۔ پھر مجھے بتایا گیا کہ دارالحکومت کے ایک صاحب جن کا نام علی عمران ہے اور انہوں نے آسپورڈ یونیورسٹی سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے انہیں آگے بڑھایا جا رہا ہے اور پھر یہ بھی اطلاع ملی کہ پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکز مکمل طور پر تباہ کر دیا گیا ہے۔ اس کا سربراہ کالوکاریگر ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام علی عمران اور اس کے شاگرد ٹائیگر نے کیا ہے اور انہوں نے کافرستان میں کالے جادو کے خلاف آپریشن کرنا ہے لیکن کافرستان میں مجھے معاملات اتنے واضح نظر نہیں آ رہے تھے جس پر میں بے حد پریشان تھا۔ پھر میں نے خصوصی درخواست کی کہ مجھے اس سلسلے میں مکمل طور پر آگاہ کیا جائے تو میری درخواست اس شرط کے ساتھ منظور کر لی گئی کہ میں علی عمران سے ملاقات کر کے اس کی جس حد تک ہو سکے رہنمائی کروں۔ چنانچہ اس سلسلے میں آپ سے ملاقات ہو رہی ہے۔ پروفیسر صدیقی نے کافی دیر تک مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”آپ نے فرمایا ہے کہ آپ کو کافرستان میں معاملات واضح نظر نہیں آ رہے تھے۔ اس کا کیا مطلب ہوا؟“..... عمران نے پوچھا۔

”عمران صاحب۔ کالے جادو کا اصل مرکز اور اصل پھیلاؤ“

کافرستان میں ہی ہے۔ وہاں سے یہ جادو پاکیشیا میں بھی پھیلایا جاتا ہے اس لئے جب تک کافرستان میں اس کا مکمل طور پر خاتمه نہیں ہو گا اس وقت تک پاکیشیا خطرے میں رہے گا۔ کسی بھی لمحے کوئی اور کالوکاریگر یہاں بھیجا جا سکتا ہے اور آپ کے خلاف وہاں گہری سازش ہو رہی ہے۔ اہم بات یہ تھی کہ کافرستان میں کالے جادو کی اصل طاقتون کو خفیہ رکھا جا رہا ہے تاکہ آپ کو دھوکہ دیا جاسکے۔ پروفیسر صدیقی نے کہا اور عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”یہ آپ کیسے کہہ رہے ہیں۔ کیا آپ تفصیل بتا سکتے ہیں؟“..... عمران نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے کہا۔

”بالکل بتا سکتا ہوں اسی لئے تو آپ کی اور میری ملاقات کرائی جا رہی ہے کیونکہ آج کے بعد آپ نے کافرستان روانہ ہو جانا ہے اور پھر آپ سے فوری ملاقات نہ ہو سکے گی۔“..... پروفیسر صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ برائے کرم تفصیل سے بات کریں۔ ہم واقعی کل کافرستان جا رہے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”پہلے آپ بتائیں کہ آپ نے اب تک کافرستان میں آپریشن کے لئے کیا لائچہ عمل تیار کیا ہے؟“..... پروفیسر صدیقی نے کہا۔

”فی الحال تو ہمیں یہی معلوم ہے کہ کالے جادو کا اصل مرکز چوراں محل ہے جو کاچور کے پہاڑوں میں بنا ہوا ہے اور گمارس میں پوچھا۔

ایک پنڈت امرنا تھہ ہے جو اس کا لے جادو کا اصل سربراہ ہے اور چوراں مخل اس صورت میں تباہ ہو سکتا ہے کہ ایک پتلا ٹکڑا کو ٹریس کر کے ختم کرنا پڑے گا اس لئے ہم پہلے گمارس جائیں گے۔ وہاں اس پنڈت امرنا تھہ کا خاتمه کر کے ہم کا چوراں چلے جائیں گے۔ وہاں ٹکڑا کو تلاش کر کے اسے فنا کر کے چوراں مخل کو تباہ کر دیں گے۔ اس طرح طویل عرصے تک کافرستان میں بھی کا لے جادو کا خاتمه ہو جائے گا۔..... عمران نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”بھی تو اصل مسئلہ تھا جس کی وجہ سے میں پریشان تھا کیونکہ انہوں نے سیٹ اپ کو پلٹ دیا ہے۔ یہ سب کچھ اب حلقہ کے الٹ ہے اور آپ کو پھنسانے کی غرض سے یہ سیٹ اپ ہے۔ اب میں آپ کو بتاتا ہوں۔ پنڈت امرنا تھہ گنپ پہاڑ کی غار میں چھپا ہوا ہے۔ اس کی جگہ کم درجے کے آدمی شری ریش نے لے رکھی ہے تاکہ آپ کو گمارس میں الجھا کر ختم کر دیا جائے جبکہ کاچور میں آپ کے خلاف علیحدہ جال بچایا گیا ہے۔ وہاں کا لے جادو کی ایک خوفناک طاقت کا لی کورن کو تعینات کیا گیا ہے۔ اس کا لی کورن کے پاس دس کالی طاقتیں ہیں اور یہ کالی کورن اور اس کی طاقتیں عام عورتوں کی طرح سامنے آ کر اپنی کارروائی اس انداز میں کریں گی کہ آپ اور آپ کے ساتھی اس کے جال میں پھنس جائیں گے اور وہ اپنا دار کر جائیں گی۔ اگر اس کے باوجود آپ یا اس کے ساتھیوں میں سے کوئی زندہ نجع گیا تو اس کے بعد شری ریش کی

سربراہی میں دس کا لے بھیروں کو چھپا کر رکھا گیا ہے۔ بھیروں درندوں کی قابو شدہ روئیں ہیں۔ یہ ایک لمحے میں خوفناک بھیڑیوں کی طرح انسانوں کو چیر پھاڑ کر رکھ دیتے ہیں۔ اس کے علاوہ جو اصل بات ہے وہ یہ ہے کہ کافرستان میں کا لے جادو کی اصل شخصیت راج کالا ہے جو پہاڑوں کے اندر کہیں خفیہ رہتا ہے۔ اس کے پاس ہی وہ ٹکڑا ہے جس کی بناء پر کا لے جادو کا تمام کھیل کھیلا جاتا ہے۔..... پروفیسر صدیقی نے کہا۔

”حیرت انگیز۔ ہمیں تو اس بارے میں کسی تفصیل کا علم نہیں ہے۔ ہمارا خیال تھا کہ کافرستان میں رہنے والے حسن خان سے ہمیں وہاں کے لئے رہنمائی مل جائے گی۔ انہوں نے ہی یہاں بھی ہماری رہنمائی کی تھی لیکن انہوں نے اس بارے میں کوئی ذکر نہیں کیا۔..... عمران نے کہا۔

”حسن خان بڑی شخصیت ہیں لیکن ان سے بھی بعض باتیں خفیہ رکھی گئی ہیں اور جو میں نے انہی آپ کو بتائی ہیں،..... پروفیسر صدیقی نے کہا۔

”تو اب ہمیں کیا کرنا چاہئے۔..... عمران نے کہا۔

”آپ کو بتایا گیا تھا کہ آیت الکری اور معاذتیں اس کا لے جادو کے خلاف سب سے موثر ہتھیار ہیں لیکن آپ نے صرف ان پر اکتفاء نہیں کرنا یہ کام تو عام آدمی بھی کر سکتا ہے۔ آپ کو اس کا لے جادو کے مقابلے میں لانے کا مقصد یہ ہے کہ آپ نے اپنی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ذہانت اور بروقت قوت فیصلہ کو بھی استعمال کرنا ہے اور یہ آپ کی ایسی خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے آپ کو ایسے معاملات میں آپ کی خواہش نہ ہونے کے باوجود آگے لایا جاتا ہے۔ اگر مجھ میں یہ خصوصیات ہوتیں تو مجھے اس کا لے جادو کے خلاف عملی اقدام کر کے بے حد صرفت ہوتی۔ پروفیسر صدیقی نے کہا۔

”آپ ہماری رہنمائی کریں کہ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔“ عمران نے کہا۔

”جو کچھ مجھے بتایا گیا تھا وہ میں نے آپ کو بتا دیا ہے۔ ان قوتوں سے لڑنا اور فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔ میں اس معاملے میں زبان سے ایک حرف بھی نہیں نکال سکتا کیونکہ بعض اوقات میدان کارزار میں مختلف موقع پر مختلف اقدامات کرنے ہوتے ہیں۔ جن کا تعین پہلے سے نہیں کیا جا سکتا اور نہ ہی کرنا چاہئے ورنہ آدمی پھنس کر رہ جاتا ہے۔ صرف ایک بات عرض کر دوں کہ جس طرح آپ اپنی ٹیم کو ساتھ لے جا رہے ہیں اسی طرح ان کا خیال بھی رکھیں۔ خاص طور پر دونوں خواتین کا کیونکہ سب سے زیادہ اٹیک ان پر ہی کئے جائیں گے۔“ پروفیسر صدیقی نے کہا۔

”اگر آپ کہیں تو میں ان کی بجائے دوسرے ساتھیوں کو لے جاتا ہوں۔“ عمران نے کہا۔

”نہیں۔ کسے لے جانا ہے اور کسے نہیں اس کا فیصلہ بھی آپ نے ہی کرنا ہے۔ ہم نے نہیں۔ بس اتنی بات ذہن میں بٹھا لیں

کہ حد سے زیادہ خود اعتمادی کا شکار نہ ہوں ورنہ آپ کو یا آپ کے ساتھیوں کو نقصان بھی پہنچ سکتا ہے۔“ پروفیسر صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ پھر عمران پروفیسر صدیقی سے اجازت لے کر اور اپنے حق میں دعا کی درخواست کر کے وہاں سے روانہ ہو کر واپس فلیٹ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تھی۔ اس کا اوپری جسم بے لباس تھا اور اس کے جسم پر اس قدر بال تھے جیسے وہ انسان کی بجائے ریچھے ہو۔ اس کا سر گنجنا تھا۔ البتہ سر کے درمیان میں بالوں کی ایک گندھی ہوئی چوٹی پیچھے لٹک رہی تھی۔ وہ کسی درندے کی طرح دھم کرتا ہوا آگے بڑھا اور پھر وہ درمیان میں موجود گاؤں تکیہ سے پشت لگا کر بیٹھ گیا لیکن وہ چاروں افراد ویسے ہی سر جھکائے کھڑے رہے۔

”راج کالا کی جے“..... ان چاروں نے منمناتے ہوئے لجھ میں کہا۔

”بیٹھ جاؤ۔ آج کالی چوکھت یہاں اس لئے اکٹھی ہوئی ہے کہ کافرستان میں کالے جادو کے خاتمے کے خطرے کو فوری طور پر روکا جاسکے۔ دشمن ہمیں مکمل طور پر تباہ کرنے کے درپے ہے اور اگر ہمارا دشمن کامیاب ہو گیا تو پھر طویل عرصے تک کالے جادو کا کافرستان اور ماحقہ ممالک میں خاتمہ ہو جائے گا“..... راج کالا نے چھینتی ہوئی آواز میں کہا۔

”کالی چوکھت کی جے۔ کالی پنچائیت کو تفصیل بتائی جائے“۔ ایک آدمی نے منمناتی ہوئی آواز میں کہا۔

”کالوگ کو طلب کیا جائے اور حاضر کیا جائے“..... راج کالا نے چیخ کر کہا تو دروازہ کھلا اور ایک دھواں اندر داخل ہوا جو چند لمحوں بعد لہرا کر جسم ہو گیا اور کالوگ سامنے آ گیا۔ اس نے سب سے پہلے اپنا منکے جیسا سرزی میں پر رکھ دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا جس میں دریاں بچھی ہوئی تھیں اور ان دریوں پر چار آدمی سر جھکائے بیٹھے ہوئے تھے جبکہ ان چاروں کے درمیان خالی جگہ تھی جہاں باقاعدہ گاؤں تکیہ پڑا ہوا تھا۔ اس گاؤں تکیہ کے ایک طرف دو آدمی جبکہ دوسری طرف دو آدمی موجود تھے۔ یہ چاروں اپنے لباسوں سے کسی مندر کے پیاری دکھائی دے رہے تھے۔ وہ چاروں خاصے بوڑھے بھی تھے لیکن ان کے جسم مضبوط اور سخت تھے۔ وہ چاروں سر جھکائے بیٹھے تھے۔ تھوڑی دیر بعد کمرے کا اکلوتا دروازہ کھلا تو وہ چاروں افراد ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑے ہو گئے لیکن ان کے سر اسی طرح جھکے ہوئے تھے۔ ”کالی ماتا کی جے“..... ایک چھینتی ہوئی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہال میں ایک گہرے سیاہ رنگ کا حامل بھینسے کی طرح پلا ہوا آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے صرف دھوتی باندھ رکھی

”کالی چوکھٹ کو تفصیل بتاؤ تاکہ کالی چوکھٹ کا لے جادو کے تحفظ کے لئے فیصلے کر سکے“..... راج کالا نے اسی طرح چیختے ہوئے لبجے میں کہا اور کالوگ نے پاکیشیا میں عمران اور اس کے شاگرد کی کارروائی تفصیل سے بتا دی اور یہ بھی بتا دیا کہ وہ اب اپنے ساتھیوں سمیت کافرستان پہنچ رہا ہے۔

”کیا اسے یہاں کے کالے جادو کے تمام مدارج کا علم ہے؟“
راج کالا نے پوچھا۔

”نہیں آقا۔ اسے روشنی کی طاقتیں سب کچھ ساتھ ساتھ بتا رہی ہیں۔ یہاں گمارس مندر کی پنجاہیت نے فیصلہ کیا تھا کہ پنڈت امرناٹھ گنپ پہاڑ کے غار میں چھپ جائے اور گمارس مندر میں شری ریش کو ان کی جگہ دے دی جائے تاکہ وہ عمران اور اس کے ساتھی جو یہ جانتے ہیں کہ کالے جادو کا سربراہ گمارس مندر میں رہتا ہے یہاں آئیں اور اول تو کالی طاقتوں کے ہاتھوں مارے جائیں یا اگر وہ کامیاب بھی ہوں تو پنڈت امرناٹھ بیج جائے۔ چنانچہ پنڈت امرناٹھ گنپ پہاڑ کے غار میں چلے گئے لیکن شری ریش گمارس مندر میں دشمنوں کے خلاف کوئی کارروائی کرنے کی بجائے عیش و عشرت میں ملوث ہو گیا اور عمران تک یہ اطلاع بھی پہنچ گئی کہ پنڈت امرناٹھ گنپ پہاڑ کے غار میں ہے جس پر میں نے جا کر پنڈت امرناٹھ کو پر نام کیا اور ان کے ساتھ مل کر ہم نے یہ نیا منصوبہ تیار کیا۔ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کا چور پہاڑوں پر آئے

گا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا ہے کہ گنپ پہاڑ یہیں ہے۔ ہم نے کالی کورن کی خدمات حاصل کیں اور کالی کورن سے وچن لیا کہ وہ اپنی دس طاقتوں سمیت یہاں موجود رہے گی اور تریا چلتہ کے ذریعے عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر دے گی۔ اس کے پیچھے ہم نے شری ریش کی سربراہی میں دس کالے بھیروں کو رکھا تاکہ اگر کسی طرح عمران اور اس کے ساتھی کالی کورن سے بیچ جائیں تو کالے بھیروں کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں۔ اس کے باوجود اگر وہ بیچ گئے تو پھر پنڈت امرناٹھ چوراں محل اور کلیج اور آپ کالے جادو کے پچاریوں کے ساتھ موجود ہوں گے“..... کالوگ نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کالوگ“..... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا۔
”حکم راج کالا مہاراج“..... کالوگ نے مسلکے جیسا سرزی میں پر رکھتے ہوئے کہا۔

”چار ماہ کا صحت مند بچہ حاضر کیا جائے تاکہ اس کی بھینٹ دے کر کالی چوکھٹ اپنی کارروائی کا آغاز کر سکے۔

”جو حکم مہاراج“..... کالوگ نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ دھواں بن کر غائب ہو گیا۔ پھر تھوڑی دیر بعد کمرے کے کھلے دروازے سے کسی معصوم بچے کے رونے کی آوازیں سنائی دیں اور راج کالا اور اس کے چاروں ساتھیوں کے چہروں پر یہ آوازیں سن کر مسرت کے تاثرات ابھر آئے۔ چند لمحوں بعد کالوگ مجسم صورت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

میں اندر داخل ہوا تو اس کے ہاتھوں میں ایک چھوٹا سا خوبصورت پچھہ موجود تھا جبکہ ایک ہاتھ میں اس نے بڑی سی چھری پکڑی ہوئی تھی۔

”کسی برصغیر کا بچہ تو نہیں ہے“..... راج کالانے کہا۔
”نہیں مہاراج۔ شودر بچہ ہے“..... کالوگ نے کہا تو راج کالا نے اس کے ہاتھ سے چھری لی اور اس کی دھار پر انگلی پھیری جبکہ کلوگ نے روتے ہوئے بچے کو اس کے سامنے دری پر لٹا دیا اور راج کالانے یکنخت روتے ہوئے بچے کے گلے پر چھری پھیر دی اور روتا ہوا بچہ یکنخت دری پر ایڑیاں رگڑنے لگا جبکہ اس کی گردن سے گرم گرم تازہ خون الٹنے لگا تو راج کالانے جھک کر اس کی گردن سے منہ لگا دیا اور اس طرح خون پینا شروع کر دیا جیسے وہ کوئی لذیذ مشروب پی رہا ہو۔ پھر اس نے ایک جھٹکے سے منہ اٹھایا تو اس کی باچھیں تک خون سے لتھڑی ہوئی تھیں جبکہ کالوگ نے تڑپتے ہوئے بچے کو اٹھا کر دوسرے آدمی کی طرف بڑھا دیا۔ اس آدمی نے بھی گردن سے منہ لگایا اور پھر سب نے باری باری اس بچے کا خون پیا۔ بچہ ہلاک ہو چکا تھا۔ راج کالانے زبان سے باچھیں صاف کیں۔

”جاوَا اور اس کا گوشت تم کھاؤ“..... راج کالانے اس انداز میں کہا جیسے کوئی بہت بڑی جاگیر کالوگ کو بخش رہا ہو اور کالوگ نے بھی اس انداز میں قلقاری ماری جیسے اسے اچانک کوئی نعمت غیر

متربہل گئی ہو۔ وہ بچے کی لاش اٹھائے تیزی سے مڑا اور باہر چلا گیا۔

”کالی چوکھت نے بھینٹ لے لی۔ اب کالی چوکھت نے فیصلہ کرنا ہے۔ بولو۔ کیا تجویز ہے تمہاری؟“..... راج کالانے ایک بار پھر چیختے ہوئے کہا۔

”راج کالا مہاراج کی جے۔ کالوگ نے جو کچھ بتایا ہے وہ درست ہے۔ یہ عمران اپنے ساتھیوں سمیت کالی کورن کے ہاتھوں ہلاک ہو جائے گا۔ کالی کورن میری طاقت ہے اور میں اس کے چلتراں کو نہ جانتا ہوں۔ لاکھوں، کروڑوں عقل مند اور بہادر منش اس کے تریا چلتراں کے جال میں صدیوں سے چھنتے چلے آ رہے ہیں اور صدیوں تک چھنتے رہیں گے۔ یہ وہ منتہ ہے جس کا کوئی توڑ نہیں ہے۔“..... ایک آدمی نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”تو بھگت رام لال تمہاری رائے میں اس انتقام کو برقرار رکھا جائے“..... راج کالانے اپنے مخصوص چیختے ہوئے لبجے میں کہا۔

”مہاراج کی جے ہو“..... اس آدمی نے سر جھکاتے ہوئے کہا۔

”بھگت یادیو۔ تمہاری کیا رائے ہے“..... راج کالانے پوچھا۔

”راج کالا مہاراج کی جے۔ میری رائے میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو کافرستان پہنچنے سے پہلے وہیں پاکیشیا میں ہی ہلاک کر دیا جائے۔ ان کے قدم کافرستان پر پڑنے ہی نہ دیئے جائیں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اور ایسا آسانی سے ہو سکتا ہے۔..... دوسرے آدمی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”بھگت موتی رام۔ تمہاری کیا رائے ہے۔..... راج کالا نے تیسرے آدمی سے پوچھا۔

”راج کالا مہاراج کی جے۔ میری رائے میں کالی کورن کی بجائے سندر کور کو سامنے لایا جائے۔ کالی کورن صرف تریا چلت کر سکتی ہے جبکہ یہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی خاتمه میں خود کروں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ان کے اندر روشنی ہے اور روشنی کی بڑی طاقتیں ان کے پیچھے ہیں اس لئے تم میں سے کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کالی کورن، کالے بھیروں اور سندر کور وغیرہ سب ناکام رہیں گے کیونکہ کالی کورن ان کے قریب ہی نہ جاسکے گی اور کالے بھیروں کا بھی یہی حشر ہو گا کیونکہ وہ درندوں کی قابو کی ہوئی روہیں ہیں۔ بذات خود درندے نہیں ہیں اور یہ ٹھیک ہے کہ درندوں کی روحوں پر روشنی کا اثر نہیں پڑتا لیکن کئی درندوں کی روہیں روشنی سے ڈرتی ہیں اس لئے وہ ان کے قریب ہی نہیں جائیں گی اور فرار ہو جائیں گی۔ سندر کور کا بھی یہی حشر ہو گا۔ شری رمیش اور پنڈت امرناٹھ دونوں کی موت کا حکم میں دیتا ہوں تاکہ وہ ان کو تلاش کرتے رہ جائیں۔..... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ سر سے اوپر اٹھا کر پوری قوت سے زمین پر مارے۔

”کالی بھیرن حاضر ہو۔..... راج کالا نے کہا تو ایک سیاہ رنگ کی عورت جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا سامنے بیٹھی نظر آنے لگی۔ اس کے ایک ہاتھ میں سیاہ رنگ کی تلوار تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جبکہ ہمارے بارے میں وہ کچھ نہیں جانتا اس لئے وہ ہم سے مار کھا جائے گا۔..... چوتھے آدمی نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کالی چوکھٹ نے اپنی آراء دے دیں۔ اب میرا فیصلہ سنو۔

اس عمران اور اس کے ساتھیوں کا خاتمه میں خود کروں گا کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ ان کے اندر روشنی ہے اور روشنی کی بڑی طاقتیں ان کے پیچھے ہیں اس لئے تم میں سے کوئی بھی ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ کالی کورن، کالے بھیروں اور سندر کور وغیرہ سب ناکام رہیں گے کیونکہ کالی کورن ان کے قریب ہی نہ جاسکے گی اور کالے بھیروں کا بھی یہی حشر ہو گا کیونکہ وہ درندوں کی قابو کی ہوئی روہیں ہیں۔ بذات خود درندے نہیں ہیں اور یہ ٹھیک ہے کہ درندوں کی روحوں پر روشنی کا اثر نہیں پڑتا لیکن کئی درندوں کی روہیں روشنی سے ڈرتی ہیں اس لئے وہ ان کے قریب ہی نہیں جائیں گی اور فرار ہو جائیں گی۔ سندر کور کا بھی یہی حشر ہو گا۔ شری رمیش اور پنڈت امرناٹھ دونوں کی موت کا حکم میں دیتا ہوں تاکہ وہ ان کو تلاش کرتے رہ جائیں۔..... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ سر سے اوپر اٹھا کر پوری قوت سے زمین پر مارے۔

”کالی بھیرن حاضر ہو۔..... راج کالا نے کہا تو ایک سیاہ رنگ کی عورت جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا سامنے بیٹھی نظر آنے لگی۔ اس کے ایک ہاتھ میں سیاہ رنگ کی تلوار تھی۔

”کالی بھیرن حاضر ہے آقا“..... اس سیاہ رنگ کی عورت نے چیختے ہوئے انتہائی کرخت لبجے میں کہا۔
”میں راج کالا، شری ریش اور پنڈت امرناٹھ دونوں کی تھیا کا حکم دیتا ہوں۔ میرے حکم پر عمل کیا جائے“..... راج کالا نے چیختے ہوئے کہا۔

”راج کالا مہاراج کی جے ہو گی“..... اس عورت نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ غائب ہو گئی۔ پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک بار پھر وہاں پیٹھی ہوئی نظر آنے لگی۔ اس کے ہاتھ میں موجود تلوار خون سے لتھڑی ہوئی تھی اور اس کی تلوار سے خون کے قطرے ٹپک رہے تھے۔

”راج کالا مہاراج کی جے کر دی گئی ہے“..... اس عورت نے کہا۔

”جاو اور ان کی بھینٹ بھی لے لو“..... راج کالا نے کہا۔
”راج کالا مہاراج کی جے“..... کالی بھیرن نے صرت بھرے لبجے میں کہا اور پھر غائب ہو گئی۔

”یہ دونوں تو سامنے سے ہٹ گئے۔ اب وہ لوگ تلاش کرتے رہیں ان کو۔ اب کالی چوکھٹ اور میں راج کالا ان کے مقابلے پر آئیں گے۔ کالی چوکھٹ کے چاروں بھگت اپنی اپنی طاقتوں کو اپنے سے علیحدہ کر کے خالی ہو جائیں گے اور چاروں کو چی پہاڑ کی کالی غاروں میں چھپ کر رہیں گے۔ گنپ پہاڑ پر جانے کے لئے عمران

اور اس کے ساتھی لازماً کوچی پہاڑ کی غاروں کے سامنے سے گزریں گے۔ تمہارے پاس زہریلے خنجر ہوں گے اور تم نے اچانک انہیں خنجر مار دینے ہیں“..... راج کالا نے کہا۔

”کالوگ سے معلوم تو کیا جائے مہاراج کہ ان کی تعداد کتنی ہے“..... ایک بھگت نے کہا۔

”کالوگ حاضر ہو“..... راج کالا نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا تو کالوگ دروازے سے اندر داخل ہوا اور آ کر دوزاؤ بیٹھ گیا۔

”معلوم کر کے بتاؤ کالوگ کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی تعداد کتنی ہے جو کافرستان آئیں گے اور اس وقت وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں“..... راج کالا مہاراج نے چیختے ہوئے مخصوص لبجے میں کہا۔

”راج کالا مہاراج کی جے“..... کالوگ نے کہا اور پھر وہ یکنہت دھویں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ دوبارہ نمودار ہوا۔

”راج کالا مہاراج کی جے۔ میں نے دیکھ لیا ہے کہ عمران کے ساتھی تین مرد اور دو عورتیں کافرستان آئیں گے۔ وہ رات کو ہواںی چہاز پر سوار ہو کر کافرستان کے دارالحکومت پہنچیں گے“..... کالوگ نے کہا۔

”عمران سمیت دو عورتیں اور چار مرد۔ کل چھ منش ہوئے۔ تم

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چار ہو۔ دو منش اور چاہیں۔ بستی سے ساتھ لے لینا جو چاقو بازی میں پچ نشانہ کار ہوں اور انہیں زہریلے خنجر دے کر اپنے ساتھ رکھ لینا۔..... راج کالا نے کہا۔

”راج کالا مہاراج کی بوجے۔ کالوگ کو واپس بھیجا جائے تو میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔“..... ایک بھگت نے کہا تو راج کالا نے کالوگ کو ہاتھ سے جانے کا اشارہ کیا تو وہ یکخت دھویں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔

”ہا۔ اب بلو۔“..... راج کالا مہاراج نے کہا۔

”راج کالا مہاراج کی بوجے ہو۔ یہ عمران اور اس کے ساتھی ہے جد چوکنا، ہوشیار اور محتاط لوگ ہیں اس لئے اگر ایک کو مار دیا گیا تو پھر باقی الٹا ہمیں ہلاک کر دیں گے کیونکہ یہ طاقتون کی تو لڑائی نہیں ہو گی بلکہ منشوں کی لڑائی ہو گی۔ اس لئے اگر ان سب کو کوچی کے کالے کنویں میں پھینک دیا جائے اور پھر اوپر سے خنجر اور پتھر مار کر انہیں ہلاک کر دیا جائے تو اپنا لازما ہو جائے گا۔“..... ایک بھگت بنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”تم کای چوکھت کے سب سے سیانے بھگت ہو اس لئے میں تمہاری رائے قبول کر لیتا ہوں اور اب باقی بھگتوں کے سر پنج بھی تم ہو گے۔ وہاں کس طرح تم نے انہیں کوچی کے کالے کنویں میں پھینکوانا ہے اور کس طرح انہیں ہلاک کرنا ہے یہ سب کام تمہیں کرنے ہوں گے۔ تمہارے ساتھی تمہارے ماتحت ہوں گے اور اگر

یہ تمہاری بات نہیں مانیں گے تو فورا کالی بھیرن کے ہاتھوں ہلاک ہو جائیں گے۔..... راج کالا نے کہا۔

”ہم راج کالا مہاراج کے ساتھ بھگت سوٹو رام کی بھی بجے بولتے ہیں۔“..... باقی تینوں بھگتوں نے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”چلو یہ معاملہ تو اس طرح طے ہو گیا۔ اب زہا میں۔ تو میرے پاس کلکھ ہے اور جب تک کلکھ کو ختم نہیں کیا جائے گا اس وقت تک کافرستان اور پاکیشیا میں کالے جادو کا خاتمہ نہیں کیا جا سکتا اور کلکھ اس وقت ختم کیا جا سکتا ہے جب تک مجھ راج کالا کی ہتھیا نہ کر دی جائے اور ایسا ہوتا ناممکن ہے۔ لیکن پھر بھی میں کلکھ سمیت کوچی پہاڑ کے اندر مادھو پل کی دوسری طرف کنٹو پہاڑی کی چوٹی پر موجود غار میں رہوں گا تاکہ عمران اور اس کے ساتھی کسی صورت بھی کنٹو چوٹی پر نہ پہنچ سکیں اور میں انہیں آسانی سے ہلاک کر سکوں۔ راج کالا مہاراج نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھ اپنے سامنے زمین پر اس طرح مارے جیسے نجح میز پر لکڑی کی ہتھوڑی مارتا ہے۔ اس کا مطلب تھا کہ فیصلہ سنا دیا گیا ہے۔

”راج کالا مہاراج کی بوجے۔“..... چاروں بھگتوں نے سر جھکا کر کہنا شروع کر دیا تو راج کالا مہاراج اٹھا اور جھومتا ہوا دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران اپنے ساتھیوں سمیت ایر پورٹ پر موجود تھا۔ فلاٹ

میں کوئی تکنیکی خرابی ہو گئی تھی اس لئے فلاٹ دو گھنٹے لپٹ تھی اور دو گھنٹے گزارنے کے لئے وہ سب ایر پورٹ کے ریستوران میں آ کر بیٹھ گئے اور انہوں نے ہات کافی اور سینڈوچ منگوالئے۔

”عمران صاحب۔ آپ رات کے وقت جا رہے ہیں۔ کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے؟“..... صدر نے پوچھا۔

”ہم نے دراصل کا چور پہاڑی علاقے میں جانا ہے جہاں ہمارے مقابلے میں کالی طاقتوں کا اکٹھ ہے اور وہیں پنڈت امرناٹھ بھی چھپا ہوا ہے جس سے ہم نے راج کالا کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں اور کاچور کی ڈومیٹک فلاٹ رات کو ہی جاتی ہے۔ دن میں نہیں جاتی اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ دن میں شاگل کا کوئی آدمی ہمیں دیکھ لے اور ہم کالی طاقتوں کی بجائے

کافرستان سیکرٹ سروس سے ہی الجھ کر رہ جائیں،“..... عمران نے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی اور بات کرتا اچانک ایک گداگری کا لباس پہنے اور گلے میں موٹے موٹے دانوں کی کئی مالائیں ڈالے ایک آدمی ریستوران میں داخل ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا سیدھا اس میز کی طرف آنے لگا جس پر عمران اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے۔ ریستوران میں بیٹھے ہوئے سب لوگ بھی چونک کر اسے دیکھنے لگے۔

”میلے ٹھیلے پر جا رہے ہو یا شادی پر۔ کیوں۔ اس گداگرنے میز کے قریب آ کر زاصے سخت لبجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔ ایک دو دیڑھی تیزی سے اس گداگر کی طرف بڑھے تو اس نے ان کی طرف دیکھا اور پھر ہاتھ جھٹکا تو وہ دونوں یوں اپنی جگہوں پر ساکت ہو گئے جیسے اچانک پتھر کے بن گئے ہوں۔

”بولو۔ تم کیا سمجھ کر یہ سارا مجمع ساتھ لے جا رہے ہو۔ وہاں پر شاد بٹ رہی ہو گی۔ تم نے اس کام کو مذاق سمجھ لیا ہے۔ کیوں۔ ہوش کرو پاپا ہوش ورنہ ان سمیت مارے جاؤ گے،“..... اس گداگر نے ایک بار پھر تیز اور انہتائی سخت لبجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ مڑا اور جس انداز میں وہ اندر آیا تھا اسی انداز میں باہر نکل گیا۔ اس کے باہر جاتے ہی دونوں دیڑ دوبارہ اس طرح حرکت میں آ گئے جیسے الیکٹرک سے چلنے والے کھلونے الیکٹرک روختم

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہونے پر ساکت ہو جاتے ہیں اور الیکٹرک رو آنے پر دوبارہ حرکت میں آ جاتے ہیں۔

”صالح۔ یہ بے ضرر آدمی ہے۔ یہاں ایمپورٹ کے باہر گھومتا رہتا ہے۔ نجانے آج اندر اور یہاں کیسے آ گیا۔ معافی چاہتے ہیں صاحب۔“..... دونوں دیڑز نے قریب آ کر بڑے ملتحیانہ لمحے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔“..... عمران نے کہا تو وہ دونوں دیڑز واپس چلے گئے۔

”یہ سب کیا ہے عمران صاحب۔ یہ کون تھا اور کیا کہہ رہا تھا۔“..... صاحب نے عمران سے مخاطب ہو کر پوچھا۔

”اس کا مطلب تھا کہ ہم نے اس مشن کو سیر و تفریح سمجھ لیا ہے اور اس طرح جا رہے ہیں جیسے لوگ میلوں یا باراتوں میں جاتے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”لیکن اسے کیا معلوم کیا کہ ہم کہاں جا رہے ہیں اور کیوں جا رہے ہیں۔“..... جولیا نے کہا۔

”اب میں کیا کہہ سکتا ہوں۔ تمہارے سامنے ہی ساری بات ہوئی ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ یہ ہمارے لئے تنبیہ تھی۔ ہمیں اسے سنجیدگی سے لینا چاہئے۔“..... صدر نے کہا۔

”میرا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے عمران۔ مجھے یوں لگ رہا ہے جیسے

میرے اندر شدید سردی کی لہریں دوڑ رہی ہیں۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔“.....

یکنخت جولیا نے گھبراۓ ہوئے لمحے میں کہا تو سب چونک پڑے۔ ”صالح۔ جولیا کے بازو کو ہاتھ لگاؤ۔ کیا واقعی اس کا جسم ٹھنڈا ہو رہا ہے۔“..... عمران نے صالح سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میرا اپنا یہی حال ہو رہا ہے۔ میرا تو دل بھی ڈوب رہا ہے۔ اوہ۔ ویری سید۔ یہ تو مجھے لگتا کہ مجھے فانچ ہونے والا ہے۔“..... صالح نے بھی قدرے گھبراۓ ہوئے لمحے میں کہا۔

”یہ مشن ہی فضول ہے۔ یہ کیا بات ہوئی کہ کالے جادو کے خلاف سیکرٹ سروں کو بھیجا جائے بلکہ ہماری بجائے ان فقیروں کو بھیجیں۔“..... تنوری نے یکنخت تیز لمحے میں کہا۔

”عمران۔ میں جا رہی ہوں۔ میری طبیعت واقعی خراب ہو رہی ہے۔“..... جولیا نے یکنخت اٹھتے ہوئے کہا۔

”میں بھی جا رہی ہوں عمران صاحب۔“..... صالح نے بھی جولیا کی پیروی کرتے ہوئے کہا۔

”تم بھی جانا چاہو تو جا سکتے ہو تنوری۔“..... عمران نے تنوری کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جو اٹھنے کے لئے پرتوں رہا تھا۔

”ہاں۔ یہ مشن میری سمجھ میں نہیں آ رہا۔ میں بھی جا رہا ہوں۔ ویسے ان دونوں کی طبیعت خراب ہے تو ساتھ کسی کو جانا چاہے۔“.....

تنوری نے اٹھتے ہوئے کہا تو عمران کے سر ہلانے پر وہ تینوں تیز تیز قدم اٹھاتے ریستوران کے پیروںی دروازے کی طرف بڑھتے چلے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تم دونوں کا کیا پروگرام ہے“..... عمران نے کہا۔
”ہم آپ کے ساتھ ہیں عمران صاحب“..... صدر اور کیپٹن
شکیل نے کہا۔

”حیرت ہے۔ اس دنیا کے لوگ اپنی بات منوانا بھی جانتے
ہیں“..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپٹن شکیل دونوں چونک پڑے۔
”کیا مطلب“..... صدر نے چونکتے ہوئے پوچھا۔

”اس فقیر نے آ کر کہا تھا کہ میلے مھیلے پر جا رہے ہو یا شادی
پر اور اب دیکھو جولیا، صالحہ اور تنور یعنیوں از خود واپس چلے گئے ہیں
حالانکہ اگر میں انہیں روکتا تو وہ قیامت برپا کر دیتے“..... عمران
نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کا مطلب ہے کہ اس فقیر نے یہ سب کارروائی کی ہے
لیکن وہ تو چلا گیا تھا۔ جب جولیا اور صالحہ کی طبیعت خراب ہوئی
ہے تو وہ جا چکا تھا۔ اچانک طبیعت خراب تو ہو سکتی ہے۔ یہ تو کوئی
اچنچھے والی بات نہیں ہے“..... صدر نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
عمران کوئی جواب دیتا ایک ویٹ کارڈ لیں فون پیس اٹھائے میز کے
قریب آ گیا۔

”آپ میں سے علی عمران صاحب کون ہیں“..... ویٹ نے پوچھا
تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔
”میں ہوں۔ کیوں۔ کس کا فون ہے“..... عمران نے حیرت بھرے

لنجے میں کہا۔

”کسی سید چراغ شاہ صاحب کا فون ہے“..... ویٹ نے کہا اور
فون میز پر رکھ کر اس نے اس سے مسلک ایئر فون بھی دہاں رکھ
دیئے تاکہ اگر عمران ایئر فون کا نوں میں رکھ کر اپنے ساتھیوں سے
ہٹ کر بات سننا چاہے تو ایسا کر سکے لیکن عمران نے اس کا رسیور
اٹھا کر اسے آن کر دیا تو اس کے ساتھ ہی لاڈر کا بٹن بھی پر لیں
کر دیا گیا کیونکہ ایک تو وہ کونے میں بیٹھے ہوئے تھے پھر ان کے
ارڈگرد کی میزیں بھی خالی ہو چکی تھیں۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ عمران ہی۔ میں عاجز سید چراغ
شاہ بول رہا ہوں۔ تمہارے آرام میں خلل ڈالنے کے لئے معذرت
خواہ ہوں لیکن تمہیں یہ بتانا ضروری تھا کہ اس معاملے میں تمہارے
ساتھ خواتین کا شریک ہونا درست نہیں تھا۔ آئندہ اس کے نتائج
درست نہ نکل سکتے تھے اس لئے انہیں واپس بھجوانا پڑا اور تمہارا
ساتھی تنور خود ہی ان کے ساتھ چلا گیا۔ اب تم تین آدمی اس کام
کے لئے ٹھیک ہو۔ البتہ میں تمہیں یہ بتا دوں کہ پروفیسر شیر احمد
صدیقی نے تمہیں جو کچھ بتایا تھا وہ سارا منظر نامہ بدلتا چکا ہے۔
اب تمہارا اصل نارگٹ راج کالا ہو گا جس کے ساتھ اس کے چار
نائب ہیں۔ شیطانی طاقتوں کو سامنے لانے کا پروگرام انہوں بنے
خود ہی ختم کر دیا ہے۔ اب وہ زہریلے خنجروں، زہریلے چاقوؤں،
فریب اور دھوکے سے کام لے کر تمہیں نکست دینے کی کوشش

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کریں گے اور مجھے اللہ تعالیٰ سے پوری امید ہے کہ وہ تمہیں کامیاب کرنے گا اور ان ظالم اور سفاک لوگوں کا جو کالے جادو کی آڑ میں انسانیت سے بھی گری ہوئی حرکتیں کرتے ہیں، کا خاتمه کر دے گا۔..... شاہ صاحب نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”آپ پاکیشیا واپس چینچ چکے ہیں“..... عمران نے پوچھا۔

”نہیں۔ میں ملک شام میں ہوں لیکن میں جہاں بھی ہوں مجھے تمہاری طرف سے فکر لگی رہتی ہے کیونکہ تم ابھی چھوٹے سے بچے ہو اور بچے تو دیسے ہی میلے مٹھیلے کے شوقین ہوتے ہیں اور ہاں میں بوڑھا آدمی ہوں اس لئے ایک اہم بات کرنا بھول گیا ہوں۔ تم نے کاچور پہاڑی میں آگے بڑھنا ہے۔ وہاں کالی پہاڑیاں ہیں جن کے پتھروں کا رنگ گہرا کala ہے۔ وہاں غاروں میں راج کالا کے نائب موجود ہوں گے۔ جب تم آگے بڑھو گے تو ایک پتلا سا خطرناک پل آتا ہے جسے ماڈھو پل کہتے ہیں۔ اس پل کے پار ایک سیدھی اور سپاٹ سلیٹ کی طرح صاف پہاڑی ہے جس کا نام کنٹو پہاڑی ہے۔ اس پہاڑی کی چوٹی پر ایک غار ہے۔ یہ راج کالا اس غار میں موجود ہو گا۔ اللہ حافظ“..... سید چدائغ شاہ صاحب نے ایک بار پھر مسلسل بولتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

”سن لیں تم نے شاہ صاحب کی باتیں۔ یہ دنیا واقعی ایسے ہی لوگوں کے دم قدم سے آباد ہے“..... عمرانے مسکراتے ہوئے

کہا۔

”ہمیں تو اپنے کافوں پر یقین نہیں آ رہا عمران صاحب۔ شاہ صاحب ملک شام میں ہیں اور یہاں ان کے احکامات اس انداز میں مانے جا رہے ہیں۔ جولیا، صالحہ اور تنویر تینوں خود بخود چلے گئے۔ حیرت ہے۔ یہ فقیر بھی ہمیں پہچانتا تھا۔ پھر شاہ صاحب کو معلوم ہے کہ ہم اس وقت ایئر پورٹ ریستوران میں بیٹھے ہوئے ہیں“..... صدر نے کہا اور پھر اسی لمحے فلاٹ کی روائی کا اعلان ہونے لگا تو عمران، صدر اور کیپٹن شکیل تینوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ عمران نے بل ادا کیا اور ساتھ ہی ٹپ بھی دی اور پھر ریستوران سے نکل کر لاونچ کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

خود بخود نیچے جا گریں اور اس کے ساتھ ہی وہ لوگ بھی گر جائیں گے۔ وہ انہیں چنانیں سمجھ کر آگے بڑھیں گے۔ پھر ان کی تعداد بھی چھ ہے اس لئے وزن بھی کافی پڑے گا اور اصل بات یہ ہے کہ اس پہاڑی علاقے میں اور وہ بھی اتنی بلندی پر کسی کنویں کے ہونے کا کسی کو خیال تک نہیں آئے گا اس لئے وہ آسانی سے مار کھا جائیں گے۔..... بھگت سوٹو رام نے کہا۔

”میرا خیال ہے کہ کالوگ کو بلا کر اس سے حتیٰ معلومات حاصل کی جائیں تو کوئی حرج نہیں ہے۔“..... ایک بھگت نے کہا۔

”ہاں۔ بلا وہ اسے۔ وہ فوری اور درست خبر لاتا ہے۔“..... بھگت سوٹو رام نے کہا تو ایک بھگت نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر ہوا میں پھونک ماری تو چند لمحوں بعد ان کے سامنے ہی دھوکہ نمودار ہوا جو چند لمحے لہرانے کے بعد مجسم ہو گیا۔

”کالوگ حاضر ہے آقا۔“..... ملکے کے سر والے کالوگ نے ان سب کو دیکھتے ہوئے موڈبائی لجھے میں کہا۔

”ہمیں تازہ ترین خبر چاہئے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں۔“..... بھگت سوٹو رام نے کہا۔

”حکم کی تعیل ہو گی آقا۔“..... کالوگ نے کہا اور ایک بار پھر دھوکہ میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا اور پھر چند لمحوں بعد وہ دوبارہ دھوکہ میں نمودار ہو کر مجسم ہو گیا۔

”آقا۔ عمران کے ساتھ آنے والی دو عورتیں اور ایک مرد پیمار

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بھگت سوٹو رام اپنے تین ساتھی بھگتوں اور ایک مقامی آدمی کے ساتھ ویران پہاڑی علاقے میں ایک چٹان پر کھڑا تھا۔ ان سے چند فٹ کے فاصلے پر ایک کنویں نما غار کا دہانہ تھا۔ اصل میں یہ نہ غار تھا اور نہ ہی کنوں بلکہ زلزلوں کی وجہ سے قدرتی طور پر یہاں ایک عمودی کریک پڑا تھا جو دیکھنے میں کسی حد تک گول دکھائی دیتا تھا اور کافی گہرا بھی تھا اس لئے عرف عام میں اسے کنوں ہی کہتے تھے۔

”اس کے اوپر چنانیں اس طرح رکھنی چاہیں کہ یہ انہیں نظر نہ آئے۔“..... بھگت سوٹو رام نے کہا۔

”وہ تو ہماری کالی طاقتیں یہ کام کر دیں گی لیکن عین موقع پر انہیں ہٹایا کیسے جائے گا۔“..... ایک اور بھگت نے کہا۔

”یہ چٹانیں اس انداز میں رکھی جانی چاہیں کہ دباؤ پڑنے پر

ہو جانے لی وجہ سے واپس چلے گئے ہیں۔ اب عمران اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ کافرستان آ رہا ہے۔ وہ اس وقت ہوائی اڈے پر بیٹھے ہیں کیونکہ ان کا جہاز خراب ہو گیا تھا جسے ٹھیک کیا جا رہا ہے۔ کالوگ نے کہا۔

”تو اب یہ تم ہوئے جگہ پہلے چھڑتھے۔“ سوٹورام نے کہا۔

”آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں آقا۔“ کالوگ نے جواب دیا۔

”اس کا مطلب ہے کہ کل دن کے وقت یہ کسی وقت بھی یہاں پہنچ سکتے ہیں۔“ سوٹورام نے کہا۔

”آقا۔ میری تجویز ہے کہ آپ کسی مقامی پہاڑی آدمی کو ان کے پاس بھیج دیں لیکن وہ واقعی عام پہاڑی آدمی ہو۔ بے حد سیدھا سادا اور سادہ لوح تاکہ ان کو اس پرشک نہ پڑے۔ وہ انہیں راستہ دکھاتا ہوا یہاں لے آئے اور پھر وہ چاہے خود بھی ساتھ ہی کنوں میں گر جائے لیکن ان کا خاتمہ ضروری ہے۔“ کالوگ نے کہا۔

”کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم کسی پہاڑی آدمی کے روپ میں انہیں لے آؤ۔“ سوٹورام نے کہا۔

”نہیں آقا۔ وہ بے حد تیز طرار اور ہوشیار لوگ ہیں اور پھر وہ روشنی کے لوگ ہیں اس لئے میں تو ان کے قریب بھی نہیں جاسکوں گا۔“ کالوگ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ تم جاؤ۔ ہم خود بندوبست کر لیں گے۔“ سوٹورام نے کہا تو کالوگ دھویں میں تبدیل ہو کر غائب ہو گیا۔

”اب تم اپنی طاقتون کو بلاو تاکہ یہاں ہماری مرضی کی چٹانیں رکھی جاسکیں۔“ سوٹورام نے رام لال بھگت سے مخاطب ہو کر کہا۔

”یہ کام ہو جائے گا۔ آپ بے فکر ہیں۔“ بھگت رام لال نے کہا تو سوٹورام ایک اور بھگت کی طرف متوجہ ہو گیا۔

”بھگت موٹی رام۔ تم اپنی طاقتون کو یہاں کے مقامی قبیلوں میں بھیجو۔ ہمیں ایک ایسا آدمی چاہئے جس پر یہ لوگ مکمل اعتماد کر سکیں اور وہ ہمارا کام بھی بخوبی سرانجام دے سکے۔“ سوٹورام نے کہا۔

”حکم کی تعییل ہو گی آقا۔“ بھگت موٹی رام نے موڈبانہ لجھ میں کہا اور پھر ایک طرف کو بڑھ کر ایک اوپنجی چٹان کے پیچھے جا کر وہ باقی افراد کی نظروں سے غائب ہو گیا۔

”موگو۔“ سوٹورام نے مژکر اپنے ساتھ کھڑے مقامی آدمی سے مخاطب ہو کر کہا تو وہ چونک کر پہلے سیدھا ہوا اور پھر انتہائی موڈبانہ انداز میں جھک گیا۔

”حکم مہاراج۔“ موگو نے کہا۔

”اب تم اپنے گاؤں میں جاؤ اور عامل طوطا رام کو میرا پیغام دینا کہ ہم اس کی کارکردگی پر خوش ہیں۔ اس نے اپنے گاؤں اور ارد گرد کے گاؤں میں کالے جادو کو خوب پھیلا رکھا ہے۔“ سوٹورام نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج“..... موگو نے کہا اور پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر اس نے انہیں پیشانی پر لگا کر پر نام کیا اور مژکر چنانیں پھلانگتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا اور سوٹو رام قدم اٹھاتا ہوا ایک طرف بننے ہوئے غار کی طرف بڑھتا چلا گیا جو اس کنویں سے کچھ فاصلے پر تھا اور جہاں بیٹھ کر انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس کنویں میں گرتے ہوئے دیکھنا تھا۔ غار میں داخل ہو کر وہ دونوں بیٹھ گئے اور انہوں نے شراب پینا شروع کر دی۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹے بعد بھگت موتی رام اور رام لال کی آوازیں سنائی دیں تو وہ دونوں چونک پڑے اور غار کے دہانے کی طرف بڑھے اور پھر انہوں نے دیکھا کہ کنویں کا دہانہ واقعی بھاری چٹانوں سے بند کر دیا گیا تھا جبکہ رام لال کے ساتھ ایک مقامی پہاڑی آدمی کھڑا نظر آ رہا تھا۔ اس نے سر پر کسی پرندے کے پروں کا تاج رکھا ہوا تھا۔ اس کے ہاتھ میں ایک نیزہ تھا اور اس نے صرف دھوتی باندھ رکھی تھی اور اس کا مضبوط اور ورزشی جسم دھوپ میں آبنوس لکڑی کی طرح چمک رہا تھا۔ بھگت سوٹو رام غار سے باہر آ گیا۔ اس نے غار میں موجود چوتھے بھگت کو وہیں رہنے کا اشارہ کیا اور خود تیز تیز قدم اٹھاتا ہوا رام لال اور موتی رام کی طرف بڑھتا چلا گیا۔

”یہ چوگی حاضر ہے جناب۔ یہ اس پورے علاقے کا کیڑا ہے اور پڑھا لکھا ہے۔ اس کے سر پر موجود پروں کے اس تاج کا مطلب ہے کہ حکومت کی طرف سے اس کے پاس گائیڈ بننے کا

اجازت نامہ موجود ہے۔ میں نے اس کے ذہن میں سب کچھ اچھی طرح بٹھا دیا ہے اور یہ سارا کام انتہائی آسانی سے مکمل کر لے گا“..... موتی رام نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”لیکن اس لباس میں وہ اسے قبول نہیں کریں گے۔ وہ پاکیشیا کے لوگ ہیں اور یہ انہیں کہاں ملے گا“..... سوٹو رام نے پوچھا۔

”میں نے دیکھ لیا ہے۔ یہ لوگ کافرستان دار الحکومت سے آج رات کے پچھلے پھر ہوائی جہاز کے ذریعے کا چور ایئر پورٹ پر اتریں گے اور پھر وہاں سے جیپ حاصل کر کے یہ سیدھے یہاں آئیں گے۔ راستے میں ایک چیک پوسٹ موجود ہے۔ اس چیک پوسٹ پر بطور سرکاری گائیڈ چوگی موجود ہو گا اور یہاں کا قانون ہے کہ ان پہاڑیوں پر کوئی سیاح بغیر سرکاری گائیڈ کے نہیں جا سکتا۔ چنانچہ چوگی ان کے ساتھ یہاں آئے گا اور اس کے بعد یہ وہی کرے گا جو ہم نے اس کے ذہن میں بٹھایا ہے“..... موتی رام نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ یہ بہترین انتظام ہے۔ چونکہ اس کام میں کوئی ظاقت ملوث نہیں۔ چوگی عام آدمی ہے اور اس کا کسی طاقت سے کوئی تعلق نہیں ہے اس لئے وہ لوگ اس پر شک بھی نہیں کریں گے لیکن اسے مقامی لباس نہیں پہننا چاہئے بلکہ سرکاری گائیڈ ہونے کی وجہ سے یہ اگر شک اور پرانی پینٹ اور شرت پہن لے اور سر پر پروں کا مخصوص تاج رکھنے کی بجائے شرت پر سرکاری نجج لگا لے تو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

زیادہ بہتر ہے۔۔۔ سوٹورام نے کہا۔

”سیاح تو ان لوگوں کے اس حلیئے سے بہت متاثر ہوتے ہیں۔ وہ تو ایسے لوگوں کی علیحدہ فلمیں بناتے ہیں،۔۔۔ موتی رام نے کہا۔ ”وہ سیاح ہوتے ہیں موتی رام۔ یہ سیکرٹ ایجنسٹ ہیں۔ انہیں معمولی سائشک بھی پڑ گیا تو معاملہ خراب ہو سکتا ہے،۔۔۔ سوٹورام نے کہا۔

”چلیں میں اپنی طاقت کے ذریعے اسے لباس منگوا دیتا ہوں،۔۔۔ موتی رام نے کہا۔

”اوہ نہیں۔ کسی معاملہ میں طاقت کو شامل مت کرو ورنہ انہیں اگر کوئی بو بھی آگئی تو وہ ہوشیار ہو جائیں گے۔ ابھی ان کے آنے میں بہت وقت ہے۔ تم اسے حکم دے دو۔ باقی کام یہ خود کر لے گا،۔۔۔ سوٹورام نے کہا۔ وہ چونکہ آپس میں کافرستان کی قدیم زبان جواب صرف پنڈتوں کی حد تک محدود رہ گئی تھی، میں بات چیت کر رہے تھے اس لئے چوگی کی سمجھ میں اس کا ایک لفظ بھی نہ آ رہا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ وہ خاموش کھڑا تھا۔

”چوگی،۔۔۔ موتی رام نے چوگی سے مخاطب ہو کر کہا تو چوگی نے چونک کر موتی رام کی طرف دیکھا اور موتی رام نے اسے لباس کے بارے میں ہدایات دینا شروع کر دیں۔

”حکم کی تغییل ہو گی پنڈت جی،۔۔۔ چوگی نے موڈبانہ لجھ میں کہا تو موتی رام نے اسے واپس جانے اور پھر جیسا اسے حکم دیا گیا

تحا ویسا کرنے کی اجازت دے دی تو چوگی نے دونوں کو انتہائی موڈبانہ انداز میں پر نام کیا اور پھر مرکر واپس چلا گیا۔

”آؤ۔ اب ان چٹانوں کو چیک کر لیں،۔۔۔ سوٹورام نے کہا اور پھر وہاں پہنچ گئے۔ تھوڑی سی چیکنگ کے بعد اس نےطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

”سوٹورام۔ اس کنویں کی دیواروں کو گندگی سے اٹ دوتا کہ یہ لوگ اندر جا کر اپنی روشنی سے مدد حاصل نہ کر سکیں،۔۔۔ موتی رام نے تجویز دیتے ہوئے کہا۔

”ہم یہاں قریب نہ موجود ہوں گے۔ جیسے ہی یہ نیچے گریں گے ان پر دیسے ہی چٹانیں جا گریں گی اور ان سے بھی یہ ہلاک ہو سکتے ہیں ورنہ ہم ان پر پھرلوں اور چٹانوں کی بارش اپنی طاقتوں سے کرا دیں گے اور پھر یہ یقینی طور پر ہلاک ہو جائیں گے اور چونکہ یہ سب کام فوری اور پلک جھپکنے میں ہی ہو جائے گا اس لئے وہاں اس قسم کا کام کرنے کی ضرورت نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ انہیں گندگی کی تیز بو آجائے اور پھر سارا معاملہ ہی خراب ہو جائے،۔۔۔

سوٹورام نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔ تم واقعی بے حد سمجھ دار ہو پنڈت سوٹورام۔ مہاراج نے بہترین آدمی کا انتخاب کیا ہے،۔۔۔ موتی رام نے کہا تو سوٹورام نے اس کی اس تعریف پر اس کا شکریہ ادا کیا۔

”آؤ۔ اب ہمیں اس غار میں بیٹھنا ہے۔ البتہ ہماری طاقتیں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہمیں ان کے بارے میں اطلاع دے دیں گی جب یہ چیک پوسٹ پر آئیں گے اور پھر آگے بڑھیں گے۔..... سوٹو رام نے کہا۔

”لیکن ایک بات ہے پنڈت جی کہ یہ لوگ ادھر کیا سوچ کر آئیں گے۔ آثار قدیمہ جسے دیکھنے کے لئے سیاح آتے ہیں وہ تو ادھر نہیں ہیں۔ وہ تو بالکل مختلف سمت میں ہیں۔..... موتی رام نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بڑی سی جیپ جو پہاڑی علاقوں میں استعمال ہونے کے لئے خصوصی طور پر بنائی تھی خاصی تیز رفتاری سے پہاڑی سڑک پر چلتی ہوئی آگے بلندی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جیپ کی ڈرائیورگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر صدر اور عقبی سیٹ پر کیپٹن شکیل بیٹھا ہوا تھا۔ وہ تینوں کافرستان کے دارالحکومت ہواںی چہاز کے ذریعے رات کو پہنچتے اور پھر وہاں سے ڈومیٹک فلاںٹ کے ذریعے کاچور پہنچتے اور یہاں انہوں نے ایک ہوٹل میں کمرے لے کر کچھ دری آرام کیا اور پھر عمران نے ایک سیاحتی کمپنی کو نقد رقم بطور ضمانت دے کر یہ جیپ حاصل کی اور اب وہ سائبر پہاڑی علاقے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے کیونکہ عمران نے کنٹو پہاڑی کے بارے میں جو معلومات حاصل کی تھیں ان کے مطابق سائبر پہاڑی علاقے میں ہی کنٹو پہاڑی موجود تھی۔ اس کنٹو

پہاڑی کے بارے میں بتایا گیا تھا کہ راج کالا اس میں چھپا ہوا ہے۔

”عمران صاحب۔ آپ باقاعدہ جدید اسلحہ لے کر ساتھ جا رہے ہیں۔ ایسا کیوں ہے۔ اس مشن میں تو ہمارا واسطہ شیطانی طاقتون سے پڑے گا پھر یہ اسلحہ کس کام آئے گا۔“..... سائیڈ پر بیٹھے ہوئے صدر نے کہا۔

”تم نے سنا نہیں کہ شاہ صاحب نے کہا ہے کہ ان لوگوں نے ہمارے مقابلے پر سے کالی شیطانی طاقتون کو ہٹا دیا ہے۔ اب ہمارا مقابلہ وہ دھوکہ اور فریب سے کریں گے۔ اس کا مطلب ہے کہ انہیں آسانی سے جدید اسلحہ کے ساتھ ہلاک کیا جا سکتا ہے۔“ - عمران نے کہا۔

”آپ کا مطلب ان شیطانی طاقتون سے ہے۔ آپ انہیں اسلحہ سے ہلاک کریں گے۔“..... صدر نے حیرت بھرے لمحے میں کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”جس وقت سے صالحہ واپس گئی ہے تمہارے ذہن نے کام کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔“..... عمران نے ہنستے ہوئے کہا تو صدر بھی بے اختیار ہنس پڑا۔

”پھر تو یہی حال آپ کا بھی ہونا چاہئے کیونکہ مس جولیا بھی تو ساتھ ہی گئی ہیں۔“..... صدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

”اس کے ساتھ تو تنور ہے اس لئے میرا ذہن تو کام کر رہا

ہے۔“..... عمران نے کہا تو صدر ایک بار پھر ہنس پڑا۔

”عمران صاحب۔ کس دھوکہ فریب سے کام لیا جائے گا۔“ - عقی سیٹ پر بیٹھے کیپٹن ٹھکلیں نے کہا۔

”شیطان جس طرح دھوکہ فریب دیتا ہے ویسے ہی دھوکہ فریب اس کے مانندے والے دیں گے۔“..... عمران نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب پلیز۔ بات کو واضح کریں۔“..... صدر نے کہا۔

”شیطان کیا کرتا ہے اور یہ جادو کیا ہے۔ جادوگر بھی انسان کو فریب دیتا ہے۔ جادو ایک فریب کا نام ہے۔“..... عمران نے فلسفیانہ لمحے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پھر یہ کالا اور سفید جادو کیا ہوا۔“..... صدر نے پوچھا۔

”سفید جادو تو کالے جادو کی اصطلاح کے مقابلے میں کہا جاتا ہے جبکہ عام طور پر جادو کا لفظ استعمال کیا جاتا ہے۔ جہاں تک کالے جادو کا تعلق ہے چونکہ اس کا تعلق گندگی اور جرام سے جڑا ہوتا ہے اس لئے یہ زیادہ تیزی سے اثر انداز ہوتا ہے۔ تم نے خود تجربہ کیا ہو گا کہ بدبو دور سے محسوس ہونی شروع ہو جاتی ہے کیونکہ اس میں تیزی ہوتی ہے جبکہ خوبصورتی کو باقاعدہ سونگھ کر محسوس کرنا پڑتا ہے کیونکہ اس میں مدھم پن ہوتا ہے۔ کالے جادو کا مطلب ہے کہ تیزی سے اثر پذیر جادو۔“..... عمران نے تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ہمیں کس انداز میں فریب دیا جاسکتا ہے۔“ صدر نے کہا۔
”کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ بہر حال ہر طرح سے ہوشیار رہنا ہو گا۔“
عمران نے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ جس سڑک پر وہ
سفر کر رہے تھے اس سڑک پر جیپوں کی خاصی تعداد آتی جاتی دکھائی
دے رہی تھی۔ اس کی وجہ بھی عمران کو معلوم تھی کہ آگے قدیم دور
کے ایسے آثار موجود ہیں کہ دنیا بھر کے سیاح ان آثار قدیمہ کو
دیکھنے کے لئے کھنچے چلے آتے ہیں۔ جیپوں میں بیٹھے زیادہ تر افراد
غیر ملکی ہی تھے۔

”عمران صاحب۔ کیا ہم بھی اس علاقے میں جا رہے ہیں
جہاں یہ قدرتی آثار ہیں؟“ کچھ دیر بعد عقبی سیٹ پر موجود کیپین
شکلیں نے پوچھا۔

”کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ آگے چیک پوسٹ ہے وہاں سے اصل
بات معلوم ہو گی۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر
واقعی تھوڑی دیر بعد ایک چیک پوسٹ نظر آنے لگ گئی۔ چیک
پوسٹ کی سائیڈ پر جیپوں کی خاصی تعداد موجود تھی اور ہر جیپ کو
اس میں موجود افراد کو چینگ کے بعد آگے روانہ کیا جا رہا تھا۔
عمران نے بھی جیپ اس قطار کے آخر میں لے جا کر روک دی اور
پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد ان کی چینگ کا نمبر آیا تو عمران اور اس
کے ساتھی جیپ سے پیچے اترے اور انہیں چیک پوسٹ کے ایک
کمرے میں لے جایا گیا۔ وہاں میز کے پیچے ایک یونیفارم پہنے

آفیسر موجود تھا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہوتے
ہی وہ احتراماً اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”میرا نام شکلا ہے جناب۔ آپ کو تکلیف تو ہوئی لیکن یہ
محبوبی ہے۔“ شکلا نے بڑے معدودت بھرے لجھے میں کہا اور اس
کے ساتھ ہی اس نے میز کی دوسری طرف موجود کر سیوں پر انہیں
بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ عمران نے جیپ سے کاغذات نکال کر اس کے
سامنے رکھ دیئے اور شکلا نے انہیں چیک کرنا شروع کر دیا۔ پھر
جلدی سے ان پر ہریں لگائیں اور اٹھ کر مواد بانہ انداز میں کاغذات
واپس کر کے ایک بار پھر ان کی تکلیف پر معدودت کی۔

”ہمیں کنشو پہاڑی جانا ہے۔ کون سا راستہ ہمیں اختیار کرنا ہو
گا؟“ عمران نے کہا تو شکلا بے اختیار چونک پڑا۔

”اوہ۔ تو آپ نے کالی ماتا دیوی کے مندر کو دیکھنا ہے۔ لیکن
وہاں کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہے۔ آپ کو باہر سے ہی
فنوگرافی کرنا ہو گی۔“ شکلا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن ہم اسے دیکھنا ضرور
چاہتے ہیں۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”اوے۔ پھر آپ تشریف رکھیں۔ آپ سے تفصیلی بات ہو گی۔
میں ابھی حاضر ہوتا ہوں۔“ شکلا نے کہا اور پھر کمرے سے باہر
چلا گیا۔

”یہ چونک پڑا ہے اس پہاڑی کا نام سن کر۔“ صدر نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

آہستہ سے کہا۔

”ادھر عام سیاح نہیں جاتے اور یہ علاقہ بہت دشوار گزار ہے۔ کئی سیاح اس علاقے میں چٹانوں سے گر کر ہلاک ہو چکے ہیں اور کئی پہاڑوں کے اندر ہی گم ہو گئے ہیں اس لئے اس علاقے میں جانے والے سیاحوں کی حفاظت کے لئے حکومت کافرستان نے خصوصی انتظامات کے ہیں۔“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔ ”آپ کو تو پہلے سے ہی اس بارے میں معلومات حاصل ہیں۔“..... صدر نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

”تمہیں میری عادت کا تو علم ہے کہ میں مارگٹ پر جانے سے پہلے معلومات حاصل کرتا ہوں۔“..... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو صدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اسی لمحے شکلا اندر داخل ہوا۔

”معذرت خواہ ہوں جناب۔ لیکن آپ کے بعد دو چیزیں تھیں۔“ ”نہیں کلیسر کرنا ضروری تھا۔“..... شکلا نے کہا اور واپس اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔

”آپ صرف کالی ماتا دیوی کے مندر تک جانا چاہتے ہیں یا وہاں مادھو پل اور ایسے مزید انتہائی خطرناک علاقے بھی دیکھنا چاہتے ہیں۔“..... شکلا نے میز کی دراز کھول کر اس میں سے ایک پمپلٹ نکال کر عمران کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

”وہاں دیکھنے کی جو بھی چیزیں پائی جاتی ہیں وہ دیکھ لیں گے۔“..... عمران نے پمپلٹ کو کھول کر دیکھتے ہوئے کہا۔ اس میں

مقامات کی تصاویر موجود تھیں اور ساتھ ہی ان کے بارے میں تفصیل درج تھی۔ یہ پمپلٹ ایکریمین، گریٹ لینڈ اور مقامی تینوں زبانوں میں تھا۔

”اوکے۔ بہر حال آپ کو سرکاری گائیڈ ساتھ لے جانا ہو گا۔“ یہ قانوناً ضروری ہے تاکہ آپ کی جانوں کا تحفظ کیا جا سکے۔ وہاں از خود جانے والے بہت سے سیاح ہلاک ہو گئے ہیں جس کی وجہ سے حکومت نے یہ پابندی لگادی ہے اور دوسری پابندی یہ ہے کہ آپ کو شام ہونے سے پہلے واپس چیک پوسٹ پر پہنچنا ہو گا۔“ شکلا نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔“ یہ سب کچھ ہمارے تحفظ کے لئے کیا جا رہا ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو شکلا نے میز کی سائیڈ پر موجود کوئی بٹن پریس کیا تو دور گھنٹی بجھنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ کھلا اور ایک آدمی اندر آ گیا۔

”موجو لال سے پوچھو کہ کنٹو پہاڑی اور کالی ماتا دیوی کے مندر تک جانے والا کوئی پیش گائیڈ موجود ہے یا نہیں۔“ اگر نہیں ہے تو پھر ایسے کسی گائیڈ کو کال کیا جائے۔“..... شکلا نے آنے والے سے کہا۔

”لیں سر۔“..... آنے والے نے کہا اور واپس چلا گیا۔“ یہ پمپلٹ آپ رکھ لیں۔ اس سے آپ کو ان مقامات کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بارے میں سمجھنے کا موقع مل جائے گا۔..... شکلا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے پمپلٹ کو تہہ کر کے کوٹ کی جیب میں رکھ لیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور وہی آدمی جسے شکلا نے بلا کر گائیڈ کے بارے میں پیغام دیا تھا اندر داخل ہوا۔

”جناب۔ پیش گائیڈ چوگی موجود ہے۔“..... اس آدمی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ بھیجو اسے یہاں۔“..... شکلا نے کہا تو وہ آدمی واپس چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد دروازہ کھلا اور ایک مقامی آدمی اندر داخل ہوا۔ اس نے عام سی شرت اور ایک پرانی سی پینٹ پہنی ہوئی تھی۔ سینے پر ایک سرکاری نشج لگا ہوا تھا۔ اس نے شکلا کو سلام کیا اور موڈبانہ انداز میں کھڑا ہو گیا۔

”چوگی۔ یہ معزز سیاح کالی ماتا دیوی کا مندر اور دوسرے مقامات دیکھنا چاہتے ہیں۔ ان کو گائیڈ تم نے کرنا ہے اور ان کی حفاظت کا بھی خصوصی خیال رکھنا ہے۔“..... شکلا نے آنے والے آدمی جس کا نام چوگی لیا گیا تھا، سے مخاطب ہو کر ایکریمین لجھے میں کہا۔

”لیں سر۔ بے فکر رہیں سر۔ چوگی اپنا کام جانتا ہے۔“..... چوگی نے موڈبانہ لجھے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”پلیز۔ آپ اسے ساتھ لے جائیں اور اس کی خصوصی فیس جمع کر کر رسید لے لیں اور پلیز شام ہونے سے پہلے آپ نے چیک پوسٹ پر واپسی کی رپورٹ کرنی ہے۔“..... شکلا نے اٹھتے ہوئے

کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہم قوانین کی پابندی کریں گے۔“..... عمران نے بھی اٹھتے ہوئے کہا تو عمران کے اٹھتے ہی صدر اور کیپشن شکلیں بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر شکلا سے مصافحہ کر کے وہ کمرے سے باہر آ گئے۔ باہر انہوں نے فیس جمع کرائی اور رسید لے لی اور پھر گائیڈ پر موجود اپنی جیپ پر آ کر بیٹھ گئے۔ لیکن اب ترتیب بدل گئی تھی۔ ڈرائیورنگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر گائیڈ چوگی اور عقبی سیٹ پر صدر اور کیپشن شکلیں موجود تھے۔

”تم کب سے گائیڈ کا کام کر رہے ہو؟“..... عمران نے جیپ کو شارت کر کے آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”دس سالوں سے جناب۔“..... چوگی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”کیا تمہارا تعلق اسی علاقے سے ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔ ”لیں سر۔ یہاں گائیڈ وہی بن سکتا ہے جو اس علاقے کا رہنے والا ہو۔“..... چوگی نے جواب دیا۔

”کتنا معاوضہ ملتا ہے تمہیں؟“..... عمران نے پوچھا۔

”دس ہزار روپے ماہانہ تنخواہ ہے۔ اس کے علاوہ سیاحوں سے جو شپ مل جائے۔“..... چوگی نے جواب دیا۔

”ویسے اس کنٹو پہاڑی والے علاقے میں بہت کم سیاح آتے ہوں گے۔“..... عمران نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”جی ہاں۔ دیے زیادہ تر باچان اور ایکریمیا کے لوگ ادھر آتے ہیں اور وہ مہینے میں ایک بار بھی آ جائیں تو ہمارا گزارہ ہو جاتا ہے۔“..... چوگی نے جواب دیا تو عمران نے مسکراتے ہوئے اشبات میں سر ہلا دیا۔ پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک کھلے مقام پر رک گئے۔ یہاں رکنے کے بارے میں بھی چوگی نے بتایا تھا۔

”آگے ہمیں پیدل جانا ہو گا جناب۔ راستہ کافی خطرناک ہے اس لئے آپ محتاط رہیں گے۔“..... چوگی نے کہا۔

”تم بے فکر ہو۔ ہم ایسی ہی پہاڑیوں پر سفر کرنے کے عادی ہیں۔“..... عمران نے اس کے چہرے پر تشویش کے آثار دیکھتے ہوئے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب۔“..... چوگی نے قدرے اطمینان بھرے لبجے میں کہا اور پھر وہ سب چوگی کی رہنمائی میں پیدل آگے بڑھنے لگے۔ علاقہ واقعی خاصاً دشوار گزار اور خطرناک تھا لیکن ظاہر ہے یہ عام سیاحوں کے لئے ہو سکتا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی تو ایسے علاقوں میں کام کرتے رہتے تھے لیکن اس کے باوجود وہ خاصے محتاط تھے کیونکہ انہیں خطرہ تھا کہ کسی بھی طرف سے اچانک ان پر فائر کھولا جا سکتا ہے۔

”عمران صاحب۔ کیا یہ چوگی صاف ہے۔“..... صدر نے فرخ لبجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ میں نے چیک کر لیا ہے۔ یہ عام آدمی ہے۔“..... عمران نے جواب دیا تو صدر کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ پھر وہ مختلف چٹانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھتے چلے گئے لیکن وہ جیسے ہی ایک راستے سے آگے بڑھنے لگے چوگی کے قدم یکخت تیز ہو گئے۔ ابھی عمران اور اس کے ساتھی چوگی کی اس اچانک تیز رفتاری کی وجہ سمجھنے کی کوشش کر ہی رہے تھے کہ یکخت چوگی نے لمبی چھلانگ لگائی اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھیوں کے قدموں کے نیچے موجود چٹانیں یکخت درمیان سے پھٹ کر سائیڈوں پر نیچے گریں اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی بھی کسی گہرائی میں گرتے چلے گئے۔ گہرائی کافی تھی اور اس کے ساتھ ہی اوپر سے چھوٹی بڑی چٹانیں بھی ان کے پیچھے نیچے گر رہی تھیں اور ظاہر ہے ان کے اوپر جیسے ہی یہ چٹانیں تھے میں پہنچیں گی وہ ان چٹانوں کے نیچے پس کر رہ جائیں گے لیکن عمران اور اس کے ساتھی چونکہ تربیت یافتہ تھے اس لئے چند لمحوں بعد ہی وہ لاشوری طور پر اپنے تحفظ کے لئے نیچے گرتے ہوئے ہی حرکت میں آگئے اور ان کے جسم تیزی سے ہوا میں ہی گھومے اور انہوں نے کوشش کی کہ وہ اوپر سے گرنے والی چٹانوں کے نیچے سے ہٹ کر سائیڈ پر جا گریں اور چند لمحوں بعد ہی ان کے جسم سخت اور پتھریلی چٹانوں پر جا گرے اور انہیں ایسے محسوس ہوا جیسے ان کے جسموں کی تمام ہڈیاں ٹوٹ گئی ہوں اور ان کے ذہنوں پر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تاریکی نے مکمل غلبہ پالیا ہو۔ عمران کے ذہن پر جس طرح تاریکی نے غلبہ پایا تھا اسی طرح اس کے تاریک ذہن میں اچانک روشنی کے جگنو سے چمکے اور پھر یہ روشنی آہستہ آہستہ بڑھتی چلی گئی۔ اس کے ساتھ ہی اس کے پورے جسم میں درد کی تیز لہریں سی دوڑیں۔ اسی لمحے اسے اپنے قریب ہی کسی کے کراہنے کی آواز سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھولیں تو چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھنڈ کی چھائی رہی لیکن پھر اسے دکھائی دینے لگ گیا۔ اس نے محسوس کیا کہ وہ ایک بڑی چٹان کے نیچے اس طرح پڑا ہوا ہے کہ اس کے آدھے سے زیادہ جسم پر چٹان موجود ہے لیکن چٹان کا یہ حصہ خاصاً اونچا تھا جبکہ دوسرا حصہ زمین سے لگا ہوا تھا۔ شاید اس کی وجہ چٹان کی ساخت تھی۔ اس کا ایک حصہ موٹا اور دوسرا پتلہ تھا اور جو موٹا حصہ تھا وہ زمین پر تھا جبکہ پتلہ حصہ اوپر کو اٹھ گیا تھا جس کے نیچے عمران موجود تھا۔ عمران کے تھوڑے سے حصے پر پھر اور چھوٹی چٹانیں موجود تھیں لیکن یہ بھی براہ راست اس کے جسم پر موجود نہیں تھیں بلکہ چٹان کے اوپر کی طرف کھڑے ہوئے حصے کے قریب پھر ڈھیر کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ گو عمران نے نیچے گرتے ہوئے لاشوری طور پر اپنے جسم کو گھما کرنے صرف سائیڈ پر کر لیا تھا بلکہ اس کے قدم خود بخود پیرا ٹروپنگ کے انداز میں زمین پر لگے تھے اور اس کی ہڈیاں زمین سے نکلا کر ٹوٹنے سے فج گئی تھیں۔ لیکن اس کے باوجود اسے اپنی حالت خاصی مخدوش محسوس ہو رہی

تھی۔ اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں اور دماغ میں مسلسل دھماکے سے ہو رہے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اسے اپنے قریب سے کسی کے کراہنے کی ہلکی سی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں۔ پھر اچانک اسے دور سے کسی کے بولنے کی آواز سنائی دی۔

”یہ لوگ ہلاک ہو گئے ہیں۔ اب ان کی لاشیں باہر نکالنا ہوں گی تاکہ راج کالا مہاراج کو پیش کی جاسکیں“..... ایک ہلکی سی آواز عمران کے کانوں سے نکلا رہی لیکن بات اس کی سمجھ میں آگئی تھی۔

”میرے خیال میں انہیں باہر نکالنے کی بجائے یہیں پڑے رہنے دو۔ راج کالا ہم سے بڑا مہاراج ہے اس لئے خود بخود انہیں ان کی ہلاکت کا علم ہو جائے گا“..... ایک اور آواز سنائی دی اور پھر خاموشی چھا گئی تو عمران نے اپنے جسم کو حرکت دینے کی کوشش کی۔ گو اس طرح اس کے جسم میں دوڑنے والی درد کی تیز لہریں مزید بڑھ گئیں لیکن اس نے ہمت نہیں ہاری اور آہستہ آہستہ اپنے جسم پر موجود پھرلوں کو ہٹانا کر وہ چٹان کے نیچے سے سرک کر باہر آ گیا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ ایسے بیٹھتے ہی اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں جیسے یکخت ختم ہو گئیں اور عمران نے بے اختیار اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور اس کا جسم اس قدر گہرائی میں گرنے اور پھر چٹانوں اور پھرلوں کے گرنے کے باوجود صحیح سلامت تھا۔ گو بظاہر اس کی وجہ وہ چٹان بنی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ اصل بات اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے۔ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ درد

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کی تیز لہریں اس کی کسی ہڈی ٹوٹنے کی وجہ سے نہیں تھیں بلکہ اس کے لباس میں موجود اسلحہ کے دباؤ کی وجہ سے تھیں اور اس کے انٹھ کر بیٹھنے کی وجہ سے یہ دباؤ ختم ہو گیا تھا اور ساتھ ہی درد کی تیز لہریں بھی ختم ہو گئی تھیں۔ اس نے سراٹھا کر اوپر دیکھا تو کافی بلندی پر اسے اس کنوں نما کریک کا دہانہ نظر آیا لیکن اس وقت وہاں کوئی موجود نہ تھا۔ اسی لمحے عمران نے ایک بار پھر کراہنے کی آواز سنی تو وہ تیزی سے اس طرف کو رینگا اور پھر اس نے تھوڑی سی جدوچہد کے بعد صدر کو ایک چٹان کے نیچے سے نکال لیا۔ چٹان کا ایک سرا صدر کے جسم پر موجود تھا جس کے دباؤ کی وجہ سے وہ مسلسل کراہ رہا تھا۔ عمران نے صدر کو جھنجوڑنا شروع کر دیا۔ ”سک۔ سک۔ کیا ہوا۔ کیا ہوا“..... چند لمحوں بعد صدر نے رک رک کر کہا۔

”صدر ہوش میں آؤ۔ ہم خطرے میں ہیں“..... عمران نے کہا تو صدر کا شعور شاید خطرے کا لفظ سنتے ہی جاگ اٹھا۔

”عمران صاحب۔ کیا ہوا ہے“..... صدر نے اٹھتے ہوئے کہا۔

”ہم کسی کنوں میں گرانے گے ہیں۔ بہر حال اپنے آپ کو سنبھالو۔ ہمیں ابھی کیپٹن شکلیں کوتلاش کرنا ہے“..... عمران نے کہا۔

”وہ میرے ساتھ ہی تھا ادھر با میں ہاتھ پر“..... صدر نے ہاتھ سے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا تو عمران ادھر رینگ گیا اور پھر تھوڑی سی جدوچہد کے بعد کنوں کی دیوار اور ایک چٹان کے

درمیان پھنسے ہوئے کیپٹن شکلیں کو انہوں نے چیک کر لیا۔ عمران نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر چیک کیا اور پھر اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے کیپٹن شکلیں کا منہ اور ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ہی کیپٹن شکلیں کے جسم میں حرکت کے آثار غمودار ہونا شروع ہو گئے تو عمران نے ہاتھ پھٹائے اور پھر کیپٹن شکلیں نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھوں دیں۔

”ہوش میں آؤ کیپٹن شکلیں۔ ہم شدید خطرے میں ہیں“۔ عمران نے کہا تو صدر کی طرح کیپٹن شکلیں کا ذہن بھی خطرے کا لفظ سنتے ہی فوری طور پر بیدار ہو گیا اور عمران اور صدر دونوں کے سہارا دینے پر وہ انٹھ کر بیٹھ گیا۔ اس کی پشت پر خون تھا۔ سامنے بھی خون تھا۔ سر میں بھی جگہ جگہ خون کے نشانات نظر آ رہے تھے۔ یہی حالت عمران اور صدر کی بھی تھی لیکن وہ تینوں اس لئے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر رہے تھے کہ اس قدر گہرائی میں اچاک گرنے اور پھر اوپر سے پھروں اور چٹانوں کے ان پر گرنے کے باوجود اللہ تعالیٰ نے نہ صرف ان کی زندگیاں محفوظ رکھی تھیں بلکہ انہیں کوئی بڑی چوتھ بھی نہیں آئی تھی۔ پھر عمران اور صدر سے مل کر کیپٹن شکلیں نے اپنی دونوں ٹانگیں پھروں سے باہر نکالیں اور پھر انٹھ کر کھڑا ہونے میں کامیاب ہو گیا۔

”تم ہم دونوں سے زیادہ زخمی ہو کیپٹن شکلیں۔ لیکن واقعی تمہاری

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہمت اور حوصلے کی داد دینی پڑتی ہے کہ تمہارے منہ سے سوائے ایک بار لاشوری طور پر کراہنے کے مزید ایک کراہ تک نہیں نکلی۔ عمران نے خسین آمیز لمحے میں کہا۔

”شکر یہ عمران صاحب“..... کیپشن شکلیں نے کہا۔

”یہ چوگی بھی کوئی طاقت تھی“..... صدر نے کہا۔

”شکر یہ عمران صاحب“..... کیپشن شکلیں نے کہا۔ اصل میں جس دھوکہ فریب کی بات ہو رہی تھی وہ یہی تھا۔ ہمارے لئے باقاعدہ جال بچایا گیا تھا اور شاید اسی لئے انہوں نے کسی شیطانی طاقت کو ہمارا رہنمایا بنانے کی بجائے عام آدمی کو گائیڈ بنایا اور ہم پکے ہوئے بھلوں کی طرح ان کی جھوٹی میں جا گرے“..... عمران نے کہا۔

”اب یہاں سے باہر کیسے نکلیں گے اور اس قدر بلندی پر یہ کنوں کیسے بن سکتا ہے“..... صدر نے کہا۔

”یہ قدرتی کریک ہے۔ انسانی ہاتھوں کی تراش نہیں ہے اس لئے ضروری نہیں کہ اس کا کوئی خفیہ راستہ بھی ہو گا“..... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر اب کیا کرتا ہے“..... صدر نے پریشان ہو کر کہا۔

”ہمیں باقاعدہ سیرھیاں بنانا پڑیں گی۔ یہاں چھوٹی بڑی چنانوں اور چھوٹے بڑے پھروں کا خاصا ڈھیر موجود ہے اس لئے ہم تینوں مل کر سیرھیاں بننا کر ہی اور پہنچ سکتے ہیں ورنہ تو یہیں بھوکے پیاسے رہ جائیں گے“..... عمران نے کہا۔

”ہم تیار ہیں لیکن بلندی کافی ہے اور درمیان میں اگر کوئی پھر کھک گیا تو جو پہلے نہیں ہوا تھا وہ اب ہو سکتا ہے“..... صدر نے کہا۔

”لگبڑا نہیں۔ ایسے کاموں میں ہمت اور حوصلہ ہی آدمی کو فتح یاب کرتے ہیں۔ آؤ۔ بسم اللہ کر کے کام کا آغاز کریں۔ پھر کوئی رکاوٹ نہیں آئے گی“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی تینوں نے باقاعدہ بسم اللہ پڑھ کر سیرھیاں بنانا شروع کر دیں۔ پھروں کے اوپر اور چنانوں کو کنوں کی دیوار کے ساتھ رکھ کر وہ اوپر چڑھتے چلے گئے۔ پھر سب سے اوپر عمران اس کے بعد صدر اور سب سے نیچے کیپشن شکلیں کھڑا تھا۔ کیپشن شکلیں نیچے سے عمران کے کہنے پر پھر اٹھا کر صدر کو دیتا اور صدر آگے عمران کو پکڑا دیتا۔ اس طرح عمران اور صدر ایک قدم اوپر اوپر ہو جاتے۔ پھر کیپشن شکلیں کو بھی اوپر چڑھ کر صدر کو پھر دینے پڑے۔ خاصا مشقت طلب کام تھا اور وہ زخی بھی تھے اور بار بار پھر کھک بھی جاتے تھے لیکن وہ تینوں جنونیوں کے سے انداز میں اس کام میں ڈٹے ہوئے تھے اور آخر کار عمران ایسی جگہ پہنچ گیا کہ اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر کنوں کی منڈیر پر رکھے اور اس کے ساتھ ہی اس کا جسم اوپر اٹھتا چلا گیا۔ چند لمحوں بعد ہی عمران کنوں سے باہر پہنچ چکا تھا۔

”آؤ کیپشن شکلیں۔ اوپر آ جاؤ۔ تم پہلے باہر جاؤ“..... صدر نے کیپشن شکلیں سے مخاطب ہو کر کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”نہیں۔ تم جاؤ۔ میں آخر میں آؤں گا۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔ البتہ وہ اوپر چڑھ آیا تھا۔

”ہاتھ دو مجھے۔“..... اسی لمحے اور پر سے عمران کی آواز سنائی دی۔ وہ کنویں کی منڈیر سے جھانک رہا تھا اور اپنا ایک ہاتھ اس نے نیچے لٹکا رکھا تھا۔ صدر نے اپنا ہاتھ اوپر کیا تو عمران نے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسرے لمحے صدر باوجود کافی وزن ہونے کے کسی غبارے کی طرح اوپر کو اٹھتا چلا گیا اور چند لمحوں بعد وہ بھی کنویں سے باہر پہنچ چکا تھا۔ اب کیپشن شکیل اوپر ہوا اور اس بار عمران اور صدر دونوں نے مل کر اس کا ایک ایک ہاتھ پکڑا اور وہ ایک ہی جھنکے سے کنویں سے باہر پہنچ گیا۔

”یا اللہ تیرا شکر ہے۔ تو واقعی انسانوں کو ہمت دینے والا ہے۔“

عمران نے کہا تو صدر اور کیپشن شکیل جوز میں پر لیٹے ہوئے تھے انہوں نے بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔

”یہ چوگی ہمیں نیچے گرا کر کہاں گیا ہو گا۔“..... عمران نے کہا۔

”کہیں روپرٹ دینے گیا ہو گا۔ دیے ہمیں واپس جیپ تک پہنچنا ہو گا تاکہ کسی جگہ فرست ایڈ حاصل کی جاسکے۔“..... صدر نے کہا۔

”فوری طور پر فرست ایڈ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ مٹی اور دھول کی وجہ سے زخموں سے خون بہنا بند ہو گیا ہے۔“..... عمران نے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ میرے خیال میں چوگی آ رہا ہے۔ اوہر۔ اوہر دیکھو۔“..... کیپشن شکیل نے ایک طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

”اوہ واقعی۔ لیکن یہ اکیلا کیوں آ رہا ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر وہ تینوں اٹھ کر ایک بڑی چٹان کے پیچھے ہو گئے۔ چوگی بڑے اطمینان بھرے انداز میں کنویں کی طرف آ رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ کنویں کے قریب پہنچ گیا اور پھر اس نے آگے بڑھ کر کنویں میں جھانکنا شروع کر دیا لیکن دوسرے لمحے وہ جھنکا کھا کر پیچھے ہٹا تو عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کا اشارہ کیا اور خود اس نے جیپ سے مشین پسٹل نکالا اور چٹان کی اوٹ سے باہر آ گیا۔ چوگی ایک بار پھر اسی انداز میں کنویں میں جھانک رہا تھا جیسے اسے اپنی آنکھوں پر یقین نہ آ رہا ہو۔

”خبردار۔“..... عمران نے قریب جا کر کہا تو وہ اس تیزی سے مڑا کہ بوکھلائے ہوئے انداز میں زمین پر جا گرا۔

”بب۔ بب۔ بھوت۔ بھوت۔ بب۔ بھوت۔“..... چوگی نے یکخت گھنکھیائے ہوئے لمحے میں کہا۔ اس کا چہرہ خوف کی شدت سے بگڑ سا گیا تھا۔

”خبردار۔ اب اگر بھوت پریت کا نام لیا تو گولی مار دوں کہا۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے چوگی کی گردن پر پیر رکھتے ہوئے کہا۔

”تت۔ تت۔ تم۔ تم تو مر گئے تھے۔ تم۔ تم۔ بب۔ بب۔ بت۔“.....

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

چوگی بھوت کہتے کہتے رک گیا۔ اس کے ساتھ ہی عمران نے پیر کا رخ اوپر کی طرف موڑ دیا اور چوگی کا پہلے سے ہی خوف سے بُگرا ہوا چہرہ آخری حد تک بُگرتا چلا گیا اور اس کے حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کی آنکھیں اب کر باہر آ گئی تھیں۔ عمران نے پیر کو واپس ہٹا دیا تو چوگی کا چہرہ تیزی سے نارمل ہوتا چلا گیا۔

”بولو۔ کس کے کہنے پر تم نے ہمارے خلاف کام کیا ہے۔ بولو ورنہ۔“..... عمران نے غراتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”مم۔ مم۔ موتی رام بھگت کے کہنے پر۔“..... چوگی نے جواب دیا اور پھر عمران نے چند لمحوں بعد ہی ساری کارروائی کی تفصیل معلوم کر لی۔ یہ چار افراد کا گروپ تھا جن کا سربراہ کوئی سوٹو رام تھا اور یہ راج کالا کے نائب تھے۔

”تمہیں ان سب باتوں کا کیسے علم ہوا؟“..... عمران نے پوچھا۔

”وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے اور ان کا خیال تھا کہ میں پچاریوں کی زبان نہیں جانتا لیکن میں جانتا تھا اس لئے میں نے یہ

سب باتیں سن لی ہیں ورنہ مجھے تو اصل بات کا علم نہ ہوتا۔“ چوگی نے کہا اور اس طرح عمران کو معلوم ہو گیا کہ اس کنویں کا منہ سوٹو رام اور اس کے ساتھیوں نے اپنی کالی طاقتیوں سے اس طرح بند کرایا تھا کہ دو تین آدمیوں کا وزن پڑتے ہی وہ نیچے جا گرتے

جبکہ چوگی کو بتا دیا گیا تھا کہ جب وہ یہاں پہنچے تو تیز تیز قدم اٹھاتا

ہوا آگے بڑھے تاکہ جب یہ تینوں اس کے درمیان میں آئیں تو وہ آگے ہونے کی وجہ سے نیچے جائے۔

”اب یہ چاروں آدمی کہاں ہیں؟“..... عمران نے پوچھا۔ ”وہ ادھر غار میں بیٹھے ہیں اور مہاراج راج کالا کا انتظار کر رہے ہیں۔ مہاراج کسی پریکالا کا جاپ کر رہے ہیں۔ یہ جاپ کرنے کے بعد وہ ہر طرح سے محفوظ ہو جائیں گے۔ پریکالا بہت بڑی طاقت ہے۔“..... چوگی اس طرح بول رہا تھا جیسے کسی اور کی زبان بول رہا ہو۔

”چلو اٹھو اور ہمیں وہاں لے چلو۔ جہاں یہ لوگ موجود ہیں۔“..... عمران نے کہا تو چوگی دونوں ہاتھوں سے گردن ملتا ہوا اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔

”آؤ۔“..... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر وہ تینوں چوگی کی رہنمائی میں اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر سے چوگی یہاں آیا تھا۔

”تمہیں یہاں کیوں بھیجا گیا تھا؟“..... عمران نے پوچھا۔

”مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اب چونکہ ان کی طاقتیں واپس آ گئی ہیں اس لئے اب میں ان سے دور رہوں اور بھگت سوٹو رام نے مجھے یہاں کنویں کے پاس رہنے کا حکم دیا ہے اس لئے میں یہاں آ گیا تھا۔“..... چوگی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”کس پہاڑی پر وہ غار ہے جس میں بھگت اکٹھے ہیں؟“..... عمران

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نے پوچھا۔

”وہ سامنے جو تیر کی نوک جیسی پہاڑی نظر آ رہی ہے اس میں ایک بہت بڑا غار ہے۔ اس کے ساتھ ہی ایک پیٹھے پانی کا چشمہ بھی ہے۔ وہیں یہ بھگت صاحبان موجود ہیں“..... چوگی نے جواب دیا اور پھر سوال و جواب کے دوران وہ چنانوں کو پھلانگتے ہوئے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر اچانک عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار ٹھٹھک گئے کیونکہ انہوں نے اچانک ایک سائے کو چوگی پر جھپٹتے ہوئے دیکھا اور اس کے ساتھ ہی چوگی کا جسم یکنخت ان کی نظرؤں سے غائب ہو گیا۔ البتہ اس کی چیخ اتحاد گھرا یوں میں ڈوبتی چلی گئی۔ عمران نے بے اختیار ہونٹ بھیج لئے کیونکہ اس کارروائی سے ظاہر ہو گیا تھا کہ یہ بھگتوں کی کالی طاقتؤں کا کام تھا اور اب ظاہر ہے یہ بات ان پر بھی عیاں ہو گئی تھی کہ وہ دھوکے فریب میں ناکام رہے ہیں اس لئے اب وہ اپنی کالی طاقتؤں سمیت کھل کر سامنے آ گئے ہیں۔

”عمران صاحب۔ ہمارے پاس آیت الکری اور معوذین تحریر کی صورت میں موجود ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ یہ شیطان اور کالی طاقتیں ہمارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گی“..... صدر نے کہا۔

”اگر یہ ہمارے خلاف کچھ کر سکتیں تو اس چوگی کے ذریعے یہ کارروائی ہمارے ساتھ نہ کی جاتی لیکن ان کے اس طرح کھل کر سامنے آنے کا مطلب ہے کہ انہیں کسی نہ کسی انداز میں اعتماد دلا�ا

گیا ہے اس لئے ہمیں بہر حال چوکنا رہنا پڑے گا“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ شیطانی طاقتیں ہمیں دھوکہ دینے کی کوشش کریں گی۔ وہ اچانک کوئی پل توڑ سکتی ہیں۔ کسی چنان کو غائب کر سکتی ہیں تاکہ ہم بھی چوگی کی طرح کسی گھرا ای میں جاگریں۔ اس طرح وہ ہمارے سامنے آئے بغیر اپنا مقصد حاصل کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں“..... کیپٹن شکیل نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”تمہاری بات درست ہے اس لئے ہمیں اب محتاط رہنا ہوگا لیکن ہمیں رکنا نہیں ہے۔ آؤ آگے بڑھیں“..... عمران نے کہا اور پھر وہ تیزی سے آگے بڑھنے لگے اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اس تیر کی نوک جیسی پہاڑی کے سامنے پہنچ گئے اور وہاں پہنچتے ہی ان کے منہ سے بے اختیار طویل سانس نکل گئے کیونکہ وہاں واقعی چنانیں اس انداز میں ٹوٹی ہوئی تھیں کہ جہاں عمران اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس پہاڑی اور تیر کی نوک جیسی پہاڑی کے درمیان خاصا خلاء سا بن گیا تھا۔ اب تیر کی نوک جیسی پہاڑی تک عام خالات میں پہنچنا ناممکن تھا اور درمیانی فاصلہ بھی کافی تھا۔

”عمران صاحب۔ ہمیں بھگتوں کو چھوڑ کر اس راج کالا پر ہاتھ ڈالنا چاہئے“..... اچانک صدر نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”تم کہنا چاہتے ہو کہ یہ عقب سے ہم پر وار کر دیں“..... عمران نے قدر سخت لمحے میں کہا۔

”آئی ایم سوری عمران صاحب۔ میرا خیال اوہر نہیں گیا تھا۔“
صفر نے معدودت بھرے لبجے میں کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہمارے مشین پبلز کی رنچ
میں یہ لوگ بہر حال ہیں۔“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”غار کے اندر ان کو ٹارکٹ نہیں بنایا جا سکتا۔ انہیں بہر حال
باہر نکالنا ہو گا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
کان پر ہاتھ رکھ کر پوری قوت سے سوٹو رام کا نام پکارا کیونکہ چوگی
اسے بتا چکا تھا کہ بھگتوں کے اس گروپ کا انچارج سوٹو رام ہے
اس لئے اس نے سوٹو رام کا نام ہی پکارا تھا لیکن عمران کی پکار کا
کوئی جواب نہ آیا۔

”باہر آ جاؤ سوٹو رام۔ ہم سے بات کرو ورنہ ہم غار کے اندر
میزاں مار دیں گے۔“..... عمران نے ایک بار پھر پوری قوت سے
چینختے ہوئے کہا تو چند لمحوں بعد ایک آدمی پنڈتوں کا سالباس پہنے
غار سے نکل آیا۔ اس کا سر گنجانا تھا لیکن سر کے درمیان بالوں کی
گندھی ہوئی ایک چوٹی تھی۔

”سنوسوٹو رام۔ تم نے خواہ مخواہ بے گناہ چوگی کو ہلاک کیا ہے۔
بہر حال آخری بار تمہیں کہہ رہا ہوں کہ اگر تم کالے جادو سے ہمیشہ
کے لئے توبہ کرو تو تمہیں اب بھی معافی دی جا سکتی ہے ورنہ تمہارا
اور تمہارے ساتھیوں کا وہ حشر کیا جائے گا کہ دنیا دیکھے گی۔“..... عمران
نے انتہائی سخت لبجے میں چینختے ہوئے کہا۔

”ہمیں راج کالا مہاراج کے جاپ مکمل ہونے کا انتظار ہے۔
اس وقت تک ہم تم پر اپنی طاقتیں استعمال نہیں کر سکتے ورنہ ہمارے
پاس ایسی طاقتیں ہیں کہ تم ہمیں کی ذاتی روشنیاں بھی ان کا راستہ
نہیں روک سکتیں۔ تمہارا عبرتاک حشر ہو گا۔“..... سوٹو رام نے بھی
چینختے ہوئے اور غصیلے لبجے میں کہا۔

”چوگی کی موت کا فیصلہ کس نے کیا تھا۔“..... عمران نے پوچھا۔
”میں نے۔ وہ تمہیں اس راستے سے لا سکتا تھا جس سے تم ہم
تک پہنچ سکتے تھے اس لئے میری طاقتوں نے اسے اٹھا کر گھرا سیوں
میں پھینک دیا۔“..... سوٹو رام نے اس بار بڑے فخریہ لبجے میں کہا۔
”تو پھر تم تو چلو نزک میں۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ
ہی اس نے جیب سے مشین پبلز نکال لیا تو سوٹو رام بے اختیار
طنزیہ لبجے میں قہقہہ مار کر ہنس پڑا۔

”تم نجانے کس خوش فہمی میں ہو۔ تمہارا اسلحہ ہمارے خلاف
استعمال ہی نہیں ہو سکتا۔ ہماری حفاظت ہماری طاقتیں کر رہی ہیں۔“
سوٹو رام نے بڑے فاخرانہ لبجے میں کہا۔

”ابھی تمہاری یہ خوش فہمی دور ہو جائے گی۔“..... عمران نے کہا
اور اس کے ساتھ ہی عمران نے یکنخت ٹریکر دبادیا اور گولیاں سیدھی
سوٹو رام کی طرف بڑھیں لیکن جیسے ہی وہ سوٹو رام کے قریب پہنچیں
یکنخت بائیں طرف کو مڑ کر چنانوں سے ٹکرا کر نیچے گر پڑیں اور فضا
سوٹو رام کے قہقہے سے گونج اٹھی لیکن اسی لمحے عمران نے اپنا ہاتھ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

موڑا اور ٹریکر دبا دیا۔ اس بار گولیوں کا رخ سوٹو رام کی طرف ہونے کی بجائے دائیں ہاتھ پر موجود چنان کی طرف تھا اور پھر صدر اور کیپٹن شکلیں یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ گولیاں سوٹو رام کی دائیں طرف جاتی ہوئیں پہلے کی طرح دائیں طرف کو مڑ گئیں اور اس کے ساتھ ہی سوٹو رام چختا ہوا اچھل کر نیچے گرا اور تڑپتا ہوا لڑھک کر نیچے موجود گہرائی میں گرتا چلا گیا۔ اس کے ساتھ ہی غار کے ارد گرد روئے پہنچنے اور چلانے کی آوازیں سنائی دینے لگیں اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران کے چہرے پر بلکل سی مسکراہٹ تھی۔

”یہ کیا ہوا عمران صاحب؟“..... صدر اور کیپٹن شکلیں نے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”سوٹو رام کی شیطانی طاقتیوں کی حماقت۔ مجھے معلوم ہے کہ یہ طاقتیں صرف سنگل ٹریک مائینڈ ہوتی ہیں جس طرف انہیں لگا دیا جائے یہ اسی طرف لگی رہتی ہیں۔ ان کے پاس اپنی قوت فیصلہ یا معاملات کو سمجھنے اور ان کے مطابق عمل کرنے کی قوت نہیں ہوتی اس لئے پہلی فائرنگ کا نتیجہ دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا کہ طاقتیں کا ڈینفس ٹریک آنے والی گولیوں کو دائیں طرف دھکیل دینا ہے اس لئے میں نے ہاتھ کو دائیں طرف موڑ دیا اور طاقتیں نے وہی سنگل ٹریک استعمال کیا اور انہوں نے خود ہی گولیوں کا رخ دائیں طرف کو موڑ دیا اور نتیجہ یہ کہ گولیاں سیدھی سوٹو رام کے جسم میں اترنی

چلی گئیں اور وہ اپنی ہی شیطانی طاقتیوں کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا۔“..... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

”آپ نے بھیب انداز اختیار کیا ہے؟“..... صدر اور کیپٹن شکلیں نے تحسین آمیز لمحے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

”انسان اور شیطانی طاقتیوں میں یہی فرق ہوتا ہے؟“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ اس سوٹو رام کے تین اور ساتھی بھی ہیں۔ وہ تواب باہر نہیں نکلیں گے۔ ان کا کیا ہو گا؟“..... صدر نے کہا۔

”انہیں بھی باہر آنا پڑے گا ورنہ میرے پاس چھوٹا لیکن طاقتور ہینڈ گرینڈ موجود ہے۔ میں اسے غار کے اندر پھینک دوں گا۔“..... عمران نے کہا۔

”لیکن ظاہر ہے گرینڈ کو شیطانی طاقتیں اندر نہ جانے دیں گی۔“..... صدر نے کہا۔

”تو ابھی تک تمہیں ان طاقتیوں کا ٹریک سمجھ نہیں آیا۔ وہی کام اس گرینڈ کے ساتھ ہو گا جو گولیوں کے ساتھ ہوا تھا،“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی اندر ونی جیب سے گرینڈ نکال لیا۔ یہی وہ اسلحہ تھا جس نے کنوں میں گرنے کے بعد اس کے جسم میں درد کی تیز لہریں دوڑائی تھیں۔

”باہر آؤ ورنہ میں غار کے اندر بم پھینک دوں گا۔ باہر آؤ۔“..... عمران نے چیختے ہوئے کہا لیکن دوسرے لمحے عمران اور اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے ساتھی یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ انہیں اب غار کے دہانے پر اچانک ایک بڑا سا پتھر رکھا نظر آنے لگا۔

”یہ پتھر طاقتیوں کی مدد سے رکھوا یا گیا ہے لیکن اب یہ اتنا پھنس گئے ہیں۔“..... عمران نے کہا۔

”وہ کیسے؟“..... صدر نے پوچھا۔

”اب طاقتیں گرنیڈ کا رخ نہیں موزیں گی کیونکہ اب بظاہر ان بھگتوں کو کوئی خطرہ نہیں ہے اور میرے پاس جو بم ہے وہ اس دہانے کے پتھر سمنیت آدھی پہاڑی کو اڑا دے گا۔“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دانتوں سے گرنیڈ کی پن کھینچی اور دوسرے لمحے بازو کو پوری قوت سے گھما کر اس نے بم پہاڑی کی طرف پھینک دیا۔ گرنیڈ بندوق کی گولی کی طرح ہوا میں تیزتا ہوا ٹھیک اس پتھر سے جا ٹکرایا جو دہانے پر رکھا گیا تھا اور پتھر ایک انتہائی خوفناک دھماکہ ہوا اور ہر طرف گرد و غبار سا پھیل گیا۔ اس کے ساتھ ہی رونے پیٹنے اور چینخنے چلانے کی بے شمار آوازیں اس پہاڑ کی طرف سے آنے لگیں جو آہستہ آہستہ ڈوبتی چلی گئیں۔ گرد و غبار ہٹا تو عمران اور اس کے ساتھی یہ دیکھ کر بے اختیار چونک پڑے کہ غار کا سامنے والا پورا حصہ غالب ہو چکا تھا اور غار میں انسانی لباسوں کے خون آسود چیختڑے اور لاشوں کے ملکڑے پڑے دور سے صاف دکھائی دے رہے تھے۔ دیسے بھی رونے پیٹنے کی آوازوں سے ہی عمران سمجھ گیا تھا کہ باقی تین بھگتوں کا بھی اکٹھے

ہی کریا کرم ہو گیا ہے کیونکہ شیطانی طاقتیں جس کے قابو میں ہوتی ہیں اس کی ہلاکت پر ایک بار ضرور روتوی ہیں اور پھر واپس اس کے پاس چلی جاتی ہیں جس نے انہیں اس مرنے والے کو بخشا ہوتا ہے۔

”اب یہ راج کالا رہ گیا ہے۔ آؤ۔ اب اس کا خاتمه کریں۔“.....

عمران نے کہا تو اس کے ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کنٹو پہاڑی کی چوٹی پر موجود غار میں راج کالا مہاراج فرش پر
کالے روپچھے کی کھال بچھائے اس پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔
اس کے ایک ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا خنجر تھا جبکہ سامنے بکری کا
معصوم بچھے جس کا رنگ سیاہ تھا، پڑا ہوا تھا۔ اس بچھے کی چاروں
ٹانگمیں ایک دوسرے کے ساتھ کر کے رسی سے باندھ دی گئی تھیں
اس لئے وہ بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا۔ اس کی چھوٹی چھوٹی معصوم
آنکھوں میں حیرت کے ساتھ خوف کا رنگ نمایاں تھا۔ شاید
راج کالا کے چہرے پر موجود سفا کی اور اس کے ہاتھ میں موجود
سیاہ خنجر نے معصوم جانور کو بھی یہ احساس دلا دیا تھا کہ اس کی جان
خطرے میں ہے۔ راج کالا گزشتہ دو دنوں سے اس غار میں اسی
انداز میں بیٹھا کالے جادو کی سب سے خطرناک طاقت پریکالا کو
قابو کرنے کے لئے عمل میں مصروف تھا اور ان دو دنوں میں وہ

ایک سونو بکری کے معصوم بچوں کو ذبح کر چکا تھا۔ ہر بار وہ نیا خنجر
استعمال کرتا تھا اور ہر بار وہ بکری کے اس معصوم بچے کو خنجر سے
ذبح کر کے اس کے گلے سے ابلنے والے خون کو پینا شروع کر دیتا
تھا۔ جب وہ خون پی لیتا تو اس کی طاقتیں بکری کے مردہ بچے اور
خنجر کو وہاں سے ہٹا دیتی تھیں۔ اس پورے عمل میں ایک سو دس
بکری کے معصوم بچوں کا خون پینا ہوتا تھا اور وہ ایک سونو کی گنتی
پوزی کر چکا تھا اور اب آخری ایک سو دسوائیں بکری کا بچہ اس کے
سامنے بے بس اور لاچار پڑا ہوا تھا۔ راج کالا منہ ہی منہ میں
مسلسل کچھ پڑھ رہا تھا اور پھر اچانک اس نے زور سے ایک چیخ
ماری جس سے پورا غار گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خنجر
والا ہاتھ جھکا اور اس نے ایک ہی جھٹکے سے بکری کے بچے کی گردن
کاٹ دی اور جھک کر اس کی گردن سے منہ لگا دیا اور پھر اس وقت
تک اس نے سر نہ اٹھایا جب تک بکری کے بچے کی آنکھیں بے
نور نہ ہو گئیں۔ اس کی باچھیں خون سے لتھڑی ہوئی تھیں۔ اس نے
خون میں لتھڑا ہوا خنجر بھی پھینک دیا۔ چند لمحوں بعد ہی بکری کا مردہ
بچھے اور خون آلو دخنجر غالب ہو گا۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ پر
لگا ہوا خون بھی اس طرح غالب ہو گیا جیسے کسی نے باقاعدہ رومال
سے اس کا منہ صاف کر دیا ہو اور راج کالا نے ایک بار پھر بڑا نا
شروع کیا ہی تھا کہ باہر سے کسی کے چیختے کی آواز سنائی دی تو راج
کالا بے اختیار چونک پڑا۔

”اگر طاقت ہے تو آ جائے اور اگر کوئی منش ہے تو دفع ہو جائے۔ ابھی میں جاپ میں مصروف تھا۔ مجھے تو کسی بات کا علم ہی نہیں۔ تفصیل سے بتاؤ“..... راج کالا نے کہا۔

”سوٹو رام اور اس کے تین بھگتوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے“..... کالوگ ہے۔..... کالوگ کی انتہائی موڈبانہ آواز سنائی دی۔

”آ جاؤ“..... راج کالا نے کہا تو دھواں لہراتا ہوا غار میں داخل ہوا اور پھر راج کالا کے سامنے مجسم ہو کر وہ بیٹھ گیا اور پھر اس کا میلے جیسا سرز میں پر لک گیا۔

”جلدی بولو۔ کیا کہتے ہو۔ میرے پاس وقت نہیں ہے۔ تم چونکہ مخبر طاقت ہو اس لئے میں نے تمہیں بلا لیا ہے لیکن جلدی بولو۔ کیا کہنا چاہتے ہو“..... راج کالا نے چیختے ہوئے اور خاصے غصیلے لمحے میں کہا۔

”مہاراج۔ آپ کے چاروں نائب ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور ان کی تمام طاقتیں ان کی حفاظت نہیں کر سکیں“..... کالوگ نے کہا۔

”میرے نائب۔ کون نائب“..... راج کالا نے ایسے لمحے میں کہا جسے ان کا کوئی نائب ہی نہ ہو۔

”وہ پنڈت سوٹو رام اور اس کے تین بھگت ساتھی جنہیں آپ نے پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے کے لئے لئے انہی پتھروں اور چنانوں کو استعمال کیا اور عارضی سیڑھی بنایا کر وہ باہر آ گئے۔ اسلئے ان کے پاس تھا۔ اس دوران چوگی وہاں گیا تو اس مامور کیا تھا“..... کالوگ نے یاد دلانے کے انداز میں کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ ہاں۔ میں نے سوٹو رام کو ان کا بڑا بنایا تھا۔ کیا ہوا ہے۔ میں تو جاپ میں مصروف تھا۔ مجھے تو کسی بات کا علم ہی نہیں۔ تفصیل سے بتاؤ“..... راج کالا نے کہا۔

”سوٹو رام اور اس کے تین بھگتوں کو ہلاک کر دیا گیا ہے اور یہ کام پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں نے کیا ہے“..... کالوگ نے کہا تو راج کالا کا سیاہ چہرہ غصے کی شدت سے مزید سیاہ ہو گیا۔

”یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ ان کے پاس تو لا تعداد طاقتیں تھیں۔ وہ کالے جادو میں میرے نائب تھے۔ وہ کیسے ہلاک ہو سکتے ہیں“۔

راج کالا نے حلقے بل چیختے ہوئے کہا۔

”سوٹو رام اور اس کے ساتھیوں نے پاکیشیائی عمران اور اس کے ساتھیوں کو پہاڑی کنویں میں گرانے کا منصوبہ بنایا اور وہ اپنے منصوبے میں کامیاب بھی ہو گئے اور عمران اور اس کے دونوں ساتھی چنانوں سمیت اس کنویں میں گر گئے اور اوپر سے سوٹو رام اور اس کی طاقتیں نے پتھروں کی بارش کر دی اور یہ فرض کر لیا کہ وہ یقینی طور پر ہلاک ہو چکے ہیں اور سوٹو رام اور اس کے ساتھی کہا۔

آپ کے جاپ مکمل ہونے کے انتظار میں قریبی پہاڑی کے غار میں بیٹھ گئے لیکن ادھر عمران اور اس کے ساتھی زندہ تھے۔ وہ بے حد ذہین لوگ ہیں۔ انہوں نے اس گھرے کنویں سے باہر نکلنے کے لئے انہی پتھروں اور چنانوں کو استعمال کیا اور عارضی سیڑھی بنایا کر وہ باہر آ گئے۔ اسلئے ان کے پاس تھا۔ اس دوران چوگی وہاں گیا تو اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سے پوچھ پکھ کر کے اسے ساتھ لے کر وہ آ رہے تھے کہ سوٹو رام کے حکم پر اس کی ایک طاقت نے اسے پہاڑی سے نیچے گھرائی میں گرا کر ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے بعد یہ لوگ اس پہاڑی غار کے سامنے پہنچ گئے جس غار میں سوٹو رام اور اس کے ساتھی موجود تھے۔ سوٹو رام نے مزید تحفظ کے لئے اپنی طاقتوں کے ذریعے درمیان میں موجود پہاڑی کو گرا دیا تھا اور اس طرح وہ لوگ غارتک نہ پہنچ سکتے تھے۔ انہوں نے آواز دے کر سوٹو رام کو غار سے باہر بلایا۔ سوٹو رام اپنی طاقتوں سمیت باہر آ گیا تو عمران نے مشین پسل چلانے کی دھمکی دی جسے سوٹو رام نے مسترد کر دیا کیونکہ اس کی طاقتیں اس کے ساتھ تھیں اور اس نے طاقتوں کو حکم دے دیا تھا کہ وہ جو گولی آئے اس سے دور کر دیا جائے۔ چنانچہ عمران نے فائرنگ کی تو طاقتوں نے اس کی چلائی ہوئی گولیوں کو باہمیں طرف کر دیا اور گولیاں چٹانوں سے نکلا کر گر گئیں لیکن عمران چالاک اور ذہین آدمی ہے۔ اس نے دوسری بار فائرنگ براہ راست سوٹو رام پر کرنے کی بجائے باہمیں طرف کر دیا۔ باہمیں طرف سوٹو رام موجود تھا اور گولیوں کو باہمیں طرف موز دیا۔ باہمیں طرف سوٹو رام موجود تھا اور گولیاں اس کے جسم میں اتر گئیں اور وہ ہلاک ہو گیا۔ اس پر سوٹو رام کے ساتھیوں نے فائرنگ سے بچنے کے لئے اپنی طاقتوں کو حکم دیا کہ غار کے دہانے پر بڑی سی چٹان رکھ دیں اور پھر چٹان دہانے پر رکھ دی گئی لیکن عمران کے پاس انتہائی طاقتور بم تھا۔ اس نے

اس چٹان پر بم مار دیا اور چٹان تو چٹان اس غار کے سامنے کا پورا حصہ اڑ گیا اور اندر موجود تینوں بھگتوں کے بھی ٹکڑے اڑ گئے۔ کا لوگ نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”طاقتوں نے کیا کیا؟“..... راج کالانے حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”پہلے طاقتوں کو گولیوں کا رخ موز نے کا حکم دیا تھا اور انہوں نے ایسا کیا بھی لیکن عمران نے اٹا چکر چلا کر سوٹو رام کو ہلاک کر دیا جبکہ تینوں بھگتوں نے غار کا منہ چٹان سے بند کر کے یہ سمجھا کہ وہ محفوظ ہو گئے ہیں اس لئے انہوں نے طاقتوں کوئی حکم ہی نہ دیا تھا۔“..... کا لوگ نے جواب دیا۔

”اب یہ لوگ کہاں ہیں؟“..... چند لمحے خاموش رہنے کے بعد راج کالانے کہا۔

”وہ آپ کی طرف آ رہے ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ آپ یہاں ہیں۔“..... کا لوگ نے جواب دیا۔

”تم یہاں آئے ہو۔ تم نے سب کچھ دیکھ رکھا ہے۔ مادھو پل بھی میں نے گرا دیا ہے اور یہ کنٹو پہاڑی کی ساخت ایسی ہے کہ اس غار پر کوئی طاقتوں پر نہ یا کوئی طاقت تو پہنچ سکتی ہے۔ یہ لوگ کسی صورت یہاں تک نہیں پہنچ سکتے اور میرے جاپ میں صرف دو روز رہ گئے ہیں۔ جب یہ جاپ مکمل ہو جائے گا تو پریکالا کی زبردست طاقت میری ماتحت ہو جائے گی۔ یہ ایسی طاقت ہے جو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایسی روشنی کی بھی پرواہ نہیں کرتی۔ یہ براہ راست شیطان کے دربار کی طاقت ہے۔ پھر نہ صرف یہ لوگ ہلاک ہو جائیں گے بلکہ پوری دنیا پر کالے جادو کا قبضہ ہو جائے گا اس لئے جاؤ اور جا کر مادھو پل پر رہ کر تماشہ دیکھو۔ جاؤ اور مجھے اپنا جاپ مکمل کرنے دو۔..... راج کالانے چیختے ہوئے کہا۔

”مہاراج۔ کلگ ج آپ کے پاس ہے۔ اس کی حفاظت کریں۔ یہ ان لوگوں کے ہاتھ نہیں لگنی چاہئے۔“ کالوگ نے کہا۔

”مجھے مت سمجھاؤ۔ میں نے پہلی بار تمہیں معاف کر دیا ہے۔ آئندہ جلا کر راکھ کر دوں گا۔ جاؤ۔“..... راج کالانے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو کالوگ نے اپنا منکے جیسا سرز میں پر رکھا اور پھر وہ دھویں میں تبدیل ہو کر غار سے باہر چلا گیا تو راج کالا دوبارہ اپنے جاپ میں مصروف ہو گیا۔ اس کے چہرے پر مکمل اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران اپنے ساتھیوں سمیت کنشو پہاڑی کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔ گوچوگی ان کے ساتھ نہ تھا لیکن عمران نے اپنی عادت کے مطابق یہاں آنے سے پہلے ہی اس سارے علاقے کے بارے میں نہ صرف تفصیلی معلومات حاصل کر لی تھیں بلکہ باقاعدہ نقشه بنایا۔ اس نے اس پر کافی دیر تک غور بھی کیا تھا اس لئے اسے یقین تھا کہ وہ اس کنشو پہاڑی تک پہنچ جائے گا جہاں راج کالا موجود ہے اور اس کے خاتمے کے بعد جب کلگ اس کے ہاتھ لگ جائے گی تو پھر طویل عرصہ کے لئے کالے جادو کے اثرات سے لوگ پچے رہیں گے اور پھر تقریباً دو گھنٹوں کے بعد وہ ایک ایسی جگہ پہنچ گئے جہاں پہاڑیوں کے درمیان کافی فاصلہ تھا اور وہاں ایسے آثار موجود تھے جیسے یہاں پہلے پل تھا جسے حال ہی میں توڑ دیا گیا ہے۔ اس پل کی دوسری طرف تیر کی طرح سیدھی اور سلیٹ کی

طرح صاف کنٹو پہاڑی نظر آ رہی تھی جس کی چوٹی پر وہ غار تھا جس میں راج کالا موجود تھا۔

"عمران صاحب۔ یہ پل تو باقاعدہ توڑا گیا ہے۔" صدر نے کہا۔

"ہاں۔ نظر آ رہا ہے لیکن ہم نے بہر حال دوسری طرف پہنچنا ہے اس لئے آؤ نیچے اترتے ہیں۔ لازماً کوئی نہ کوئی راستہ مل جائے گا۔"..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپٹن شکلیل دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ آہستہ نیچے اترتے چلے گئے لیکن یہ ڈھلوان اس قدر خطرناک تھی کہ انہیں ایک ایک قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑ رہا تھا۔ ان کا خیال تھا کہ شام ہونے سے پہلے وہ دوسری طرف جانے کا کوئی نہ کوئی راستہ تلاش کر لیں گے لیکن انہیں مسلسل نیچے اترتے ہوئے اس قدر وقت لگ گیا کہ دوپہر سے شام ہو گئی اور انہیں معلوم تھا کہ یہاں گھرائی میں رات بھی فوراً ہی آ جائے گی۔

"ہمیں کوئی غار تلاش کرنا ہوگا۔ اب ہم آگے نہیں بڑھ سکتے۔" عمران نے کہا لیکن باوجود کوشش کے وہ کہیں کوئی ایسا غار تلاش نہ کر سکے جس میں وہ اطمینان سے رات گزار سکیں اور پھر جب رات گھری ہونے لگی تو عمران بھی گھبرا گیا کیونکہ ان کے پاس واقعی روشنی کا کوئی اور ذریعہ موجود نہ تھا اور اب تو انہیں قریب کی چٹان بھی نظر نہ آ رہی تھی۔

"اب ہمیں یہیں چٹان پر بیٹھ کر ہی رات گزارنی ہو گی۔" عمران نے کہا۔

"عمران صاحب روشنی۔"..... اچانک کیپٹن شکلیل نے کہا۔

"روشنی کہاں ہے۔"..... عمران نے چونک کر کہا تو صدر بھی کہا۔ چونک پڑا اور پھر انہوں نے کیپٹن شکلیل کی طرح آگے گئے گردن کر کے جھکائی تو انہیں گھرائی میں واقعی روشنی نظر آنے لگی۔

"لیکن یہ روشنی تو بہت دور ہے۔ ہم وہاں تک رات کو نہیں پہنچ سکتے۔ میرا خیال ہے کہ یہ کوئی پنڈت ہے جو اس قدر گھرائی میں کسی غار میں بیٹھا جا پ۔ میں مصروف ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ راج کالا ہو۔"..... صدر نے کہا۔

"وہ تو پہاڑ کی چوٹی پر موجود غار میں بتایا گیا ہے۔"..... عمران نے کہا۔

"ہو سکتا ہے کہ یہ بھی کسی فریب کا حصہ ہو۔ ہم سمجھیں اور پر ہے اور وہ یہاں گھرائی میں ہو۔"..... صدر نے کہا۔

"اوہ ہاں۔ واقعی اب تو وہاں تک پہنچنا پڑے گا۔ اس قدر گھرائی میں کون ہو سکتا ہے۔ یقیناً یہی مسئلہ ہو گا۔"..... عمران نے کہا اور پھر انہوں نے آہستہ نیچے کھکنا شروع کر دیا۔ اب چونکہ ان کی آنکھیں اندھیرے میں دیکھنے کی عادی ہو گئی تھیں اس لئے انہیں پہلے جیسی مشکل پیش نہ آ رہی تھی لیکن پھر بھی اندھیرے کی وجہ سے وہ خاصے محتاط تھے اور ان کی رفتار پہلے سے بھی کم ہو گئی تھی۔ مزید بھی نظر نہ آ رہی تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

تقریباً تین گھنٹوں تک ڈھلوان اترنے کے بعد آخر کار وہ تمہرے کے پہنچ گئے اور پھر وہ آسانی سے پیدل چل کر اس بیٹ کو کراس کر کے کنٹو پہاڑی تک پہنچ گئے۔ اب انہیں اوپر چڑھنا تھا۔ البتہ جو روشنی نظر آ رہی تھی وہ اب خاصی تیز ہو گئی تھی۔ وہ تھوڑا سا ہٹ کر نظر آ رہی تھی اور عمران اس روشنی کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جیب میں موجود مشین پسل پر اس کا ہاتھ تھا۔ یہی پوزیشن صدر اور کیپشن شکل کی تھی۔ وہ تینوں اس انداز میں چل رہے تھے جیسے اپنے سائے سے بھی ہوشیار ہوں۔ تھوڑی سی چڑھائی چڑھنے کے بعد وہ اس غار کے دہانے پر پہنچ گئے جس میں روشنی دکھائی دے رہی تھی۔ عمران نے مزید اوپر قدم بڑھایا اور پھر جیسے ہی وہ غار میں دیکھنے کے قابل ہوا تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات اجھر آئے تھے کیونکہ غار میں ایک بوڑھا آدمی کھانا کھانے میں مصروف تھا۔ اس کا لباس مقامی تھا لیکن سر پر باقاعدہ پگڑی تھی۔

”یہ کیا کوئی فریب ہے؟“..... عمران نے بڑھاتے ہوئے کہا۔

”کیا ہوا عمران صاحب؟“..... صدر نے کہا تو عمران نے اسے اوپر آنے کا کہا اور پھر صدر اور کیپشن شکل بھی اوپر چڑھ آئے اور ان دونوں کا بھی وہی حال ہوا جو پہلے عمران کا ہوا تھا۔ وہ آنکھیں پھاڑے غار میں موجود اس آدمی کو اس طرح دیکھ رہے تھے جیسے یہ نظارہ زندگی میں پہلی بار دیکھ رہے ہوں۔

”عمران صاحب۔ کیا یہ واقعی مسلمان ہو گا؟“..... صدر نے سرگوشیانہ لمحے میں کہا۔

”یہی تو سمجھ نہیں آ رہی،“..... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک قدم چڑھ کر غار کے دہانے میں داخل ہو گیا۔ اس کے پیچھے صدر اور کیپشن شکل بھی اندر داخل ہو گئے۔ غار کے ایک کونے میں طاق بنا ہوا تھا جس میں چراغ جل رہا تھا۔ ایک طرف مٹی کا ایک گھڑا اور مٹی کا ایک پیالہ بھی موجود تھا۔

”آؤ۔ آؤ۔ خوش آمدید،“..... اس بوڑھے آدمی نے غار کے دہانے کی طرف منہ کر کے مسکراتے ہوئے کہا۔

”السلام علیکم،“..... عمران نے مزید آگے بڑھتے ہوئے کہا۔ ”وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ آؤ کھانا کھانے میں شریک ہو جاؤ۔ اللہ تعالیٰ برکت ڈالے گا کھانے میں،“..... اس بزرگ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”شکریہ۔ ہمارے پاس غذا کے بند ڈبے موجود تھے۔ ہم نے کھانا کھالیا ہے۔ آپ کون ہیں اور یہاں کیوں موجود ہیں؟“..... عمران نے قدرے خشک لمحے میں کہا۔

”اچھا بتھو۔ پھر باتیں ہوں گی۔ میں نے بھی کھانا ختم کر لیا ہے،“..... بزرگ نے کہا اور کھانے کے برتن ایک طرف کر کے اس نے پیالہ اٹھایا اور اس میں موجود پانی سے اپنے ہاتھ صاف کئے اور پھر پیالہ واپس رکھ دیا۔ عمران اور اس کے سامنے فرش پر موجود چادر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پر بیٹھے گئے تھے۔

”میرا نام مبارک احمد ہے اور میں اللہ تعالیٰ کا ایک عاجز بندہ ہوں۔ کوشش کرتا ہوں کہ اس کی عبادت کا حق ادا کر سکوں“۔ بزرگ نے بڑے رسان بھرے لجھے میں کہا۔

”لیکن یہاں ویران غار میں آپ کی موجودگی کافی حیرت انگیز ہے“..... عمران نے گول مول سے لجھے میں کہا تو مبارک احمد بے اختیار مسکرا دیئے۔

”تم میں سے علی عمران کون ہے“..... مبارک احمد نے کہا تو عمران بے اختیار چونک پڑا۔

”میرا نام علی عمران ہے اور یہ میرے ساتھی ہیں۔ صدر اور کیپین شکلیں“..... عمران نے اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کرتے ہوئے کہا۔

”میری رہائش کافرستان کے شہر کان پور میں ہے۔ آج سے ایک ہفتہ پہلے مجھے حکم ملا کہ میں یہاں پہنچوں کیونکہ کالے جادو کے بڑے لوگوں کے خلاف کارروائی کرنے کے لئے علی عمران اپنے ساتھیوں سمیت پہنچ رہا ہے اور میں نے ان کی مدد کرنی ہے۔ چنانچہ میں ایک ہفتہ سے یہاں موجود ہوں۔ اللہ تعالیٰ کے نیک بندے یہاں مجھے پانی اور کھانے پینے کی چیزیں پہنچا دیتے ہیں۔ مجھے تمہارا انتظار تھا۔ شکر ہے کہ آج تمہاری بروقت آمد ہو گئی ہے“۔ مبارک احمد نے کہا۔

”کس نے آپ کو حکم دیا ہے اور آپ نے بروقت آمد کے الفاظ کیوں استعمال کئے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”حکم تو مجھے سید چراغ شاہ صاحب نے دیا ہے جن کے تم لاڈ لے ہو۔ وہ تمہارے خرخے جس طرح اٹھاتے ہیں ہم سب ہی دل ہی دل میں حیران ہوتے تھے لیکن آج تم نے جس ذہانت سے کام لیتے ہوئے سوٹو رام اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کیا ہے اس سے ہمیں معلوم ہو گیا ہے کہ تم واقعی قدر کئے جانے کے لائق ہو اور جہاں تک تمہاری بات کا تعلق ہے کہ میں نے تمہاری آمد کو بروقت کیوں کہا ہے تو تمہیں یہ تو معلوم ہو گیا ہے کہ کالے جادو کی سب سے بڑی انسانی طاقت راج کالا اس وقت اس کنٹو پہاڑی کی چوٹی پر ایک محفوظ غار میں کالے جادو کی غیر انسانی طاقت پریکالا کو قابو کرنے کے لئے جاپ میں مصروف ہے۔ جاپ کے دوران وہ بکری کے بچوں کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر کے ان کا تازہ خون پیتا ہے اور وہ اب تک اس معاملے میں ایک سو دس بکری کے بچوں کا خون پی چکا ہے۔ اب اس کے جاپ کا آخری مرحلہ ہے اور اس نے اس مرحلے میں بکری کے بچے نہیں بلکہ ایک انسانی بچے کا خون پینا ہے۔ انسانی بچے کا خون پینتے ہی اس کا جاپ مکمل ہو جائے گا اور پریکالا نام کی شیطانی دربار کی انتہائی باقوت طاقت اس کے تابع ہو جائے گی اور وہ اس کی مدد سے پوری دنیا پر کالے جادو کا اندھیرا پھیلا دے گا اور ہزاروں لاکھوں معصوم اور بے گناہ لوگ اس کا لے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سلیٹ کی طرح صاف ہے اور تیر کی طرح سیدھی ہے لیکن اس کے باوجود اس پر چڑھنے کا ایک طریقہ ہے جس کے لئے تمہیں اپنی ذہانت استعمال کرنا ہوگی۔..... مبارک احمد نے کہا۔

”ہمارے پاس کوہ پیمانی کا سامان تو نہیں ہے اور نہ ہمیں ایسا خیال تھا کہ ایسا سامان ساتھ رکھیں“..... عمران نے کہا۔

”کوہ پیمانی بھی پہاڑ پر چڑھنے کا ایک طریقہ ہے۔ اس کے علاوہ بھی اور طریقے ہو سکتے ہیں“..... مبارک احمد نے کہا۔

”آپ بتا دیں تاکہ وقت ضائع نہ ہو“..... عمران نے کہا۔

”مجھے حقیقتاً معلوم نہیں ہے۔ مجھے جو بتایا گیا ہے وہ میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ سوچنا تمہارا اپنا کام ہو گا۔ بہر حال جب تم اس غار کے قریب پہنچو گے تو وہاں راج کالا کی شیطانی طاقتون کا پھرہ ہے اور باوجود تمہاری ذاتی روشنی کے یہ شیطانی طاقتیں تمہیں نقصان پہنچا سکتی ہیں کیونکہ انہیں براہ راست تمہارے قریب آنے یا تم سے لڑنے کی ضرورت نہیں ہے۔ یہ اوپر سے چنانیں کھسکا کر تمہیں نیچے گرا سکتی ہیں اور جس وقت تم وہاں پہنچو گے تو غار کے اندر سے تمہیں اس انسانی بچے کے روئے اور اس راج کالا کے فاخرانہ قہقهوں کی آوازیں بخوبی سنائی دیں گی۔ یہی وقت ہو گا کہ تم اس انسانی بچے کو بچا لو۔ اس کے بعد اس راج کالا کو ہلاک کرنے کی کارروائی کرنا تمہارا اپنا کام ہو گا۔ بہر حال تم نے کالا راج کو بھی اسی طرح ہلاک کرنا ہے جس طرح تم نے اپنی ذہانت سے اس کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

جادو کی بھینٹ چڑھتے رہیں گے کیونکہ کالے جادو کی یہ خصوصیت ہے کہ اگر یہ شکار کو نشانہ نہ بنائے تو پھر اس کا جادو کرنے والے کو ختم کر دیا جاتا ہے اس لئے کالا جادو کرنے والے اس معاملے میں بے حد محتاط رہتے ہیں اور تم بروقت پہنچے ہو اس لئے کہ تم انسانی بچے کو بچانے کی کوشش کر سکتے ہو“..... مبارک احمد نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا یہ راج کالا اس قدر سفاک ہے کہ کالے جادو کے لئے انسانی بچے کا خون پیئے گا“..... عمران نے ہونٹ چیاتے ہوئے

”یہ گندگی اور خون کا جادو ہے اسی لئے تو اسے کالا جادو کہا جاتا ہے۔ یہ تو شیطان کی ایک بڑی طاقت کو قابو کرنے کے لئے سب کچھ کیا جا رہا ہے ورنہ پاکیشیا اور کافرستان میں کالے جادو کے چھوٹے چھوٹے عامل معصوم بچوں کو ہلاک کر کر ان کے جسم سے تازہ خون نکال کر منگولاتے ہیں اور لوگ اپنے چھوٹے چھوٹے مفادات کے لئے انتہائی سفاکی اور بربریت کا ایسا مظاہرہ کرتے ہیں کہ اللہ پناہ دے“..... مبارک احمد نے جواب دیا۔

”آپ چاہتے ہیں کہ ہم اس انسانی بچے کو بچائیں۔ مگر ہم اس بچے کو کس طرح بچا سکتے ہیں“..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ بات غور سے سن لو کیونکہ پھر میری اور تمہاری ملاقات نہیں ہو گی۔ تمہیں اس پہاڑی پر چڑھنا ہو گا۔ بظاہر یہ پہاڑی

چار نائین کو ہلاک کیا ہے۔..... مبارک احمد نے کہا۔

”آپ اشاروں میں باتیں کر رہے ہیں۔ کیا آپ کھل کر بات نہیں کر سکتے؟..... عمران نے قدرے ناخوشگوار لبجے میں کہا۔ اسے اس لئے مبارک احمد کی باتیں پسند نہ آئی تھیں کہ وہ گول مول انداز میں بات کر رہے تھے۔

”مجھے جو کچھ بتایا گیا ہے وہ میں تمہیں بتا رہا ہوں۔ میں تو انتہائی عاجز سا بندہ ہوں۔ میں کیا ہوں اور میری اوقات کیا ہے یہ میں ہی جانتا ہوں۔..... مبارک احمد نے کہا۔

”میں معدرت خواہ ہوں جناب۔ اپنی گستاخی کی معافی چاہتا ہوں،..... عمران کو مبارک احمد کی بات سن کر خاصی شرمندگی ہوئی تھی۔

”ایسی کوئی بات نہیں۔ میں تمہیں بتا رہا تھا کہ تم رات یہاں گزارو۔ یہاں رات کو کافی سردی ہو جاتی ہے اور تمہارا لباس اس سردی کے لئے مناسب نہیں ہے۔ البتہ یہاں لحاف موجود ہیں۔ صاف سترے ہیں اور تازہ دھوئے ہوئے ہیں اس لئے تمہیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ صبح تم یہاں سے روانہ ہو سکتے ہو اور یہ سن لو

کہ ٹھیک بارہ بجے راج کالا کا جاپ مکمل ہو جائے گا اور پھر وہ انسانی بچے کا خون پی کر پریکالا کو اپنے تانع کر لے گا اور دوسری بات یہ سن کو کہ جس غار میں راج کالا بیٹھا جاپ کر رہا تھا اس کا دہانہ اس نے اس انداز میں بند کر دیا ہے کہ تم اس پر ایتم بم بھی

مارو تو وہ کھل نہیں سکے گا اور بظاہر اس غار میں داخل ہونے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے لیکن ضرورت پڑنے پر راستہ بنایا جا سکتا ہے اور کسی اور راستے سے غار میں جاتے ہوئے کوئی تمہارا راستہ نہ روک سکے گا اور اس وقت کوئی طاقت بھی راج کالا کے ساتھ موجود نہیں ہو گی کیونکہ غار کے دہانے کی بندش اس انداز میں کی گئی ہے کہ طاقتوں کا داخلہ بھی بند ہو گیا ہے۔..... مبارک احمد نے کہا۔

”دہانے کس چیز سے بند کیا گیا ہے۔ کسی چٹان سے یا کسی اور چیز ہے؟..... عمران نے پوچھا۔

”طاقتوں کی بنائی ہوئی خصوصی چٹان ہے۔..... مبارک احمد نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو پھر ہمیں کیسے پتہ چلے گا کہ غار کہاں ہے؟..... عمران نے قدرے تعجب بھرے لبجے میں کہا۔

”اسے تلاش کرنا تمہارا کام ہے اور اس انسانی بچے کو اگر بچانے میں تم کامیاب ہو گئے تو اسے بھی ساتھ لے آنا۔ قریب ہی ایک قبلیے میں اس کے ماں باپ موجود ہیں،..... مبارک احمد نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ آپ دعا ضرور کر دیں،..... عمران نے کہا۔

”تم نیک مقصد کے لئے خلق خدا کو شیطان سے تحفظ کے لئے کام کر رہے ہو۔ اللہ تعالیٰ یقیناً تم پر مہربان ہو گا۔ اب تم سو جاؤ۔ تم نے صبح اٹھنا ہے؟..... مبارک احمد نے کہا تو عمران کو یوں محسوس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ہوا جیسے مبارک احمد نے انہیں سونے کی بجائے ان کے دماغ کو سونے کا حکم دیا ہو اور ان کے ذہنوں پر بے اختیار غنوڈگی چھانے لگ گئی تو عمران کے کہنے پر صدر اور کیپٹن شکلیل نے ایک طرف پڑے ہوئے لحاف اٹھائے اور انہیں اپنے اوپر ڈال لیا۔ اس کے بعد ان کے ذہن یکخت نیند میں ڈوبتے چلے گئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کنٹو پہاڑی کی چوٹی پر موجود غار میں راج کالا اپنے مخصوص لباس میں زمین پر آلتی پالتی مارے بیٹھا ہوا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس کا پریکالا کو اپنے زیر کرنے کا جاپ اب آخری مرحلے میں داخل ہو چکا تھا۔ اس دوران وہ بکری کے ایک سوداں معصوم بچوں کا تازہ خون پی چکا تھا اور اب آخری مرحلے میں اسے ایک انسانی بچے کا خون پینا تھا۔ اس کے بعد پریکالا جیسی زبردست شیطانی قوت ہمیشہ کے لئے اس کے تابع ہو جاتی اور پھر نہ صرف کالے جادو پر منڈلانے والا خطرہ دور ہو جاتا بلکہ وہ ان پاکیشیائیوں کو بھی جنہوں نے اس کے چار نائب ہلاک کر دیئے تھے اور جو اسے ہلاک کرنے کے لئے اس غار کی طرف بڑھے چلے آ رہے تھے، ہلاک کر سکتا تھا۔ اچانک اسے خیال آیا کہ ایسا نہ ہو کہ اس کا حساب کتاب غلط ہو جائے اور یہ لوگ جاپ مکمل ہونے سے پہلے

”مجھے معلوم ہے۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں فنا نہیں کیا۔ تمہیں معلوم ہے کہ میں نے تمہیں کیوں بلایا ہے۔“..... راج کالانے کہا۔ ”نہیں مہاراج۔“..... کالی سندرتا نے مختصر انداز میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تمہیں معلوم نہیں ہے کہ کالے جادو پر کس قدر خوفناک خطرات امنڈ آئے ہیں۔ پاکیشیا میں کالے جادو کا مرکزی آدمی کالو کا ریگر ہلاک کر دیا گیا ہے۔ اسی طرح یہاں کافرستان میں میرے سب سے طاقتور چار نائب بھی ہلاک کر دیئے گئے ہیں اور کالوگ نے مجھے بتایا ہے کہ تین پاکیشیائی جور و شنی کے لوگ ہیں کنٹو پہاڑی کے اس غار میں آنے اور مجھ پر حملہ کرنے کے لئے چل پڑے ہیں اور یہ بھی تمہیں معلوم نہیں ہے کہ میں یہاں پریکالا کا جاپ کر رہا ہوں اور یہ جاپ آج مکمل ہو جائے گا۔ آج دوپھر بارہ بجے۔ اس کے بعد کالے جادو پر منڈلانے والا خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گا۔ کالا جادو اس قدر طاقتور ہو جائے گا کہ پھر وہ ایسے روشنی والے لوگوں کا خود خاتمه کر سکے گا۔“..... راج کالانے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”مجھے بھی کالوگ نے یہ سب بتایا تھا مہاراج لیکن میرے لئے کیا حکم ہے مہاراج۔ مجھے تمہارے حکم کی تعییل کر کے سکون ملتا ہے۔“..... کالی سندرتا نے کہا۔ ”ہاں۔ ایسا ہونا بھی چاہئے۔ سنو۔ میں نے تمہیں اس لئے بلایا

غار میں داخل ہو کر اسے ہلاک کر دیں یا پریکالا کے جاپ میں مداخلت کر کے اس کی ساری محنت ضائع کر دیں اس لئے اس نے سوچا کہ وہ غار کے دہانے کو اس انداز میں بند کر دے کہ وہ لوگ کسی صورت پہچان ہی نہ سکیں کہ یہاں کوئی غار ہے۔ اس نے منه ہی منہ میں کچھ پڑھ کر زور سے اپنا بایاں ہاتھ زمین پر مارا تو دہانے سے ایک جوان عورت اندر داخل ہوئی۔ اس نے جسم پر گھرے سیاہ رنگ کے بالوں سے بنا ہوا لباس پہننا ہوا تھا۔ اس کی آنکھیں گھرے سرخ رنگ کی تھیں۔ جسمانی طور پر وہ خاصی سمجھم شحیم عورت تھی۔ رنگت توے سے بھی زیادہ سیاہ تھی۔

”آؤ۔ آؤ کالی سندرتا آؤ۔“..... راج کالانے اس کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

”تم خطرے میں ہو مہاراج۔ شدید خطرے میں ہو۔“..... آنے والی عورت نے بھاری آواز میں چیختے ہوئے انداز میں کہا۔

”مجھے معلوم ہے۔ مجھے راج کالا کو تم بتا رہی ہو۔ بیٹھو۔ میں تمہیں پسند کرتا ہوں اس لئے معاف کر رہا ہوں ورنہ اب تک تم اپنی تمام طاقتیں سمیت فا کر دی جاتی۔“..... راج کالانے بڑے ظریعہ لجھے میں کہا۔

”شمچا چاہتی ہوں مہاراج۔ لیکن یہ بات میں نے تمہارے فائدے کے لئے کی تھی۔“..... کالی سندرتا نے راج کالا کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھتے ہوئے کہا۔

R A F R E X O @ H O T M A I L . C O M

سندرتا نے کہا۔

”ہاں پھر“..... راج کالا نے چونک کر کہا۔

”دہانہ بند ہونے کے بعد انسانی بچہ کس راستے سے اندر آئے گا اور اگر تم نے انسانی بچہ کا خون نہ پیا تو تمہارا جاپ مکمل نہ ہو سکے گا اور اگر جاپ مکمل نہ ہوا تو پھر تم خود مہاراج ہو۔ تمہیں معلوم ہے کہ کیا ہو سکتا ہے؟..... کالی سندرتا نے کہا تو راج کالا بے اختیار اچھل پڑا۔

”اوہ۔ اوہ۔ مجھے تو اس بات کا خیال ہی نہ رہا تھا۔ اوہ۔ اوہ۔“
تم نے یہ بات یاد دلا کر مجھ پر احسان کیا ہے کالی سندرتا۔ اوہ۔ اوہ۔ واقعی اگر دہانہ بند ہو جاتا اور عین موقع پر انسانی بچہ نہ لایا جا سکتا تو پھر کیا ہوتا۔ اوہ۔ اوہ۔ بہت برا ہوتا۔ تمہیں اس کا انعام دیا جائے گا کالی سندرتا۔ بولو۔ کیا انعام چاہتی ہو؟..... راج کالا نے بڑے شاہانہ لمحے میں کہا۔

”مجھے اپنا نائب بنالو اور ایک ہزار چھوٹی کالی طاقتون کی بھینٹ دے دو“..... کالی سندرتا نے کہا۔

”منظور ہے۔ اس جاپ کے مکمل ہونے کے بعد پریکالا میرا نائب اول ہو گا جبکہ تم کالی سندرتا میری نائب دوم ہو گی اور جا کر اپنی مرضی سے ایک ہزار کالی طاقتون کی بھینٹ لے لو“..... راج کالا نے کہا تو کالی سندرتا نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اس کو پرnam کیا اور پھر اٹھ کر تیزی سے دوڑتی ہوئی دہانے سے باہر نکل گئی۔ راج

ہے کہ تم اس غار کے دہانے کو اس انداز میں بند کر دو کہ پاکیشیائی دشمن لاکھ سر مارتے پھریں انہیں اس دہانے کا علم نہ ہو سکے اور اگر ہو بھی جائے تو وہ اسے کسی صورت بھی بھم وغیرہ سے توڑ نہ سکیں،..... راج کالا نے کہا۔

”حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ لیکن جب تم جاپ مکمل کرلو گے تو پھر تم خود باہر کیسے جاؤ گے کیونکہ یہ دہانہ بند کرنے کے بعد دوبارہ کسی صورت کھل ہی نہ سکے گا۔ پریکالا کی قوت بھی اس کو کھول نہیں سکے گی“..... کالی سندرتا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تم پریکالا کی قوت کو کیا سمجھتی ہو۔ وہ ایک لمحے میں اس پوری پہاڑی کو والٹ کر رکھ دے۔ تم فکر مت کرو۔ بس میں یہ چاہتا ہوں کہ میرے جاپ کے آخری مرحلے میں کوئی انسان اس غار میں داخل نہ ہو سکے“..... راج کالا نے کہا۔

”یہی بات تو میں کہہ رہی ہوں مہاراج۔ دہانہ بند ہو جانے کے بعد طاقتون کو اندر آنے یا باہر جانے سے کوئی روک نہ سکے گا لیکن کوئی انسان اندر نہ آ سکے گا اور نہ ہی اندر سے باہر جا سکے گا“..... کالی سندرتا نے کہا۔

”تم کہنا کیا چاہتی ہو۔ کھل کر بات کرو“..... راج کالا نے اس پارقدارے غصیلے لمحے میں کہا۔

”مہاراج۔ جاپ مکمل کرنے پر تمہیں ایک انسانی بچے کی گردان کاٹ کر اس کا خون پینا ہو گا۔ میں ٹھیک کہہ رہی ہوں نا“..... کالی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کالا کو معلوم تھا کہ اب وہ ایک ہزار کالی طاقتیں کی بھینٹ لے کر
ہی واپس آئے گی۔ اس نے ایک بار پھر منہ ہی منہ میں کچھ پڑھا
اور اپنا بایاں ہاتھ ایک بار پھر زور سے زمین پر مارا تو دہانے سے
ایک مقامی اندر داخل ہوا۔

”مہاراج کی جے۔ مادھو حاضر ہے“..... آنے والے نے
قریب آ کر دونوں ہاتھ جوڑ کر پر نام کرتے ہوئے کہا۔

”مادھو ہمارے جاپ کے لئے ایک انسانی بچہ بھینٹ کے لئے
چاہئے۔ ابھی اور اسی وقت“..... راج کالا نے کہا۔

”ابھی لیجئے مہاراج“..... مادھو نے ایک بار پھر دونوں ہاتھ
جوڑتے ہوئے کہا۔

”تمہیں شرائط تو معلوم ہیں۔ ماں باپ کا اکلوتا بچہ ہو۔ آٹھ ماہ
سے زیادہ عمر کا نہ ہو اور پوری طرح صحت مند ہو“..... راج کالا
نے خود ہی شرائط بتاتے ہوئے کہا۔

”مجھے معلوم ہے مہاراج۔ میں نے پہلے ہی ایک بچہ تلاش کر
رکھا ہے۔ صرف آپ کے حکم کی دری تھی۔ میں ابھی لاتا ہوں“۔
مادھو نے کہا۔

”سنو۔ اس بچے پر نیند طاری کر دینا تاکہ ہمارے جاپ میں
اس کے روئے سے مداخلت نہ ہو“..... راج کالا نے پوچھا۔

”ایسا ہی ہو گا لیکن مہاراج۔ آپ کا جس وقت جاپ مکمل ہو گا
اس وقت اسے رونا چاہئے تاکہ بھینٹ لیتے وقت اس کا خون پوری

طرح جوش میں ہو“..... مادھو نے کہا۔

”اوہ ہاں۔ ٹھیک ہے۔ ہمارا جاپ بارہ بچے مکمل ہو جائے گا۔
تم بچے پر ایسی نیند طاری کرنا کہ جاپ مکمل ہونے سے چند منٹ
پہلے نیند ختم ہو جائے اور وہ رونا شروع کر دے تاکہ اس کی کٹی ہوئی
گردن سے خون فوارے کی طرح ابل پڑئے“..... راج کالا نے
چٹھا رہ لیتے ہوئے کہا۔

”حکم کی تعمیل ہو گی مہاراج۔ میں ابھی لے آتا ہوں“..... مادھو
نے کہا اور مڑکر تیزی سے دہانے کی طرف بڑھ گیا اور پھر چند لمحوں
تک غائب رہنے کے بعد جب وہ واپس آیا تو اس نے دونوں
ہاتھوں پر ایک معصوم انسانی بچہ اٹھایا ہوا تھا۔ بچہ بے لباس تھا اور
گھری اور پسکون نیند سویا ہوا تھا۔ بچہ دیکھنے میں خاصا صحت مند
دکھائی دیتا تھا۔

”اے میرے سامنے یہاں لٹا دو“..... راج کالا نے کہا تو مادھو
نے اسے راج کالا کے سامنے زمین پر لٹا دیا۔
”کس قبیلے کا ہے“..... راج کالا نے پوچھا۔
”وشنو قبیلے کا مہاراج۔ یہاں سے قریب ہی یہ قبیلہ رہتا ہے“۔
مادھو نے جواب دیا۔

”اس پر نیند کب تک طاری رہے گی“..... راج کالا نے پوچھا۔
”عین دوپھر سے دو تین منٹ پہلے تک۔ پھر یہ خوب روئے گا
اور جب آپ اس کی بھینٹ دیں گے تو اس وقت اس کا خون

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پوری طرح جوش میں ہو گا۔..... مادھونے کہا۔
”جاو۔ جاپ مکمل ہونے کے بعد ہم تمہیں انعام دیں گے۔“
راج کالانے کہا۔

”مہاراج کی بجے“..... مادھونے کہا اور واپس دہانے کی سے باہر نکل گیا۔ چند لمحوں بعد کالی سندرتا پھر اندر داخل ہوئی تو اس کے سیاہ رنگ میں مزید چمک آ گئی تھی اور آنکھوں میں سرخی مزید بڑھ گئی تھی۔

”میں حاضر ہو گئی ہوں مہاراج۔ کیا اب دہانہ بند کر دوں؟“
کالی سندرتا نے مسرت بھرے لبجے میں کہا۔

”ہاں۔ اور اس طرح بند کرنا کہ کسی طرح کھل نہ سکے ورنہ تمہیں فا کر دیا جائے گا۔“..... راج کالانے کہا۔

”جیسا آپ حکم دیں گے مہاراج دیے ہی ہو گا لیکن آ گیا ہو تو ایک عرض کروں،“..... کالی سندرتا نے دونوں ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

”ایک ہزار کالی طاقتون کی بھینٹ لے چکی ہو۔ اب مزید کیا چاہتی ہو؟“..... راج کالا نے غصیلے لبجے میں کہا۔

”میں مزید کوئی بھینٹ نہیں چاہتی۔ میں صرف یہ بتانا چاہتی ہوں کہ آپ کے بالکل سامنے فرش کے قریب ایک چھوٹا سا سوراخ ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اس سوراخ سے کوئی منش اندر آ جائے،“..... کالی سندرتا نے کہا تو راج کالا بے اختیار ہنس پڑا۔

”اس سوراخ سے ایک خرگوش تو اندر داخل نہیں ہو سکتا منش کیسے آ سکتا ہے۔ جاؤ اور دہانہ بند کر دو۔ جاؤ،“..... راج کالانے تیز لبجے میں کہا۔

”جو آ گیا مہاراج،“..... کالی سندرتا نے کہا اور واپس دہانے کی طرف مڑ گئی اور پھر وہ جیسے ہی دہانے سے باہر گئی یکاخت غار میں اندر ہرا سا پھیل گیا۔ دہانہ بند ہو گیا تھا اور اس انداز میں بند ہوا تھا کہ باہر تو باہر اندر سے یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے شروع سے آخر تک ایک ہی چنان ہو جس میں کسی قسم کا کوئی رختہ ہی نہ ہو۔ راج کالا نے اطمینان کا طویل سانس لیا کیونکہ اب کوئی انسان کسی بھی صورت میں اندر داخل نہ ہو سکتا تھا۔ اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھ کر چٹکی بجائی تو غار کی دیوار کے ساتھ لٹکی ہوئی ایک مشعل جل آٹھی اور غار میں تیز روشنی پھیل گئی۔

”جاپ شروع کیا جائے؟“..... راج کالا نے خود کلامی کے انداز میں کہا اور ایک بار پھر دونوں ہاتھ زمین پر مار کر اس نے منہ ہی منہ میں کچھ پڑھنا شروع کر دیا۔ وہ مسلسل پڑھ رہا تھا اور پھر تقریباً ہر گھنٹے بعد دونوں ہاتھ سائیڈوں پر زمین پر زور سے مارتا اور ایک بار پھر پڑھنا شروع کر دیتا۔ اس کی نظریں سامنے دیوار پر لگی ہوئی تھیں جہاں ایک دائرہ سا نظر آ رہا تھا اور اس دائرے میں باقاعدہ گھڑی نظر آ رہی تھی اور جیسے جیسے بارہ بجتے کا وقت قریب آ رہا تھا دیے دیے راج کالا کے جاپ میں بھی جوش بھرتا جا رہا تھا۔ اس

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کی کئی دنوں کی سخت ترین محنت باراً ور ہونے والی تھی اور پھر بارہ بجھنے سے تقریباً پانچ منٹ پہلے سامنے پڑا گھری نیند میں ڈوبا ہوا بچہ نہ صرف جاگ اٹھا بلکہ اس نے اس طرح ہاتھ پیر مارنے اور رونا شروع کر دیا جیسے اسے شدت سے بھوک لگی ہوا اور وہ اپنی ماں سے دودھ طلب کر رہا ہو لیکن ظاہر ہے راج کالا نے اسے دودھ پلانے کے لئے تو یہاں نہیں منگوایا تھا اس لئے جیسے جیسے بچے کے رونے کی آواز تیز ہوتی جا رہی تھی راج کالا کے چہرے پر مرت اور کامیابی کے تاثرات ابھرتے چلے جا رہے تھے اور پھر بارہ بجھنے سے ایک منٹ پہلے اس نے اپنا دایاں ہاتھ فضا میں اٹھایا اور لہرا دیا تو اس کے ہاتھ میں ایک سیاہ رنگ کا تیز دھار خخبر آ گیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اوپھی آواز میں پڑھنا شروع کر دیا۔ اس کی نظریں دیوار پر نظر آنے والی گھری پر جمی ہوئی تھیں اور ہاتھ میں خخبر تھا جسے اس نے اس انداز میں پکڑا ہوا تھا کہ خخبر کا رخ غار کی چھت کی طرف تھا اور پھر ٹھیک بارہ بجتے ہی اس نے یکنہت مرت بھرا نعرہ لگایا اور اس کے ساتھ ہی اس کا خبر والا ہاتھ حرکت میں آیا لیکن اس سے پہلے کہ خبر سامنے پڑے اور اوپھی آواز میں بری طرح روتے ہوئے بچے کی گردن تک پہنچتا ایک دھماکہ ہوا اور اس کے ساتھ ہی راج کالا کے منہ سے بے اختیار چیخ نکل گئی۔ خخبر اس کے ہاتھ سے نکل کر دور جا گرا تھا اور کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہو گیا تھا۔ راج کالا اپنے ہاتھ کو اس طرح جھٹک رہا تھا جیسے اس کے ہاتھ پر

کافی گھری ضرب لگی ہو۔

”یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیا ہوا ہے۔“..... راج کالا نے حلق کے بل چھپتے ہوئے کہا لیکن غار خالی تھا۔ دہانہ بھی بدستور بند تھا اور سامنے پڑے ہوئے بچے کے رونے کی آواز غار میں گونج رہی تھی۔

”میرا جاپ۔ میرا جاپ۔ پریکالا۔ پریکالا۔“..... یکنہت ایک خیال کے آتے ہی راج کالا چیخ کر اس کی طرف مڑا جہاں خخبر کا ایک بڑا ٹکڑا پڑا ہوا تھا اور پھر اس نے اس ٹکڑے کو اٹھایا اور تیزی سے بچے کی طرف مڑا۔ اب وہ ہر ممکن تیزی سے بچے کا گلا کاشنا چاہتا تھا۔ اس کا چہرہ خاصا بھیاںک نظر آ رہا تھا۔ جیسے وہ انسان کی بجائے کوئی بدروج ہو لیکن اس سے پہلے کہ خخبر کا ٹکڑا روتے ہوئے انسانی بچے کے حلق تک پہنچتا ایک بار پھر خوفناک دھماکہ ہوا اور خخبر کا وہی ٹکڑا کئی ٹکڑوں میں تبدیل ہو کر غار میں بکھر گیا اور اس کے ساتھ ہی راج کالا کے حلق سے بھیاںک سی چیخ نکلی اور وہ کسی وحشی کی طرح سامنے پڑے روتے ہوئے بچے پر اس طرح جھپٹا جیسے اپنے دانتوں سے اس کا گلا کاٹ کر اس کا خون پی جائے گا اور غار میں بظاہر اسے روکنے والا کوئی نہ تھا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایک چھوٹا سا چشمہ بہتا ہوا نظر آ رہا تھا۔

”فجر کی نماز کا وقت ہو گیا ہے اور یہاں چشمہ بھی ہے۔ آؤ پہلے وضو کر کے نماز پڑھ لیں اور اللہ تعالیٰ سے دعا مانگیں کہ وہ ہمیں اپنی رحمت سے کامیابی عطا فرمائے۔“..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپین شکیل بھی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ان تینوں نے چشمے کے سامنے بیٹھ کر وضو کیا اور پھر باہر ہی ایک مسٹح جگہ پر کیپین شکیل نے اذان دی اور پھر صدر کی اقتداء میں عمران اور کیپین شکیل نے باجماعت نماز ادا کی اور پھر صدر نے خصوصاً اپنے اس مشن کی کامیابی کے لئے بڑے خلوص سے دعا مانگی۔

”اب چلو۔ ہم نے بارہ بجے سے پہلے اس غار تک پہنچنا ہے۔“..... عمران نے اوپر دیکھتے ہوئے کہا۔

”لیکن عمران صاحب۔ یہ پہاڑی تو شاید ناقابل عبور نظر آتی ہے۔ کوئی راستہ ہی نہیں ہے۔“..... صدر نے کہا۔

”مبارک احمد نے کہا تھا کہ ایک راستہ موجود ہے تو یقیناً موجود ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپین شکیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے لیکن دو تین گھنٹوں تک مسلسل اس پہاڑی کے چاروں طرف چکر لگانے کے باوجود وہ کوئی ایسا راستہ یا ذریعہ تلاش نہ کر سکے جس کے ذریعے وہ اس سلیٹ کی طرح صاف پہاڑی کی چوٹی تک پہنچ سکتے۔

”ہمیں کوہ پیاٹی کا سامان ساتھ رکھنا چاہئے تھا۔“..... صدر نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران کی آنکھ کھلی تو وہ بے اختیار اچھل کر اٹھ بیٹھا۔ اس کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے کیونکہ جس غار میں وہ لحاف اوڑھے سوئے تھے وہ موجود تو اسی غار میں تھے لیکن نہ وہاں مبارک احمد تھے اور نہ ہی ان کا سامان حتیٰ کہ ان کے اوپر پڑے ہوئے لحاف بھی غائب تھے اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا صدر اور کیپین شکیل بھی آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کر بیٹھ گئے اور پھر ماہول کو دیکھ کر ان کے چہروں پر بھی شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

”اوہ۔ مبارک احمد صاحب اور ان کا سامان۔ ہمارے لحاف۔ یہ سب کیا ہوا۔“..... صدر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

”وہ اپنا کام سرانجام دے کر چلے گئے۔“..... عمران نے اٹھتے ہوئے کہا اور پھر وہ غار کے دہانے پر گیا۔ اسے تھوڑے فاصلے پر

کہا۔ ”ہمارے ذہن میں ایسی پہاڑی کا تصور بھی موجود نہ تھا۔ یہ تو یوں لگتا ہے جیسے یہ ساری پہاڑی انسانی ہاتھوں نے خصوصاً اس انداز میں بنائی ہے کہ کوئی اس کی چوٹی تک کسی طرح پہنچ ہی نہ سکے اور اب بہر حال سامان لانے کا وقت نہیں رہا۔“..... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم ناک کے سامنے کی چیز نظر انداز کر رہے ہیں۔“..... اچاک کیپشن شکلیں نے کہا۔

”کیا مطلب؟“..... عمران نے پوچھا۔

”ہو سکتا ہے اس غار کے اندر سے کوئی راستہ جاتا ہو اور اسی لئے مبارک احمد نے اس غار میں رہائش رکھی ہو،“..... کیپشن شکلیں نے کہا تو عمران اور صدر دونوں بے اختیار چونک پڑے۔

”اوہ ہاں۔ تمہاری بات درست ہے۔ ہم نے واقعی ناک کے سامنے دیکھنے کی کوشش ہی نہیں کی۔ آؤ،“..... عمران نے کہا اور ایک بار پھر وہ اس غار کے دہانے کی طرف بڑھ گئے اور پھر غار میں داخل ہو کر جب انہوں نے اس غار کو اچھی طرح چیک کیا تو غار کی عقبی سائیڈ میں ایک شک ساراستہ واقعی اوپر کو جاتا دکھائی دے رہا تھا لیکن یہ راستہ قدرتی تھا۔ انسانی ہاتھوں کا بنا ہوانہیں تھا اس لئے خاصاً دشوار گزار تھا لیکن بہر حال اوپر پہنچنے کی امید لگ گئی تھی۔ ان تینوں نے اپنے سفر کا آغاز کر دیا اور پھر اس راستے کا اختتام تقریباً

پہاڑی کے وسط میں ہو گیا اور ایک بڑے سے دہانے سے وہ پہاڑ رہا تھا کہ اچاک عمران نے تھوڑا سا اور ایک عقاب کو ایک بڑے سوراخ سے نکل کر فضا میں پرواز کرتے دیکھا تو اس کی نظریں اس سوراخ پر جم گئیں۔ یہ سوراخ ان کی چیخ میں تھا۔ عمران نے اپنے قدم جمائے اور پھر چند لمحوں بعد وہ اس دہانے میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا اور پھر یہ دیکھ کر اس کے چہرے پر سرت کے تاثرات ابھر آئے کہ وہاں سے ایک بار پھر اور پر جانے والا راستہ موجود تھا اور پھر عمران نے صدر اور کیپشن شکلیں کو بھی کال کر لیا اور ایک بار پھر وہ اس اندروںی دشوار گزار راستے سے اوپر چڑھتے چلے گئے۔

”اگر یہ عقاب اس دہانے سے نہ نکلتا تو میری نظر اس پر نہ پڑتی۔ واقعی جب اللہ تعالیٰ مدد کرتا ہے تو مشکلیں آسان ہو جاتی ہیں۔“..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپشن شکلیں نے اثبات میں سر ہلا دئے۔

”عمران صاحب۔ بارہ بجئے والے ہیں اور مبارک احمد نے کہا تھا کہ بارہ بجے وہ راج کالا انسانی بچے کا خون پینا شروع کر دے گا،“..... صدر نے کہا۔

”ہاں۔ ابھی بیس منٹ باقی ہیں۔ اللہ تعالیٰ رحم کرے گا۔“..... عمران نے جواب دیا اور ایک بار پھر وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے کانوں میں کسی بچے کے زور زور سے رونے کی آوازیں سنائی دیں۔ اس نے غور کیا تو اس دیوار کے درمیان سب سے نیچے ایک چھوٹے سے سوراخ پر اس کی نظریں پڑیں۔ یہ آوازیں اس سوراخ سے سنائی دے رہی تھیں۔ عمران نے زمین پر لیٹ کر سوراخ سے آنکھیں لگائیں تو وہ بے اختیار اچھل پڑا کیونکہ دوسری طرف اس نے گہرے سیاہ رنگ کے ایک آدمی کو آلتی پالتی مارے بیٹھا دیکھا جس نے ایک ہاتھ میں سیاہ رنگ کا بڑا ساخنجر انٹھایا ہوا تھا اور جس کے سامنے ایک معصوم بچہ پڑا بری طرح رو رہا تھا لیکن اس آدمی کے چہرے پر سفا کی اور ببریت کے تاثرات نمایاں تھے اور یوں لگ رہا تھا جیسے پلک جھپکنے میں وہ اس ساخنجر سے اس بچے کو ہلاک کر دے گا۔ عمران فوراً سمجھ گیا یہ وہی غار ہے جس میں راج کالا کوئی جاپ کر رہا ہے اور یہ سیاہ رنگت والا آدمی ہی راج کالا ہے اور یہ اس بچے کا تازہ خون پی کر کسی شیطانی طاقت کو قابو میں کرنے کے لئے یہ بھیانک کھیل کھیل رہا ہے۔ اس نے پھرتی سے جیب سے مشین پسل نکالا اور پھر اس نے اپنا سراٹھا کر مشین پسل کی نال اس سوراخ پر رکھی اور اسے اب دوسری طرف کچھ نظر نہ آ رہا تھا اور یہ بھی ہو سکتا تھا کہ گولی بالکل سیدھی اس روتے ہوئے بچے کو لگ جائے لیکن اسے اللہ تعالیٰ کی رحمت پر پورا بھروسہ تھا۔ اس نے مشین پسل کی نال کو تھوڑا سا اوپر انٹھایا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ دوسرے لمحے دھا کر ہوا اور عمران نے تیزی سے ہاتھ ہٹا کر اپنی

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

راستہ ایک بار پھر پہلے کی طرح پہاڑی کی عقبی طرف نکل کر ختم ہو گیا۔ عمران نے اس دہانے سے نکل کر باہر دیکھا تو وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ وہ اب پہاڑ کی چوٹی تک پہنچ گئے تھے لیکن آگے جانے کا کوئی راستہ نہ تھا۔ اسی لمحے اسے اپنے سر پر عقاب کی مخصوص چیخ سنائی دی تو اس نے سر اور اٹھایا۔ اس نے دیکھا کہ فضا میں اڑتے ہوئے عقاب نے پر اکٹھے کئے اور پھر شائیں کی تیز آواز کے ساتھ وہ عمران کے سر سے کچھ اور پہنچا اور پھر پر کھول کر وہ تھوڑا سا اڑا اور پھر مڑ کر وہ اس سوراخ میں غائب ہو گیا اور ابھی عمران اس جگہ کو غور سے دیکھ ہی رہا تھا کہ عقاب اس دہانے سے باہر نکلا اور فضا میں اڑتا چلا گیا۔

”آؤ۔ شاید یہ عقاب ہماری رہنمائی کر رہا ہے۔“..... عمران نے کہا اور پھر چند لمحوں بعد ہی وہ اپنے سر پر موجود اس دہانے میں پہنچ گئے لیکن یہاں کوئی راستہ اور نہ جاتا تھا بلکہ یہ ایک کافی بڑا غار تھا جس میں ایک طرف عقاب کا گھونسلہ بھی موجود تھا جس میں چند ائمہے پڑے دور سے صاف دکھائی دے رہے تھے۔

”عمران صاحب۔ بارہ بجنتے والے ہیں۔“..... صدر نے پریشان سے لمحے میں کہا۔

”ہاں۔ مجھے معلوم ہے۔“..... عمران نے سرد لمحے میں کہا اور اسی لمحے جب وہ ایک دیوار کے قریب پہنچا جو اپنی ساخت کے لحاظ سے دوسری دیواروں کی نسبت کافی پتلی دکھائی دے رہی تھی تو اس

آنکھ ایک بار پھر سوراخ پر جما دی۔ اس نے دیکھا کہ راج کالا ہاتھ جھٹک رہا ہے جبکہ مخصوص بچہ دیسے ہی ہاتھ پیر مار کر رو رہا تھا۔ ”یہ۔ یہ کیا ہوا ہے۔ یہ کیا ہوا ہے۔“..... اچانک راج کالا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی۔

”میرا جاپ۔ میرا جاپ۔ پریکالا۔ پریکالا۔“..... چند لمحوں بعد ایک بار پھر راج کالا کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے دیکھا کہ خنجر کا ٹوٹا ہوا بڑا سا حصہ وہ انھارہا تھا اور اس کے چہرے پر وحشت ناج رہی تھی۔ عمران سمجھ گیا کہ وہ اب خنجر کے اس نکٹرے سے بچے کا گلا کاٹ کر اس کا خون پی کر اپنا جاپ پورا کرے گا۔ چنانچہ عمران نے سر ہٹایا اور مشین پسل کی نال ایک بار پھر سوراخ پر رکھ کر اس نے اسے تیزی سے ایڈ جست کیا اور پھر ٹریگر دبا دیا۔ ایک بار پھر دھماکہ ہوا اور بچے کے رونے اور راج کالا کی چیخ سنائی دی۔ عمران نے مشین پسل ہٹا کر تیسری بار آنکھ سوراخ پر لگائی تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اس نے راج کالا کو وحشت بھرے انداز میں بچے کے گلے پر جھکتے ہوئے دیکھا تو اس نے تیزی سے مشین پسل سوراخ پر رکھ کر ٹریگر دبا دیا۔ توتراہٹ کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی روتے ہوئے بچے کے گلے پر جھکا ہوا راج کالا چیختا ہوا الٹ کر پیچھے جا گرا تھا۔ عمران تیزی سے انھا اور دوسرے لمحے اس سو راخ کے اوپر دیوار کو زور زور سے لاتیں مارنا شروع کر دیں۔ پھر صدر اور کیپن شکلیں بھی اس کے ساتھ شامل ہو گئے اور

اس کے ساتھ ہی زور دار گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور دیوار کا کافی بڑا حصہ ٹوٹ کر نیچے فرش پر گر گیا۔ اب دوسری طرف غار ان کی نظروں کے سامنے تھا۔ راج کالا ایک بار پھر انھ کر بیٹھ چکا تھا۔ اس کے بازو سے خون بہہ رہا تھا لیکن اس کی آنکھوں میں وحشت ناج رہی تھی۔ اس کا چہرہ دیکھ کر یوں محسوس ہوتا تھا جیسے وہ کسی پاگل کا چہرہ ہو۔ وہ ایک بار پھر وحشت بھرے انداز میں چیختا ہوا اپنے سامنے پڑے روتے ہوئے نیچے پر جھک گیا۔ اس کے بڑے بڑے دانت باہر نکل آئے تھے لیکن اس سے پہلے کہ اس کے دانت نیچے کے گلے میں پیوست ہوتے صدر نے بچل کی سی تیزی سے بچے کو انھا لیا۔

”مجھے دو۔ مجھے دو۔ میرا جاپ۔ ان سب کو فنا کر دو۔“..... راج کالا نے انٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے چیخ کر کہا اور اس کے ساتھ ہی غار سے ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے پہاڑی پر کوئی خوفناک طوفان ٹوٹ پڑا ہو لیکن اس سے پہلے کہ کوئی طوفان واقعی ٹوٹا عمران نے کوٹ کی اندرولی جیب سے گیس پسل نکالا اور دونوں ہاتھوں ہوا میں انھا کر چیخ چیخ کر کوئی عجیب سی زبان میں منتر پڑھتے ہوئے راج کالا کے سامنے فرش پر فائز کر دیا۔ چٹا خ کی آواز کے ساتھ ہی سفید رنگ کا دھواں تیزی سے پھیلنا شروع ہو گیا جبکہ عمران اور اس کے ساتھیوں نے سانس روک لئے۔ البتہ بچہ اسی طرح رو رہا تھا۔ صدر دھویں سے بچانے کے لئے بچے کو لے کر

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پہلے غار کی طرف چلا گیا لیکن بچہ یکخت خاموش ہو گیا تھا اور صدر نے یہ دیکھ کر بے اختیار ہونٹ پہنچ لئے کہ بچہ بے ہوش ہو چکا تھا۔ راج کالا دھویں میں چھپ کر ایک دھماکے سے پشت کے بل پیچے گرا تھا۔ عمران نے تیزی سے جھک کر اپنے فل بوٹ کا تسمہ کھولا اور پھر اس نے یہ تسمہ فرش پر پڑے ہوئے راج کالا کے منہ میں ڈال کر عقب سے کس کر گاٹھ لگا دی۔ غار کے باہر اسی طرح طوفانی آوازیں مسلسل آ رہی تھیں اور پورا غار اس طرح ہل رہا تھا جیسے ابھی پوری پہاڑی کسی خوفناک ززلے کی زد میں آ کر ٹوٹ پھوٹ کر سینکڑوں فٹ گہرائی میں جا گرے گی لیکن جیسے ہی عمران نے تسمہ راج کالا کے منہ میں ڈال کر اسے باندھا یکخت آوازیں اس طرح غائب ہو گئیں جیسے کبھی سنائی ہی نہ دی ہوں۔ ہر طرف خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور پھر وہ تینوں ٹوٹی ہوئی جگہ سے گزر کر پہلے والے غار میں آئے اور پھر اس کے پیروں دہانے کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے عقاب کو دیکھ کر وہ اس دہانے میں داخل ہوئے تھے۔ دہانے کے قریب پہنچ کر عمران نے زور زور سے سانس لینا شروع کر دیا کیونکہ یہاں تازہ ہوا موجود تھی۔ صدر نے بھی پیچے کو بے ہوش ہو جانے پر اس غار میں ہی ایک کونے میں فرش پر لٹا دیا تھا۔

”آپ نے اسے بے ہوش کیوں کیا۔ اسے گولی مار دینی چاہئے تھی،“..... صدر نے کہا۔

”ابھی اس سے کلھج کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں ورنہ ہمارا پورا مشن ناکام ہو جائے گا کیونکہ راج کالا جیسے افراد کی کافرستان میں کوئی کمی نہیں ہے۔ ہمارے جانے کے بعد دس راج کالے سامنے آ جاتے اس لئے کالے جادو کا اثر طویل عرصہ کے لئے ختم کرنے کے لئے کلھج کی تباہی ضروری ہے،“..... عمران نے جواب دیا۔

”اب اسے ہوش کیسے لایا جائے گا اور یہ معصوم بچہ۔ اس کا ہم کیا کریں گے“..... صدر نے کہا۔

”اس گیس کا توڑ پانی ہے اور پانی یہاں موجود نہیں ہے اس لئے ہمیں اب اس راج کالا کو اٹھا کر اس غار سے باہر موجود چشمے پر لے جانا ہو گا۔ ساتھ ہی اس پیچے کو بھی اور پھر یہ راج کالا ہی بتائے گا کہ یہ بچہ اس نے کہاں سے اٹھوا�ا ہے،“..... عمران نے کہا۔

”لیکن یہاں سے باہر لے جانے کے بعد اس کی شیطانی طاقتیں تو اسے بچانے کی کوشش کریں گی،“..... کیپشن شکیل نے کہا۔

”کوششیں تو ہو رہی تھیں اور ہو سکتا تھا کہ وہ ہمارے سامنے اسے اٹھا کر لے جاتیں اور ہم دیکھتے رہ جاتے کیونکہ راج کالا کوئی منتظر غیرہ پڑھ ہی اسی لئے رہا تھا اور اسے روکنے کے لئے مجھے گیس فائر کرنا پڑی اور اب جب جوزف کا نسخہ استعمال کر دیا گیا ہے یعنی اس کے منہ میں تسمہ ڈال دیا گیا ہے اور شیطانی طاقتوں تھی،“..... صدر نے کہا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کے عامل کے منہ میں اگر کالا تسمہ ڈال دیا جائے تو وہ قطعی بے بس ہو جاتا ہے۔ وہ کسی طاقت کو نہ طلب کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی شیطانی طاقت اس وقت تک اس کی مدد کر سکتی ہے جب تک کہ تسمہ اس کے منہ سے نکل نہ جائے۔ تم نے محسوس نہیں کیا کہ جیسے ہی تسمہ اس کے منہ میں ڈالا گیا باہر موجود طوفانی شور یکخت ختم ہو گیا تھا۔..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپن شکلیں نے اثبات میں سر ہلا دیے۔

پہاڑوں کے درمیان ایک ویران اور کھنڈر نما محل موجود تھا جو جنگلی جانوروں کی گندگی سے بھرا ہوا تھا۔ اس کھنڈر نما محل میں انتہائی تیز بو ہر طرف پھیلی ہوئی تھی۔ محل پر اداسی اور ویرانی اس حد تک چھائی ہوئی تھی کہ اسے دیکھ کر دل بیٹھنے لگ جاتا تھا۔ یہ چوراں محل کھلاتا تھا اور پوری دنیا میں اسے کالے جادو کا مرکز کہا جاتا تھا اور یہ بھی کہا جاتا تھا کہ اس محل کی حفاظت بے شمار گندی شیطانی روؤں کرتی رہتی ہیں اور کوئی بھولا بھٹکا انسان اگر غلطی سے اس محل میں داخل ہو جائے تو اس کا گوشت اور خون بھی گندی شیطانی طاقتیں کھا پی جاتی ہیں جبکہ اس کا ڈھانچہ محل میں پڑا نظر آتا تھا اور ایسے بے شمار انسانی ڈھانچے اس محل میں پڑے نظر آ رہے تھے۔ اس محل کو کالے جادو کا مرکز اس لئے بھی کہا جاتا تھا کہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اس کے نیچے ایک خفیہ تھہ خانے میں ایک چھوٹی سی مورتی جو کسی انتہائی کریپہ چگاڑ نما مخلوق کی تھی جو سیاہ رنگ کی کسی خصوصی لکڑی کے باس میں بند موجود تھی۔ اس مورتی کو کلگج کہا جاتا تھا اور یہ کہا جاتا تھا کہ جب تک اس کلگج کو تباہ نہ کر دیا جائے اس وقت تک دنیا سے کالے جادو کا زور نہیں توڑا جا سکتا۔ اس کلگج کی حفاظت بھی لاکھوں شیطانی طاقتوں کے ذمہ تھی اور یہی وجہ تھی کہ یہاں آنے والا کوئی انسان زندہ فیکر نہ کرنے جا سکتا تھا اور ویران محل کے عقبی حصے سے کچھ فاصلے پر ایک چھوٹا سا محل تھا جس میں کلگج کا محافظ بجلو مہاراج رہتا تھا۔ اس کے آبا اجداد اس محل میں رہ کر کلگج کی حفاظت کرتے چلے آ رہے تھے۔ بجلو مہاراج لقب تھا اور وہ اس خاندان کے اکلوتے بیٹے کو اس وقت دیا جاتا تھا جب وہ بڑا ہو جاتا تھا۔ شاید یہ بھی شیطانی چکر تھا کہ بجلو مہاراج یہاں اکیلا رہتا تھا لیکن اس کے ساتھ یہاں سو کے قریب نوجوان عورتیں بھی رہتی تھیں جو شیطانی طاقتوں بجلو مہاراج کی خاطر مختلف قبیلوں سے اٹھا کر لے آتی تھیں اور یہ نوجوان عورتیں یہاں آنے کے بعد اپنے آپ کو اور اپنے قبیلے سب کو بھول جاتی تھیں اور صرف بجلو مہاراج کی خدمت میں لگ جاتی تھیں۔ پھر بجلو مہاراج کا جب بیٹا پیدا ہوتا تھا تو بیٹے کی پیدائش کے بعد اس کی ماں کو ہلاک کر دیا جاتا تھا جبکہ اس کی پورش دوسری عورتیں کرتی رہتی تھیں۔ جب وہ بڑا ہو جاتا تو بوزہ بھی بجلو مہاراج کو دو عورتیں مل کر ہلاک کر دیا

کرتی تھیں اور اس کے ساتھ ہی وہ سب عورتیں شیطانی طاقتوں کے ہاتھوں ہلاک ہو جاتی تھیں۔ اس کے بعد نوجوان بجلو مہاراج کی تاج پوشی ہوتی تھی اور اس کے لئے نئی عورتیں لائی جاتی تھیں۔ اس طرح یہ چکر مسلسل نجات کتنے طویل عرصے سے چلا آ رہا تھا لیکن بجلو مہاراج کو اس محل سے باہر جانے کی اجازت نہ تھی۔ البتہ وہ سال میں ایک بار چور اس محل کے اس تہہ خانے میں لے جایا جاتا تھا جہاں سیاہ رنگ کی لکڑی کے باس میں کلگج موجود تھا۔ اسے کلگج دکھایا جاتا اور پھر شیطانی طاقتوں جو کلگج کی حفاظت پر مامور ہوتی تھیں اس کے سامنے سجدہ کر کے اس کو آقاتسلیم کر لیتی تھیں اور بجلو مہاراج واپس اپنے محل چلا جاتا تھا۔ بجلو مہاراج کی رہنمائی کے لئے ایک شیطانی طاقت مقرر تھی جس کا نام کاروش تھا اور وہ ایک بوڑھے آدمی کے روپ میں بجلو مہاراج سے ملنے آتا تھا یا جب بھی بجلو مہاراج اسے طلب کرتا تو وہ اس کی خدمت میں پہنچ جاتا تھا۔ اس وقت بجلو مہاراج اپنے خصوصی کمرے میں بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کے سامنے چار خوبصورت مقامی عورتیں ناچ رہی تھیں اور دو لڑکیاں اس کے دائیں باعیں جڑی بیٹھی تھیں کہ اچانک باہر سے ایسی آواز سنائی دی جیسے لگڑا بگڑا کریپہ انداز میں چینا ہو تو بجلو مہاراج چونک پڑے۔

”جاو تم۔ یہ کاروش کی آواز ہے“..... بجلو مہاراج نے تیز لمحے میں کہا تو سب لڑکیاں سامنے والے دروازے میں غائب ہو

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”آ جاؤ کاروش“..... بکھلو مہاراج نے اوپنجی آواز میں کہا تو سائیڈ پر موجود ایک دروازہ کھلا اور ایک بوڑھا آدمی جس نے سیاہ رنگ کا لباس پہنا ہوا تھا اندر داخل ہوا۔ اس نے بکھلو مہاراج کو پر نام کیا اور اس کے سامنے پڑی ہوئی ایک چوکی پر موجود بانہ انداز میں بیٹھ گیا۔ اس کے چہرے پر گھری سنجیدگی کے ساتھ ساتھ پیشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔

”کیا بات ہے۔ تم اچانک آئے ہو کاروش“..... بکھلو مہاراج نے کہا۔

”کالے جادو پر بہت برا وقت آ گیا ہے مہاراج۔ کالے جادو کی سب سے بڑی انسانی طاقت راج کالا مہاراج دشمنوں کے ہاتھ لگ گیا ہے اور اب کالے جادو کے یہ دشمن ٹکٹک کوتباہ کرنا چاہتے ہیں“..... کاروش نے دھمکے لجھے میں کہا تو بکھلو مہاراج بے اختیار اچھل پڑا۔

”یہ کیا کہہ رہے ہو۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ راج کالا کے پاس تو بے شمار بلکہ لا تعداد طاقتیں ہیں۔ وہ تو چوارس محل سے باہر کالے جادو کا سب سے بڑا نام ہے۔ تمہیں کس نے بتایا ہے“..... بکھلو مہاراج نے انتہائی حیرت بھرے لجھے میں کہا۔

”سب سے بڑی مجر طاقت کالوگ نے بتایا ہے۔ وہ باہر موجود ہے۔ اگر آپ اجازت دیں تو اسے اندر طلب کر لیا جائے تاکہ

آپ کو تفصیل سے سب کچھ بتایا جاسکے“..... کاروش نے کہا۔

”ہاں۔ بلاو اسے فوراً“..... بکھلو مہاراج نے کہا تو کاروش نے ہاتھ اٹھا کر مخصوص انداز میں اسے جھکا دیا تو دروازہ کھلا اور ملکے کے سر والا کالوگ اندر داخل ہوا۔ اس نے بکھلو مہاراج کے سامنے سرز میں پر ملکا دیا۔

”اٹھ کر بیٹھو کالوگ اور مجھے پوری تفصیل بتاؤ“..... بکھلو مہاراج نے کہا تو کالوگ نے سر اور اٹھایا اور پھر اس نے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ بکھلو مہاراج یہ تفصیل اس انداز میں سن رہا تھا جیسے کوئی بچہ ٹلسما ہو شربا کی کوئی داستان سن رہا ہو۔ کاروش بھی خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

”تو اب راج کالا ان دشمنوں کے قبضے میں ہے اور اس کی طاقتیں ان کے سامنے بے بس ہیں“..... بکھلو مہاراج نے کہا۔

”ہاں مہاراج۔ میں یہاں اس لئے حاضر ہوا ہوں کہ ان دشمنوں نے راج کالا سے ٹکٹک کے بارے میں معلومات حاصل کر لینی ہیں اور پھر وہ یہاں پہنچ جائیں گے۔ یہ جگہ ان سے دور نہیں ہے“..... کالوگ نے کہا۔

”لیکن وہ تو چوراں محل کے تھہ خانے میں داخل ہی نہیں ہو سکتے۔ وہاں سوانے میرے اور کوئی منش داخل نہیں ہو سکتا۔ پھر“۔
بکھلو مہاراج نے کہا۔

”مہاراج۔ یہ دشمن انتہائی ہوشیار اور تیز ہیں۔ ہو سکتا ہے کہ یہ

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

راج کالا کو مجبور کر دیں کہ وہ اپنی جان بچانے کے لئے ٹکھج ان کے حوالے کر دے۔۔۔ کالوگ نے کہا۔
”نہیں۔ ایسا ممکن ہی نہیں۔ میری اجازت کے بغیر کوئی طاقت چوراں محل میں داخل ہی نہیں ہو سکتی۔۔۔ ٹکھلو مہاراج نے بڑے فخرانہ لبھے میں کہا۔

”ٹھیک ہے مہاراج۔ میرا کام تو اطلاع دینا تھا کہ آپ کو بروقت معلوم ہو سکے۔ اب مجھے اجازت دیں۔۔۔ کالوگ نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرnam کرتے ہوئے کہا۔

”ہاں۔ تم جا سکتے ہو۔۔۔ ٹکھلو مہاراج نے کہا تو کالوگ تیزی سے دھویں میں تبدیل ہوا اور پھر یہ دھواں دروازے سے باہر نکل گیا۔

”کاروش۔ تم کیا کہتے ہو۔ ہمیں کیا کرنا چاہئے۔۔۔ ٹکھلو مہاراج نے بوڑھے کاروش سے پوچھا۔

”آپ یہاں محفوظ ہیں مہاراج۔ ٹکھج بھی محفوظ ہے۔ بس آپ ہوشیار رہیں اور اگر کوئی آدمی چوراں محل کے قریب نظر آئے تو اپنی کسی بھی طاقت کے ذریعے اسے ہلاک کر دیں۔۔۔ کاروش نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میرا بھی یہی خیال ہے۔ تم جا سکتے ہو۔۔۔ ٹکھلو مہاراج نے کہا تو بوڑھا کاروش اٹھا اور اس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر پرnam کیا اور پھر کمرے سے باہر چلا گیا۔

”آ جاؤ۔۔۔ ٹکھلو مہاراج نے اوپنی آواز میں کہا تو وہی چھ لڑکیاں اندر داخل ہوئیں اور پھر وہی ناقچ اور شراب کا دور اسی طرح چلنے لگا جیسے کاروش اور کالوگ کے آنے سے پہلے چل رہا تھا۔ ٹکھلو مہاراج پوری طرح مطمئن تھا کہ اس کو کسی قسم کا کوئی خطرہ نہیں ہے اور نہ ہی لاحق ہو سکتا ہے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کنٹو پہاڑی کے دامن میں اسی غار میں جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں نے مبارک احمد کے ساتھ رات گزاری تھی عمران اور اس کے دونوں ساتھی موجود تھے۔ عمران اس راج کالا کو کاندھے پر اٹھا کر اسی راستے سے واپس یہاں لے آیا تھا جس راستے سے وہ اوپر گئے تھے جبکہ صدر بچے کو اٹھا لایا تھا۔ راج کالا کے منہ میں کالا تسمہ دیے ہی بندھا ہوا تھا اور اسی حالت میں اسے باہر موجود چشمے تک لاایا گیا تھا اور عمران نے اس کے حلق میں پانی ڈال کر اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی تھی اور جب اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونے شروع ہو گئے تو عمران اسے اٹھا کر غار میں لے آیا تھا اور اس نے اسے دو دیواروں کے درمیان کونے میں اس طرح بٹھا دیا تھا کہ وہ سائیڈوں میں گرنہ سکے۔ بچے کو ابھی پانی نہ پلایا گیا تھا کہ وہ ہوش میں آ کر رونا شروع کر دیتا اور ان کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

پاس اس کو چپ کرانے کا کوئی حل موجود نہ تھا اس لئے اسے دہانے کے قریب ہوا دار جگہ پر زمین پر لٹا دیا گیا تھا۔ عمران، صدر اور کیپٹن شکلیل تینوں راج کالا کو ہوش میں آتے ہوئے دیکھ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد راج کالا کی آنکھیں کھل گئیں جو گہری سرخ ہو رہی تھیں۔ اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے غون غون کی آوازیں نکلنے لگیں لیکن عمران کو معلوم تھا کہ ابھی چند لمحوں بعد جب تمہے ایڈ جست ہو جائے گا تو اس کے منہ سے درست الفاظ نکلنے لگ جائیں گے۔ راج کالا کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کر کے بیٹھ سے باندھ دیئے گئے تھے تاکہ وہ تمہرے نہ کھول سکے اور یہ بیٹھ صدر کی تھی۔

”یہ۔ یہ کیا۔ کیا مطلب۔ اوه۔ اوه۔ آؤ مجھے بچاؤ۔ آؤ۔“ راج کالا نے یکخت وحشیانہ انداز میں چیختے ہوئے کہنا شروع کر دیا۔ شروع میں تو صرف غون غون سنائی دی لیکن پھر آہستہ آہستہ الفاظ سمجھ میں آنے لگ گئے۔ راج کالا نجات کس کس طاقت کا نام لے کر اسے پکار رہا تھا۔

”تمہاری کوئی طاقت تمہاری مدد نہیں کر سکتی راج کالا۔ تمہارے منہ میں سیاہ تمہرے موجود ہے اور جب تک یہ تمہرے موجود رہے گا تمہاری کوئی شیطانی طاقت تمہاری مدد نہیں کر سکتی۔“..... عمران نے سرد لبجھ میں کہا تو راج کالا وحشیانہ نظروں سے سامنے کھڑے عمران کو دیکھنے لگا۔

"تم نے یہ سب کیسے کر لیا۔ تم غار میں کیسے داخل ہو گئے۔ وہاں تو کوئی راستہ نہ تھا۔"..... راج کالانے کہا۔

"جب اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آتی ہے تو راستے خود بخود بن جایا کرتے ہیں۔"..... عمران نے جواب دیا۔

"تم نے اس بچے کو بھینٹ سے بچا کر میرا سارا جاپ غارت کر دیا ہے۔ اب تم کیا چاہتے ہو؟"..... راج کالانے کہا۔

"میرے ہاتھ میں مشین پسل موجود ہے اور تمہارے بازو میں گولی کا زخم بھی موجود ہے۔ یہی گولی تمہاری کھوپڑی میں بھی اتر سکتی تھی لیکن میں نے تمہیں اب تک اس لئے ہلاک نہیں کیا کہ تم مجھے بتاؤ کہ ٹکک کہاں ہے۔"..... عمران نے کہا تو راج کالا بے اختیار چونک پڑا۔

"ٹکک۔ وہ تو چوارس محل میں ہے۔"..... راج کالانے بے ساختہ لجھے میں کہا۔

"وہاں کی کیا تفصیل ہے؟"..... عمران نے پوچھا۔
"اگر میں بتاؤں تو کیا تم مجھے چھوڑ دو گے۔ میں کالی دیوی کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آئندہ تمہارے راستے میں نہیں آؤں گا۔" راج کالانے کہا۔

حافظت پر مامور شیطانی قوتوں کے ساتھ ساتھ سائیڈ پر موجود بڑے محل اور کھلو مہاراج کی موجودگی اور اس کے بارے میں تمام تفصیل بتا دی۔

"جب شیطانی طاقتیں اس کی حفاظت کر رہی ہیں تو پھر اس کھلو مہاراج کو اس انداز میں رکھنے کا کیا فائدہ ہے؟"..... عمران نے کہا۔ "شیطان کا خیال ہے کہ انسان شیطانی طاقتوں سے زیادہ ذہین ہوتا ہے۔"..... راج کالانے کہا۔

"اس ٹکک کو کیسے اس تہہ خانے سے باہر نکالا جا سکتا ہے؟"..... عمران نے پوچھا۔

"اس کا کوئی طریقہ نہیں ہے اور نہ ہی کوئی ایسا کر سکتا ہے اور بس،"..... راج کالانے جواب دیا۔

"وہ انسانی بچہ تم نے کہاں سے اٹھایا تھا؟"..... عمران نے پوچھا۔ "اسے مادھو لے آیا تھا۔ وشنو قبیلے سے۔"..... راج کالانے جواب دیا۔

"کہاں آباد ہے یہ وشنو قبیلہ؟"..... عمران نے پوچھا۔ "انہی پہاڑیوں میں رہتا ہے لیکن تم وہاں تک نہیں پہنچ سکو گے۔"..... راج کالانے کہا۔

"تم بتاؤ تو سہی؟"..... عمران نے کہا تو راج کالانے تفصیل بتانا شروع کر دی۔ گو اس نے بڑی لمبی چوڑی تفصیل بتائی تھی لیکن عمران سمجھتا تھا کہ وہ یہاں سے کافی قریب رہتا ہے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”ٹھیک ہے۔ تم تو چھٹی کرو۔ ہم خود ہی اس گھنگ کو تباہ کر دیں گے۔ تم ظالم اور سفاک آدمی ہو۔ معصوم بچوں کے گلے کاٹ کر ان کا خون پیتے ہو۔ تمہیں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔“

عمران نے یکخت غراتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ راج کالا کچھ کہتا عمران نے ہاتھ میں موجود مشین پسل کارخ راج کالا کی طرف کر کے ٹریگر دبادیا اور اس کے ساتھ ہی نہ صرف راج کالا کے منہ سے چیخ نکل گئی بلکہ غار کے باہر سے بھی روئے پئئے کی آوازیں سنائی دینے لگیں لیکن جیسے ہی راج کالا کی آنکھیں بے نور ہوئیں وہ آوازیں یکخت خاموش ہو گئیں۔

”اب اس بچے کو اٹھاؤ۔ پہلے ہم اسے اس کے ماں باپ کے حوالے کر دیں پھر اس گھنگ کے بارے میں کام کریں گے۔“

عمران نے کہا۔

”پہلے اسے یہاں پانی پلا دیں۔ شاید آگے پانی نہ ملے۔“ صدر نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر بچے کو پانی پلا یا گیا تو وہ ہوش میں آ کر ایک بار پھر رونے لگا لیکن صدر اسے کاندھے پر ڈالے تھپتھپاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا۔ اس طرح تھپکنے سے بچہ خاموش ہو گیا تو صدر نے اطمینان کا سانس لیا کیونکہ بچے مسلسل رونے کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہو رہا تھا۔

”لگتا ہے تمہیں بچے بہلانے کا طریقہ آتا ہے۔ چلو بچوں کی ماں کو تو فائدہ ہو گا۔“..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپن شکلیں

دونوں بے اختیار ہنس پڑے اور پھر اسی طرح باتیں کرتے ہوئے وہ تقریباً ایک گھنٹے بعد پہاڑیوں کے درمیان وادی میں بنے ہوئے گاؤں تک پہنچ گئے۔ دور دور تک لکڑی کے ٹیز ہے میز ہے مکانات بنے ہوئے تھے۔ انہیں گاؤں کی طرف آتے دیکھ کر کئی لوگ مکانوں سے باہر آ گئے۔ اسی لمحے بچے نے پھر رونا شروع کر دیا اور پھر عمران اور اس کے ساتھیوں نے ایک عورت کو بے تحاشہ انداز میں دوڑ کر اپنی طرف آتے ہوئے دیکھا۔ اس کے پیچھے ایک مرد بھی تھا۔

”میرا بچہ۔ میرا بچہ۔ میرا دیسلو۔ میرا بچہ۔“..... اس عورت نے چیختے ہوئے کہا تو عمران سمجھ گیا کہ یہ اس معصوم بچے کی ماں ہے اور پھر صدر نے جب بچہ اس عورت کے حوالے کیا تو اس عورت کی گود میں جاتے ہی بچہ خاموش ہو گیا۔

”تمہارا شکر یہ۔ تم نے مجھے میرا بچہ لا دیا۔ میں تمہیں کچھ نہیں دے سکتی لیکن دیوتا تمہیں اس کی جزا دے گا۔“..... اس عورت نے کہا اور پھر بچے کو لئے واپس مڑ گئی۔

”چلو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ بچہ اپنے والدین کے پاس پہنچ گیا۔ اب ہمیں اس چوراں محل کا رخ کرنا ہے۔“..... عمران نے صدر اور کیپن شکلیں سے مخاطب ہو کر کہا تو ان دونوں نے اثبات کے مسلسل رونے کی وجہ سے وہ سخت پریشان ہو رہا تھا۔ میں سر ہلا دیئے اور پھر وہ تینوں مژے ہی تھے کہ ایک چیختی ہوئی مردانہ آواز سنائی دی۔

R A F R E X O @ H O T M A I L . C O M

”رک جاؤ اجنبی لوگو۔ میں گاؤں کا پچاری ہوں مکھ داس“۔ کوئی باقاعدہ اپنا تعارف کرا رہا تھا۔ عمران اور اس ساتھی بے سامنے ایک بوڑھا آدمی ہاتھ میں لائھی لئے کافی تیزی سے ان کی طرف بڑھا چلا آ رہا تھا۔

”پر نام ہوان پر جو دوسروں پر حرم کرتے ہیں۔ تم نے ہمارے گاؤں کے بچے ولیسو کو بچا کر ہمارے پورے گاؤں پر احسان کیا ہے اور مجھے معلوم ہے کہ تم نے کس طرح کالی طاقتون سے لڑائی ہے“۔ پچاری مکھ داس نے ان کے قریب آ کر کہا۔ ”اگر تمہیں یہ معلوم تھا تو کیا تم اس معصوم بچے کو نہیں بچا سکتے تھے؟“۔ عمران نے قدرے غصیلے لمحے میں کہا۔

”تمہارا غصہ بجا ہے اجنبی۔ لیکن یہ شیطانی قوتیں میرے بس سے باہر تھیں اور مجھے بتا دیا گیا تھا کہ بچہ صحیح سلامت واپس آ جائے گا۔ آؤ میرے ساتھ میری جھونپڑی میں۔“۔ تمہارے ساتھ خاص بات کرنی ہے۔ اس میں تمہارا ہی فائدہ ہے۔ ہم تمہارے احسان کا بدلہ چکانا چاہتے ہیں“۔ پچاری مکھ داس نے کہا۔

”ہم نے ایک انسانی جان بچا کر کوئی احسان نہیں کیا۔ یہ ہمارا فرض تھا۔ ابھی ہم نے بہت دور جانا ہے اس لئے ہمیں اجازت دو۔“۔ عمران نے کہا۔

”مجھے معلوم ہے کہ تم چوارس محل جانا چاہتے ہو۔ لمحگ کو بتاہ کرنے کے لئے لیکن تمہارا وہاں جانا بے کار رہے گا کیونکہ اس تھہ

خانے کا راستہ سال میں ایک بار کھلتا ہے۔ البتہ تمہارا یہ کام میں کر سکتا ہوں“۔ پچاری مکھ داس نے کہا تو عمران اور اس ساتھی بے اختیار چونک پڑے۔

”کیا مطلب۔ کیا تم لمحگ کو وہاں سے نکال کر یہاں لا سکتے ہو؟“۔ عمران نے کہا۔

”یہ بات نہیں ہے لیکن میں تمہیں وہ راستہ بتا سکتا ہوں کہ تم اس تھہ خانے میں داخل ہو سکو لیکن اس سے پہلے تمہیں چوراں محل کے قریب موجود دوسرے محل میں رہنے والے بھلو مہاراج کا خاتمہ کرنا ہو گا اور اس کا خاتمہ ایک ایسی چیز سے ہو سکتا ہے جو میرے پاس موجود ہے اور میں تمہارا احسان واقعی انتارنا چاہتا ہوں۔ آؤ میرے ساتھ“۔ پچاری مکھ داس نے کہا اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ساتھ لے کر اپنی جھونپڑی میں آ گیا۔ اس نے لکڑی کے ایک پرانے سے صندوق کو جو ایک کونے میں پڑا تھا، کھولا اور اس صندوق میں سے اس نے کسی جانور کی کھال کا تھہ شدہ لکڑا نکالا اور پھر اسے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے زمین پر بچھا دیا۔ اس کھال پر نقشہ بننا ہوا تھا۔

”یہ نقشہ ہے چوراں محل اور دوسرے چھوٹے محل کا جسے بھلو مہاراج محل بھی کہتے ہیں۔ اسے غور سے دیکھو“۔ مکھ داس نے کہا اور پھر وہ نقشے پر جھک گیا۔ اس نے نقشے پر ایک جگہ انگلی رکھ دی۔ ”دیکھو۔ یہ جگہ جہاں تم اس وقت موجود ہو؟“۔ مکھ داس نے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کہا اور پھر اس نے باقاعدہ نقشے کے مطابق چوراس محل اور اس کے ساتھ ہی چھوٹے محل کی نشاندہی کرنا شروع کر دی تو عمران اور اس کے ساتھی اس نقشے کی مدد سے سمجھ گئے کہ یہ علاقہ اور چوراس محل جہاں موجود ہے یہاں سے زیادہ سے زیادہ چار پانچ گھنٹوں کی مسافت پر ہے لیکن بے حد دشوار گزار پہاڑی علاقہ ہے اس لئے چند گھنٹے مزید دیر بھی ہو سکتی تھی۔ مکھ داس نے کھال کے اس بڑے ٹکڑے کو تہہ کر کے اسے واپس صندوق میں رکھ دیا اور پھر کھال کا ایک اور بڑا ٹکڑا اٹھا کر اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کے سامنے رکھ دیا۔

”یہ اس چوراس محل اور اس چھوٹے محل کا نقشہ ہے۔ اب میں تمہیں بتاؤں گا کہ چوراس محل کے اس تہہ خانے میں داخل ہونے کا خفیہ راستہ کون سا ہے؟“..... مکھ داس نے کہا اور پھر اس نے عمران کو تفصیل سے سمجھانا شروع کر دیا۔

”بہت اچھے۔ تم نے تو واقعی سارا مسئلہ حل کر دیا ہے۔ اب ہم کلگج تک انشاء اللہ پہنچ جائیں گے۔“..... عمران نے مکھ داس کے کاندھے پر چمکی دیتے ہوئے کہا تو مکھ داس کا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔

”تم نے ہمارے قبیلے کے بچے کی جان بچائی ہے۔ ہم تمہارا یہ احسان کبھی نہیں بھلا سکتے۔“..... مکھ داس نے کہا اور پھر اس نے صندوق کھول کر اس میں سے ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا تیر نکالا جو کسی عجیب سی رنگ دار لکڑی سے بنایا گیا تھا۔ اس کا رنگ بے حد سرخ تھا۔

”یہ تیر پر کھوں سے ہمارے پاس چلا آ رہا ہے اور ہمیں ہمیشہ یہی بتایا گیا ہے کہ بجلو مہاراج کی موت اس تیر سے ہی آ سکتی ہے ویسے نہیں۔“..... مکھ داس نے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیا آپ یا آپ کے آبا اور اجداد بجلو کے مخالف ہیں؟“..... عمران نے پوچھا۔

”ہا۔ ہم ان کا کچھ نہیں بگاڑ سکتے۔ اصل میں یہ چوراس محل اور ساتھ ہی دوسرا چھوٹا محل ہمارے قبیلے کے بزرگوں نے بنایا تھا۔ ہم وہاں رہتے تھے۔ پھر شیطان کی طاقتیوں نے جبراً دونوں محلوں پر قبضہ کر لیا اور ہمارے بزرگوں کا بے دریغ قتل عام کیا گیا اور ہمارے بچے جانے والے لوگ قبیلے سمیت یہاں آ گئے۔ پہلے ہمارے قبیلے کا نام چوراس تھا اور اسی نام سے یہ محل مشہور تھا لیکن وہاں سے نکلنے کے بعد ہمیں اپنے قبیلے کا نام بھی بدلتا پڑا کیونکہ تمام شیطانی طاقتیں چوراس قبیلے کو ختم کرنا چاہتی تھیں۔ تب سے ہم اپنے محل کو واپس حاصل کرنے کے لئے تڑپ رہے ہیں۔ یہ نقشے بھی ہمارے بزرگوں کے بنائے ہوئے ہیں اور یہ تیر بھی ان کا دیا ہوا ہے۔ اتنے طویل عرصے کے بعد آپ پہلے افراد ہیں جو ان شیطانوں کو ختم کرنے کے لئے آئے ہیں اور آپ نے جس طرح اس راج کالا شیطان کا خاتمه کیا ہے اور جس طرح ہمارے قبیلے کے معصوم بچے کو اس شیطان کی درندگی سے بچایا ہے اس نے ہمیں خرید لیا ہے اس لئے ہم نے تمہیں نقشے دکھائے ہیں لیکن آخر میں

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

ایک بات اچھی طرح سن لو کہ شیطانی طاقتیں کمزور نہیں ہیں۔ کل جگ کا لے جادو کی شہرگ ہے اور اپنی شہرگ کو بچانے کے لئے وہ ہر حربہ استعمال کر سکتے ہیں اور ہاں۔ وہاں بے پناہ طاقتوں شیطانی قوتیں بھی موجود ہیں اس لئے تم نے پوری طرح محتاط رہنا ہے۔ اب تم جاسکتے ہو۔ یہ بھی بتا دوں کہ یہاں مجرم قوتیں بھی ہیں جنہوں نے ہماری بات چیت وہاں پہنچا دی ہو گی لیکن مجھے اپنے دیوتاؤں پر پورا بھروسہ ہے کہ وہ ہمارا انتقام ضرور لیں گے۔..... مکھ داس نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”آپ کا عقیدہ کیا ہے؟“..... عمران نے پوچھا۔

”ہمارا عقیدہ یہاں کے تمام لوگوں سے مختلف ہے۔ ہمارے دیوتا اور ہیں،“..... مکھ داس نے گول مول سا جواب دیتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی مکھ داس سے اجازت لے کر جھونپڑی سے باہر آ گئے۔

”میرا خیال ہے کہ ہم آج رات اس غار میں گزاریں جہاں کل رات گزاری تھی اور علی اصلاح چوراں محل کے لئے روانہ ہوں درنہ ہمیں راستے میں ہی رات پڑ جائے گی اور ہم کسی غلط جگہ بھی پہنچ سکتے ہیں،“..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپٹن شکلیل نے اثبات میں سر ہلا دیئے تو عمران نے اپنا راج اس طرف کر لیا جدھر وہ غار موجود تھی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

بجلو مہاراج کے سامنے کاروش اور کالوگ دونوں موڈبانہ انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ بجلو مہاراج کے چہرے پر غصے کے ساتھ ساتھ پریشانی کے تاثرات بھی نمایاں تھے۔ ”تمہیں آج تک ان نقشوں کے بارے میں علم کیوں نہیں ہو سکا؟“..... بجلو مہاراج نے غصے سے چینختے ہوئے کاروش سے مخاطب ہو کر کہا۔

”مہاراج۔ آج تک ان نقشوں کو صندوق سے باہر نہیں نکالا گیا تھا اس لئے کسی کو معلوم ہی نہ تھا کہ صدیوں پہلے کے یہ نقشے دشمنوں کے سامنے لائے جائیں گے۔“..... کاروش نے موڈبانہ لبجھ میں کہا۔ ”تو اب کیا کیا جائے۔ تم بتاؤ۔ یہ تو سیدھے ہمارے سروں پر پہنچ جائیں گے۔“..... بجلو مہاراج نے غصے سے چینختے ہوئے کہا۔

”ایک ہی حل ہے مہاراج کہ آپ ان پر کالی ماتا کی کاگری

ہندیا بھجوادیں اور کوئی حل نہیں ہے۔..... کالوگ نے کہا۔
”لیکن تم خود ہی کہہ رہے ہو کہ وہ روشنی کے لوگ ہیں۔ ان پر
کالی ماتا کی ہندیا کیا اثر ڈالے گی۔ وہ اٹا ہم پر آ گرے گی۔“ - بجلو
مہاراج نے کہا۔

”مہاراج۔ کالی ماتا کی کاگری ہندیا کا لے جادو کا سب سے
خطرناک حرب ہے جو پہاڑوں کو الٹا دیتی ہے۔ وہ اس وقت اپنا وار
کرے گی جب وہ لوگ اندر ہیرے میں ہوں گے۔ آپ بے فکر
ہیں۔ کاگری ہندیا پورے پورے قبیلوں کو بے بس کر دیتی ہے۔ یہ
دشمن تو صرف تین ہیں۔“..... کاروش نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”تو تم چاہتے ہو کہ میں کالی ماتا کی خاص کنیز کاگری کو بلاوں
اور اسے حکم دوں کہ وہ اپنی ہندیا ان دشمنوں پر بھیجے۔“..... بجلو مہاراج
نے ایک ایک لفظ چبا چبا کر بولتے ہوئے کہا۔

”اس کے علاوہ اور کوئی حل نہیں ہے مہاراج۔“..... کالوگ نے
کہا۔

”لیکن تمہیں معلوم ہے کہ اس کا نتیجہ کیا نکلے گا۔ یہ دشمن ختم بھی
ہو جائیں تب بھی ہمیں کتنا نقصان ہو گا۔ کالی ماتا کی خاص کنیز
کاگری دنیا کی سب سے زیادہ خون آشام ہے۔ وہ جہاں جاتی ہے
وہاں موجود تمام انسانوں کی بھینٹ لے لیتی ہے۔“..... بجلو مہاراج
نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

”مہاراج۔ آپ اپنی کنیزوں کے لئے فکر مند ہیں جبکہ یہ دشمن
کوئی دشمن ہیں۔“..... کالوگ نے کہا۔

آپ کو ہلاک کرنے اور کلگج کو تباہ کرنے آ رہے ہیں۔ یہ دشمن
عام دشمن نہیں ہیں۔ انہوں نے پاکیشیا میں کالو کاریگر کو ہلاک کر
دیا۔ پھر یہاں کافرستان میں راج کالا ان کے ہاتھوں ہلاک ہو گیا
اور آپ کلگج کے محافظ ہیں۔ صدیوں سے یہی آپ کا کام ہے
اور آپ چند کنیزوں کی بھینٹ دینے سے خوفزدہ ہیں۔ اگر آپ
ہلاک ہو گئے تو یہ کنیزیں آپ کے کس کام آئیں گی۔ اگر دشمن
کلگج کو تباہ کرنے میں کامیاب ہو گئے تو پوری دنیا پر صدیوں سے
چھایا ہوا کالا جادو طویل عرصے کے لئے ختم ہو جائے گا۔ دشمن آپ
کی طرف تیزی سے بڑھ رہے ہیں مہاراج۔“..... کاروش نے
یکنخت چیخ چیخ کر بولتے ہوئے کہا۔

”اوہ۔ اوہ۔ واقعی تم نے ہماری آنکھیں کھول دی ہیں کاروش۔
اب ہمیں ان کنیزوں کی کوئی پرواہ نہیں ہے لیکن ایک شرط ہے کہ تم
اور کالوگ ہمارے لئے ان سے زیادہ جوان اور ان سے زیادہ
خوبصورت کنیزوں کا بندوبست کرو گے۔“..... بجلو مہاراج نے کہا۔

”ہم وچن دیتے ہیں مہاراج۔“..... کاروش اور کالوگ دونوں
نے کہا تو بجلو مہاراج کا ستا ہوا چہرہ بے اختیار کھل اٹھا۔ اس نے
دونوں ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسرے کے اندر پھسا کیں اور پھر
دونوں ہاتھ سر پر رکھ کر اس نے اوپنجی آواز میں پڑھنا شروع کر
diya۔ اس کی آواز لمبہ بہ لمبہ بلند ہوتی جا رہی تھی۔ پھر اچانک دور
سے خوفناک دھماکوں کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو کاروش اور

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کالوگ دونوں اٹھ کر تیزی سے کمرے کی عقبی دیوار سے لگ کر بیٹھ گئے۔ دھماکوں کی آوازیں قریب آتی چلی گئیں اور پھر یکخت کمرے میں ایک نوجوان عورت داخل ہوئی۔ اس کے ایک ہاتھ میں خون آلو دلوار تھی جبکہ دوسرے ہاتھ میں ایک نوجوان آدمی کی کھوپڑی تھی جسے اس نے بالوں سے پکڑا ہوا تھا اور اس نوجوان کی گردان سے تازہ تازہ خون نکل رہا تھا۔ اس عورت کا چہرہ انتہائی کریبہ تھا۔ اس کا منہ خون سے لترھرا ہوا تھا۔ اس نے اندر داخل ہو کر کھوپڑی کو ایک طرف پھینکا اور پھر کجلو مہاراج کے سامنے جھک گئی۔

”کاگری حاضر ہے مہاراج۔ کیا حکم ہے مہاراج“..... اس عورت نے چھنتے ہوئے لجھے میں کہا۔

”ہمارے پاکیشیائی دشمن جن کی تعداد تین ہے ٹکچک کو فنا کرنے اور ہمیں ہلاک کرنے کے لئے چوراس محل اور ہمارے محل کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ تم ان پر ہندیا بھجوادو۔ انہیں ہلاک کر دو“..... کجلو مہاراج نے تحکمانہ لجھے میں کہا۔ اس نے اب ہاتھ سر سے ہٹا کر اپنے گھٹنوں پر رکھے لئے تھے۔

”مجھے دیکھنے دو مہاراج کہ یہ دشمن کون ہیں“..... کاگری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ تھوڑی دیر بعد اس نے آنکھیں کھول دیں۔

”مہاراج۔ یہ روشنی کے آدمی ہیں اس لئے یہ میری ہندیا سے براہ راست ہلاک نہیں ہو سکتے۔ البتہ یہ گھٹنوں بے حس و حرکت اور

مفلوج حالت میں پڑے رہیں گے۔ اس دوران تم کسی انسان کو وہاں بھیج کر ان کا خاتمه کر سکتے ہو۔ اگر تمہیں منظور ہو تو میں ہانڈی کی مزید شرائط پیش کروں“..... کاگری نے چیخ کر کہا۔

”ہم کس انسان کو وہاں بھیجیں گے“..... کجلو مہاراج نے پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

”مہاراج۔ آپ خود جا کر بے ہوش، بے بس اور مفلوج تین انسانوں کا خاتمه کر سکتے ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہوں گے۔“ کاروش نے وہیں بیٹھے بیٹھے کہا۔

”ہاں۔ ٹھیک ہے۔ کجلو مہاراج ایسا کر سکتا ہے۔ بولو۔ کیا شرائط ہیں تمہاری؟“..... کجلو مہاراج نے کہا۔

”تمہارے محل میں موجود تمام کنیزوں کی بھینٹ دینا ہو گی تمہیں“..... کاگری نے کہا۔

”مجھے منظور ہے۔ اور کچھ“..... کجلو مہاراج نے کہا۔

”تو میں پہلے بھینٹ لے لوں پھر آتی ہوں“..... کاگری نے صرت بھرے لجھے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے دوڑتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی تو کجلو مہاراج کے چہرے پر غم کے تاثرات ابھر آئے۔ شاید انہیں اپنی کنیزوں سے بے حد انسیت تھی اور ان کی بھینٹ کے تصور نے ہی اسے غمزدہ کر دیا تھا۔ چند لمحوں بعد محل میں ہر طرف سے نسوںی چینوں، رونے پیٹنے اور سکیوں اور آہیں بھرنے کی آوازیں سنائی دینے لگیں تو کجلو مہاراج نے بے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اختیار سر جھکا لیا۔ آہستہ آہستہ یہ آوازیں بدھم ہوتے ہوتے ختم ہو گئیں اور پھر کافی دیر تک خاموشی چھائی رہنے کے بعد کمرے کا دروازہ کھلا اور کاگری اندر داخل ہوئی۔ اس کا چہرہ بڑی طرح چمک رہا تھا اور آنکھوں میں تیز چمک تھی۔

”مہاراج۔ میں نے بھینٹ لے لی ہے۔ اب میں ہندیا تیار کرتی ہوں۔“..... کاگری نے کہا۔

”ہم ان دشمنوں کے خاتمے کے لئے تمہیں بھینٹ دینے پر مجبور ہو گئے تھے لیکن اب تمہیں ہمارے دشمنوں کا خاتمہ کرنا ہو گا۔“..... کجلو مہاراج نے تیز لمحے میں کہا۔

”وہ بے بس اور مفلوج ہو جائیں گے۔ اس کے بعد ان کو ہلاک کرنا آپ کا کام ہو گا۔“..... کاگری نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ ہمیں منظور ہے لیکن ہندیا اس انداز میں تیار کرو کہ وہ خطانہ ہو سکے۔“..... کجلو مہاراج نے کہا۔

”ایسا ہی ہو گا مہاراج۔ کاگری ہندیا صدیوں سے آج تک کبھی خطانہیں ہوئی۔“..... کاگری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے دونوں ہاتھوں سے تالی بجائی تو ایک چھوٹے قد اور ایک لمبے قد کے دو آدمی نمودار ہو گئے اور کاگری کے سامنے جھک گئے۔

”حکم کاگری۔“..... پہلے اس چھوٹے قد کے آدمی نے کہا اور پھر لمبے قد کے آدمی نے کہا۔

”میں کاگری ہندیا تیار کرانا چاہتی ہوں۔ جلدی تیار کرو اسے۔“

کاگری نے تحکمانہ لمحے میں کہا۔

”حکم کی تعییل ہو گی۔“..... چھوٹے اور لمبے قد والے دونوں آدمیوں نے کہا اور پھر ان دونوں نے عجیب انداز میں اچھلنا شروع کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی ان دونوں کے گرد سیاہ رنگ کا دھواں پھیلتا چلا گیا اور پھر یہ دھواں اس قدر گھرا ہو گیا کہ وہ دونوں اس میں چھپ گئے۔ کچھ دیر بعد جب دھواں چھٹا تو وہاں وہ دونوں آدمی موجود نہ تھے بلکہ ان کی جگہ سیاہ رنگ کی ایک بڑی سی ہندیا موجود تھی جس میں سے تیز اور انتہائی ناگوار بونکل رہی تھی۔ ہانڈی کا ڈھکن حالانکہ کسی چربی وغیرہ سے ہانڈی کے ساتھ ہی سیل کر دیا گیا تھا لیکن بولمحہ بہ لمحہ بڑھتی جا رہی تھی۔

”ہانڈی تیار ہے مہاراج۔ حکم دو تو اسے تمہارے دشمنوں پر بھج دوں۔“..... کاگری نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن خیال رکھنا۔ وہ روشنی کے لوگ ہیں۔ ایسا نہ ہو کہ ہانڈی خطا ہو کر واپس آ جائے۔“..... کجلو مہاراج نے کہا۔

”میں جانتی ہوں مہاراج۔ اس کا انتظام میں نے پہلے ہی کر دیا ہے۔ یہ ہانڈی اس وقت ان پر ٹوٹے گی جب یہ لوگ اندر ہیرے میں ہوں گے۔ اس طرح ان کی روشنی مدھم پڑ جائے گی لیکن میں نے پہلے ہی بتا دیا تھا اور اب ایک بار پھر بتا رہی ہوں کہ وہ چونکہ روشنی کے لوگ ہیں اس لئے ہانڈی سے ہلاک نہیں ہوں گے بلکہ

صرف بے بس اور مفلوج ہو جائیں گے لیکن یہ حالت بھی چار

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

گھنٹوں تک رہے گی۔ ان چار گھنٹوں میں تمہیں ان کو کسی انسان کے ذریعے ہلاک کرانا ہو گا۔..... کاگری نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

”هم خود جائیں گے انہیں ہلاک کرنے۔ اب یہاں ہمارے علاوہ اور کوئی انسان باقی ہی نہیں رہا۔..... بجلو مہاراج نے کہا۔

”لیکن بجلو مہاراج۔ تم نے ایک اور بات پر غور نہیں کیا۔ ہانڈی سمجھنے سے پہلے میں یہ بات تمہیں بتا دینا چاہتی ہوں کہ۔..... کاگری نے کہا تو بجلو مہاراج نے چونکہ کراس کی طرف دیکھا۔

”کون سی بات۔..... بجلو مہاراج نے پوچھا۔

”تم یہاں کلگج کی حفاظت کے لئے صدیوں سے موجود ہو۔ تمہارے بغیر کوئی کلگج تک نہیں پہنچ سکتا اور تم کلگج کو چھوڑ کر یہاں سے باہر نہیں جاسکتے اس لئے دو صورتیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ تم کلگج سمیت وہاں جاؤ اور انہیں ہلاک کر کے واپس آؤ اور پھر کلگج کو واپس تھہ خانے میں رکھ دو یا پھر ان لوگوں کی یہاں آمد کا انتظار کرو۔ جب وہ یہاں پہنچیں تو پھر ان پر وار کیا جائے۔ اب جیسے تم حکم دو۔..... کاگری نے کہا۔

”نہیں۔ کلگج کو اس کی جگہ سے ہٹا کر نہیں لے جایا جاسکتا اس لئے ان لوگوں پر یہاں سے قریب ہی وار کرو۔..... بجلو مہاراج نے فیصلہ کن لبجے میں کہا۔

”ٹھیک ہے۔ حکم کی تعییل ہو گی لیکن ہمیں اب انتظار کرنا ہو گا۔۔۔ کاگری نے کہا تو بجلو مہاراج نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران، صدر اور کیپٹن شکیل سمیت تیزی سے اس علاقے کی طرف بڑھے چلے جا رہے تھے جدھر چوراں محل موجود تھا۔ رات انہوں نے کنٹو پہاڑی کے نیچے اس غار میں گزاری تھی جس غار میں مبارک احمد موجود تھے اور جہاں راج کالا کی لاش وہ چھوڑ آئے تھے۔ راج کالا کی لاش انہیں واپسی پر غار سے باہر کچھ دور پڑی ملی تھی لیکن اس کی حالت عبرت ناک تھی۔ پہاڑی کتوں نے اس کی لاش غار سے گھیٹ کر باہر نکالی اور پھر اسے اس بری طرح سے نوچا تھا کہ لاش کی حالت عبرت ناک ہو گئی تھی۔ وہ راج کالا جو اپنے آپ کو پورے کافرستان کا مالک سمجھتا تھا اس کا یہ عبرت ناک حشر تھا۔ رات غار میں گزارنے کے بعد وہ صحیح ہوتے ہی چوراں محل کی طرف روانہ ہو گئے تھے۔ رات کو غار میں کافی شنڈک پڑی تھی لیکن انہیں چونکہ باہر کی نسبت اندر زیادہ تحفظ حاصل تھا اس

لئے وہ غار کے کونے میں گھس کر سوتے جا گتے رہے اور جب صبح ہوئی تو انہوں نے غار سے باہر آ کر چشمے کے پانی سے وضو کیا اور صدر کی اقداء میں باجماعت نماز ادا کر کے وہ چل پڑے تھے۔ اس وقت دوپہر ہو چکی تھی اور سورج کی تیز روشنی کی وجہ سے خاصی گرمی محسوس ہو رہی تھی۔

”عمران صاحب۔“ مکھ داس نے تو کہا تھا کہ جب تک ہم بجلو مہاراج کا خاتمہ نہیں کر دیں گے اس وقت تک ٹکٹک نہیں پہنچ سکیں گے۔ ایسی صورت میں تو ہمیں چوراس محل کی طرف جانے کی بجائے پہلے اس دوسرے محل کا رخ کرنا چاہئے۔ جس میں وہ بجلو مہاراج رہتا تھا،..... صدر نے کہا۔

”ہمارا ٹارگٹ وہ ٹکٹک ہے مہاراج نہیں ہے۔ اگر وہ ہمارے ٹارگٹ میں رکاوٹ بنے گا تو پھر اس سے بھی نہت لیں گے۔“ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”عمران صاحب۔“ ٹکٹک کا لے جادو کی شہرگ ہے اور ہم اس شہرگ کو کامنے جا رہے ہیں۔ کیا کوئی شیطانی طاقت ہمارا راستہ نہیں روئے گی،..... کیپٹن شکلیل نے کہا۔

”شیطان بذات خود برائی کی سب سے بڑی طاقت ہے اور اس کے تحت برائی کی لاکھوں طاقتیں ہوں گی لیکن یہ سب اندھیرے کی پیداوار ہیں اور اندھیرا روشنی کے مقابل آ ہی نہیں سکتا۔ روشن کلام ہمارے ذہنوں میں ہے، ہماری جیبوں میں موجود

ہے اور ہماری زبانوں پر بھی۔ جہاں اس قدر روشنی ہو وہاں اندھیرے کی کوئی طاقت راستے میں نہیں ٹھہر سکتی،..... عمران نے جواب دیا تو کیپٹن شکلیل نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ اس علاقے میں داخل ہو گئے جہاں چوراس محل موجود تھا لیکن عمران کا رخ چوراس محل کی طرف نہیں تھا بلکہ اس کی شامی سمت پر تھا جہاں اوپنجی نیچی پہاڑیوں کا ایک طویل سلسلہ تھا۔ گرمی کے باوجود وہ تیزی سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے اور پھر تھوڑی دیر بعد عمران ایک قدرتی کریک میں داخل ہو گیا۔ صدر اور کیپٹن شکلیل اس کے پیچھے تھے۔ یہ کریک آگے جا کر ایک سرگ کی شکل اختیار کر گیا لیکن اس سرگ میں بھی روشنی موجود تھی کیونکہ سرگ کی چھت میں مدرتی طور پر ایسے سوراخ تھے جن میں سے سورج کی تیز روشنی اندر آ رہی تھی اور اس روشنی کی وجہ سے وہ سب آسانی سے اور تیز رفتاری سے آگے بڑھے چلے جا رہے تھے۔ سرگ کافی دور تک گھومتی ہوئی اچانک ختم ہو گئی۔ آگے ٹھوں چٹان تھی لیکن عمران اور اس کے ساتھی اسے دیکھتے ہی سمجھ گئے کہ یہ اس تہہ خانے کا دروازہ ہے جس میں وہ ٹکٹک موجود ہے لیکن اس چٹان کو کس طرح ہٹایا جا سکتا ہے اس کے بارے میں انہیں معلوم نہیں تھا۔ صرف راستے کی نشاندہی اس نقشے میں کی گئی تھی جو مکھ داس نے انہیں دکھایا تھا۔ اس چٹان پر ایک عجیب الخلق ت جانور کی تصویر بنی ہوئی تھی جس کے سر پر بڑے بڑے بارہ سینگ تھے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

اس کی آنکھیں گہرے سرخ رنگ سے بنائی گئی تھیں۔ باقی تصوری سفید رنگ کی تھی جو چٹان کے گہرے سیاہ رنگ پر خاصی ابھر رہی تھی۔ اچانک عمران کو خیال آیا تو اس نے معدود تین آیات پڑھنا شروع کر دیں اور معوذ تین پڑھ کر اس نے زور سے اس چٹان پر پھونک ماری تو یکخت گڑگڑاہٹ کی تیز آواز کے ساتھ ہی وہ تصوری یکخت چٹان سے اس طرح غائب ہو گئی جیسے کبھی اس کا وہاں وجود ہی نہ رہا ہو۔ عمران نے آگے بڑھ کر اس چٹان پر دباؤ ڈالا تو چٹان نے معمولی سی حرکت کی لیکن وہ اپنی جگہ پر ہی جمی ہوئی تھی۔

”آؤ میرے ساتھ مل کر اسے دھکا دو۔ اب اس پر موجود شیطانی اثر ختم ہو گیا ہے۔ اب یہ ایک عام چٹان ہے لیکن چونکہ یہ سال ہا سال سے بند ہے اس لئے جام ہو رہی ہے“..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپٹن شکیل دونوں نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے چٹان پر دباؤ ڈالا تو ہلکی سی گڑگڑاہٹ کے ساتھ ہی چٹان یکخت اندر کی طرف گھوم گئی۔ اب وہاں ایک چھوٹی سی راہداری تھی جو تاریک تھی۔ وہ اندر داخل ہوئے اور پھر اس راہداری سے گزر کر وہ ایک بڑے تہہ خانے نما کمرے میں داخل ہو گئے لیکن ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہاں ایسی آوازیں آتا شروع ہو گئیں جیسے خطرناک درندے غراتے اور دھاڑتے ہوئے ان کی طرف لپک رہے ہوں لیکن عمران اور اس کے ساتھیوں نے اس شور کی پرواہ نہیں کی اور آگے بڑھتے گئے۔ تہہ خانے کے درمیان ایک چٹان کسی میز کی

طرح رکھی ہوئی تھی اور اس کے اوپر ایک سیاہ رنگ کی لکڑی کا چھوٹا سا باکس موجود تھا۔ اس باکس کے اوپر بھی عجیب و غریب مخلوق کی تصاویر کھدی ہوئی تھیں۔

”تو یہ ہے ٹلکھ۔ کالے جادو کی مرکزی طاقت“..... عمران نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے ابھی اس باکس کو اٹھانے کے لئے یا تھ بڑھایا ہی تھا کہ یکخت سائیں سائیں کی آوازوں سے کمرہ گونج اٹھا۔ ان تینوں کی نظریں اوپر اٹھیں تو انہوں نے اپنے سروں پر مٹی کی ایک ہائٹی کو تیزی سے گھوم کر اڑتے ہوئے دیکھا اور پھر یکخت ایک دھماکہ ہوا اور ہائٹی زمین سے آنکھ رائی۔ ہائٹی گر کر ٹوٹی تو اس میں سے سرخ اور سیاہ رنگ کا دھواں نکلا اور اس پورے تہہ خانے میں پھیلتا چلا گیا اور اس کے ساتھ ہی عمران اور اس کے ساتھی اس طرح زمین پر گر گئے جیسے ریت کے خالی ہوتے ہوئے بورے نیچے گرتے ہیں۔ عمران کو یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا پورا جسم مکمل طور پر مفلوج ہو گا ہو۔ حتیٰ کہ اس کی زبان بھی حرکت نہ کر رہی تھی اور اس کے ساتھ ساتھ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے ذہن پر کوئی پرده ساپٹ گیا ہو۔ اس نے روشن کلام دوہرانے کی کوشش کی لیکن اس کے ذہن میں روشن کلام ہی نہ آ رہا تھا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے وہ مکمل طور پر مفلوج ہو گیا ہو۔ جسمانی طور پر بھی اور ذہنی طور پر بھی۔

”ہا۔ ہا۔ کاگری جیت گئی۔ کاگری جیت گئی“..... یکخت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

نسوانی قہقہوں کے ساتھ ایک نسوانی آواز سنائی دی اور پھر خاموشی طاری ہو گئی۔ عمران روشن کلام دل ہی دل میں یاد کرنے اور دوہرانے کی کوشش کر رہا تھا لیکن بے سود۔ اسے کچھ یاد نہ آ رہا تھا۔ چنانچہ اس نے ایک اور طریقہ اختیار کیا۔ اس نے اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کرنے کی کوشش شروع کر دی اور یہ نقطہ تھا روشن کلام۔ اس کا ذہن آہستہ آہستہ تاریک پڑتا چلا گیا۔ اسے یوں محسوس ہونے لگا جیسے اس کے تاریک ذہن کے اندر کہیں لا دا کٹھا ہونے لگ گیا ہو جو یکخت پھٹ پڑے گا اور پھر ایسے ہی ہوا۔ یکخت اس کے ذہن میں ایک دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے نعرہ اس کا ذہن نہ صرف دوبارہ روشن ہو گیا بلکہ اس کے ذہن پر موجود پردہ بھی جگہ جگہ سے پھٹ گیا ہو لیکن وہ ابھی تک پوری طرح نہ پھٹا تھا۔ عمران نے ایک بار پھر ذہن کو اس نقطے پر مرکوز کر دیا اور ایک بار پھر اس کا ذہن تاریک ہو گیا اور ایک بار پھر اس کو ایسے محسوس ہونے لگا جیسے پہلے ہوا تھا اور اس بار ذہن میں روشنی پھیلنے کے ساتھ ہی اس کا ذہن ایک دھماکے سے جاگ اٹھا اور اس بار اس پر دے کا کوئی وجود نہ رہا تھا اور اس کے ساتھ ہی جیسے اس کی زبان بھی حرکت میں آگئی اور اس کے منہ سے بے اختیار اللہ اکبر کے الفاظ چیخنے کے سے انداز میں نکلنے اور ان الفاظ کے نکلنے کی دیر تھی کہ اسے یوں محسوس ہوا جیسے تہہ خانے میں موجود گہری تاریکی تیز روشنی میں تبدیل ہو گئی ہو اور اس کے ساتھ ہی اس نے ایک

آدمی کو دیکھا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی اور وہ بڑے فاخرانہ انداز میں تہہ خانے میں داخل ہو رہا تھا۔

”ہا۔ ہا۔ کالے جادو کے دشمن کالی ماتا کی خاص کنیز کا گری کی ہائٹی کا آخر کار شکار ہو گئے۔ ہا۔ ہا۔“..... اس آنے والے نے بڑے فخرانہ انداز میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ تلوار لہراتا ہوا فرش پر پڑے عمران کی طرف اس طرح بڑھا جیسے ابھی تلوار کا وار کر کے اس کی گردن اڑا دے گا۔ اسی لمحے عمران کے ذہن میں ایک بار پھر دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی اس کے منہ سے نعرہ کے سے انداز میں اللہ اکبر کے الفاظ دوبارہ نکلے۔ اس بار یہ الفاظ اس قدر بلند آواز میں نکلے تھے کہ پورا تہہ خانہ گونج اٹھا اور اس کے ساتھ ہی اس کے یک وقت دو نتائج برآمد ہوئے۔ ایک تو عمران کا پورا جسم یکخت حرکت میں آ گیا دوسراؤہ آدمی جو تلوار عمران کی گردن پر مارنے ہی والا تھا نعرہ تکبیر سنتے ہی چینتا ہوا اچھل کر ایک دھماکے سے تہہ خانے کی دیوار سے جا ٹکرایا اور اس کے ہاتھ سے تلوار نکل کر ایک طرف جا گری۔ نیچے گرتے ہی اس آدمی نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن عمران نے بھلی کی سی تیزی سے آگے بڑھ کر اس کی گردن پر پاؤں رکھ کر اسے گھما دیا کیونکہ اسے معلوم ہو گیا تھا کہ یہ انسان ہے کوئی شیطانی طاقت نہیں ہے ورنہ نعرہ تکبیر سن کر یا تو وہ طاقت جل کر راکھ ہو جاتی یا پھر کم از کم فرار ہو جاتی۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

”کون ہوتم۔ بولو۔ کون ہوتم“..... عمران نے جیب سے مشین پسل نکال کر اس کا رخ اس آدمی کی کھوپڑی کی طرف کر کے چھتے ہوئے کہا۔

”مم۔ مم۔ میں کھلو مہاراج ہوں۔ کلچگ کا محافظ۔ مجھے مت مارو“..... اس آدمی نے رو دینے والے لجھے میں کہا۔

”یہ کیسا وار تھا جو تم نے ہم پر کیا تھا“..... عمران نے پوچھا۔

”عمران صاحب۔ اسے ہلاک کر دیں۔ اس کے پیروں کے گرد دھواں اٹھ رہا ہے اور یہ فرار ہو جائے گا“..... یکخت صفر کی چھتی ہوئی آواز سنائی دی تو عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے اس آدمی کی کھوپڑی کے سینکڑوں ٹکڑے تھے خانے میں بکھر گئے اور اس کے ساتھ ہی تھے خانے میں رونے پئنے کی تیز آوازیں گونج اٹھیں۔ عمران نے جھپٹ کر وہ سیاہ رنگ کا باکس اٹھایا اور اسے کھولنے کی کوشش کی تو وہ چند لمحوں کی کوشش کے بعد کھل گیا۔ اندر ایک سیاہ رنگ کی چھوٹی سی مورتی پڑی ہوئی تھی جو نجانے کس دھات کی بنی ہوئی تھی لیکن یہ مورتی کسی انسان کی نہیں تھی بلکہ چیگاڈڑ نما کسی مخلوق کی تھی۔ عمران نے بھلی کی سی تیزی سے جیب سے ایک چھوٹی سی بوتل نکلی اور اس کا ڈھلن ہٹا کر اس نے بوتل میں موجود پانی اس باکس اور مورتی پر اندھیل دیا۔ اس کے ساتھ ہی ایک خوفناک دھماکہ ہوا اور وہ باکس اور مورتی را کھ میں تبدیل ہو کر فرش پر بکھرتے چلے گئے ہر طرف سے رونے پئنے کی آوازیں سنائی دینے

لگ گئیں۔

”آؤ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں باطل کے مقابلے میں سرخو کیا ہے۔ آؤ باہر جا کر نماز شکرانہ ادا کریں“..... عمران نے کہا اور واپس مڑ گیا تو صدر اور کیپٹن شکلیں اس کے پیچھے تھے۔

”آپ نے نعرہ تکمیر بلند کر کے بت کرے سے اذان دے دی ہے عمران صاحب ورنہ اس ہندیا نے واقعی ہمیں بے بس کر دیا تھا“..... صدر نے سرت بھرے لجھے میں کہا۔

”یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے ورنہ ہم کیا اور ہماری حیثیت کیا“..... عمران نے کہا تو صدر اور کیپٹن شکلیں دونوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

صاحبزادے نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ساتھ ہی ایک خاصی بڑی لیکن دیہاتی انداز میں بنی ہوئی مسجد کی طرف چل پڑا۔ مسجد میں داخل ہو کر اس نے کوٹ اتار کر مسجد کے صحن میں پچھی ہوئی صحف پر رکھا اور پھر جوتے اور جرایں اتار کروہ وضو کرنے بیٹھ گیا۔ وضو کر کے اس نے جرایں پہن لیں البتہ جوتے وہیں پڑے رہے اور کوٹ اٹھا کروہ مسجد کے دلان کی طرف بڑھ گیا۔ دلان میں شاہ صاحب اپنے مخصوص انداز میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے چار آدمی دوزانو ہو کر سر جھکائے بیٹھے تھے۔

”السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ۔ بیٹھو بیٹھ۔ تمہیں چند لمحے انتظار کی کو فت اٹھانا پڑے گی اس کے لئے مغدرت خواہ ہوں۔ یہ صاحبان بڑی دور سے آئے ہیں۔“..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”یہ آپ کی مہربانی ہے شاہ صاحب کہ آپ سے ملاقات ہو جاتی ہے۔“..... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے مسکرا کر کہا اور پھر وہ ایک طرف دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔ شاہ صاحب دھیمے لجھے میں ان چاروں سے گفتگو کرتے رہے اور پھر تھوڑی دیر بعد انہوں نے شاہ صاحب سے اجازت مانگی اور سلام کر کے وہ مسجد کے دلان سے باہر نکل گئے۔

”آؤ بیٹے۔ ماشاء اللہ مبارک ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمہیں بہت

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

عمران نے کار سید چراغ شاہ صاحب کے دیہاتی انداز میں بننے ہوئے مکان کے سامنے روک دی۔ اس نے فون کر کے معلوم کیا تو شاہ صاحب کے صاحبزادے نے اسے بتایا کہ شاہ صاحب زیارتوں سے واپس آچکے ہیں اور عمران کے ذہن میں کالی دنیا کے بارے میں چونکہ کافی سوالات موجود تھے اس لئے وہ سید چراغ شاہ صاحب کی واپسی کا سن کر روانہ ہو گیا تھا۔ عمران، صفردر اور کیپین شکیل کے ساتھ کافرستان سے کل رات واپس آیا تھا۔ کار کی آواز سن کر دروازے پر پڑی ہوئی چک اٹھی اور شاہ صاحب کا صاحبزادہ باہر آگیا۔ اس نے بڑے موڈبانہ انداز میں عمران کو سلام کیا۔

”شاہ صاحب کی خدمت میں حاضری دینی ہے۔“..... عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

”قبلہ والد صاحب مسجد میں ہیں۔ آپ وہیں ان سے مل لیں۔“

بڑی نیکی کی توفیق دی ہے۔ تم واقعی خوش نصیب ہو،..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران سائیڈ سے اٹھ کر ان کے سامنے دوزانو ہو کر بیٹھ گیا۔

”یہ سب واقعی اللہ تعالیٰ کی کرم نوازی اور آپ جیسے بزرگوں کی دعا ہے شاہ صاحب درنہ میں کہاں اور ایسے کام کہاں،..... عمران نے کہا۔

”مجھے بزرگوں کی صفائی میں مت لایا کرو۔ بزرگ تو اللہ تعالیٰ کے بہت ہی پسندیدہ لوگ ہوتے ہیں۔ میں تو ان کے پیروں کی خاک بھی نہیں ہوں۔ بہر حال مجھے خوشی ہے کہ تم نے اپنی ذہانت، حوصلہ اور ہمت سے شیطان اور شیطانی ذریات کو شکست دے دی ہے اور اس مہم میں سرخرو ہوئے ہو،..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”ویسے شاہ صاحب۔ یہ مہم بس مہم کی حد تک رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے بندے ملتے رہے اور ان کی رہنمائی میں ہم آگے بڑھتے رہے۔ ہم نے کوئی کارنامہ سرانجام نہیں دیا۔ جیسا آپ فرم رہے ہیں یہ کام اسی انداز میں کوئی بھی کر سکتا تھا،..... عمران نے کہا۔

”عمران بیٹھے۔ عاجزی اور انگساری دونوں اللہ تعالیٰ کو پسند ہیں لیکن مقاصد بھی سامنے رکھنے چاہیں۔ تم نے جو کچھ کیا ہے وہ کوئی دوسرا نہ کر سکتا تھا لیکن چونکہ تم ان کاموں کے عادی ہو اس لئے تمہیں اس کا احساس نہیں ہوا۔ کالو کارگیر کو تم نے جس انداز میں

ہلاک کیا وہ تمہارا ہی کام تھا۔ سو ٹو رام کی ہلاکت بھی تمہاری ذہانت کی وجہ سے ہوئی ہے اور پھر کنٹو پہاڑی پر تم نے جس طرح بغیر دیکھے ایک چھوٹے سے سوراخ سے ایسے درست نشانے لگائے یہ کام کوئی اور کسی صورت بھی نہ کر سکتا تھا۔ اسی طرح چوراں محل کے تمہہ خانے میں تم نے جس طرح اپنے ذہن کو ایک نقطے پر مرکوز کر کے اس خوفناک کالے جادو کے سب سے خطرناک حریبے کے اثرات کا خاتمه کیا یہ بھی تمہارا ہی کام تھا۔ کوئی عام آدمی ایسا نہ کر سکتا تھا۔ اس طرح اور بھی بے شمار کام گنوائے جا سکتے ہیں اور یہ بات پہلے بھی میں نے تمہیں بتائی تھی کہ اللہ تعالیٰ کسی پر اس کی استطاعت اور طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اس لئے وہ کسی کام کے لئے جس کا انتخاب کرتا ہے اسے اتنی توفیق بھی عنایت کر دیتا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ اس کی رہنمائی کا بندوبست بھی کر دیتا ہے،..... شاہ صاحب نے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے شاہ صاحب۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آپ کے اچانک زیارتؤں پر چلے جانے سے مجھے بڑا شاک لگا تھا۔ یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جیسے میں تاریکی میں داخل ہو گیا ہوں،..... عمران نے کہا تو شاہ صاحب بے اختیار مسکرا دیئے۔

”کوئی کام بھی اللہ تعالیٰ کی مشیت اور حکم کے بغیر نہیں ہوتا۔ تم چونکہ ضرورت سے زیادہ مجھ پر انحصار کرنے لگ گئے ہو اس لئے مجھے زیارتؤں کا حکم دے دیا گیا لیکن اس کے باوجود میں تمہاری

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

طرف سے غافل نہیں رہا۔ جہاں ضرورت محسوس ہوئی اللہ تعالیٰ نے تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی رہنمائی کر دی،..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ کی بات درست ہے شاہ صاحب۔ اس مہم میں میری واقعی قدم قدم پر رہنمائی کی گئی ہے۔ خواجہ امیر نانبائی، حافظ عبداللہ، علامہ حسن خان، مبارک احمد اور خاص طور پر ایئر پورٹ پر تو میں اس وقت حیران رہ گیا جب میری ساتھی خواتین اور ایک مرد ساتھی اس طرح روٹھ کر واپس چلے گئے جیسے انہیں باقاعدہ اس کا حکم دیا گیا ہو۔..... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ یہ ضروری تھا۔ تمہیں ان واقعات کا علم نہیں تھا جو تمہیں وہاں پیش آنے والے تھے اور تم اس مہم کو کسی پنک کے انداز میں پورا کرنے کے لئے نکل پڑے تھے اس لئے مجبوراً تمہارے ساتھیوں کو واپس بھیجنانا پڑا ورنہ تم ان کی حفاظت کے چکر میں پڑ جاتے اور تمہیں خاصاً بڑا نقصان اٹھانا پڑتا اور تم ظاہر ہے انہیں خود ساتھ لے آئے تھے اس لئے انہیں واپس نہ بھیج سکتے تھے اس لئے مجبوراً انہیں اس انداز میں واپس بھیجنانا پڑا۔..... شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”شاہ صاحب۔ یہ مہم تو مکمل ہو گئی لیکن میرے ذہن میں اس بارے میں چند سوالات ہیں۔ اگر آپ ناراض نہ ہوں تو میں عرض کروں۔..... عمران نے مودبانہ لمحے میں کہا تو شاہ صاحب بے

اختیار مسکرا دیئے۔

”تم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف ہو اور میں ایک عاجز سا بوڑھا دیہائی آدمی ہوں۔ میں کیسے تم سے ناراض ہو سکتا ہوں؟“۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”آپ ایسی بات کر کے مجھے شرمندہ کر دیتے ہیں شاہ صاحب۔ دراصل میرا ذہن شاید اللہ تعالیٰ نے ایسا بنایا ہے کہ میرے ذہن میں سوالات اٹھتے رہتے ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ آپ جیسے بزرگ ہی مجھے مطمئن کر سکتے ہیں۔..... عمران نے کہا۔

”ذہن میں سوالات اٹھنا اللہ تعالیٰ کا بے پایا کرم ہے۔ جن کے ذہنوں میں سوالات نہیں اٹھتے وہ ذہنی طور پر آگے گئے نہیں بڑھ سکتے۔ بتاؤ کیا سوالات اٹھے ہیں تمہارے ذہن میں؟“۔۔۔۔۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے انتہائی شفقت بھرے لمحے میں کہا۔

”شاہ صاحب۔ یہ کالا جادو یا سفید جادو جو بھی آپ اسے کہیں یہ تو صدیوں سے چلا آ رہا ہے تو اس کے خلاف پہلے کیوں مہم جوئی نہیں کی گئی اور کیا ہماری اس مہم جوئی کے بعد یہ سلسلہ ختم ہو جائے گا۔..... عمران نے کہا۔

”دیکھو بیٹا۔ برائی ازل سے آ رہی ہے اور یقیناً یوم قیامت تک رہے گی۔ اسے مکمل طور پر ختم کرنا مشیت ایزو دی میں نہیں ہے۔ اس کی کیا وجہ ہے۔ اس کی وجہ انسانی وصف ہے اور یہ وصف صرف اللہ تعالیٰ کی مخلوق انسان میں رکھا گیا ہے کہ اس کے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سامنے دو راستے رکھ دیئے جاتے ہیں۔ نیکی اور برائی کا بھی۔ دونوں کے بارے میں اسے تفصیل سے اور محل کر بتا دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ایک میزان رکھ دی ہے۔ جب برائی کا کوئی کام وہ کرتا ہے تو اسے خود ہی فوراً معلوم ہو جاتا ہے کہ میں نے برا کام کیا ہے۔ اب تم خود سوچو کہ برائی کو مکمل طور پر ختم کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہیں۔ وہ ایسا کر سکتے ہیں لیکن جب برائی مکمل طور پر ختم ہو جائے گی تو پھر انسان کا یہ وصف بے کار ہو جائے گا کیونکہ اس کے سامنے تو صرف ایک ہی راستہ رہ جائے گا۔ اس کا انتخاب والا وصف ختم ہو جائے گا اور پھر جزا اور سزا کا نظام بھی ختم ہو جائے گا۔ جانوروں کو چونکہ جبلت کا پابند کیا گیا ہے اس لئے ان کی جزا و سزا کا کوئی نظام نہیں ہے۔ یہ نظام صرف انسان کے لئے ہے اس لئے اسے اشرف الخلوقات بھی کہا گیا ہے۔ جادو بھی ایک ایسی ہی برائی ہے جو شروع سے چلی آ رہی ہے اور قیامت تک رہے گی۔ جادو کے بارے میں قدیم ترین تاریخ سے بھی ثبوت ملتے ہیں۔ جادو دراصل واقعات کو غیر فطری طور پر ظہور میں لانے کے فن کا نام ہے اور یہ ہر زمانے اور ہر قوم کے افراد کے عقیدے میں شامل ہے اس لئے تو کہا جاتا ہے کہ جادو حقیقت ہے لیکن اسے کرنے والا کافر ہوتا ہے اس لئے یہ برائی مسلسل موجود ہے۔ اب جہاں تک تمہارے اس سوال کا تعلق ہے کہ کیا پہلے اس کے خلاف کام میں کیا گیا تو ہر زمانے میں اس

کے خلاف کام ہوتا رہا ہے۔ اصل میں جب برائی کا پھیلاو اور زور اپنی حدود سے بڑھ جائے تو پھر اس کے خلاف نیکی کی قوتوں میں حرکت میں آتی ہیں۔ شاہ صاحب نے تفصیل سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”اسے کالا جادو کیوں کہا جاتا ہے“ عمران نے پوچھا۔

”تمہیں اس بارے میں پہلے بھی بتایا جا چکا ہے۔ سیاہی، اندھیرا، کفر سب شیطان کے ساتھ مفسوب ہیں کیونکہ یہ روشنی کے متنضاد ہیں اور چونکہ جادو کی اس مخصوص قسم میں بے جنون، بدروحوں اور گندگی کا برملا استعمال کیا جاتا ہے اس لئے اسے کالا جادو کہا جاتا ہے اور یہ بات عوامِ الناس کے ذہنوں میں راستخ کر دی گئی ہے کہ عام جادو سے کالا جادو زیادہ سریع الاثر اور طاقتور ہوتا ہے اور چونکہ انسان اپنے معاملات کو جلد از جلد اور ہمیشہ اپنے فائدے میں نہیں اپنے فائدے میں نہیں کیا جاتا ہے اس لئے وہ کالے جادو کا سہارا لینے کی کوشش کرتا ہے اور اپنا ایمان بھی ختم کر بیٹھتا ہے کیونکہ کالا جادو کرنے والے اسے گندگی اور برائیوں میں ملوث کر دیتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف ان کی دنیا تباہ ہو جاتی ہے بلکہ عاقبت بھی“ شاہ صاحب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

”شاہ صاحب۔ پاکیشیا میں کالو کاریگر، کافرستان میں راج کالا اور آخر میں کجلو مہارج کی موت اور چوراں محل کے تہہ خانے میں موجود لکھج کے خاتمے سے کیا کالا جادو کا یہ سلسلہ رک جائے

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
C
O
M

گا۔..... عمران نے کہا۔

"تم نے اچھا کیا تھا کہ آب زم زم کی بولل اپنے پاس رکھ لی تھی ورنہ تمہیں ٹھنڈگ کو تباہ کرنے میں بڑی مشکل پیش آتی۔ آب زم زم پڑنے سے وہ فوراً تباہ ہو گیا۔ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ جب کسی برائی کا پھیلاو اور زور حدوں سے بڑھ جائے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت حرکت میں آ جاتی ہے اور لوگوں کو اس سے بچانے کے لئے اس کا اس انداز میں خاتمہ کر دیا جاتا ہے کہ وہ مکمل طور پر ختم نہ ہو سکیں تو کم از کم کمزور ضرور ہو جائیں۔ تمہاری اس ساری مہم کے نتیجے میں کالے جادو کا صدیوں سے مضبوط سیٹ اپ ختم ہو گیا اور لاکھوں کروڑوں برائی کی طاقتیں جو اس کے ساتھ غسلک تھیں ختم کر دی گئیں۔ اب شیطان اور اس کی ذریات اسے دوبارہ قائم کرنے کی کوشش کریں گی لیکن اس میں انہیں طویل عرصہ لگ جائے گا اور اس طویل عرصے میں لوگ اس کالے جادو سے محفوظ رہیں گے۔..... شاہ صاحب نے جواب دیا۔

"کیا اس سے ہمارے ملک اور کافرستان میں جگہ جگہ جو کالا جادو کرنے والے لوگ ہیں کیا وہ سب ختم ہو جائیں گے۔ عمران نے پوچھا۔

"اصل کالا جادو ختم ہو گیا ہے۔ اب صرف کالا جادو کے نام پر فراڈ کیا جا رہا ہے اور فراڈ تو تمہیں پتہ ہے کہ سادہ لوح افراد کو لوٹنے کے لئے بدینت افراد کرتے ہی رہتے ہیں لیکن تمہاری اس

مہم جوئی سے لاکھوں کروڑوں انسان اس کالے جادو کے بڑے اثرات سے محفوظ ہو گئے ہیں کیونکہ تم نے کالی دنیا کی بنیادیں اکھاڑ دی ہیں۔..... شاہ صاحب نے کہا۔

"اوہ۔ پھر تو اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اس نیکی کی توفیق دی۔..... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"ہا۔ اسی لئے تو میں نے تمہیں مبارک باد دی ہے۔..... شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بھی شکر یہ شاہ صاحب کہ آپ نے میرا ذہن صاف کر دیا ہے۔..... عمران نے کہا۔

"ابھی کیا تو نہیں۔ اگر کہو تو مکمل طور پر صاف کر دوں۔"۔ شاہ صاحب نے مسکراتے ہوئے کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا اور پھر اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنے دونوں کان پکڑ لئے اور شاہ صاحب بھی اس کے اس انداز پر کھل کر مسکرا دیئے۔

ختم شد

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

سپلش سٹریشن

مکمل ناول

مصنف مظہر کاظمی ایم اے

ایک ایسا مشن جس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کو روکنے کی کافرستانی حکومت نے ہر حکومتی کوشش کر دی۔ مگر —؟

ایک ایسا مشن جس کے لئے کافرستان کے انتہائی خطرناک اور گھنے جنگلات میں سے گزرنا لازمی تھا۔

ایسے جنگلات جن میں اب بھی قدیم و حشی قبائل کی حکمرانی تھی اور ان وحشی قبائل کی حدود سے کسی اجنبی کا صحیح سلامت گزر جانا ناممکن بنا دیا گیا تھا۔ پھر —؟

شاہینہ لارا: ایک پاکیشیائی نژاد ایکر پیٹن لڑکی، جسے عمران، جولیا اور اپنے ساتھیوں کے اعتراض کے باوجود اپنی بیوی بنا کر مشن پر ساتھ لے گیا۔ کیوں —؟

نازیہ: صالحہ کی دوست جو تنویر کی بیوی بن کر مشن پر ساتھ گئی۔ کیوں اور کس لئے —؟

وہ لمحہ: جب جولیا کو کیپٹن شکیل کی بیوی بنا کر پیش کیا گیا۔ تنویر اور جولیا کا

R
A
F
R
E
X
O
@
H
O
T
M
A
L
•
C
O
M

کیا عمل تھا —؟

وہ لمحہ: جب دکلو میٹر چوڑی دلدل کو جوزف کی وجہ سے پا کر لیا گیا۔ جوزف کا ایسا کارنامہ جس نے عمران کو بھی حیرت زدہ کر دیا۔

وہ لمحہ: جب جوزف کی صلاحیتیں جنگل میں اپنے عروج پر پہنچ گئیں۔

وہ لمحہ: جب سپلش اسٹریشن کے گرد ایک دھات کا کور عمران اور اس کے ساتھی باوجود کوشش کے نہ توڑ سکے اور مشن ناکام ہو گیا۔ کیا واقعی —؟

وہ لمحہ: جب عمران کے ساتھیوں نے عمران کی بات مانندے سے صاف انکار کر دیا مگر عمران ناکام واپسی پر بذریعہ۔ پھر کیا ہوا —؟

وہ لمحہ: جب بظاہر ناممکن مشن کو عمران نے اپنی ذہانت سے ممکن بنادیا اور سب ساتھیوں نے بے اختیار اسے سپر جیسیس قرار دے دیا۔

وہ لمحہ: جب کافرستان کے صدر نے بھی برما عمران کو سپر جیسیس قرار دے دیا۔

انتہائی پراسرار، دلچسپ واقعات، خوفناک جنگلات اور خطرناک دلدوں میں ناقابل یقین جدوجہد پر منی انوکھا اور یادگار ایڈ و نجح

ناشران

خان برادرز گارڈن ٹاؤن ملتان